سوال نامے کے آیات کا ترجمہ

1 (45:23) کیا آپؐ نے اسے بھی دیکھا؟ جس نے اپنی خواہش کو اپنا معبود بنا رکھا ہے اور باوجود سمجھ بوجھ کے اللہ نے اسے گمراہ کر دیا ہے۔
(25:43) کیا آپؐ نے اسے بھی دیکھا جو اپنی خواہش نفس کو اپنا معبود بنائے ہوئے ہے، کیا آپ اس کے ذمہ دار ہو سکتے ہیں؟

2 (2:168) لوگو! زمین میں جتنی بھی حلال اور پاکیزہ چیزیں ہیں انہیں کھاؤ پیو اور شیطانی راہ پر نہ چلو وہ تمہارا کھلا ہوا دشمن ہے۔ (یعنی شیطان کے پیچھے لگ کر اللہ کی حلال کردہ چیز کو حرام مت کرو)

3 (34:28) ہم نے آپ کو تمام لوگوں کے لئے خوشخبریاں سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے ہاں مگر (یہ صحیح ہے) کہ لوگوں کی اکثریت بے علم ہے
۔(87:8) ہم آپ کے لئے آسانی پیدا کر دیں گے (یعنی ہم آپ کے لئے ایسی شریعت مقرر کر دیں گے جو سہل مستقیم اور معتدل ہوگی جس میں کوئی کجی ،کسر اور تنگی نہیں ہوگی) (39:40) کس پر رسوا کرنے والا عذاب آتا ہے اور کس پر دائمی مار اور ہمیشگی کی سزا ہو سکتی ہے؟ (18:57) اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے؟ جسے اس کے رب کی آیتوں سے نصیحت کی جائے پھر بھی منہ موڑ رہے ہیں، اور جو کچھ اس کے ہاتھوں نے آگے بھیج رکھا ہے اسے بھول جائے (یعنی جو کام وہ کر رہے ہیں یاد ہی نہیں رکھتے) اس کی جزا یا سزا ضرور قیامت کے دن ملے گی۔

4 (4:80) رسول اللہ ﷺ کی جو اطاعت کرے اسی نے اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی اور جو منہ پھیر لے تو ہم نے آپ کو کچھ ان پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا۔
حدیث شریف: مومن کے لئے دنیا قید خانہ اور کافر کے لئے جنت ہے۔ (40:39) یہ حیات دنیا متاع فانی ہے اور ہمیشگی کا گھر تو آخرت ہی ہے۔

5 حدیث شریف : الدعاء مخ العبادہ: دعا عبادت کا مغز ہے۔

6 (25:30) اور رسول اللہ ﷺ کہیں گے اے میرے رب بیشک میری امت نے اس قرآن کو چھوڑ رکھا تھا تفسیر دیکھئے باب چہارم۔ صفحہ نمبر.....

7 (9:11) اب بھی اگر یہ توبہ کر لیں اور نماز کے پابند ہو جائیں اور زکوٰۃ دیتے رہیں تو تمہارے دینی بھائی ہیں، ہم تو جاننے والوں کے لئے اپنی آیتیں کھول کھول کر بیان کر رہے ہیں۔ (23:1,2) یقیناً ایمان والوں نے فلاح حاصل کر لی جو اپنی نماز میں خشوع کرتے ہیں۔ (74:40-43) بہشتوں والے گناہگاروں سے سوال کرتے ہوں گے تمہیں دوزخ میں کس چیز نے ڈالا۔ وہ جواب دیں گے کہ ہم نمازی نہ تھے۔

8 (2:153) اے ایمان والو! صبر اور نماز کے ذریعہ مدد چاہو۔ اللہ تعالیٰ صبر والوں کا ساتھ دیتا ہے۔
(39:17) اور جن لوگوں نے طاغوت کی عبادت سے پرہیز کیا اور ہمہ تن اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رہے وہ خوشخبری کے مستحق ہیں میرے بندوں کو خوشخبری سنا دیجئے۔

9 (2:45) اور صبر اور نماز کے ساتھ مدد طلب کرو۔ یہ چیز سخت ہے مگر ڈر رکھنے والوں پر۔ (نماز کی پابندی عام لوگوں کے لئے بار گراں ہے، لیکن خشوع اور خضوع کرنے والوں کے لئے یہ آسان بلکہ اطمینان و راحت کا باعث ہے۔ یہ کون لوگ ہیں؟ وہ جو قیامت پر پورا یقین رکھتے ہیں۔ یعنی قیامت پر یقین اعمال خیر کو آسان کر دیتا اور آخرت سے بے فکری انسان کو بے عمل بلکہ بدعمل بنا دیتی ہے) (35:6) یاد رکھو! شیطان تمہارا دشمن ہے تم اسے دشمن ہی جانو۔ وہ تو اپنے گروہ کو صرف اس لئے ہی بلاتا ہے کہ وہ سب جہنم میں داخل ہو جائیں۔ (38:85) (اللہ نے فرمایا) تجھ سے اور تیرے ماننے والوں سے میں (بھی) جہنم کو بھر دوں گا۔

10 نماز حاجت (حدیث شریف بخاری و مسلم)

(7:94) اور ہم نے کسی بستی میں کوئی نبی نہیں بھیجا کہ وہاں کے رہنے والوں کو ہم نے سختی اور تکلیف میں نہ پکڑا ہوتا کہ وہ گڑگڑائیں۔ (یعنی وہ اللہ کی طرف رجوع کریں اور اس کی بارگاہ میں گڑگڑائیں) (یعنی جس کسی بستی میں بھی ہم نے رسول بھیجا انہوں نے اس کی تکذیب کی جس کی پاداش میں ہم نے ان کو بیماری اور محتاجی میں مبتلا کر دیا۔ جس سے مقصد یہ تھا کہ وہ اللہ کی طرف رجوع کریں اور اس کی بارگاہ میں گڑگڑائیں)۔

(39:63) آسمانوں اور زمین کی کنجیوں کا مالک وہی (اللہ) ہے۔ جن جن لوگوں نے اللہ کی آیتوں کا انکار کیا وہی خسارہ پانیوالے ہیں (یعنی تمام معاملات کی باگ ڈور اسی کے ہاتھ میں ہے)

11 حدیث شریف پنجوقتہ نماز گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے۔

12 شیطان سے بچنے کی دعائیں: (7:200) اور آگر آپ کو کوئی وسوسہ شیطان کی طرف سے آنے لگے تو اللہ کی پناہ مانگ لیا کیجئے، بلاشبہ وہ خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے۔

(16:98-100) قرآن پڑھتے وقت راندے ہوئے شیطان سے اللہ کی پناہ طلب کرو۔ (خطاب اگرچہ نبی ﷺ سے ہے لیکن مخاطب ساری امت ہے۔ یعنی تلاوت کے آغاز میں اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم پڑھا جائے۔ (98) ایمان والوں اور اپنے رب پر بھروسہ رکھنے والوں پر شیطان کا زور مطلقاً نہیں چلتا (99) ہاں غلبہ ان پر تو یقیناً ہے جو اسی سے رفاقت کریں اور اسے اللہ کا شریک ٹھہرائیں۔ (100) (خطاب اگرچہ نبی ﷺ سے ہے لیکن مخاطب ساری امت ہے یعنی تلاوت کے آغاز میں اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھا جائے)۔

(23:97-98) اور دعائیں کریں کہ اے میرے رب میں شیطانوں کے وسوسوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ (97) اور اے میرے رب میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ وہ میرے پاس آجائیں۔ رَبِّ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ (97) وَاَعُوْذُ بِکَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنَ (98)

13 (14:7) اور جب تمہارے رب نے تمہیں آگاہ کر دیا کہ اگر تم شکر گذاری کرو گے تو بے شک میں تمہیں زیادہ دونگا اور اگر تم ناشکری کرو گے تو یقیناً میرا عذاب بہت سخت ہے (کفران نعمت (ناشکری) اللہ کو سخت ناپسند ہے جس پر اس نے سخت عذاب کی وعید فرمائی ہے۔ (صحیح مسلم) بعض مفسرین شکر ادا نہ کرنے کو بھی ناشکری ہی شمار کرتے ہیں)

14 انفاق فی الاسلام: (2:215) آپ سے پوچھتے ہیں کہ وہ کیا خرچ کریں؟ آپ کہہ دیجئے جو مال تم خرچ کرو وہ ماں باپ کے لئے ہے اور رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کے لئے ہے اور تم جو کچھ بھلائی کرو گے اللہ تعالیٰ کو اس کا علم ہے۔

15 (65:2,3) جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اور جو شخص اللہ سے ڈرتا ہو اللہ تعالیٰ اس کے لئے چھٹکارے کی شکل نکال دیتا ہے (2) اور اسے ایسی جگہ سے روزی دیتا ہے جس کا اسے گمان بھی نہ ہو اور جو شخص اللہ پر توکل کرے گا اللہ اسے کافی ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اپنا کام پورا کر کے ہی رہے گا اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کا ایک اندازہ مقرر کر رکھا ہے (3) (2:268) شیطان تمہیں فقیری سے دھمکاتا ہے اور بے حیائی کا حکم دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ تم سے اپنی بخشش اور فضل کا وعدہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ وسعت والا اور علم والا ہے۔ (38:85) دیکھئے سوال نمبر 9 کا ترجمہ۔

16 (16:90) اللہ تعالیٰ عدل کا، بھلائی کا اور قرابت داروں کے ساتھ حسن سلوک (صلہ رحمی) کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی کے کاموں، ناشائستہ حرکتوں اور ظلم و زیادتی سے روکتا ہے وہ خود تمہیں نصیحتیں کر رہا ہے کہ تم نصیحت حاصل کرو (2:26,27) گمراہ تو صرف فاسقوں کو ہی کرتا ہے (26) جو لوگ اللہ تعالیٰ کے مضبوط عہد کو توڑ دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے جن چیزوں کے جوڑنے کا حکم دیا ہے (صلہ رحمی کا) انہیں کاٹتے ہیں (قطع رحمی کرتے ہیں) اور زمین پر فساد پھیلاتے ہیں یہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں (27)۔

(39:36)اور جسے اللہ گمراہ کردے اس کی رہنمائی کرنے والا کوئی نہیں۔

17 حدیث شریف: صلہ رحمی کرنے والوں کو اللہ انعامات وعمر میں زیادتی کرتا ہے

18 (17:34)اور یتیم کے مال کے قریب بھی نہ جاؤ وعدے پورے کرو کیونکہ قول وقرار کی بازپرس ہونے والی ہے۔(17:26,27)اور رشتہ داروں کا اور مسکینوں اور مسافروں کا حق ادا کرتے رہو اور اسراف اور بیجا خرچ سے بچو (اسراف معنی جائز کام میں بھی ضرورت سے زیادہ خرچ کر دینا)(4:10)جو لوگ ناحق ظلم سے یتیموں کا مال کھاجاتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں آگ ہی بھر رہے ہیں وہ عنقریب دوزخ میں جائیں گے۔

19 (26:181-183)ناپ پورا بھرا کرو کم دینے والوں میں شمولیت نہ کرو(181)اور سیدھی صحیح ترازو سے تولا کرو۔(182)(اسی طرح تول میں ڈنڈی مت مارو، بلکہ پورا صحیح تول کردو)لوگوں کو ان کی چیزیں کمی سے نہ دو اور بے باکی کے ساتھ زمین میں فساد مچاتے نہ پھرو(183)

20 (26:189)چونکہ انہوں نے شعیبؑ کو جھٹلایا تو انہیں سائبان والے دن کے عذاب نے پکڑ لیا وہ بڑے بھاری دن کا عذاب تھا۔(تفسیر دیکھئے باب چہارم نمبر 516,

21 (2:275)سود خور لوگ نہ کھڑے ہوں گے مگر اسی طرح جس طرح وہ کھڑا ہوتا ہے جسے شیطان چھو کر خبطی بنادے، یہ اس لئے کہ یہ کہا کرتے تھے کہ تجارت بھی تو سود ہی کی طرح ہے، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تجارت کو حلال کیا اور سود کو حرام، جو شخص اپنے پاس آئی ہوئی اللہ تعالیٰ کی نصیحت سن کر رک گیا اس کے لئے وہ ہے جو گزرا(یعنی قبول ایمان یا توبہ کے بعد پچھلے سود پر گرفت نہیں ہوگی)اور اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کی طرف ہے، اور جو پھر دوبارہ (حرام کی طرف)لوٹا، وہ جہنمی ہے، ایسے لوگ ہمیشہ ہی اس میں رہیں گے۔

22 (2:276)اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتا ہے اور صدقہ کو بڑھاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کسی ناشکرے اور گنہگار سے محبت نہیں کرتا۔(2:268)شیطان تمہیں فقیری سے دھمکاتا ہے اور بے حیائی کا حکم دیتا ہے، *اور اللہ تعالیٰ تم سے اپنی بخشش اور فضل کا وعدہ کرتا ہے، اللہ تعالیٰ وسعت والا اور علم والا ہے۔

23 (2:278)اے ایمان والو اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور جو سود باقی رہ گیا ہے وہ چھوڑ دو اگر تم سچ مچ ایمان والے ہو۔(2:279)اور اگر ایسا نہیں کرتے تو اللہ تعالیٰ سے اور اس کے رسول سے لڑنے کے لئے تیار ہو جاؤ، ہاں اگر توبہ کرلو تو تمہارا اصل مال تمہارا ہی ہے، نہ تم ظلم کرو نہ تم پر ظلم کیا جائے۔

24 (5:90,91)اے ایمان والو! بات یہی ہے کہ شراب اور جوا اور تھان اور فال نکالنے کے پانسے کے تیر یہ سب گندی باتیں، شیطانی کام ہیں ان سے بالکل الگ رہو تا کہ تم فلاح یاب ہو۔(90)شیطان تو یوں چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے سے تمہارے آپس میں عداوت اور بغض واقع کرادے اور اللہ تعالیٰ کی یاد سے اور نماز سے تم کو باز رکھے۔(91)(17:63)اللہ کا ارشاد ہوا کہ جا ان میں سے جو بھی تیری تابعدار ہو جائے گا تو تم سب کی سزا جہنم ہے جو پورا پورا بدلہ ہے

25 (2:219)لوگ آپ سے شراب اور جوئے کا مسئلہ پوچھتے ہیں، آپ کہہ دیجئے ان دونوں میں بہت بڑا گناہ ہے اور لوگوں کو اس سے دنیاوی فائدہ بھی ہوتا ہے، لیکن ان کا گناہ (آخرت میں)ان کے نفع سے بہت زیادہ ہے۔آپ سے یہ بھی دریافت کرتے ہیں کہ کیا کچھ خرچ کریں؟ تو آپ کہہ دیجئے حاجت سے زائد چیز، اللہ تعالیٰ اسی طرح اپنے احکام صاف صاف تمہارے لئے بیان فرما رہا ہے، تا کہ تم سوچ سمجھ سکو۔

26 (8:27)اے ایمان والو! تم اللہ اور رسول (کے حقوق) میں جانتے ہوئے خیانت مت کرو اور اپنی قابل حفاظت چیزوں میں خیانت مت کرو۔خیانت یہ بھی ہے کہ فرائض میں سے کسی فرض کا ترک اور نواہی میں سے کسی بات کا ارتکاب کیا جائے۔

27 (2:188)اور ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھایا کرو، نہ حاکموں کو رشوت پہنچا کر کسی کا کچھ مال ظلم وستم سے اپنا کرلیا کرو، حالانکہ تم جانتے ہو۔

28 دیکھئے سوال نمبر 26

29 (5:01)اے ایمان والو! عہد و پیمان پورے کرو تمہارے لئے مویشی چوپائے حلال کئے گئے ہیں بجز ان کے جن کے نام پڑھ کر سنا دیئے جائیں گے مگر حالت احرام میں شکار کو حلال جاننے والے نہ بننا، یقیناً اللہ جو چاہے حکم کرتا ہے۔ (دیکھئے تفصیل سورہ مائدہ) (24:15) اپنے منہ سے وہ بات نکالنے لگے جس کی تمہیں مطلق خبر نہ تھی گو تم اسے ہلکی بات سمجھ رہے تھے لیکن اللہ کے نزدیک وہ بہت بڑی بات تھی۔

30 (66:10,11,12) اللہ تعالیٰ نے کافروں کے لیے نوح کی اور لوط کی بیوی کی مثال بیان فرمائی یہ دونوں ہمارے بندوں میں سے دو (شائستہ اور) نیک بندوں کے گھر میں تھیں، پھر ان کی انہوں نے خیانت * کی پس وہ دونوں (نیک بندے) ان سے اللہ کے (کسی عذاب کو) نہ روک سکے اور حکم دے دیا گیا (اے عورتوں) دوزخ میں جانے والوں کے ساتھ تم دونوں بھی چلی جاؤ (10) اور اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کے لیے فرعون کی بیوی کی مثال بیان فرمائی جبکہ اس نے دعا کی کہ اے میرے رب! میرے لیے اپنے پاس جنت میں مکان بنا اور مجھے فرعون سے اور اس کے عمل سے بچا اور مجھے ظالم لوگوں سے خلاصی دے (11) اور (مثال بیان فرمائی) مریم بنت عمران کی جس نے اپنے ناموس کی حفاظت کی پھر ہم نے اپنی طرف سے اس میں جان پھونک دی اور (مریم) اس نے اپنے رب کی باتوں اور اس کی کتابوں کی تصدیق کی اور عبادت گزاروں میں سے تھی (12) * تفصیل دیکھئے باب چہارم صفحہ نمبر.....

31 (24:30,31) مسلمان مردوں سے کہو کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں، اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت رکھیں، یہی ان کے لیے پاکیزگی ہے، لوگ جو کچھ کریں اللہ تعالیٰ سب سے خبردار ہے۔ (30) مسلمان عورتوں سے کہو کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی عصمت میں فرق نہ آنے دیں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں سوائے اس کے جو ظاہر ہے اور اپنے گریبانوں پر اپنی اوڑھنیاں ڈالے رہیں اور اپنی آرائش کو کسی کے سامنے ظاہر نہ کریں، سوائے اپنے خاوند کے یا اپنے والد کے یا اپنے خسر کے یا اپنے لڑکوں کے یا اپنے خاوند کے لڑکوں کے یا اپنے بھائیوں کے یا اپنے بھتیجوں کے یا اپنے بھانجوں کے یا اپنے مال جول کی عورتوں کے یا غلاموں کے یا ایسے نوکر چاکر مردوں کے جو شہوت والے نہ ہوں یا ایسے بچوں کے جو عورتوں کے پردے کی باتوں سے مطلع نہیں اور اس طرح زور زور سے پاؤں مار کر نہ چلیں کہ ان کی پوشیدہ زینت معلوم ہو جائے اے مسلمانو! تم سب کے سب اللہ کی جناب میں توبہ کرو تاکہ تم نجات پاؤ (31)۔

32 (33:59) اے نبی! بیویوں سے اور اپنی صاحبزادیوں سے اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنے اوپر اپنی چادریں لٹکا لیا کریں، اس سے بہت جلد ان کی شناخت ہو جایا کرے گی پھر نہ ستائی جائیں گی، اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔ (8:27) اے ایمان والو! تم اللہ اور رسول (کے حقوق) میں جانتے ہوئے خیانت مت کرو اور اپنی قابل حفاظت چیزوں میں خیانت مت کرو۔

33 (8:28) تمہارے اموال اور تمہاری اولاد ایک امتحان کی چیز ہے (انہیں کی محبت عام طور پر انسان کو خیانت پر اور اللہ اور رسول اللہ کی اطاعت سے گریز پر مجبور کرتی ہے۔

34 (2:177) ساری اچھائی مشرق و مغرب کی طرف منہ کرنے میں ہی نہیں بلکہ حقیقتاً اچھا وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ پر قیامت کے دن پر فرشتوں پر کتاب اللہ پر اور نبیوں پر ایمان رکھنے والا ہو جو مال سے محبت کرنے کے باوجود قرابت داروں یتیموں، مسکینوں، مسافروں اور سوال کرنے والے کو دے، غلاموں کو آزاد کرے، نماز کی پابندی اور زکوٰۃ کی ادائیگی کرے، جب وعدہ کرے تب اسے پورا کرے، تنگدستی دکھ درد اور لڑائی کے وقت صبر کرے، یہی سچے لوگ ہیں اور یہی پرہیزگار ہیں۔

35 (2:45) اور صبر اور نماز کے ساتھ مدد طلب کرو۔ یہ چیز سخت ہے مگر ڈر رکھنے والوں پر۔
(نماز کی پابندی عام لوگوں کے لئے بار و گراں ہے، لیکن خشوع اور خضوع کرنے والوں کے لئے یہ آسان بلکہ اطمینان و راحت کا باعث ہے۔ یہ کون لوگ ہیں؟ وہ جو قیامت پر پورا یقین رکھتے ہیں۔ یعنی قیامت پر یقین اعمال خیر کو آسان کر دیتا اور آخرت سے بے فکری انسان کو بے عمل بلکہ بد عمل بنا دیتی ہے)

36 (2:229) یہ طلاقیں دو مرتبہ ہیں، پھر یا تو اچھائی سے روکنا یا عمدگی کے ساتھ چھوڑ دینا ہے اور تمہیں حلال نہیں کہ تم نے انہیں جو دے دیا ہے اس میں سے کچھ بھی لو، ہاں یہ اور بات ہے کہ دونوں کو اللہ کی حدیں قائم نہ رکھ سکنے کا خوف ہو، اس لئے اگر تمہیں ڈر ہو کہ یہ دونوں اللہ کی حدیں قائم نہ رکھ سکیں گے تو عورت رہائی پانے کے لئے کچھ دے ڈالے، اس میں دونوں پر گناہ نہیں یہ اللہ کی حدود ہیں خبردار ان سے آگے نہ بڑھنا اور جو لوگ اللہ کی حدوں سے تجاوز کر جائیں وہ ظالم ہیں۔

37 (4:23) حرام کی گئیں تم پر تمہاری مائیں اور تمہاری لڑکیاں اور تمہاری بہنیں تمہاری پھوپھیاں اور تمہاری خالائیں اور بھائی کی لڑکیاں اور بہن کی لڑکیاں اور ع تمہاری وہ مائیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا ہو اور تمہاری دودھ شریک بہنیں اور تمہاری ساس اور تمہاری وہ پرورش کردہ لڑکیاں جو تمہاری گود میں ہیں، تمہاری ان عورتوں سے جن سے تم دخول کر چکے ہو، ہاں اگر تم نے ان سے جماع نہ کیا ہو تو تم پر کوئی گناہ نہیں اور تمہارے صلبی سگے بیٹوں کی بیویاں اور تمہارا دو بہنوں کا جمع کرنا ہاں جو گزر چکا سو گزر چکا، یقیناً اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

38 (4:34) مرد عورتوں پر حاکم ہیں اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے اور اس وجہ سے کہ مردوں نے اپنے مال خرچ کئے ہیں پس نیک فرمانبردار عورتیں خاوند کی عدم موجودگی میں بہ حفاظت الٰہی نگہداشت رکھنے والیاں ہیں اور جن عورتوں کی نافرمانی اور بد دماغی کا تمہیں خوف ہو انہیں نصیحت کرو اور انہیں الگ بستروں پر چھوڑ دو اور انہیں مار کی سزا دو پھر اگر وہ تابعداری کریں تو ان پر کوئی راستہ تلاش نہ کرو، بے شک اللہ تعالیٰ بڑی بلندی اور بڑائی والا ہے۔

39 (49:10) (یاد رکھو) سارے مسلمان بھائی بھائی ہیں پس اپنے دو بھائیوں میں ملاپ کرا دیا کرو، اور اللہ سے ڈرتے رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

40 (7:33) آپ فرما دیجئے کہ البتہ میرے رب نے صرف حرام کیا ہے ان تمام فحش باتوں کو جو علانیہ ہیں اور جو پوشیدہ ہیں اور ہر گناہ کی بات کو اور ناحق کسی پر ظلم کرنے کو اور اس بات کو کہ تم اللہ کے ساتھ کسی ایسی چیز کو شریک ٹھہراؤ جس کی اللہ نے کوئی سند نازل نہیں کی اور اس بات کو کہ تم لوگ اللہ کے ذمے ایسی بات لگا دو جس کو تم جانتے نہیں۔ (2:168) لوگوں زمین میں جتنی بھی حلال اور پاکیزہ چیزیں ہیں انہیں کھاؤ پیو اور شیطان کی راہ پر نہ چلو وہ تمہارا کھلا ہوا دشمن ہے۔ (2:169) وہ تمہیں صرف برائی اور بے حیائی کا اور اللہ تعالیٰ پر ان باتوں کے کہنے کا حکم دیتا ہے جن کا تمہیں علم نہیں۔ (17:63) ارشاد ہوا کہ جا ان میں سے جو بھی تیرا تابعدار ہو جائے گا تو تم سب کی سزا جہنم ہے جو پورا پورا بدلہ ہے۔ 41۔ النکاح من سنی "نکاح میری سنت و میرا طریقہ ہے" اس لئے نکاح عبادت کا درجہ دیا گیا ہے۔

41 (30,31: 3) پس آپ یک سو ہو کر اپنا منہ دین کی طرف متوجہ کر دیں، اللہ تعالیٰ کی وہ فطرت جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا ہے، اللہ تعالیٰ کے بنائے کو بدلنا نہیں، یہی سیدھا دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں سمجھتے۔ (30) (لوگو) اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ہو کر اس سے ڈرتے رہو اور نماز کو قائم رکھو اور مشرکین میں سے نہ ہو جاؤ۔ (31)

42 (4:85) جو شخص کسی نیکی یا بھلے کام کی سفارش کرے، اسے بھی اس کا کچھ حصہ ملے گا اور جو برائی اور بدی کی سفارش کرے اس کے لئے بھی اس میں سے ایک حصہ ہے، اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔

43 (31:22) اور جو (شخص) اپنے آپ کو اللہ کے تابع کر دے اور ہو بھی وہ نیکوکار یقیناً اس نے مضبوط کڑا تھام لیا، تمام کاموں کا انجام اللہ کی طرف ہے۔

44 (2:208) ایمان والو! اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ اور شیطان کے قدموں کی تابعداری نہ کرو وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

حدیث شریف: گناہوں کے کاموں میں مخلوق کی اطاعت نہیں۔

45 (25:43) کیا آپ نے اسے بھی دیکھا جو اپنی خواہش نفس کو اپنا معبود بنائے ہوئے ہے کیا آپ اس کے ذمہ دار ہو سکتے ہیں؟

46 (64:14) اے ایمان والو! تمہاری بعض بیویاں اور بعض بچے تمہارے دشمن ہیں پس ان سے ہوشیار رہنا اور اگر تم معاف کر دو اور درگزر کر جاؤ اور بخش دو تو اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

47 (6:135) یہ یقینی بات ہے کہ حق تلفی کرنے والوں کو کبھی فلاح نہ ہوگی۔ (3:18) اللہ تعالیٰ فرشتے اور اہل علم اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ عدل کو قائم رکھنے والا ہے، اس غالب اور حکمت والے کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ (3:140) اللہ تعالیٰ ظالموں سے محبت نہیں کرتا۔

48 (21:47) قیامت کے دن ہم درمیان میں لا رکھیں گے ٹھیک ٹھیک تولنے والی ترازو کو پھر کسی پر کچھ بھی ظلم نہ کیا جائے گا۔ اور اگر ایک رائی کے دانے کے برابر بھی عمل ہوگا ہم اسے لا حاضر کریں گے، اور ہم کافی ہیں حساب کرنے والے۔ (4:122) جو ایمان لائیں اور بھلے کام کریں ہم انہیں ان جنتوں میں لے جائیں گے جن کے نیچے چشمے جاری ہیں جہاں یہ ابدالآباد رہیں گے یہ ہے اللہ کا وعدہ جو سراسر سچا ہے اور کون ہے جو اپنی بات میں اللہ سے زیادہ سچا ہو؟

49 (4:58) اللہ تمہیں تاکیدی حکم دیتا ہے کہ امانت والوں کی امانتیں انہیں پہونچا دو اور جب لوگوں کا فیصلہ کرو تو عدل و انصاف سے فیصلہ کرو یقیناً وہ بہتر چیز ہے جس کی نصیحت تمہیں اللہ کر رہا ہے بیشک اللہ تعالیٰ سنتا ہے دیکھتا ہے۔ (34:3) کفار کہتے ہیں کہ ہم پر قیامت نہیں آئے گی آپ کہہ دیجئے کہ مجھے میرے رب کی قسم! جو عالم الغیب ہے کہ وہ قیامت یقیناً تم پر آئے گی اللہ تعالیٰ سے ایک ذرہ کے برابر کی چیز بھی پوشیدہ نہیں نہ آسمانوں اور نہ زمین میں بلکہ اس سے بھی چھوٹی اور بڑی ہر چیز کھلی کتاب میں موجود ہے۔ (83:4,5,6) کیا انہیں اپنے مرنے کے بعد جی اٹھنے کا خیال نہیں (4) اس عظیم دن کے لئے (5) جس دن سب لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے (6)

(احادیث میں آتا ہے کہ جس وقت رب العالمین کے لئے کھڑے ہوں گے تو پسینہ انسانوں کے آدھے آدھے کانوں تک پہنچا ہوگا ایک اور روایت میں ہے کہ قیامت والے دن سورج مخلوق کے اتنا قریب ہوگا کہ ایک میل کی مقدار کے قریب فاصلہ ہوگا۔ پس لوگ اپنے اعمال کے مطابق پسینہ میں ہوں گے یہ پسینہ کسی کے ٹخنوں تک کسی کے گھٹنوں تک کسی کی کمر تک ہوگا اور کسی کے لئے یہ لگام بنا ہوا ہوگا یعنی اس کے منہ تک پسینہ ہوگا)۔ (صحیح مسلم)

50 .....

51 (11:18) خبردار ہو کہ اللہ کی لعنت ہے ظالموں پر۔ (9:19) اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا (6:135) یہ یقینی بات ہے کہ حق تلفی کرنے والوں کو کبھی فلاح نہ ہوگی۔

52 (11:90) تم اپنے رب سے استغفار کرو اور اس کی طرف توبہ کرو، یقین مانو کہ میرا رب بڑی مہربانی والا اور بہت محبت کرنے والا ہے۔

53 (42:41,42) اور برائی کا بدلہ اسی جیسی برائی ہے، اور جو معاف کر دے اور اصلاح کر لے اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے، (فی الواقع) اللہ تعالیٰ ظالموں سے محبت نہیں کرتا۔ (41)

اور جو شخص اپنے مظلوم ہونے کے بعد (برابر کا) بدلہ لے لے تو ایسے لوگوں پر (الزام کا) کوئی راستہ نہیں۔ (42)

54 (5:50) کیا لوگ پھر سے جاہلیت کا فیصلہ چاہتے ہیں یقین رکھنے والے لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ سے بہتر فیصلے اور حکم کرنے والا کون ہو سکتا ہے۔؟

55 (7:164,165) اور جب کہ ان میں سے ایک جماعت نے یوں کہا کہ تم ایسے لوگوں کو کیوں نصیحت کرتے ہو جن کو اللہ بالکل ہلاک کرنے والا ہے یا ان کو سخت سزا دینے والا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ تمہارے رب کے روبرو عذر کرنے کے لئے اور اس لئے کہ شاید یہ ڈر جائیں۔(164) سو جب وہ اس کو بھول گئے جو ان کو سمجھایا جاتا تھا تو ہم نے ان لوگوں کو تو بچا لیا جو اس بری عادت سے منع کیا کرتے تھے اور ان لوگوں کو جو کہ زیادتی کرتے تھے ایک سخت عذاب میں پکڑ لیا اس وجہ سے کہ وہ بے حکمی کیا کرتے تھے۔(165)

56 (42:12) آسمانوں اور زمین کی کنجیاں اسی کی ہیں جس کی چاہے روزی کشادہ کر دے اور تنگ کر دے یقیناً وہ ہر چیز جاننے والا ہے۔ (2:215) آپ سے پوچھتے ہیں کہ وہ کیا خرچ کریں؟ آپ کہہ دیجئے جو مال تم خرچ کرو وہ ماں باپ کے لئے ہے اور رشتہ داروں اور یتیموں او رمسکینوں اور مسافروں کے لئے ہے اور تم جو کچھ بھلائی کرو گے اللہ تعالیٰ کو اس کا علم ہے۔(8:28) اور تم اس بات کو جان رکھو کہ تمہارے اموال اور تمہاری اولاد ایک امتحان کی چیز ہے۔ اور اس بات کو بھی جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ کے پاس بڑا بھاری اجر ہے۔

57 (57:10) تمہیں کیا ہو گیا ہے جو تم اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے؟ دراصل آسمانوں اور زمینوں کی میراث کا مالک (تنہا) اللہ ہی ہے۔ تم میں سے جن لوگوں نے فتح سے پہلے فی سبیل اللہ دیا ہے اور قتال کیا ہے وہ (دوسروں کے) برابر نہیں، بلکہ ان سے بہت بڑے درجے کے ہیں جنہوں نے فتح کے بعد خیراتیں دیں اور جہاد کئے۔ ہیں بھلائی کا وعدہ تو اللہ تعالیٰ کا ان سب سے ہے جو کچھ تم کر رہے ہو اس سے اللہ خبردار ہے۔(47:38) خبردار! تم وہ لوگ ہو کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے لئے بلائے جاتے ہو، تو تم میں سے بعض بخیلی کرنے لگتے ہیں اور جو بخل کرتا ہے وہ تو دراصل اپنی جان سے بخیلی کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ غنی ہے اور تم فقیر (اور محتاج) ہو اور اگر تم روگردان ہو جاؤ تو وہ تمہارے بدلے تمہارے سوا اور لوگوں کو لائے گا جو پھر تم جیسے نہ ہوں گے۔(57:11) کون ہے جو اللہ تعالیٰ کو اچھی طرح قرض دے پھر اللہ تعالیٰ اسے اس کے لئے بڑھاتا چلا جائے اور اس کے لئے پسندیدہ اجر ثابت ہو جائے۔*

*(اللہ کو قرض حسنہ دینے کا مطلب ہے اللہ کی راہ میں صدقہ وخیرات کرنا ہے یہ مال جو انسان اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے اللہ ہی کا دیا ہوا ہے اس کے باوجود اسے قرض قرار دینا یہ اللہ کا فضل واحسان ہے کہ وہ اس انفاق پر اسی طرح اجر دے گا جس طرح قرض کی ادائیگی ضروری ہوتی ہے)۔

58 (7:31) اے اولاد آدم! تم مسجد کی ہر حاضری کے وقت اپنا لباس پہن لیا کرو۔ اور خوب کھاؤ اور پیو اور حد سے مت نکلو۔ بے شک اللہ حد سے نکل جانے والوں کو پسند نہیں کرتا۔(17:26,27) اور رشتہ داروں کا اور مسکینوں اور مسافروں کا حق ادا کرتے رہو اور اسراف اور بے جا خرچ سے بچو(26) بے جا خرچ کرنے والے شیطانوں کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا بڑا ہی ناشکرا ہے(27)

59 (6:141) اور حد سے مت گزرو یقیناً اللہ حد سے گزرنے والوں کو ناپسند کرتا ہے۔(25:67) اور جو خرچ کرتے وقت بھی نہ تو اسراف کرتے ہیں نہ بخیلی، بلکہ ان دونوں کے درمیان معتدل طریقے پر خرچ کرتے ہیں۔(7:55) واقعی اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ناپسند کرتا ہے جو حد سے نکل جائیں۔

60 (59:9) جو بھی اپنے نفس کے بخل سے بچایا گیا وہی کامیاب (اور بامراد) ہے۔

حدیث میں ہے شح سے بچو اس حرص نفس نے ہی پہلے لوگوں کو ہلاک کیا اسی نے انہیں خونریزی پر آمادہ کیا اور انہوں نے محارم کو حلال کر لیا (صحیح مسلم) (2:268) شیطان تمہیں فقیری سے دھمکاتا ہے اور بے حیائی کا حکم دیتا ہے، اور اللہ تعالیٰ تم سے اپنی بخشش اور فضل کا وعدہ کرتا ہے، اللہ تعالیٰ وسعت والا اور علم والا ہے۔

61 (107:4-6)ان نمازیوں کے لیے افسوس (اور ویل نامی جہنم کی جگہ ہے۔(4) جو اپنی نماز سے غافل ہیں(5) جو ریا کاری کرتے ہیں(6)(5:7) تم پر اللہ تعالیٰ کی جو نعمتیں نازل ہوئی ہیں انہیں یاد رکھو اور اس کے اس عہد کو بھی جس کا تم سے معاہدہ ہوا ہے جبکہ تم نے کہا ہم نے سنا اور مانا اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو یقیناً اللہ تعالیٰ سینوں کا راز جاننے والا ہے(5:8) یقین مانوں کہ اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے باخبر ہے۔

62 (2:200) بعض لوگ وہ بھی ہیں جو یہ کہتے ہیں اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں دے ایسے لوگوں کا آخرت میں کچھ حصہ نہیں۔(2:264) اے ایمان والو! اپنی خیرات کو احسان جتا کر اور ایذا پہونچا کر برباد نہ کرو جس طرح وہ شخص جو اپنا مال لوگوں کے دکھاوے کے لئے خرچ کرے اور نہ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھے اور نہ قیامت پر اس کی مثال اس صاف پتھر کی طرح ہے جس پر تھوڑی سی مٹی ہو پھر اس پر زوردار مینہ برسے اور وہ اسے بالکل صاف اور سخت چھوڑ دے ان ریاکاروں کو اپنی کمائی میں سے کوئی چیز ہاتھ نہیں لگتی اور اللہ تعالیٰ کافروں کی قوم کو سیدھی راہ نہیں دکھاتا۔

63 (5:7) یقیناً اللہ تعالیٰ سینوں کا راز جاننے والا ہے(5:8) یقین مانوں کہ اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے باخبر ہے۔ حدیث شریف: اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔

64 (2:261,262) جو لوگ اپنا مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اس کی مثال اس دانے جیسی ہے جس میں سے سات بالیاں نکلیں اور ہر بالی میں سو دانے ہوں، اور اللہ تعالیٰ جسے چاہے بڑھا چڑھا کر دے اور اللہ تعالیٰ کشادگی والا اور علم والا ہے۔(262) جو لوگ اپنا مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں پھر اس کے بعد نہ تو احسان جتاتے ہیں اور نہ ایذا دیتے ہیں ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے ان پر نہ تو کچھ خوف ہے اور نہ وہ اداس ہوں گے۔

65 (49:12) اے ایمان والو! بہت بدگمانیوں سے بچو یقین مانو کہ بعض بدگمانیاں گناہ ہیں اور بھید نہ ٹٹولا کرو اور نہ تم میں سے کوئی کسی کی غیبت کرے، کیا تم میں سے کوئی بھی اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا پسند کرتا ہے؟ تم کو اس سے گھن آئے گی، اور اللہ سے ڈرتے رہو، بیشک اللہ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

66 حدیث شریف : چغلخوری سے عذاب قبر ہوتا ہے۔

67 (16:23) بے شک وشبہ اللہ تعالیٰ ہر اس چیز کو جسے وہ لوگ چھپاتے ہیں اور جسے ظاہر کرتے ہیں، بخوبی جانتا ہے، وہ غرور کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔(7:13) حق تعالیٰ نے فرمایا تو آسمان سے اتر تجھ کو کوئی حق حاصل نہیں کہ تو آسمان میں رہ کر تکبر کرے سو نکل بے شک تو ذلیلوں میں سے ہے ۔(38:85) دیکھئے سوال 9

68 (57:23) تاکہ تم اپنے سے فوت شدہ کسی چیز پر رنجیدہ نہ ہو جایا کرو اور نہ عطا کردہ چیز پر اترا جاؤ اور اترانے والے شیخی خوروں کو اللہ پسند نہیں فرماتا۔

69 (21:49)(متقی) وہ لوگ جو اپنے رب سے بن دیکھے خوف کھاتے ہیں اور قیامت (کے تصور) سے کانپتے رہتے ہیں۔(4:122) دیکھئے سوال نمبر 45 کا ترجمہ۔(16:38,40) وہ لوگ بڑی سخت قسمیں کھا کھا کر کہتے ہیں کہ اللہ مردوں کو زندہ نہیں کرے گا کیوں نہیں ضرور زندہ کرے گا یہ تو اس کا برحق لازمی وعدہ ہے لیکن اکثر لوگ جانتے نہیں (38) جب ہم کسی چیز کا ارادہ کرتے ہیں تو صرف ہمارا یہ کہہ دینا ہوتا ہے کہ ہو جا پس وہ ہو جاتی ہے(40)

70 (7:29) آپ کہہ دیجئے کہ میرے رب نے حکم دیا ہے انصاف کا اور یہ کہ تم ہر سجدہ کے وقت اپنا رخ سیدھا رکھا کرو اور اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طور پر کرو کہ اس عبادت کو خالص اللہ ہی کے واسطے رکھو۔ تم کو اللہ نے جس طرح شروع میں پیدا کیا تھا اسی طرح تم دوبارہ پیدا ہو گئے۔(11:18) خبردار رہو کہ اللہ کی لعنت ہے ظالموں پر۔

71 (66:8)اے ایمان والو! تم اللہ کے سامنے سچی خالص توبہ کرو۔ قریب ہے کہ تمہارا رب تمہارے گناہ دور کر دے اور تمہیں ایسی جنتوں میں داخل کرے جن کے نیچے نہریں جاری ہیں، جس دن اللہ تعالیٰ نبی کو اور ایمان داروں کو جو ان سے ساتھ ہیں رسوا نہ کرے گا، ان کا نور ان کے سامنے اور ان کے دائیں دوڑ رہا ہوگا۔ یہ دعائیں کرتے ہوں گے اے ہمارے رب ہمیں کامل نور عطا فرما اور ہمیں بخش دے یقیناً تو ہر چیز پر قادر ہے۔

72 (3:6)وہ ماں کے پیٹ میں تمہاری صورتیں جس طرح چاہتا ہے بناتا ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں وہ غالب ہے، حکمت والا ہے۔

73 (39:18) جو بات کو کان لگا کر سنتے ہیں۔ پھر جو بہترین بات ہو اس کی اتباع کرتے ہیں۔ یہی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہدایت کی ہے اور یہی عقلمند بھی ہیں۔ (31:7) جب اس کے سامنے ہماری آیتیں تلاوت کی جاتی ہیں تو تکبر کرتا ہوا اس طرح منہ پھیر لیتا ہے گویا اس نے سنا ہی نہیں گویا اس کے دونوں کانوں میں ڈاٹ

لگ گئے ہیں آپ اسے دردناک عذاب کی خبر سنا دیجئے۔

74 (39:12)اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سب سے پہلا فرماں بردار بن جاؤں۔ (39:55,56) اور پیروی کرو اس بہترین چیز کی جو تمہاری طرف تمہارے رب کی طرف سے نازل کی گئی ہے اس سے پہلے کہ تم پر اچانک عذاب آجائے اور تمہیں اطلاع بھی نہ ہو (55) (ایسا نہ ہو کہ) کوئی شخص کہے ہائے افسوس اس بات پر کہ میں نے اللہ تعالیٰ کے حق میں کوتاہی کی بلکہ میں تو مذاق اڑانے والوں میں ہی رہا۔ (56)

75 (16:98) قرآن پڑھنے کے وقت راندے ہوئے شیطان سے اللہ کی پناہ طلب کرو۔ (7:17) پھر ان پر حملہ کروں گا ان کے آگے سے بھی اور ان کے پیچھے سے بھی اور ان کی داہنی جانب سے بھی اور ان کی بائیں جانب سے بھی اور آپ ان میں سے اکثر کو شکر گزار نہ پائے گا۔ (7:20) پھر شیطان نے ان دونوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالا تاکہ ان کی شرمگاہیں جو ایک دوسرے سے پوشیدہ تھیں دونوں کے روبرو بے پردہ کر دے۔

76 (2:207)اور بعض لوگ وہ بھی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی طلب میں اپنی جان تک بیچ ڈالتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بڑی مہربانی کرنے والا ہے۔

77 (31:33) لوگو! اپنے رب سے ڈرو اور اس دن کا خوف کرو جس دن باپ اپنے بیٹے کو کوئی نفع نہ پہنچا سکے گا اور نہ بیٹا اپنے باپ کا ذرا سا بھی نفع کرنے والا ہوگا (یاد رکھو) اللہ کا وعدہ سچا ہے (دیکھو) تمہیں دنیا کی زندگی دھوکے میں نہ ڈالے اور نہ دھوکے باز (شیطان) تمہیں دھوکے میں ڈال دے۔ (35:6) یاد رکھو! شیطان تمہارا دشمن ہے، تم اسے دشمن ہی جانو وہ تو اپنے گروہ کو صرف اس لیے ہی بلاتا ہے کہ وہ سب جہنم واصل ہو جائیں۔

78 (39:53) (میری جانب سے) کہدو کہ اے میرے بندو! جنہوں نے اپنے جانوں پر زیادتی کی ہے تم اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو جاؤ بالیقین اللہ تعالیٰ سارے گناہوں کو بخش دیتا ہے۔ واقعی وہ بڑی بخشش بڑی رحمت والا ہے۔ (15:56) کہا اپنے رب تعالیٰ کی رحمت سے ناامید تو صرف گمراہ اور بہکے ہوئے لوگ ہی ہوتے ہیں۔ (5:74) یہ لوگ کیوں اللہ تعالیٰ کی طرف نہیں جھکتے اور کیوں استغفار نہیں کرتے؟ اللہ تعالیٰ تو بہت ہی بخشنے والا اور بڑا ہی مہربان ہے۔

79 (40:60)اور تمہارے رب کا فرمان (سرزد ہو چکا) ہے کہ مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعاؤں کو قبول کروں گا یقین مانو کہ جو لوگ میری عبادت سے خودسری کرتے ہیں وہ ابھی ابھی ذلیل ہو کر جہنم میں پہنچ جائیں گے۔

80 (66:8)اے ایمان والو! تم اللہ کے سامنے سچی خالص توبہ کرو۔ قریب ہے کہ تمہارا رب تمہارے گناہ دور کر دے اور تمہیں ایسی جنتوں میں داخل کرے جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔ جس دن اللہ تعالیٰ نبی کو اور ایمان داروں کو جو ان کے ساتھ ہیں رسوا نہ کریگا، ان کا نور ان کے سامنے اور ان کے دائیں دوڑ رہا ہوگا۔ یہ دعائیں کرتے ہوں گے اے ہمارے رب ہمیں کامل نور عطا فرما اور ہمیں بخش دے یقیناً تو ہر چیز پر قادر ہے۔ (14:22) اور جب

کام کا فیصلہ کر دیا جائے گا تو شیطان کہے گا کہ اللہ نے تو تمہیں سچا وعدہ دیا تھا اور میں نے تم سے جو وعدے کئے تھے ان کا خلاف کیا میرا تم پر کوئی دباؤ تو تھا ہی نہیں ہاں میں نے تمہیں پکارا اور تم نے میری مان لی پس تم مجھے الزام نہ لگاؤ بلکہ خود اپنے آپ کو ملامت کرلو نہ میں تمہارا فریادرس اور نہ تم میری فریاد کو پہنچنے والے میں تو سرے سے مانتا ہی نہیں کہ تم مجھے اس سے پہلے اللہ کا شریک مانتے رہے یقیناً ظالموں کے لئے دردناک عذاب ہے۔

81 (2:208) ایمان والو! اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ اور شیطان کے قدموں کی تابعداری نہ کرو وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔ (2:85) بعض احکام پر ایمان رکھتے ہو اور بعض کے ساتھ کفر کرتے ہو؟ تم میں سے جو بھی ایسا کرے، اس کی سزا اس کے سوا کیا ہو کہ دنیا میں رسوائی اور قیامت کے دن سخت عذاب کی مار، اور اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے بے خبر نہیں۔

82 (7:182,183) خاموش عذاب اور جو لوگ ہماری آیات کو جھٹلاتے ہیں ہم ان کو بتدریج (گرفت میں) لئے جا رہے ہیں اس طور پر کہ ان کو خبر بھی نہیں (182) اور ان کو مہلت دیتا ہوں بے شک میری تدبیر بڑی مضبوط ہے (183) (جو بطور امتحان اللہ تعالیٰ افراد اور قوموں کو دیتا ہے پھر جب اس کی مشیت مواخذہ کرنے کی ہوتی ہے تو کوئی اس سے بچانے پر قادر نہیں ہو سکتا کیوں کہ اس کی تدبیر بڑی مضبوط ہے) (13:11) کسی قوم کی حالت اللہ تعالیٰ نہیں بدلتا جب تک کہ وہ خود اس سے نہ بدلیں جو ان کے دلوں میں ہے۔

83 (8:27) اے ایمان والو! تم اللہ اور رسول (کے حقوق) میں جانتے ہوئے خیانت مت کرو اور اپنی قابل حفاظت چیزوں میں خیانت مت کرو۔

84 (41:20) یہاں تک کہ جب بالکل جہنم کے پاس آ جائیں گے ان پر ان کے کان اور ان کی آنکھیں اور ان کی کھالیں ان کے اعمال کی گواہی دیں گی۔ (36:65) ہم آج کے دن ان کے منہ پر مہریں لگا دیں گے اور ان کے ہاتھ ہم سے باتیں کریں گے اور ان کے پاؤں گواہیاں دیں گے، ان کاموں کی جو وہ کرتے تھے۔

85 (19:71,72) تم میں سے ہر ایک وہاں ضرور وارد ہونے والا ہے، یہ تیرے پروردگار کے ذمہ قطعی، فیصل شدہ امر ہے۔ (71) پھر ہم پرہیزگاروں کو تو بچا لیں گے اور نافرمانوں کو اسی میں گھٹنوں کے بل گرا ہوا چھوڑ دیں گے۔ (72) (57:12) (قیامت کے) دن تو دیکھے گا کہ ایمان دار مردوں اور عورتوں کا نور ان کے آگے آگے اور ان کے دائیں دوڑ رہا ہوگا آج تمہیں ان جنتوں کی خوشخبری ہے جن کے نیچے نہریں جاری ہیں جن میں ہمیشہ کی رہائش ہے۔ یہ ہے بڑی کامیابی۔

86 (57:12) دیکھئے سوال 85

87 (7:94) اور ہم نے کسی بستی میں کوئی نبی نہیں بھیجا کہ وہاں کے رہنے والوں کو ہم نے سختی اور تکلیف میں نہ پکڑا ہوتا کہ وہ گڑگڑائیں۔ دیکھئے سوال نمبر 10 کا ترجمہ۔

88 (7:95) پھر ہم نے اس بدحالی کی جگہ خوش حالی بدل دی، یہاں تک کہ ان کو خوب ترقی ہوئی اور کہنے لگے کہ ہمارے آباواجداد کو بھی تنگی اور راحت پیش آئی تھی تو ہم نے ان کو دفعتاً پکڑ لیا اور ان کو خبر بھی نہ تھی۔ (14:7) جب تمہارے پروردگار نے تمہیں آگاہ کر دیا کہ اگر تم شکر گذاری کرو گے تو بیشک میں تمہیں زیادہ دوں گا اور اگر تم ناشکری کرو گے تو یقیناً میرا عذاب بہت سخت ہے۔

89 (40:60) اور تمہارے رب کا فرمان (سرزد ہو چکا) ہے کہ مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعاؤں کو قبول کروں گا یقین مانو کہ جو لوگ میری عبادت سے خودسری کرتے ہیں وہ ابھی ابھی ذلیل ہو کر جہنم میں پہنچ جائیں گے۔ (25:77) کہہ دیجئے اگر تمہاری دعا التجاء (پکارنا) نہ ہوتی تو میرا رب تمہاری مطلق پرواہ نہ کرتا۔

90 (2:37)(حضرت) آدم (علیہ السلام) نے اپنے رب سے چند باتیں سیکھ لیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرمائی، بے شک وہی توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔(7:55) تم لوگ اپنے پروردگار سے دعا کیا کرو گڑگڑا کر کے بھی اور چپکے چپکے بھی۔ واقعی اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ناپسند کرتا ہے جو حد سے نکل جائیں۔

91 (42:13)اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے وہی دین مقرر کر دیا ہے جس کے قائم کرنے کا اس نے نوح (علیہ السلام) کو حکم دیا تھا اور جو (بذریعہ وحی) ہم نے تیری طرف بھیج دی ہے، اور جس کا تاکیدی حکم ہم نے ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ (علیہم السلام) کو دیا تھا کہ اس دین کو قائم رکھنا اور اس میں پھوٹ نہ ڈالنا جس چیز کی طرف آپ انہیں بلا رہے ہیں وہ تو (ان) مشرکین پر گراں گزرتی ہے، اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اپنا برگزیدہ بنا تا ہے اور جو بھی اس کی طرف رجوع کرے وہ اس کی صحیح رہنمائی کرتا ہے۔

92 (17:25)جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اسے تمہارا رب بخوبی جانتا ہے اگر تم نیک ہو تو وہ تو رجوع کرنے والوں کو بخشنے والا ہے۔ (23:118)اور کہو کہ اے میرے رب! تو بخش اور رحم کر اور تو سب مہربانوں سے بہتر مہربانی کرنے والا ہے۔(40:60)اور تمہارے رب کا فرمان (سرزد ہو چکا) ہے کہ مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعاؤں کو قبول کروں گا یقین مانو کہ جو لوگ میری عبادت سے خودسری کرتے ہیں وہ ابھی ابھی ذلیل ہو کر جہنم میں پہنچ جائیں گے۔

93 (2:269)وہ جسے چاہے حکمت اور دانائی دیتا ہے اور جو شخص حکمت اور سمجھ دیا جائے وہ ساری بھلائی دیا گیا اور نصیحت صرف عقلمند ہی حاصل کرتے ہیں ۔(26:83)اے میرے رب! مجھے قوت فیصلہ عطا فرما اور مجھے نیک لوگوں میں ملا دے۔

94 (21:47)قیامت کے دن ہم درمیان میں لا رکھیں گے ٹھیک ٹھیک تولنے والی ترازو کو پھر کسی پر کچھ بھی ظلم نہ کیا جائے گا، اور اگر ایک رائی کے دانے کے برابر بھی عمل ہوگا ہم اسے لا حاضر کریں گے اور ہم کافی ہیں حساب کرنے والے۔

(59:18)اے ایمان والو اللہ سے ڈرتے رہو اور ہر شخص دیکھ (بھال) لے کہ کل (قیامت) کے واسطے اس نے (اعمال کا) کیا ذخیرہ بھیجا ہے اور (ہر وقت) اللہ سے ڈرتے رہو اللہ تمہارے سب اعمال سے باخبر ہے۔(59:19)اور تم ان لوگوں کی طرح مت ہو جانا جنہوں نے اللہ (کے احکام) کو بھلا دیا تو اللہ نے بھی انہیں اپنی جانوں سے غافل کر دیا، اور ایسے لوگ نافرمان (فاسق) ہوتے ہیں۔

95 (3:102)اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے اتنا ڈرو جتنا اس سے ڈرنا چاہئے، اور دیکھو مرتے دم تک مسلمان ہی رہنا۔(8:29)اے ایمان والو! اگر تم اللہ سے ڈرتے رہو گے تو اللہ تعالیٰ تم کو ایک فیصلہ کی چیز دے گا اور تم سے تمہارے گناہ دور کر دے گا اور تم کو بخش دے گا اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے۔(14:27) ایمان والوں کو اللہ پکی بات سے مضبوط رکھتا ہے دنیا کی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی ہاں ناانصاف لوگوں کو اللہ بہکا دیتا ہے اور اللہ جو چاہے کر گذرے۔

96 (54:46-50) بلکہ قیامت کی گھڑی ان کے وعدے کے وقت ہے اور قیامت بڑی سخت اور کڑوی چیز ہے۔(46) بیشک گناہ گار گمراہی میں اور عذاب میں ہیں۔(47) جس دن وہ اپنے منہ کے بل آگ میں کھسیٹے جائیں گے (اور ان سے کہا جائے گا) دوزخ کی آگ لگنے کے مزے چکھو۔(48) بیشک ہم نے ہر چیز کو ایک (مقررہ) اندازے پر پیدا کیا ہے۔(49) اور ہمارا حکم صرف ایک دفعہ (کا ایک کلمہ) ہی ہوتا ہے جیسے آنکھ کا جھپکنا ۔(50)(75:36) کیا انسان یہ سمجھتا ہے کہ اسے بیکار چھوڑ دیا جائے گا۔(4:87) اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں وہ تم سب کو یقیناً قیامت کے دن جمع کرے گا، جس کے (آنے) میں کوئی شک نہیں، اللہ تعالیٰ سے زیادہ سچی بات والا اور کون ہوگا۔(103:2,3) بے شک انسان سراسر نقصان میں ہے سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے جنہوں نے آپس میں حق کی وصیت کی اور ایک دوسرے کو صبر کی نصیحت کی۔

97 (3:31) کہہ دیجئے !اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو میری تابعداری کرو، خود اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ معاف فرمادے گا اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ (22:65) بے شک اللہ تعالیٰ لوگوں پر شفقت ونرمی کرنے والا اور مہربان ہے۔ (42:13) اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اپنا برگزیدہ بناتا ہے اور جو بھی اس کی طرف رجوع کرے وہ اس کی صحیح رہنمائی کرتا ہے۔

98 (25:70,71) سوائے ان لوگوں کے جو توبہ کریں اور ایمان لائیں اور نیک کام کریں، ایسے لوگوں کے گناہوں کو اللہ تعالیٰ نیکیوں سے بدل دیتا ہے، اللہ بخشنے والا مہربانی کرنے والا ہے۔ (70) اور جو شخص توبہ کرے اور نیک عمل کرے وہ تو (حقیقتاً) اللہ تعالیٰ کی طرف سچا رجوع کرتا ہے۔ (71)(7:55) تم لوگ اپنے پروردگار سے دعا کیا کرو گڑگڑا کر بھی اور چپکے چپکے بھی۔ واقعی اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ناپسند کرتا ہے جو حد سے نکل جائیں

99 (27:46) تم اللہ تعالیٰ سے استغفار کیوں نہیں کرتے تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ (22:74) انہوں نے اللہ کے مرتبہ کے مطابق اس کی قدر جانی ہی نہیں، اللہ تعالیٰ بڑا ہی زور وقوت والا اور غالب وزبردست ہے۔ (39:67) ان لوگوں نے جیسی قدر اللہ کی کرنی چاہئے تھی نہیں کی ساری زمین قیامت کے دن اس کی مٹھی میں ہوگی اور تمام آسمان اس کے داہنے ہاتھ میں لپیٹے ہوئے ہوں گے وہ پاک اور برتر ہے ہر اس چیز سے جسے لوگ اس کا شریک بنائیں

100 (39:43) کیا ان لوگوں نے اللہ کے سوا (اوروں کو) سفارشی مقرر کر رکھا ہے؟ آپ کہہ دیجئے! کہ وہ کچھ بھی اختیار نہ رکھتے ہوں اور نہ عقل رکھتے ہوں (39:36) کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے لئے کافی نہیں؟ یہ لوگ آپ کو اللہ کے سوا اوروں سے ڈرا رہے ہیں اور جسے اللہ گمراہ کردے اس کی رہنمائی کرنے والا کوئی نہیں۔ (39:44) کہہ دیجئے کہ تمام سفارش کا مختار اللہ ہی ہے تمام آسمانوں اور زمین کا راز اسی کے لئے ہے تم سب اسی کی طرف پھیرے جاؤ گے۔

<u>جملہ بیانیہ کے آیات:</u> ''اللہ کی رسی کو سب مل کر مضبوط تھام لو اور پھوٹ نہ ڈالو'' (3:102) مان لیجئے۔

(31:22) ''جو شخص اپنے آپ کو اللہ کے تابع کردے اور ہو بھی نیکوکار یقیناً اس نے مضبوط کڑا تھام لیا'' پر عمل کیجئے اللہ کی رضا وخوشنودی (27:26) اس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں وہی عظمت والے عرش کا مالک ہے۔ حاصل کرنے کے لئے استغفار کیجئے (23:118) رب اغفر وارحم و انت خیر الراحمین ○ انشاء اللہ تعالیٰ ضرور اللہ کی رحمت میں داخل ہو جائیں گے اور آخرت میں فلاح پائیں گے۔ (4:122) اور جو ایمان لائیں او ربھلے کام کریں ہم انہیں ان جنتوں میں لے جائیں گے جن کے نیچے چشمے جاری ہیں جہاں یہ ابدالاباد رہیں گے'' یہ ہے اللہ کا وعدہ جو سراسر سچا ہے او رکون ہے جو اپنی بات میں اللہ سے زیادہ سچا ہو۔''

☆☆☆

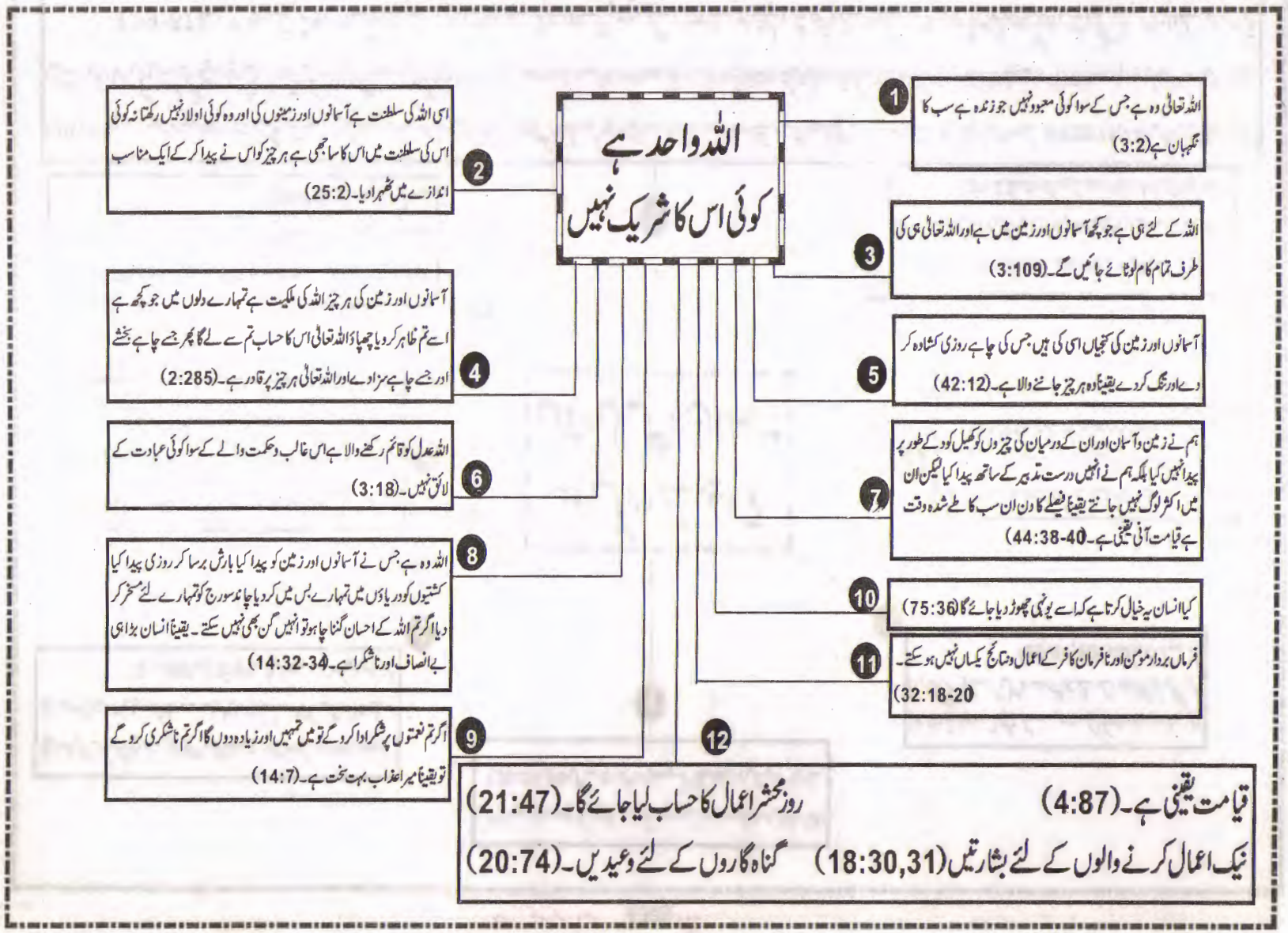
اللہ واحد ہے
کوئی اس کا شریک نہیں
1
اللہ تعالیٰ وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں جو زندہ ہے سب کا نگہبان ہے(3:2)
2
اسی اللہ کی سلطنت ہے آسمانوں اور زمینوں کی اور وہ کوئی اولاد نہیں رکھتا نہ کوئی اس کی سلطنت میں اس کا ساجھی ہے ہر چیز کو اس نے پیدا کر کے ایک مناسب اندازے میں ٹھہرا دیا۔(25:2)
3
اللہ کے لئے ہی ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور اللہ تعالیٰ ہی کی طرف تمام کام لوٹائے جائیں گے۔(3:109)
4
آسمانوں اور زمین کی ہر چیز اللہ کی ملکیت ہے تمہارے دلوں میں جو کچھ ہے اسے تم ظاہر کرو یا چھپاؤ اللہ تعالیٰ اس کا حساب تم سے لے گا پھر جسے چاہے بخشے اور جسے چاہے سزا دے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔(2:285)
5
آسمانوں اور زمین کی کنجیاں اسی کی ہیں جس کی چاہے روزی کشادہ کر دے اور تنگ کر دے یقیناً وہ ہر چیز جاننے والا ہے۔(42:12)
6
اللہ عدل کو قائم رکھنے والا ہے اس غالب و حکمت والے کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔(3:18)
7
ہم نے زمین و آسمان اور ان کے درمیان کی چیزوں کو کھیل کود کے طور پر پیدا نہیں کیا بلکہ ہم نے انہیں درست تدبیر کے ساتھ پیدا کیا لیکن ان میں اکثر لوگ نہیں جانتے یقیناً فیصلے کا دن ان سب کا طے شدہ وقت ہے قیامت آنی یقینی ہے۔44:38-40
8
اللہ وہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا بارش برسا کر روزی پیدا کیا کشتیوں کو دریاؤں میں تمہارے بس میں کر دیا چاند سورج کو تمہارے لئے مسخر کر دیا اگر تم اللہ کے احسان گننا چاہو تو انہیں گن بھی نہیں سکتے۔ یقیناً انسان بڑا ہی بے انصاف اور ناشکرا ہے۔14:32-34
9
اگر تم نعمتوں پر شکر ادا کرو گے تو میں تمہیں اور زیادہ دوں گا اگر تم ناشکری کرو گے تو یقیناً میرا عذاب بہت سخت ہے۔(14:7)
10
کیا انسان یہ خیال کرتا ہے کہ اسے یونہی چھوڑ دیا جائے گا(75:36)
11
فرماں بردار مومن اور نافرمان کافر کے اعمال و نتائج یکساں نہیں ہو سکتے۔
(32:18-20)
12
قیامت یقینی ہے۔(4:87)
روز محشر اعمال کا حساب لیا جائے گا۔(21:47)
نیک اعمال کرنے والوں کے لئے بشارتیں(18:30,31)
گناہ گاروں کے لئے وعیدیں۔(20:74)

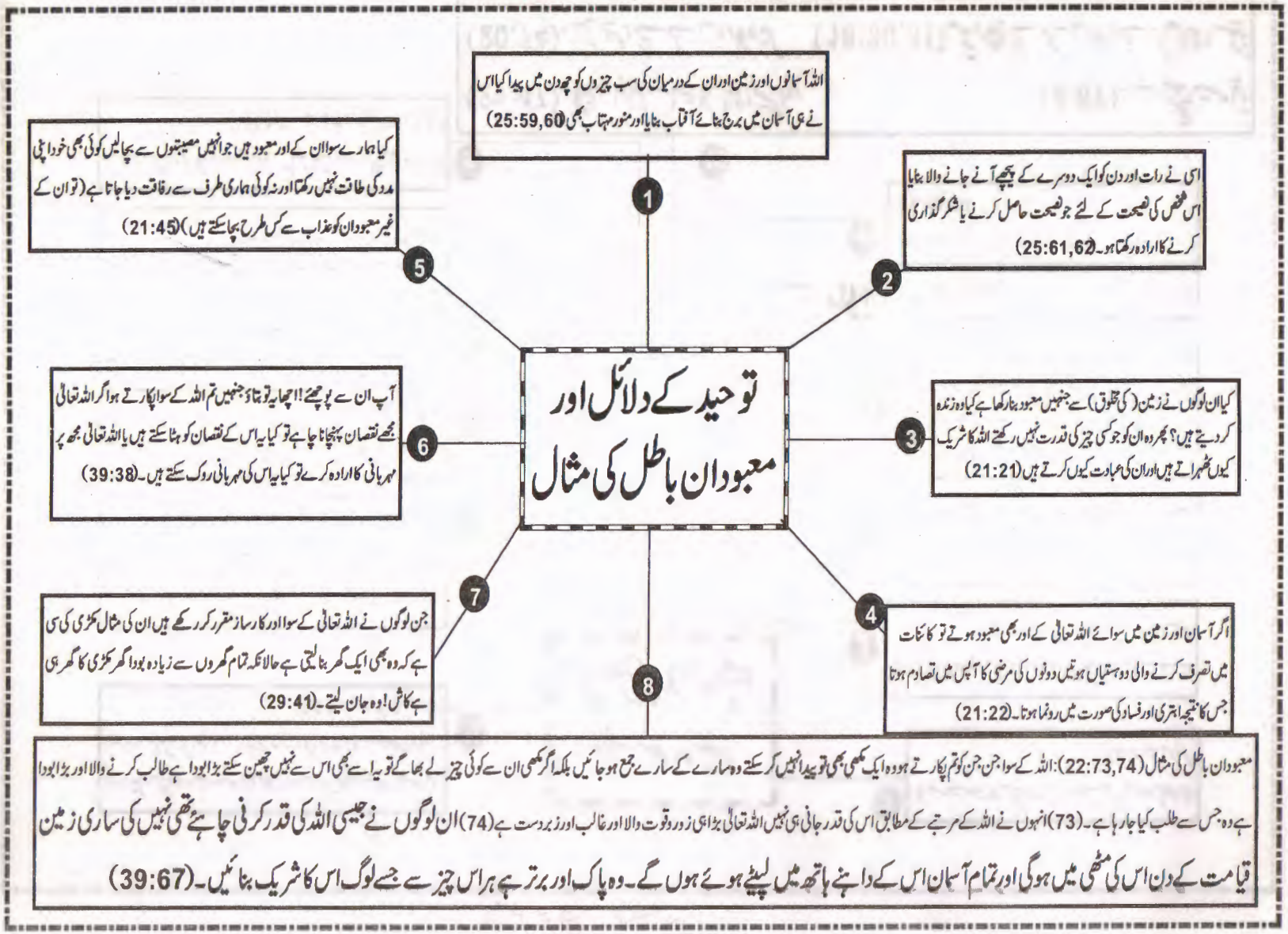
توحید کے دلائل اور
معبودان باطل کی مثال
1
اللہ آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان کی سب چیزوں کو چھ دن میں پیدا کیا اس نے ہی آسمان میں برج بنائے آفتاب بنایا اور منور مہتاب بھی (25:59,60)
2
اسی نے رات اور دن کو ایک دوسرے کے پیچھے آنے جانے والا بنایا اس شخص کی نصیحت کے لئے جو نصیحت حاصل کرنے یا شکر گذاری کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔(25:61,62)
3
کیا ان لوگوں نے زمین (کی مخلوق) سے جنہیں معبود بنا رکھا ہے کیا وہ زندہ کر دیتے ہیں؟ پھر وہ ان کو جو کسی چیز کی قدرت نہیں رکھتے اللہ کا شریک کیوں ٹھہراتے ہیں اور ان کی عبادت کیوں کرتے ہیں (21:21)
4
اگر آسمان اور زمین میں سوائے اللہ تعالیٰ کے اور بھی معبود ہوتے تو کائنات میں تصرف کرنے والی دو ہستیاں ہوتیں دونوں کی مرضی کا آپس میں تصادم ہوتا جس کا نتیجہ ابتری اور فساد کی صورت میں رونما ہوتا۔(21:22)
5
کیا ہمارے سوا ان کے اور معبود ہیں جو انہیں مصیبتوں سے بچا لیں کوئی بھی خود اپنی مدد کی طاقت نہیں رکھتا اور نہ کوئی ہماری طرف سے رفاقت دیا جاتا ہے (تو ان کے غیر معبودان کو عذاب سے کس طرح بچا سکتے ہیں) (21:45)
6
آپ ان سے پوچھئے! اچھا یہ تو بتاؤ جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو اگر اللہ تعالیٰ مجھے نقصان پہنچانا چاہے تو کیا یہ اس کے نقصان کو ہٹا سکتے ہیں یا اللہ تعالیٰ مجھ پر مہربانی کا ارادہ کرے تو کیا یہ اس کی مہربانی روک سکتے ہیں۔(39:38)
7
جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا اور کارساز مقرر کر رکھے ہیں ان کی مثال مکڑی کی سی ہے کہ وہ بھی ایک گھر بنا لیتی ہے حالانکہ تمام گھروں سے زیادہ بودا گھر مکڑی کا گھر ہی ہے کاش! وہ جان لیتے۔(29:41)
8
معبودان باطل کی مثال (22:73,74): اللہ کے سوا جن جن کو تم پکارتے ہو وہ ایک مکھی بھی تو پیدا نہیں کر سکتے وہ سارے کے سارے جمع ہو جائیں بلکہ اگر مکھی ان سے کوئی چیز لے بھاگے تو یہ اسے بھی اس سے نہیں چھین سکتے بڑا بودا ہے طالب کرنے والا اور بڑا بودا ہے وہ جس سے طلب کیا جا رہا ہے۔(73) انہوں نے اللہ کے مرتبے کے مطابق اس کی قدر جانی ہی نہیں اللہ تعالیٰ بڑا ہی زور و قوت والا اور غالب اور زبردست ہے (74) ان لوگوں نے جیسی اللہ کی قدر کرنی چاہئے تھی نہیں کی ساری زمین قیامت کے دن اس کی مٹھی میں ہوگی اور تمام آسمان اس کے داہنے ہاتھ میں لپیٹے ہوئے ہوں گے۔ وہ پاک اور برتر ہے ہر اس چیز سے جسے لوگ اس کا شریک بنائیں۔(39:67)

انسان کا مقصد حیات

اصل مقصد ایمان لانا

رسول ایمان لائے اس چیز پر جو اس کی طرف اللہ کی جانب سے اتری اور مومن بھی ایمان لائے۔ یہ سب اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے۔ اس کے رسولوں میں سے کسی میں ہم تفریق نہیں کرتے۔ انہوں نے کہہ دیا کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی ہم تیری بخشش طلب کرتے ہیں اے ہمارے رب! اور ہمیں تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔(2:285)

1. اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان (آدمؑ) سے پیدا کیا اور اسی سے اس کی بیوی کو پیدا کر کے ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلا دیں۔(4:1)
2. اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو تو ابلیس کے سوا سب نے سجدہ کیا اس نے انکار کیا اور تکبر کیا اور کافروں سے ہو گیا۔(2:34)
3. اور ہم نے کہہ دیا کہ اے آدم! تم اور تمہاری بیوی جنت میں رہو اس درخت کے پاس نہ جانا۔(2:35)
4. لیکن شیطان نے ان کو بہکا کر وہاں سے نکلوا ہی دیا اور ہم نے کہہ دیا کہ اتر جاؤ! تم ایک دوسرے کے دشمن ہو اور ایک وقت مقرر تک تمہارے لئے زمین میں ٹھہرنا اور فائدہ اٹھانا ہے۔(2:36)
5. ہم نے کہا تم سب (جنت سے) یہاں سے چلے جاؤ، جب کبھی تمہارے پاس میری ہدایت پہنچے تو اس کی تابعداری کرنے والوں پر کوئی خوف اور غم نہیں۔ اور جو انکار کر کے ہماری آیتوں کو جھٹلائیں وہ جہنمی ہیں اور ہمیشہ اسی میں رہیں گے۔(2:38,39)
6. اور ہم نے ہر امت میں ایک رسول بھیجا کہ (لوگو!) صرف اللہ کی عبادت کرو اور اس کے سوا تمام معبودوں سے بچو پس تم خود زمین میں چل پھر کر دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا انجام کیسے ہوا۔(16:36) تفصیل باب چہارم 506 سے 524۔
7. میں (اللہ) نے جنات اور انسان کو محض اس لئے پیدا کیا کہ وہ صرف میری عبادت کریں(51:56)
8. کیا انسان یہ خیال کرتا ہے کہ اسے یونہی چھوڑ دیا جائے گا۔(75:36)
9. فرماں بردار مومن اور نافرمان کافر کے اعمال و نتائج یکساں نہیں ہو سکتے ۔(32:18-20)
10. نیکوکاروں کے اعمال نامے علیین میں ہیں(83:18-21)
11. بدکاروں کے اعمال نامے سجین میں ہیں۔(83:7,16)
12. جو شخص نیکی لائے گا اسے اس سے بہتر ملے گا اور جو برائی لے کر آئے گا تو ایسے بداعمالی کرنے والوں کو ان کے اپنے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا جو یہ کرتے تھے۔(28:84)

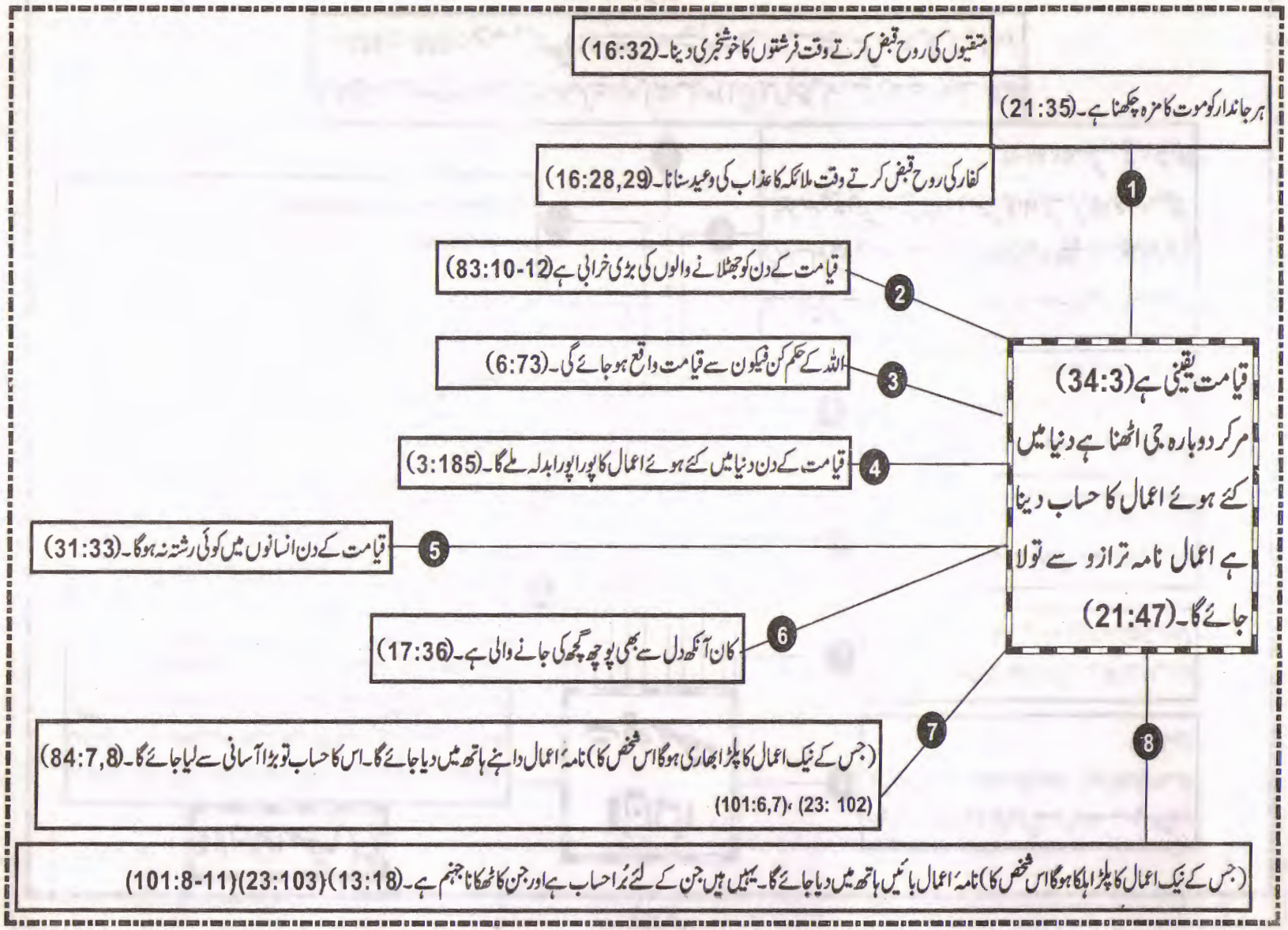
متقیوں کی روح قبض کرتے وقت فرشتوں کا خوشخبری دینا۔(16:32)
ہر جاندار کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔(21:35)
کفار کی روح قبض کرتے وقت ملائکہ کا عذاب کی وعید سنانا۔(16:28,29)
1
قیامت کے دن کو جھٹلانے والوں کی بڑی خرابی ہے(83:10-12)
2
اللہ کے حکم کن فیکون سے قیامت واقع ہو جائے گی۔(6:73)
3
قیامت یقینی ہے(34:3)
مر کر دوبارہ جی اٹھنا ہے دنیا میں کئے ہوئے اعمال کا حساب دینا ہے اعمال نامہ ترازو سے تولا جائے گا۔(21:47)
قیامت کے دن دنیا میں کئے ہوئے اعمال کا پورا پورا بدلہ ملے گا۔(3:185)
4
قیامت کے دن انسانوں میں کوئی رشتہ نہ ہوگا۔(31:33)
5
کان آنکھ دل سے بھی پوچھ گچھ کی جانے والی ہے۔(17:36)
6
(جس کے نیک اعمال کا پلڑا بھاری ہوگا اس شخص کا) نامۂ اعمال داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا۔اس کا حساب تو بڑا آسانی سے لیا جائے گا۔(84:7,8)
(101:6,7)، (23: 102)
7
8
(جس کے نیک اعمال کا پلڑا ہلکا ہوگا اس شخص کا) نامۂ اعمال بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔یہیں ہیں جن کے لئے بُرا حساب ہے اور جن کا ٹھکانا جہنم ہے۔(13:18)(23:103)(101:8-11)

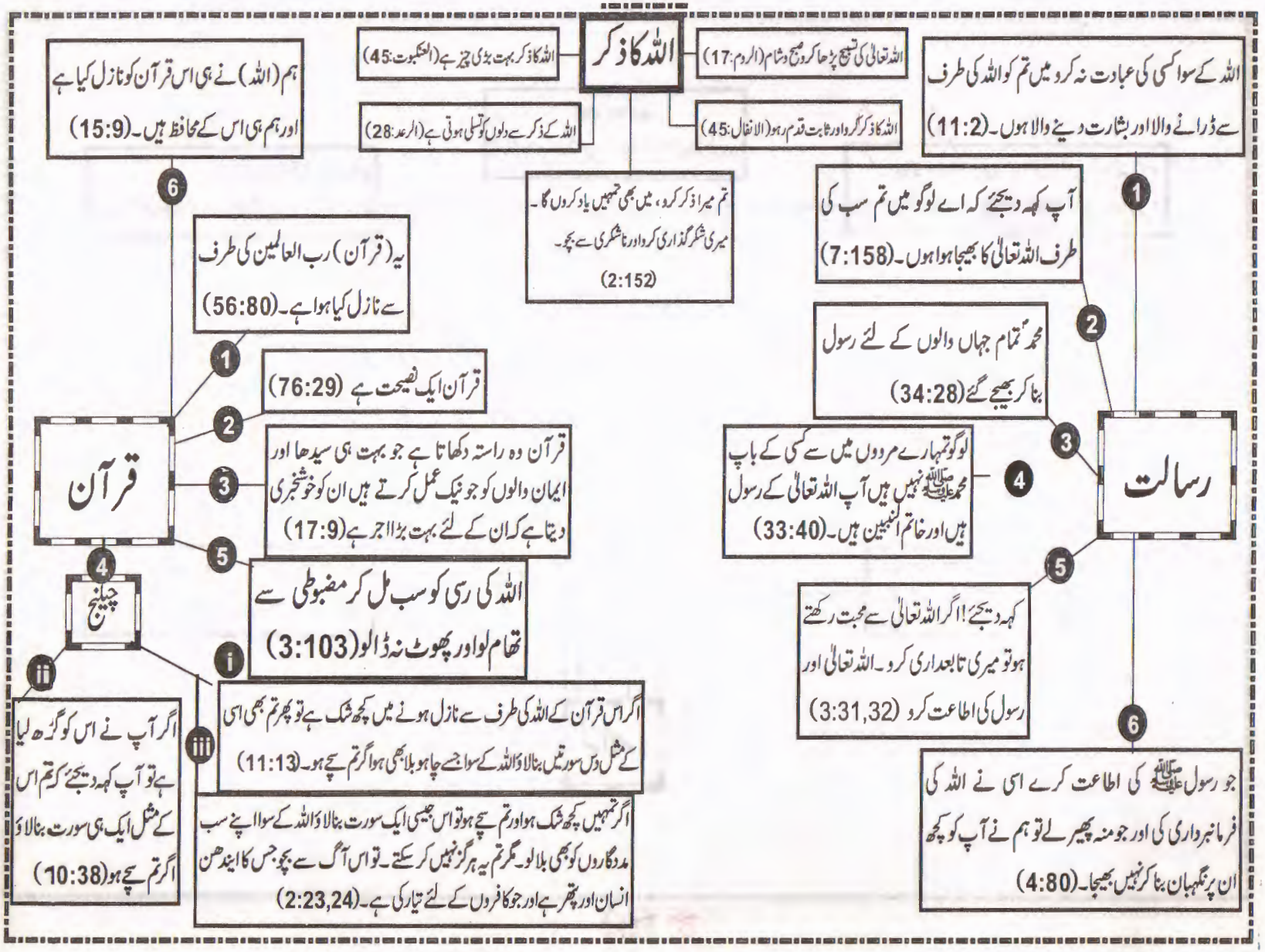
اللہ کا ذکر
اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو میں تم کو اللہ کی طرف سے ڈرانے والا اور بشارت دینے والا ہوں۔(11:2)
اللہ تعالیٰ کی تسبیح پڑھا کرو صبح وشام (الروم:17)
اللہ کا ذکر بہت بڑی چیز ہے (العنکبوت:45)
اللہ کا ذکر کرو اور ثابت قدم رہو (الانفال:45)
اللہ کے ذکر سے دلوں کو تسلی ہوتی ہے (الرعد:28)
تم میرا ذکر کرو، میں بھی تمہیں یاد کروں گا۔ میری شکر گذاری کرو اور ناشکری سے بچو۔ (2:152)
رسالت
1
آپ کہہ دیجئے کہ اے لوگو میں تم سب کی طرف اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا ہوں۔(7:158)
2
محمدؐ تمام جہاں والوں کے لئے رسول بنا کر بھیجے گئے (34:28)
3
4
لوگو تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ محمد ﷺ نہیں ہیں آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور خاتم النبیین ہیں۔(33:40)
5
کہہ دیجئے! اگر اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو میری تابعداری کرو۔ اللہ تعالیٰ اور رسول کی اطاعت کرو (3:31,32)
6
جو رسول ﷺ کی اطاعت کرے اسی نے اللہ کی فرمانبرداری کی اور جو منہ پھیر لے تو ہم نے آپ کو کچھ ان پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا۔(4:80)
قرآن
6
ہم (اللہ) نے ہی اس قرآن کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔(15:9)
1
یہ (قرآن) رب العالمین کی طرف سے نازل کیا ہوا ہے۔(56:80)
2
قرآن ایک نصیحت ہے (76:29)
3
قرآن وہ راستہ دکھاتا ہے جو بہت ہی سیدھا اور ایمان والوں کو جو نیک عمل کرتے ہیں ان کو خوشخبری دیتا ہے کہ ان کے لئے بہت بڑا اجر ہے(17:9)
5
اللہ کی رسی کو سب مل کر مضبوطی سے تھام لو اور پھوٹ نہ ڈالو(3:103)
4
چیلنج
i
اگر اس قرآن کے اللہ کی طرف سے نازل ہونے میں کچھ شک ہے تو پھر تم بھی اسی کے مثل دس سورتیں بنا لاؤ اللہ کے سوا جسے چاہو بلا بھی ہو اگر تم سچے ہو۔(11:13)
ii
اگر آپ نے اس کو گڑھ لیا ہے تو آپ کہہ دیجئے کہ تم اس کے مثل ایک ہی سورت بنا لاؤ اگر تم سچے ہو(10:38)
iii
اگر تمہیں کچھ شک ہو اور تم سچے ہو تو اس جیسی ایک سورت بنا لاؤ اللہ کے سوا اپنے سب مددگاروں کو بھی بلا لو۔ مگر تم یہ ہرگز نہیں کر سکتے۔ تو اس آگ سے بچو جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہے اور جو کافروں کے لئے تیار کی ہے۔(2:23,24)

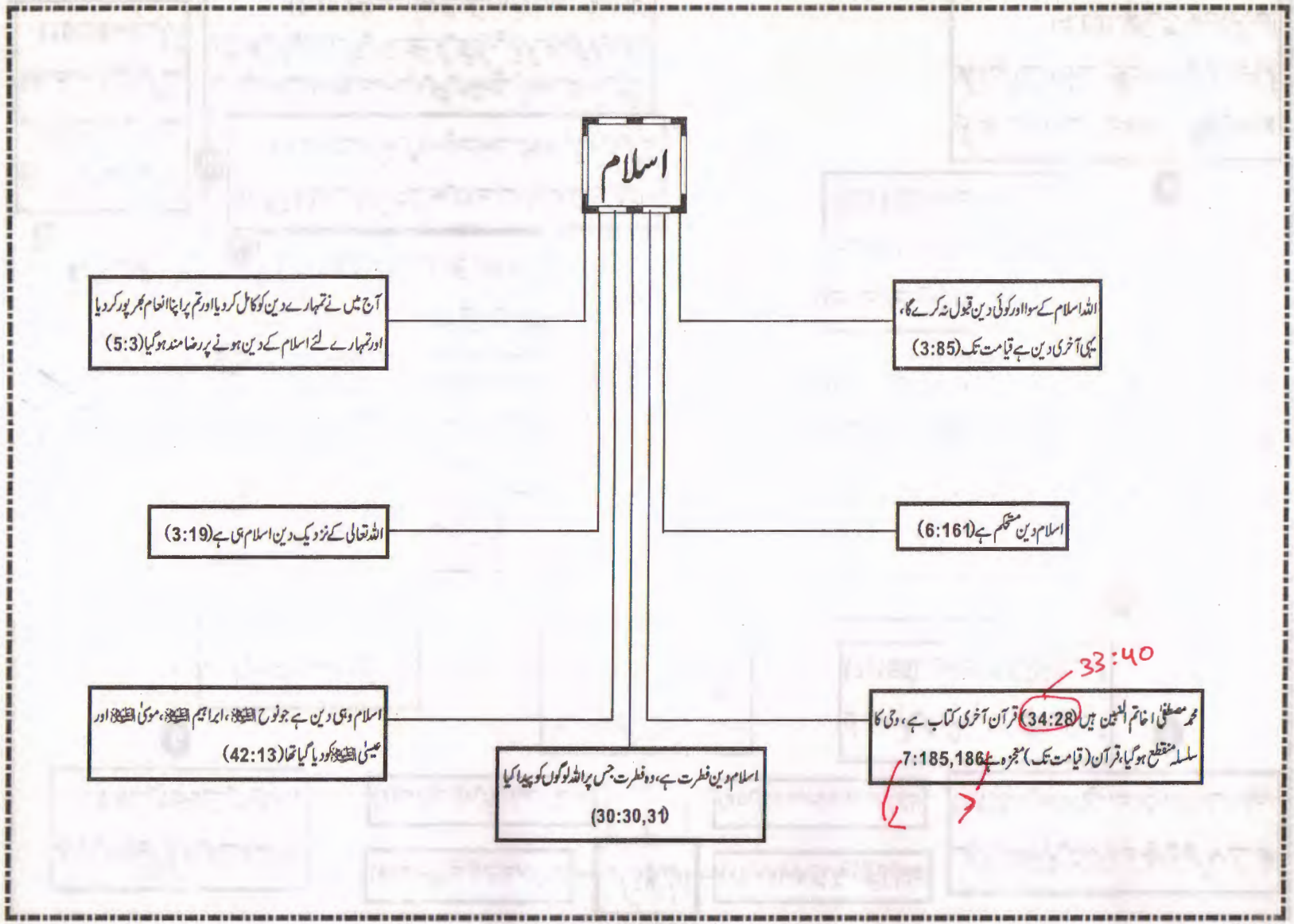
اسلام
آج میں نے تمہارے دین کو کامل کر دیا اور تم پر اپنا انعام بھرپور کر دیا اور تمہارے لئے اسلام کے دین ہونے پر رضامند ہو گیا (5:3)
اللہ اسلام کے سوا اور کوئی دین قبول نہ کرے گا، یہی آخری دین ہے قیامت تک (3:85)
اللہ تعالیٰ کے نزدیک دین اسلام ہی ہے (3:19)
اسلام دین محکم ہے (6:161)
اسلام وہی دین ہے جو نوح ﷺ، ابراہیم ﷺ، موسیٰ ﷺ اور عیسیٰ ﷺ کو دیا گیا تھا (42:13)
اسلام دین فطرت ہے، وہ فطرت جس پر اللہ لوگوں کو پیدا کیا (30:30,31)
محمد مصطفیٰ خاتم النبیین ہیں (34:28) قرآن آخری کتاب ہے، وحی کا سلسلہ منقطع ہو گیا، قرآن (قیامت تک) معجزہ ہے 7:185,186

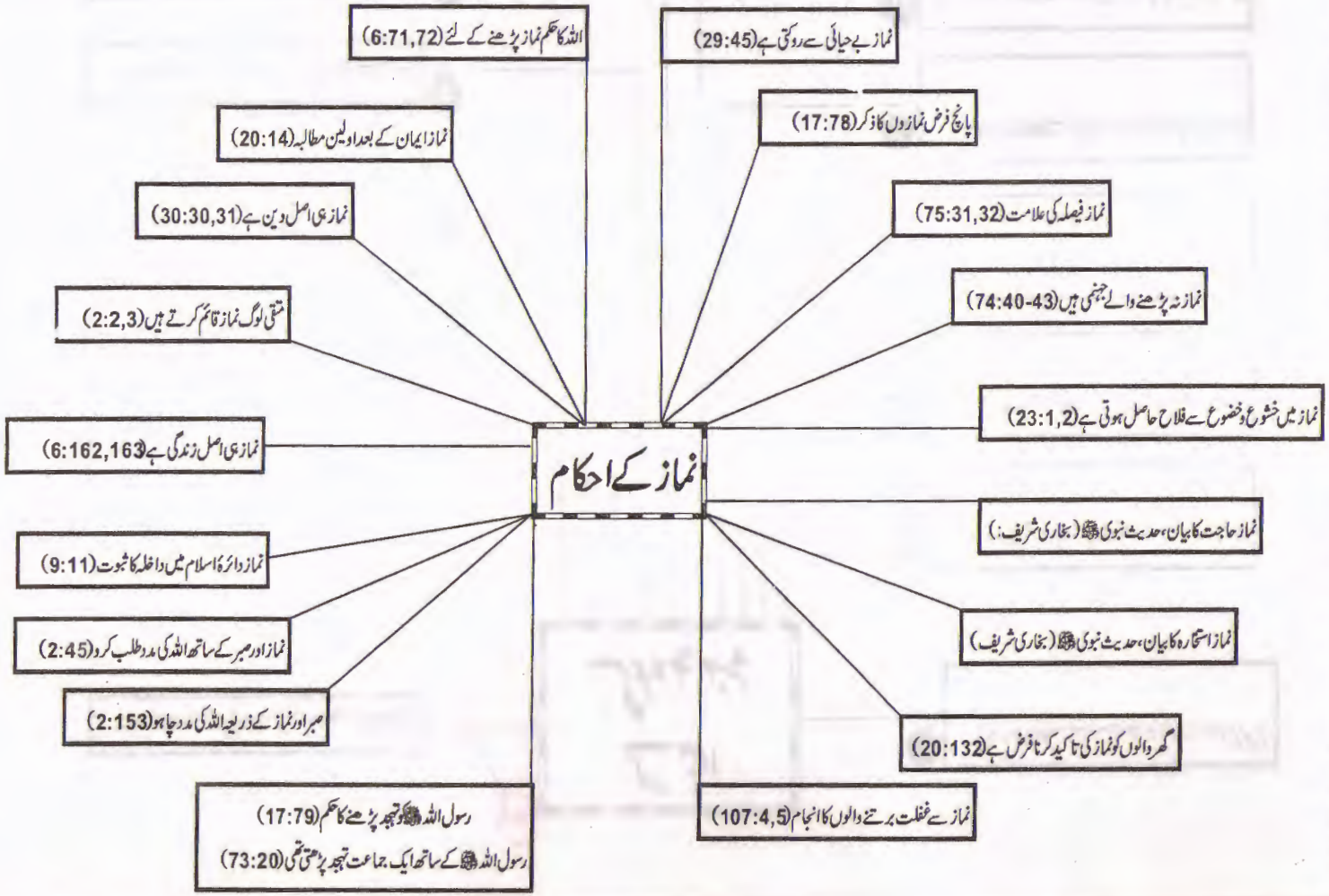
نماز کے احکام
اللہ کا حکم نماز پڑھنے کے لئے (6:71,72)
نماز ایمان کے بعد اولین مطالبہ (20:14)
نماز ہی اصل دین ہے (30:30,31)
متقی لوگ نماز قائم کرتے ہیں (2:2,3)
نماز ہی اصل زندگی ہے (6:162,163)
نماز دائرۂ اسلام میں داخلہ کا ثبوت (9:11)
نماز اور صبر کے ساتھ اللہ کی مدد طلب کرو (2:45)
صبر اور نماز کے ذریعہ اللہ کی مدد چاہو (2:153)
رسول اللہ ﷺ کو تہجد پڑھنے کا حکم (17:79)
رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک جماعت تہجد پڑھتی تھی (73:20)
نماز بے حیائی سے روکتی ہے (29:45)
پانچ فرض نمازوں کا ذکر (17:78)
نماز فیصلہ کی علامت (75:31,32)
نماز نہ پڑھنے والے جہنمی ہیں (74:40-43)
نماز میں خشوع وخضوع سے فلاح حاصل ہوتی ہے (23:1,2)
نماز حاجت کا بیان، حدیث نبوی ﷺ (بخاری شریف:)
نماز استخارہ کا بیان، حدیث نبوی ﷺ (بخاری شریف)
گھر والوں کو نماز کی تاکید کرنا فرض ہے (20:132)
نماز سے غفلت برتنے والوں کا انجام (107:4,5)

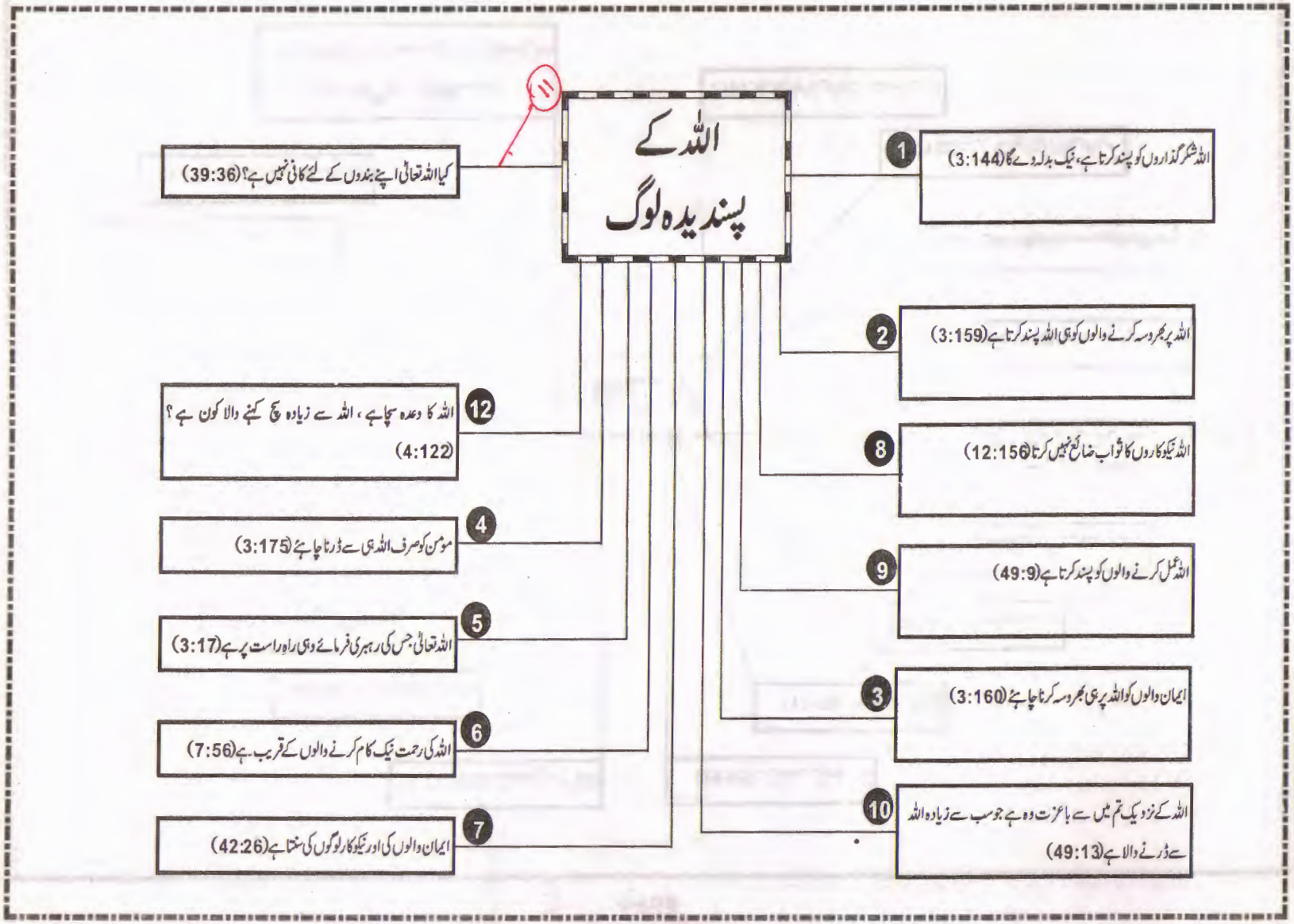
اللہ کے پسندیدہ لوگ
1 اللہ شکر گذاروں کو پسند کرتا ہے، نیک بدلہ دے گا (3:144)
2 اللہ پر بھروسہ کرنے والوں کو ہی اللہ پسند کرتا ہے (3:159)
3 ایمان والوں کو اللہ پر ہی بھروسہ کرنا چاہئے (3:160)
4 مومن کو صرف اللہ ہی سے ڈرنا چاہئے (3:175)
5 اللہ تعالیٰ جس کی رہبری فرمائے وہی راہِ راست پر ہے (3:17)
6 اللہ کی رحمت نیک کام کرنے والوں کے قریب ہے (7:56)
7 ایمان والوں کی اور نیکوکار لوگوں کی سنتا ہے (42:26)
8 اللہ نیکوکاروں کا ثواب ضائع نہیں کرتا (12:156)
9 اللہ عمل کرنے والوں کو پسند کرتا ہے (49:9)
10 اللہ کے نزدیک تم میں سے باعزت وہ ہے جو سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہے (49:13)
11 کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے لئے کافی نہیں ہے؟ (39:36)
12 اللہ کا وعدہ سچا ہے، اللہ سے زیادہ سچ کہنے والا کون ہے؟ (4:122)

اللہ تعالیٰ کن لوگوں کو پسند نہیں کرتا

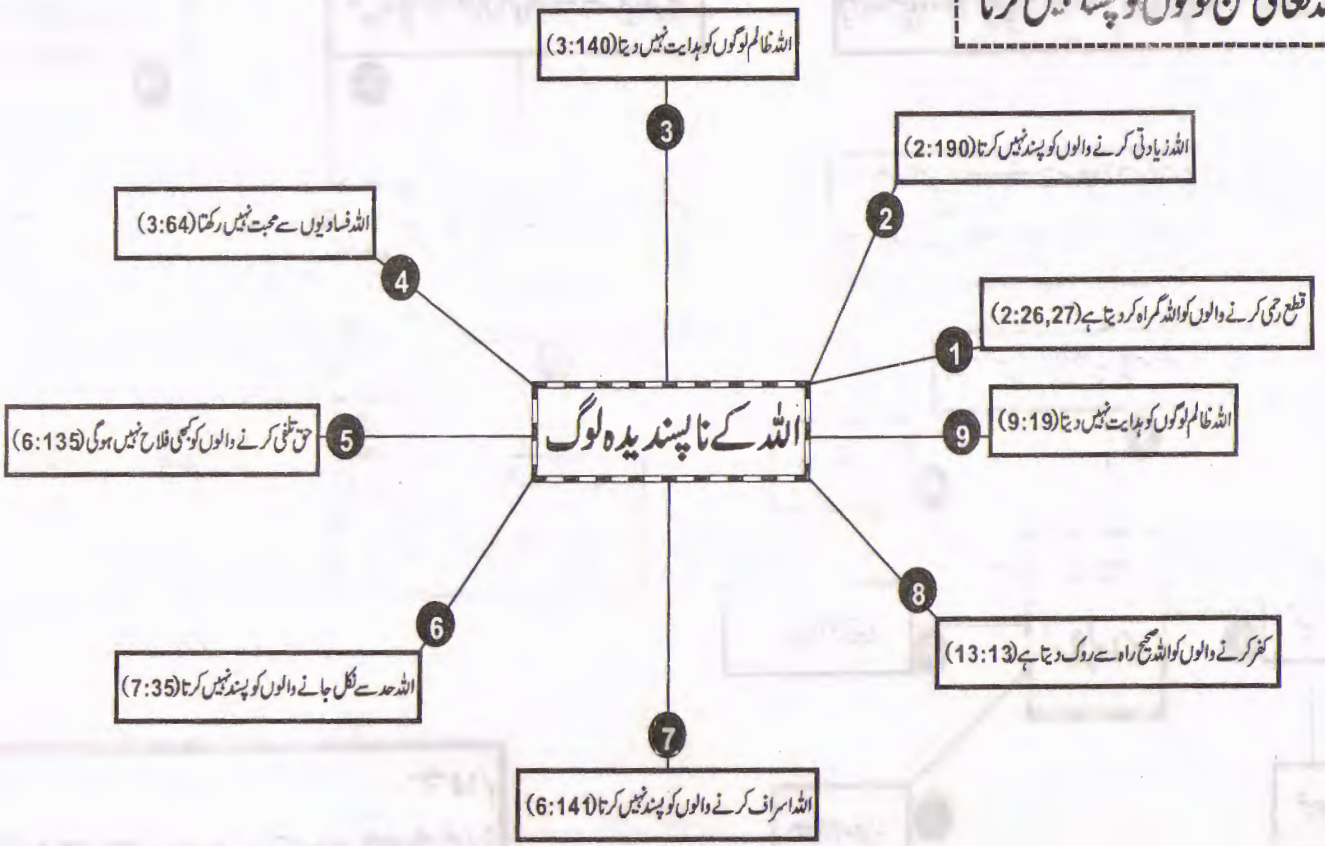
اللہ کے ناپسندیدہ لوگ
1
قطع رحمی کرنے والوں کو اللہ گمراہ کر دیتا ہے (2:26,27)
2
اللہ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا (2:190)
3
اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا (3:140)
4
اللہ فسادیوں سے محبت نہیں رکھتا (3:64)
5
حق تلفی کرنے والوں کو کبھی فلاح نہیں ہوگی (6:135)
6
اللہ حد سے نکل جانے والوں کو پسند نہیں کرتا (7:35)
7
اللہ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا (6:141)
8
کفر کرنے والوں کو اللہ صحیح راہ سے روک دیتا ہے (13:13)
9
اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا (9:19)

(نوٹ) کھانے پینے میں اللہ کی حلال کردہ اشیاء، ذبیحہ کا علم ہر مسلمان مرد وعورت پر فرض ہے اللہ کی مقررہ حلال رزق کا استعمال کرنے والے مومن کی دعا اللہ قبول فرماتا ہے۔

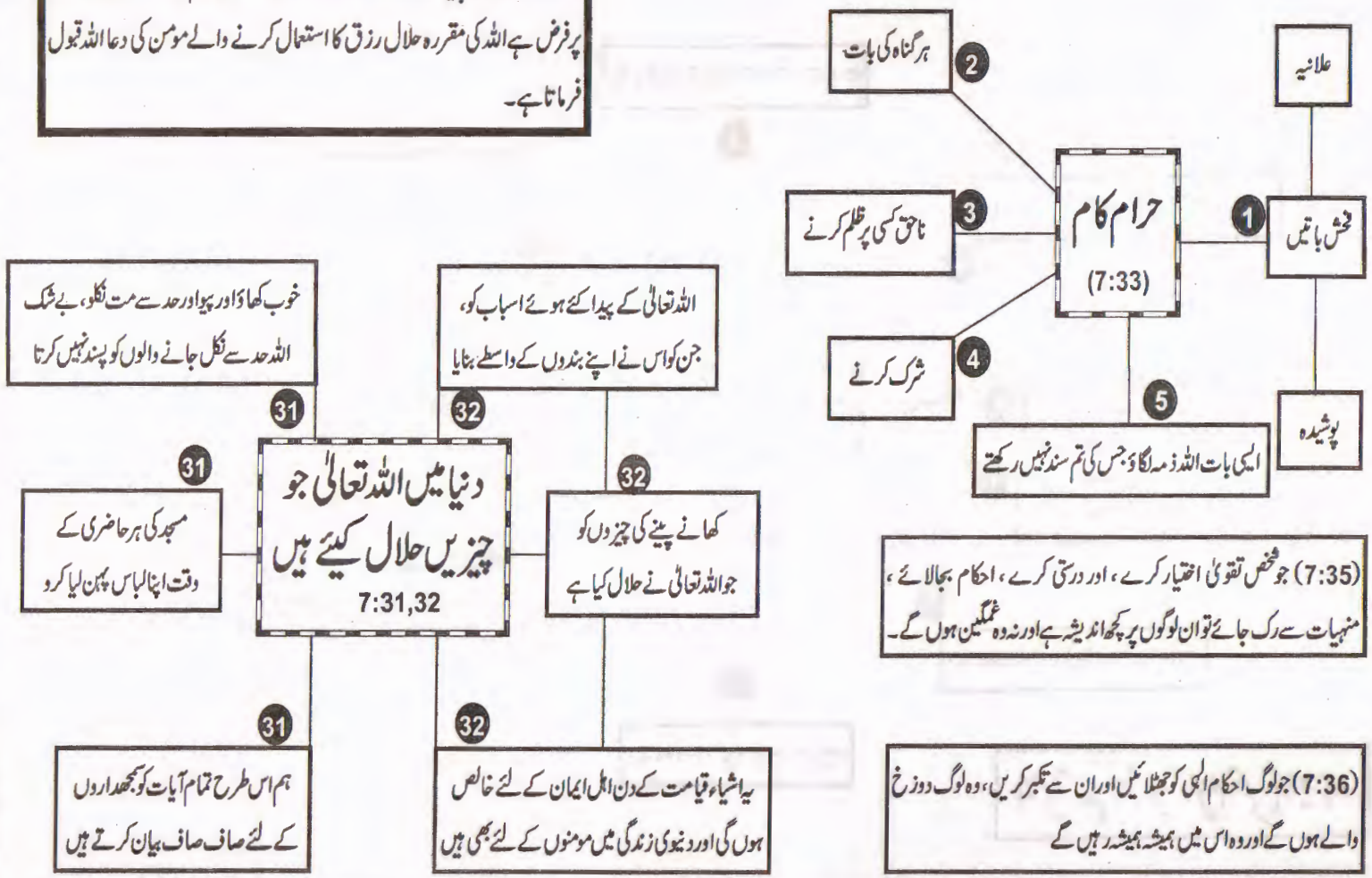
حرام کام
(7:33)
1
فحش باتیں
علانیہ
پوشیدہ
2
ہر گناہ کی بات
3
ناحق کسی پر ظلم کرنے
4
شرک کرنے
5
ایسی بات اللہ ذمہ لگاؤ جس کی تم سند نہیں رکھتے
(7:35) جو شخص تقویٰ اختیار کرے، اور درستی کرے، احکام بجالائے، منہیات سے رک جائے تو ان لوگوں پر کچھ اندیشہ ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔
(7:36) جو لوگ احکام الٰہی کو جھٹلائیں اور ان سے تکبر کریں، وہ لوگ دوزخ والے ہوں گے اور وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے
دنیا میں اللہ تعالیٰ جو چیزیں حلال کیئے ہیں
7:31,32
31
خوب کھاؤ اور پیو اور حد سے مت نکلو، بے شک اللہ حد سے نکل جانے والوں کو پسند نہیں کرتا
31
مسجد کی ہر حاضری کے وقت اپنا لباس پہن لیا کرو
31
ہم اس طرح تمام آیات کو سمجھداروں کے لئے صاف صاف بیان کرتے ہیں
32
اللہ تعالیٰ کے پیدا کئے ہوئے اسباب کو، جن کو اس نے اپنے بندوں کے واسطے بنایا
32
کھانے پینے کی چیزوں کو جو اللہ تعالیٰ نے حلال کیا ہے
32
یہ اشیاء قیامت کے دن اہل ایمان کے لئے خالص ہوں گی اور دنیوی زندگی میں مومنوں کے لئے بھی ہیں

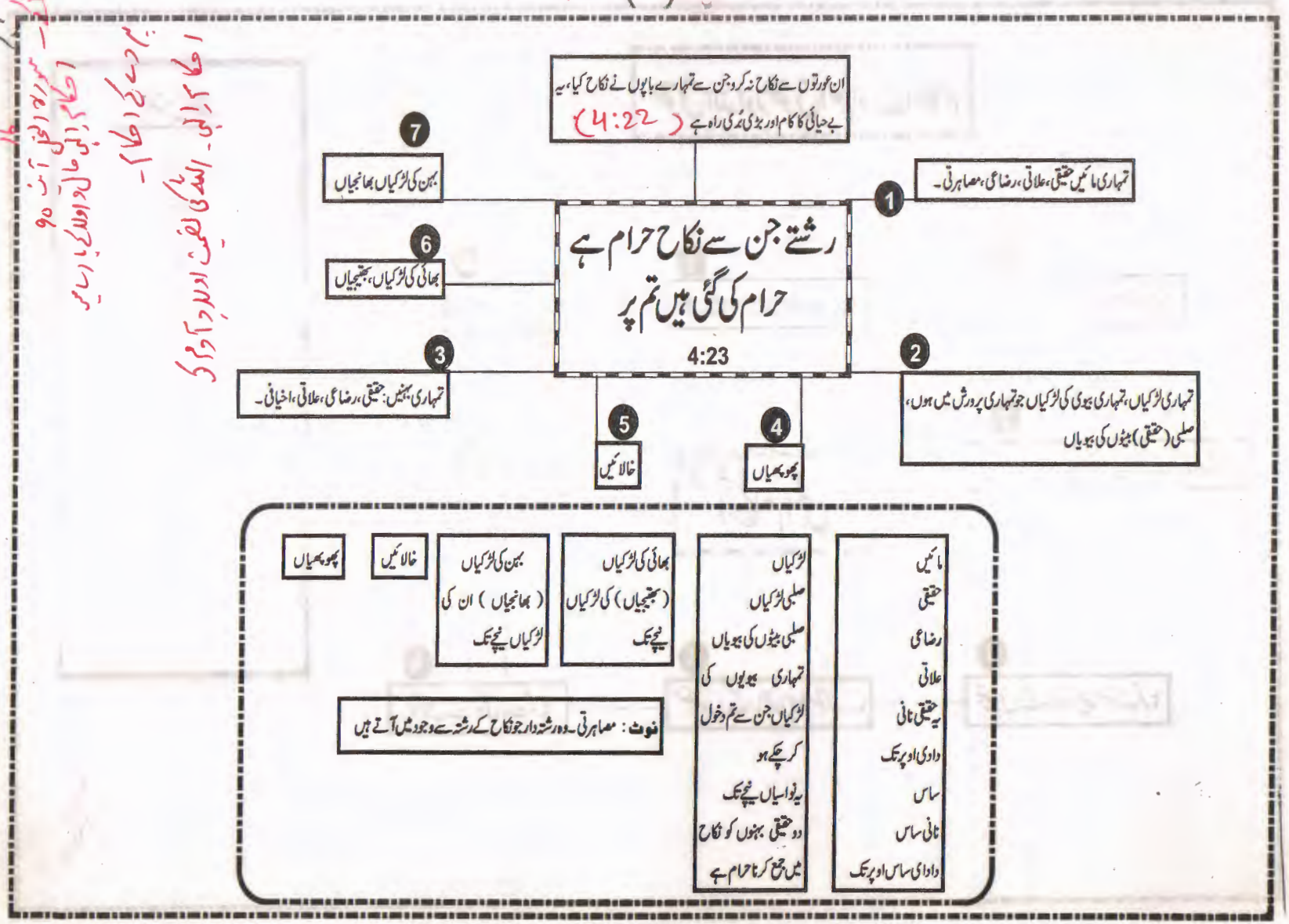
ان عورتوں سے نکاح نہ کرو جن سے تمہارے باپوں نے نکاح کیا، یہ بے حیائی کا کام اور بڑی بُری راہ ہے (4:22)
رشتے جن سے نکاح حرام ہے حرام کی گئی ہیں تم پر
4:23
1 تمہاری مائیں حقیقی، علاتی، رضاعی، مصاہرتی۔
2 تمہاری لڑکیاں، تمہاری بیوی کی لڑکیاں جو تمہاری پرورش میں ہوں، صلبی (حقیقی) بیٹوں کی بیویاں
3 تمہاری بہنیں: حقیقی، رضاعی، علاتی، اخیافی۔
4 پھوپھیاں
5 خالائیں
6 بھائی کی لڑکیاں، بھتیجیاں
7 بہن کی لڑکیاں بھانجیاں
مائیں
حقیقی
رضاعی
علاتی
یہ حقیقی نانی
دادی اوپر تک
ساس
نانی ساس
دادای ساس اوپر تک
لڑکیاں
صلبی لڑکیاں
صلبی بیٹوں کی بیویاں
تمہاری بیویوں کی لڑکیاں جن سے تم دخول کر چکے ہو
یہ نواسیاں نیچے تک
دو حقیقی بہنوں کو نکاح میں جمع کرنا حرام ہے
بھائی کی لڑکیاں (بھتیجیاں) کی لڑکیاں نیچے تک
بہن کی لڑکیاں (بھانجیاں) ان کی لڑکیاں نیچے تک
خالائیں
پھوپھیاں
نوٹ: مصاہرتی۔ وہ رشتہ دار جو نکاح کے رشتہ سے وجود میں آتے ہیں

حقوق اللہ اور حقوق العباد کے احکام

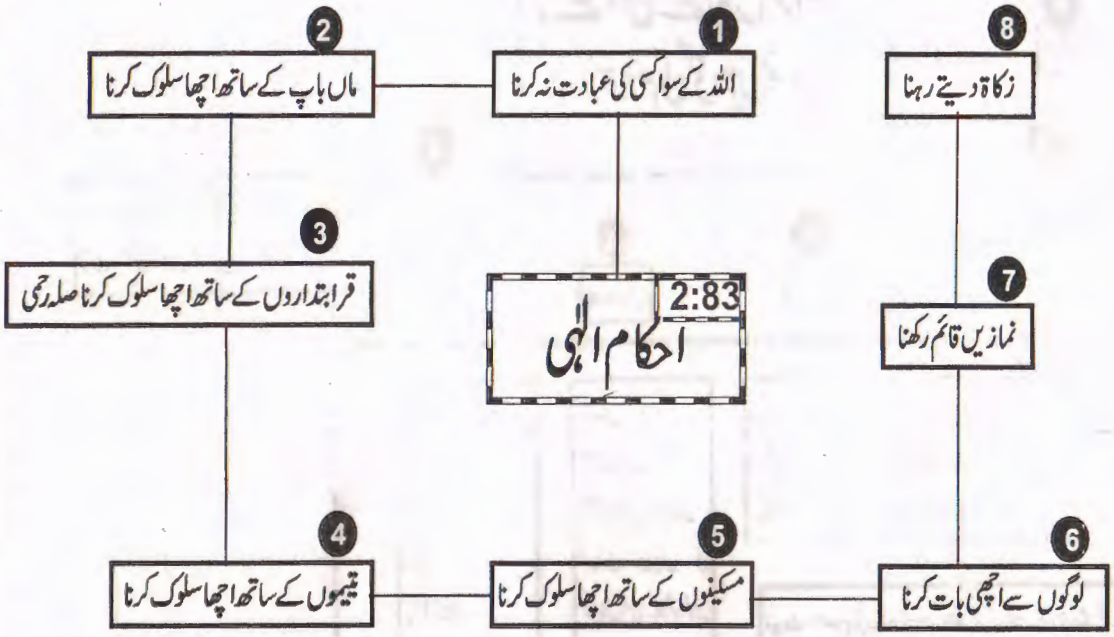
2:83
احکام الٰہی
1 اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرنا
2 ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنا
3 قرابتداروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا صلہ رحمی
4 یتیموں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا
5 مسکینوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا
6 لوگوں سے اچھی بات کرنا
7 نمازیں قائم رکھنا
8 زکاۃ دیتے رہنا

حقوق اللہ

(1)

(7)

(8)

حقوق العباد

(2)

(3)

(4)

(5)

(6)

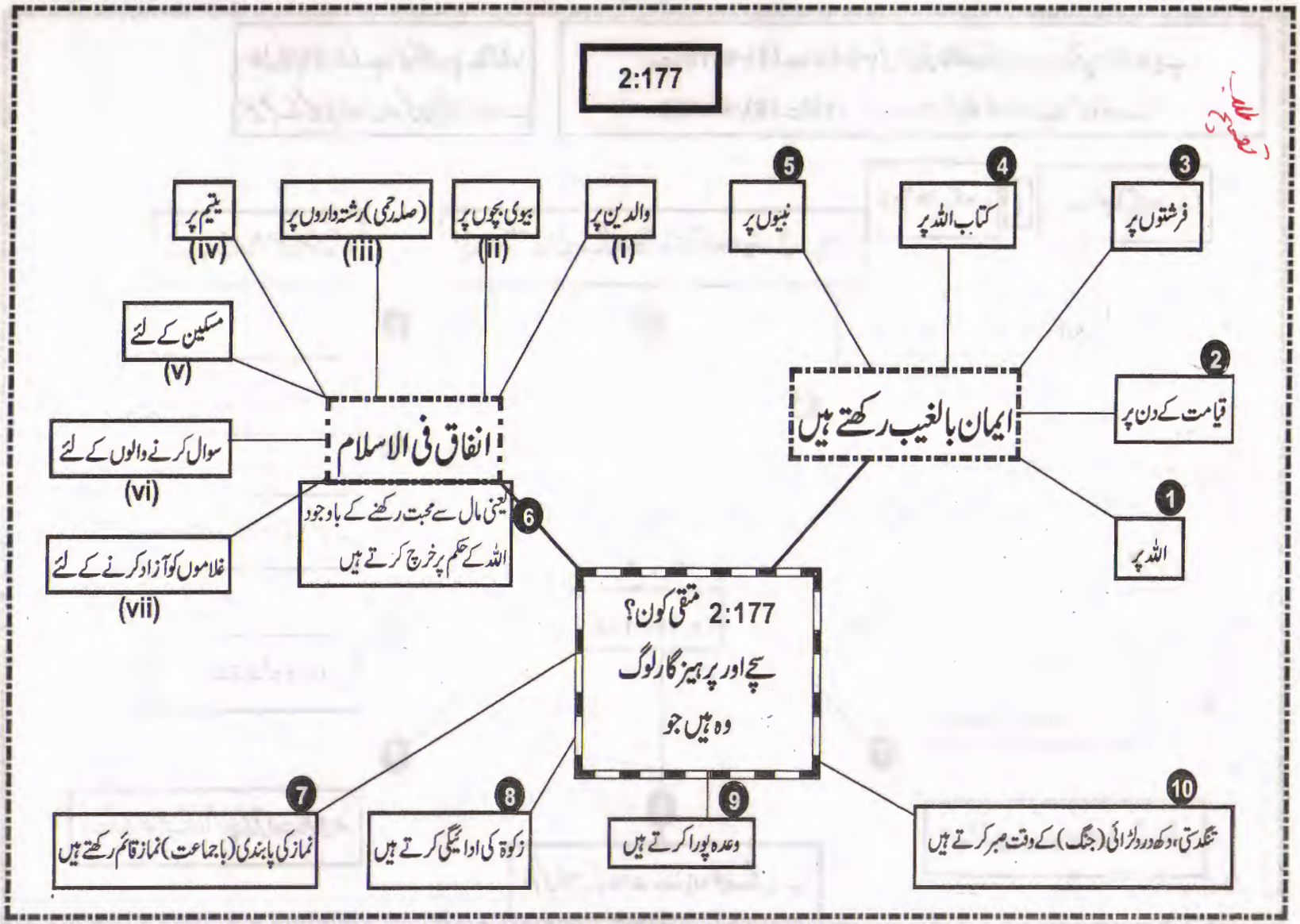
2:177
1
اللہ پر
2
قیامت کے دن پر
ایمان بالغیب رکھتے ہیں
3
فرشتوں پر
4
کتاب اللہ پر
5
نبیوں پر
6
یعنی مال سے محبت رکھنے کے باوجود
اللہ کے حکم پر خرچ کرتے ہیں
انفاق فی الاسلام
والدین پر
(i)
بیوی بچوں پر
(ii)
(صلہ رحمی) رشتہ داروں پر
(iii)
یتیم پر
(iv)
مسکین کے لئے
(v)
سوال کرنے والوں کے لئے
(vi)
غلاموں کو آزاد کرنے کے لئے
(vii)
2:177 متقی کون؟
سچے اور پرہیزگار لوگ
وہ ہیں جو
7
نماز کی پابندی (باجماعت) نماز قائم رکھتے ہیں
8
زکوۃ کی ادائیگی کرتے ہیں
9
وعدہ پورا کرتے ہیں
10
تنگدستی، دکھ درد لڑائی (جنگ) کے وقت صبر کرتے ہیں

آیت 151 احکام (1) سے (5) احکام الٰہی جن کی مخالفت کو تمہارے رب نے تم پر حرام فرمادیا ہے
152۔ احکام (6) سے (10) تاکیدی احکام، جن کا انکار حرام ہے (گناہ کبیرہ ہے)

حلال حرام کا حق اللہ کو ہے، کسی کو نہیں چاہئے کہ فورا بغیر علم کے کسی چیز کو حلال اور کسی چیز کو حرام کہدے

احکام الٰہی
(6:151,152)

1. اللہ کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہراؤ
2. ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرو
3. اپنی اولاد کو مفلسی کے سبب قتل مت کرو، ہم تم کو اور ان کو رزق دیتے ہیں
4. بے حیائی کے تمام طریقوں سے بچتے رہو
   - ظاہر (علانیہ) ہوں
   - یا
   - پوشیدہ، خفیہ (چھپے ہوئے)
5. جن کا خون کرنا اللہ تعالیٰ نے حرام کردیا ہے اس کو قتل مت کرو، ہاں مگر حق کے ساتھ
6. یتیم کے مال کے پاس نہ جاؤ مگر ایسے طریقے سے جو کہ مستحسن ہے
7. ناپ تول پوری پوری کرو انصاف کے ساتھ
8. ہم کسی کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے
9. بات کرو تو انصاف کرو اگرچہ کہ قرابت دار ہی ہو
10. اللہ سے جو عہد کرو پورا کرو

یہ تاکیدی احکام ہیں ان احکام کا انکار حرام ہے

احکامِ الٰہی

17:23-38

آیت:23 میں توحید کی تلقین کی گئی ہے

آیات:23-24 والدین کے احترام اور ان کے لئے دعا کرنے کے بارے میں ہیں

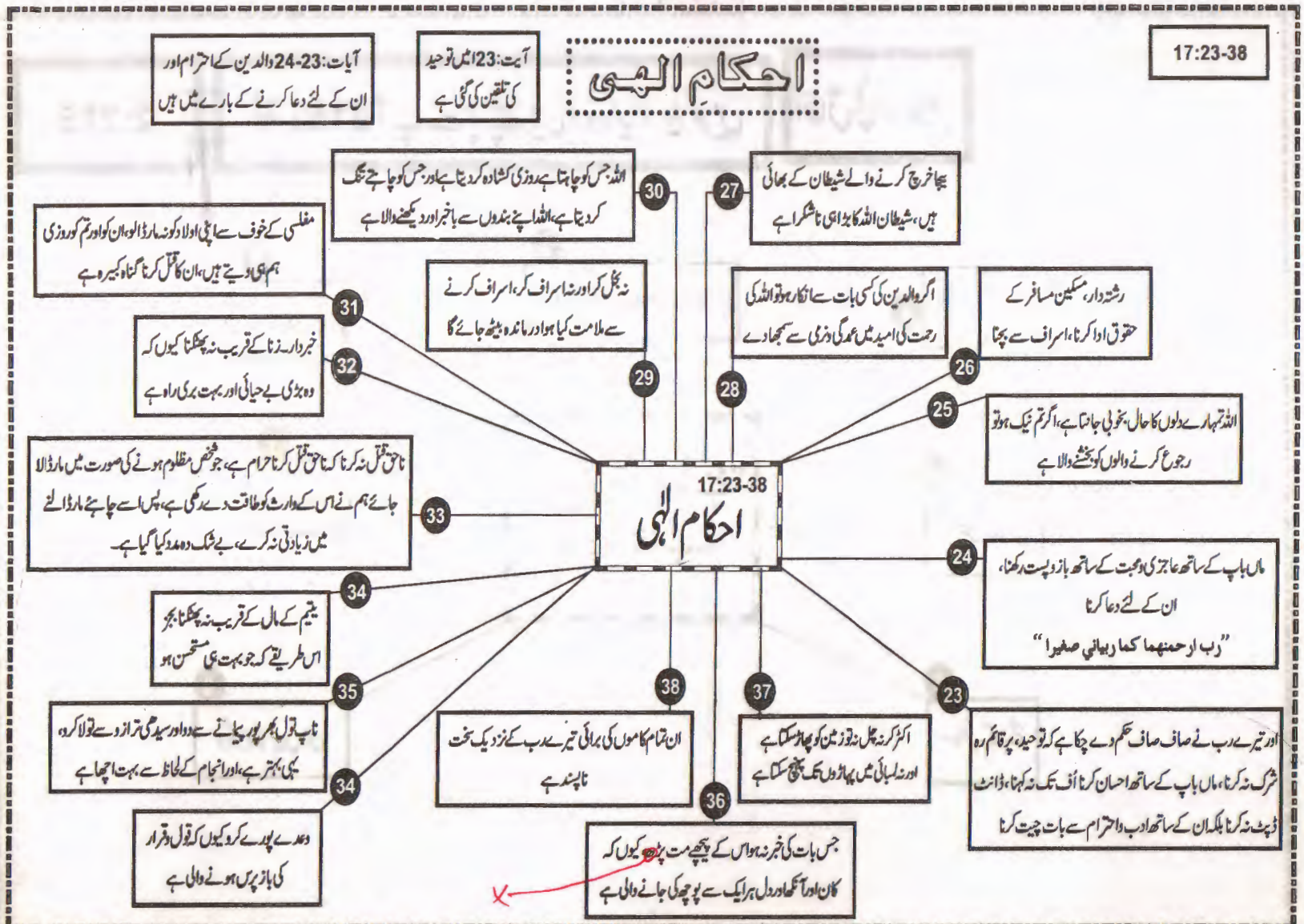
17:23-38
احکام الٰہی
23 اور تیرے رب نے صاف صاف حکم دے چکا ہے کہ توحید، پر قائم رہ شرک نہ کرنا، ماں باپ کے ساتھ احسان کرنا اُف تک نہ کہنا، ڈانٹ ڈپٹ نہ کرنا بلکہ ان کے ساتھ ادب واحترام سے بات چیت کرنا
24 ماں باپ کے ساتھ عاجزی ومحبت کے ساتھ بازو پست رکھنا، ان کے لئے دعا کرنا "رب ارحمهما كما ربياني صغيرا"
25 اللہ تمہارے دلوں کا حال بخوبی جانتا ہے، اگر تم نیک ہو تو رجوع کرنے والوں کو بخشنے والا ہے
26 رشتہ دار، مسکین مسافر کے حقوق ادا کرنا، اسراف سے بچنا
27 بیجا خرچ کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں، شیطان اللہ کا بڑا ہی ناشکرا ہے
28 اگر والدین کی کسی بات سے انکار ہو تو اللہ کی رحمت کی امید میں عمدگی ونرمی سے سمجھادے
29 نہ بخل کر اور نہ اسراف کر، اسراف کرنے سے ملامت کیا ہوا اور ماندہ بیٹھ جائے گا
30 اللہ جس کو چاہتا ہے روزی کشادہ کر دیتا ہے اور جس کو چاہتے تنگ کر دیتا ہے، اللہ اپنے بندوں سے باخبر اور دیکھنے والا ہے
31 مفلسی کے خوف سے اپنی اولاد کو نہ مار ڈالو، ان کو اور تم کو روزی ہم ہی دیتے ہیں، ان کا قتل کرنا گناہ کبیرہ ہے
32 خبردار۔ زنا کے قریب نہ پھٹکنا کیوں کہ وہ بڑی بے حیائی اور بہت بری راہ ہے
33 ناحق قتل نہ کرنا کہ ناحق قتل کرنا حرام ہے، جو شخص مظلوم ہونے کی صورت میں مار ڈالا جائے ہم نے اس کے وارث کو طاقت دے رکھی ہے، پس اسے چاہئے مار ڈالنے میں زیادتی نہ کرے، بے شک وہ مدد کیا گیا ہے۔
34 یتیم کے مال کے قریب نہ پھٹکنا بجز اس طریقے کہ جو بہت ہی مستحسن ہو
35 ناپ تول بھرپور پیمانے سے دو اور سیدھی ترازو سے تولا کرو، یہی بہتر ہے، اور انجام کے لحاظ سے بہت اچھا ہے
34 وعدے پورے کرو کیوں کہ قول وقرار کی بازپرس ہونے والی ہے
36 جس بات کی خبر نہ ہو اس کے پیچھے مت پڑ کیوں کہ کان اور آنکھ اور دل ہر ایک سے پوچھ کی جانے والی ہے
37 اکڑ کر نہ چل نہ تو زمین کو پھاڑ سکتا ہے اور نہ لمبائی میں پہاڑوں تک پہنچ سکتا ہے
38 ان تمام کاموں کی برائی تیرے رب کے نزدیک سخت ناپسند ہے

2:215	البقرہ:215 آپ سے پوچھتے ہیں کہ وہ کیا خرچ کریں	انفاق فی الاسلام

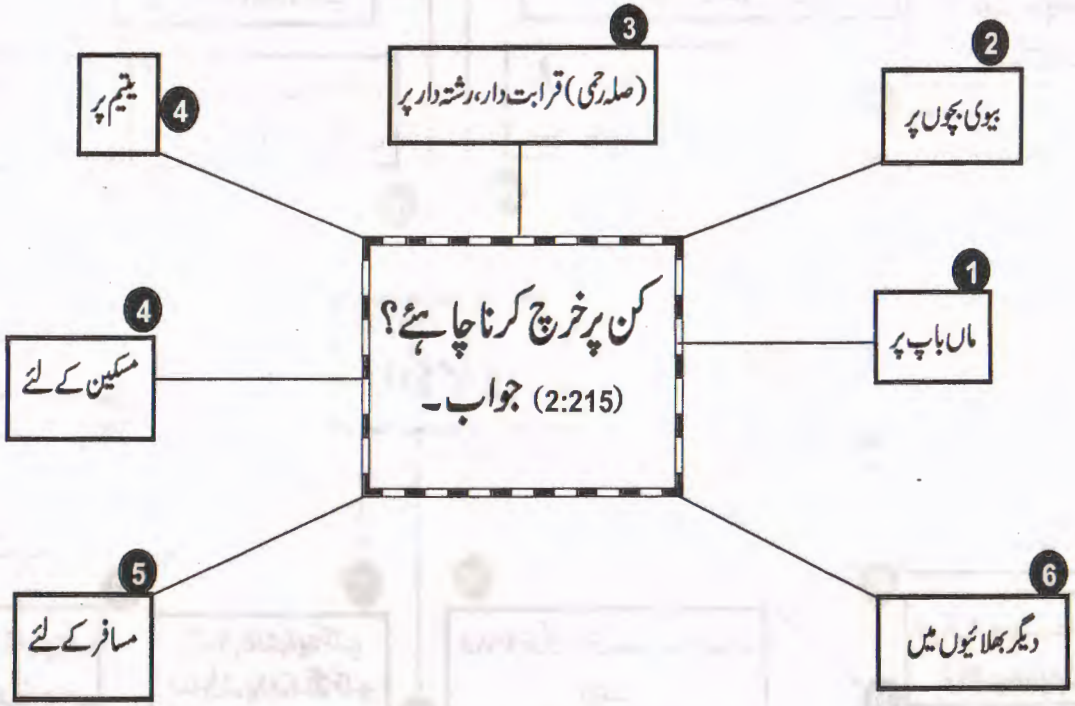

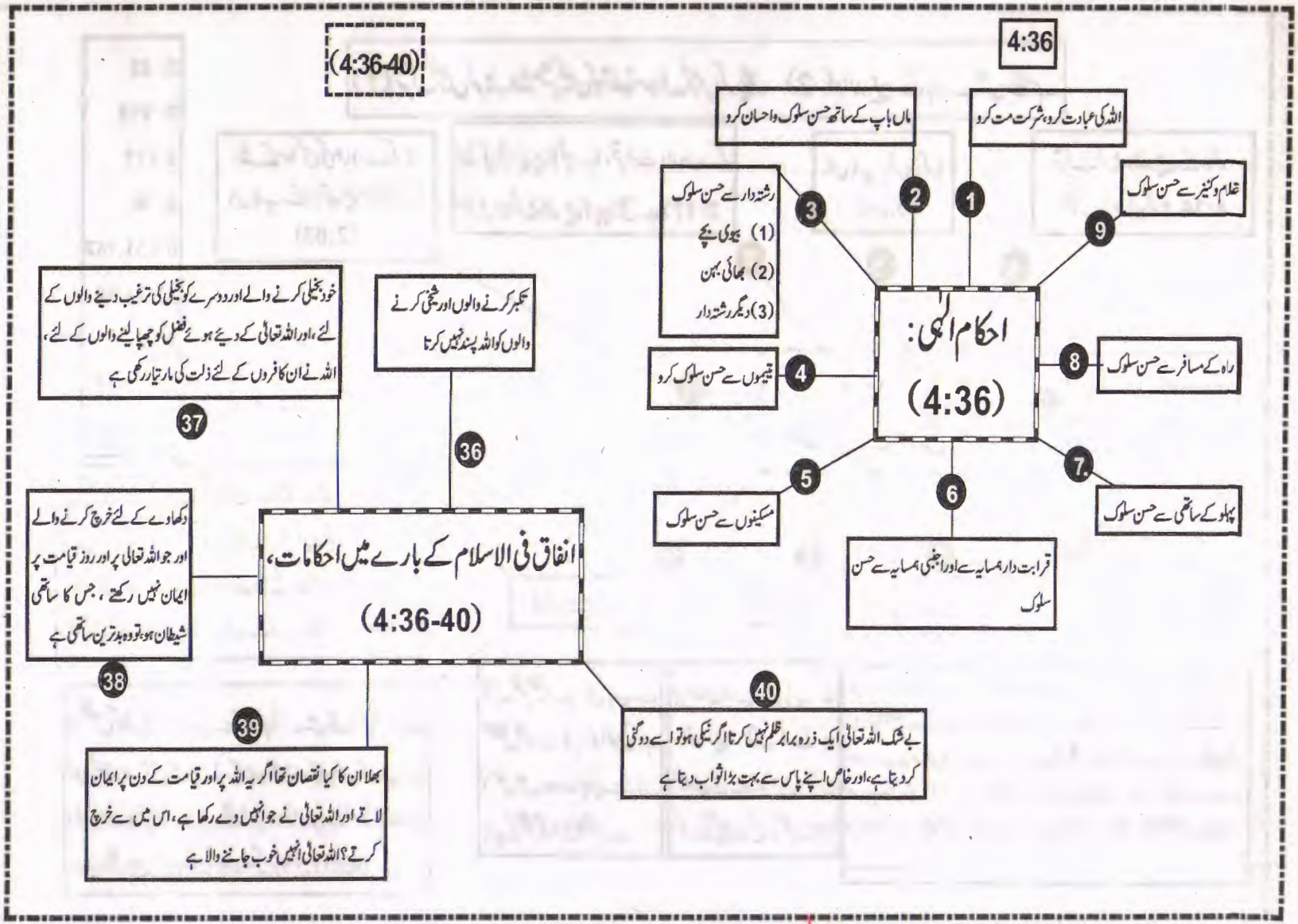
4:36
احکام الٰہی:
(4:36)
1 اللہ کی عبادت کرو، شرکت مت کرو
2 ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک واحسان کرو
3 رشتہ دار سے حسن سلوک
(1) بیوی بچے
(2) بھائی بہن
(3) دیگر رشتہ دار
4 یتیموں سے حسن سلوک کرو
5 مسکینوں سے حسن سلوک
6 قرابت دار ہمسایہ سے اور اجنبی ہمسایہ سے حسن سلوک
7. پہلو کے ساتھی سے حسن سلوک
8 راہ کے مسافر سے حسن سلوک
9 غلام و کنیز سے حسن سلوک
(4:36-40)
انفاق فی الاسلام کے بارے میں احکامات،
(4:36-40)
36 تکبر کرنے والوں اور شیخی کرنے والوں کو اللہ پسند نہیں کرتا
37 خود بخیلی کرنے والے اور دوسرے کو بخیلی کی ترغیب دینے والوں کے لئے، اور اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے فضل کو چھپا لینے والوں کے لئے، اللہ نے ان کافروں کے لئے ذلت کی مار تیار رکھی ہے
38 دکھاوے کے لئے خرچ کرنے والے اور جو اللہ تعالیٰ پر اور روز قیامت پر ایمان نہیں رکھتے، جس کا ساتھی شیطان ہو، تو وہ بدترین ساتھی ہے
39 بھلا ان کا کیا نقصان تھا اگر یہ اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان لاتے اور اللہ تعالیٰ نے جو انہیں دے رکھا ہے، اس میں سے خرچ کرتے؟ اللہ تعالیٰ انہیں خوب جاننے والا ہے
40 بے شک اللہ تعالیٰ ایک ذرہ برابر ظلم نہیں کرتا اگر نیکی ہو تو اسے دوگنی کر دیتا ہے، اور خاص اپنے پاس سے بہت بڑا ثواب دیتا ہے

(1) شرک نہیں کرنا۔ اللہ مشرکین کو قطعاً معاف نہیں کریگا۔ (2) والدین کے بارے میں حکام۔

توحید
والدین کے حقوق

1. اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرنا، ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنا (2:83)
2. اللہ کی توحید پر قائم رہنا، قرابت داروں کے حقوق ادا کرنا والدین کا پہلا حق ہے 2:177
3. ماں باپ پر خرچ کرنا (2:215)
4. شرک نہ کرنا، والدین کے ساتھ سلوک واحسان کرنا۔ 4:36
5. شرک نہ کرنا، ماں باپ کے ساتھ احسان کرنا۔ 6:151,152
6. 17:23,24
7. 29:8
8. 31:13-19
10. 46:15-18

2: 83
2: 215
2:177
4: 36
6:151,152
17:23-38
29:8
31:13-19
46:15-18

نیک شخص کہتا ہے: اے رب مجھے توفیق دے کہ تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر انعام کی ہیں۔ اس کا شکر بجالاؤں اور میں ایسے نیک عمل کروں جن سے تو خوش ہوجا اور میری اولاد کو بھی صالح بنا۔ اور میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور میں مسلمانوں میں سے ہوں۔ (46:15,16)

برا شخص کہتا ہے: ماں باپ سے کہتا ہے تم سے میں تنگ آ گیا تم مجھ سے یہی کہتے رہو گے کہ میں مرنے کے بعد پھر زندہ کیا جاؤں گا۔ ماں باپ دونوں اللہ سے فریاد کرتے ہیں تجھے خرابی ہو تو ایمان لے آ، اللہ کا وعدہ حق ہے یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ کی گرفت ہوگی۔ (46:17,18)

شرک ظلم عظیم ہے ماں باپ کے متعلق نصیحت ماں دکھ اُٹھاتی ہے (حمل میں) دودھ پلاتی ہے۔ ماں باپ کی شکر گذاری کا حکم ہے۔

ہر انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی نصیحت کی ہے۔ (صرف شرک کرنے کیلئے بلائیں تو حکم نہ ماننا)

شرک نہ کرنا۔ والدین کیساتھ احسان کرنا، والدین کے سامنے عاجزی اور محبت کے ساتھ انکے سامنے تواضع سے بازوؤں کو پست رکھنا اور دعا کرتے رہنا (1) "رب ارْحمهما كما ربيان صغيره" اے رب۔ ان پر ویسا ہی رحم کر جیسا کہ انہوں نے میرے بچپن میں میری پرورش کی۔ (2) رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَاب اے ہمارے رب مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو بھی اور دیگر مومنین کو بھی بخش جس دن حساب ہونے لگے۔

(2) شیطان انسان کا دشمن ہے

اللہ سے شیطان کا مکالمہ قرآن مجید میں سات جگہ آیا ہے۔

2: 30-39
4:117-121
7:10-25
15:26-50
17:61-65
20:115-127
38:71-85

جسے اللہ نے لعنت کی ہے اور اس نے بیڑا اٹھایا ہے کہ تیرے بندوں میں سے مقرر شدہ حصہ لے کر رہوں گا (118) اور انہیں راہ سے بہکاتا رہوں گا اور باطل امیدیں دلاتا رہوں گا (119) ان سے زبانی وعدے کرتا رہے گا اور سبز باغ دکھاتا رہے گا (مگر یاد رکھو) شیطان کے جو وعدے ہیں وہ سراسر فریب کاریاں ہیں۔(120)

4:118- 120

(سجدہ سے انکار کرنے پر) حق تعالیٰ نے فرمایا کہ تو آسمان سے اتر، تجھ کو کوئی حق حاصل نہیں کہ تو آسمان میں رہ کر تکبر کرے، سو نکل، تو بے شک ذلیلوں میں سے ہے (13) اس نے کہا کہ مجھ کو مہلت دیجئے قیامت کے دن تک (14) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تجھ کو مہلت دی گئی (15) اس نے کہا بہ سبب اس کے کہ آپ نے مجھے گمراہ کیا ہے، میں قسم کھاتا ہوں کہ میں ان کے لئے آپ کی سیدھی راہ پر بیٹھوں گا (16) پھر ان پر حملہ کروں گا، ان کے آگے سے، پیچھے سے بھی، ان کی داہنی جانب سے بھی اور ان کی بائیں جانب سے (17) بھی، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کہ یہاں سے ذلیل وخوار ہو کر نکل جا، جو شخص ان میں سے تیرا کہا مانے گا میں ضرور تم سب سے جہنم بھر دوں گا۔(18)

7:13 - 18

2 اللہ سے شیطان کا مکالمہ جنت سے نکلنے کے وقت

1

اللہ فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو، تو ابلیس کے سوا سب نے سجدہ کیا، اس نے انکار کیا، تکبر کیا اور کافروں میں ہو گیا (34) ہم (اللہ) نے کہا کہ آدم تم اور تمہاری بیوی جنت میں رہو جہاں میں سے چاہو بافراغت کھاؤ، لیکن اس درخت کے قریب نہ جانا، ورنہ ظالم ہو جاؤ گے (35) لیکن شیطان نے ان کو بہکا کر وہاں سے نکلوا ہی دیا اور ہم نے کہا کہ اتر جاؤ، تم ایک دوسرے کے دشمن ہو اور ایک وقت مقررہ تک تمہارے لئے زمین میں ٹھہرنا اور فائدہ اٹھانا ہے (36)

2:34-36

3

شیطان اللہ سے روز مقرر (قیامت تک) کی مہلت لیا (38) کہا کہ اے میرے رب! چونکہ تو نے مجھے گمراہ کیا ہے، مجھے بھی قسم ہے کہ میں بھی زمین میں ان کے لئے معاصی کو مزین کر دوں گا اور سب کو بہکاؤں گا بھی (39) سوائے تیرے ان بندوں کے جو کہ منتخب کر لیے گئے ہیں (40)

15:38-40

4

5

شیطان نے کہا: اچھا دیکھ لے، اسے تو نے مجھ پر بزرگی تو دی ہے، لیکن اگر مجھے بھی قیامت تک تو نے ڈھیل دی تو میں اس کی اولاد کو بجز بہت تھوڑے لوگوں کے اپنے بس میں کر لوں گا (62) ارشاد ہوا کہ جا، ان میں سے جو بھی تیرا تابعدار ہو جائے گا تو تم سب کی سزا جہنم ہے، جو پورا پورا بدلہ ہے (63) ان میں سے تو جسے بھی اپنی آواز سے بہکا سکے بہکا لے، ان کے مال اور اولاد میں سے بھی اپنا ساجھا لگا اور انہیں جھوٹے وعدے دے لے ان سے جتنے بھی وعدے شیطان کے ہوتے ہیں سب کے سب سراسر فریب ہیں (64) میرے سچے بندوں پر تیرا کوئی قابو اور بس نہیں، تیرا رب کارساتی کرنے والا کافی ہے۔(65)

17:62-65

6

20:121-127

7

(38:75-85

6 — 20:121-127

شیطان کے بہکانے سے آدمؑ نے اپنے رب کی نافرمانی کی (121) پھر اس کے رب نے نوازا اس کی توبہ قبول کی اور اس کی رہنمائی کی (122) فرمایا تم دونوں یہاں سے اتر جاؤ تم آپس میں ایک دوسرے کے دشمن ہو۔ اب تمہارے پاس جب کبھی میری طرف سے ہدایت پہنچے تو جو میری ہدایت کی پیروی کرے نہ تو وہ بہکے گا اور نہ تکلیف میں پڑے گا (123) اور (ہاں) جو میری یاد سے روگردانی کرے گا اس کی زندگی میں تنگی رہے گی اور ہم بروز قیامت اندھا کر کے اٹھائیں گے (124) وہ کہے گا کہ الٰہی! مجھے تو نے اندھا بنا کر کیوں اٹھایا؟ حالانکہ میں تو دیکھتا بھالتا تھا (125) جواب ملے گا اسی طرح ہونا چاہئے تھا تو میری آئی ہوئی آیتوں کو بھول گیا تو آج تو بھی بھلا دیا جاتا ہے (126) ہم ایسا ہی بدلہ ہر اس شخص کو دیا کرتے ہیں جو حد سے گذر جائے اور اپنے رب کی آیتوں پر ایمان نہ لائے اور بے شک آخرت کا عذاب نہایت ہی سخت اور باقی رہنے والا ہے (127)

7 — 38:75-85

(اللہ تعالیٰ نے) فرمایا اے ابلیس! تجھے اسے سجدہ کرنے سے کس چیز نے روکا جسے میں نے اپنے ہاتھوں سے پیدا کیا۔ کیا تو کچھ گھمنڈ میں آ گیا ہے؟ یا تو بڑے درجے والوں میں سے ہے (75) اس نے جواب دیا کہ میں اس سے بہتر ہوں، تو نے مجھے آگ سے بنایا اور اسے مٹی سے بنایا ہے (76) ارشاد ہوا کہ تو یہاں سے نکل جا، تو مردود ہوا (77) اور تجھ پر قیامت کے دن تک میری لعنت و پھٹکار ہے (78) کہنے لگا میرے رب مجھے لوگوں کے اٹھ کھڑے ہونے کے دن تک مہلت دے (79) اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو مہلت والوں میں سے ہے (80) متعین وقت کے دن تک (81) کہنے لگا پھر تو تیری عزت کی قسم! میں ان سب کو یقیناً بہکا دونگا (82) بجز تیرے ان بندوں کے جو چیدہ اور پسندیدہ ہوں (83) فرمایا سچ تو یہ ہے کہ میں سچ ہی کہا کرتا ہوں (84) کہ تجھ سے اور تیرے تمام ماننے والوں سے میں (بھی) جہنم کو بھر دونگا۔ (85)

شیطان کے فریب میں آنے کا نتیجہ (14:22)

اور جب کام کا فیصلہ کر دیا جائے گا تو شیطان کہے گا کہ اللہ نے تو تمہیں سچا وعدہ دیا تھا اور میں نے تم سے جو وعدے کئے تھے ان کا خلاف کیا میرا تم پر کوئی دباؤ تھا ہی نہیں، ہاں میں نے پکارا اور تم نے میری مان لی۔ پس تم مجھے الزام نہ لگاؤ بلکہ خود اپنے آپ کو ملامت کرو۔ نہ میں تمہارا فریادرس اور نہ تم میری فریاد کو پہنچنے والے۔ میں تو سرے سے مانتا ہی نہیں کہ تم مجھے اس سے پہلے اللہ کا شریک مانتے رہے۔ یقیناً ظالموں کے لئے دردناک عذاب ہے۔

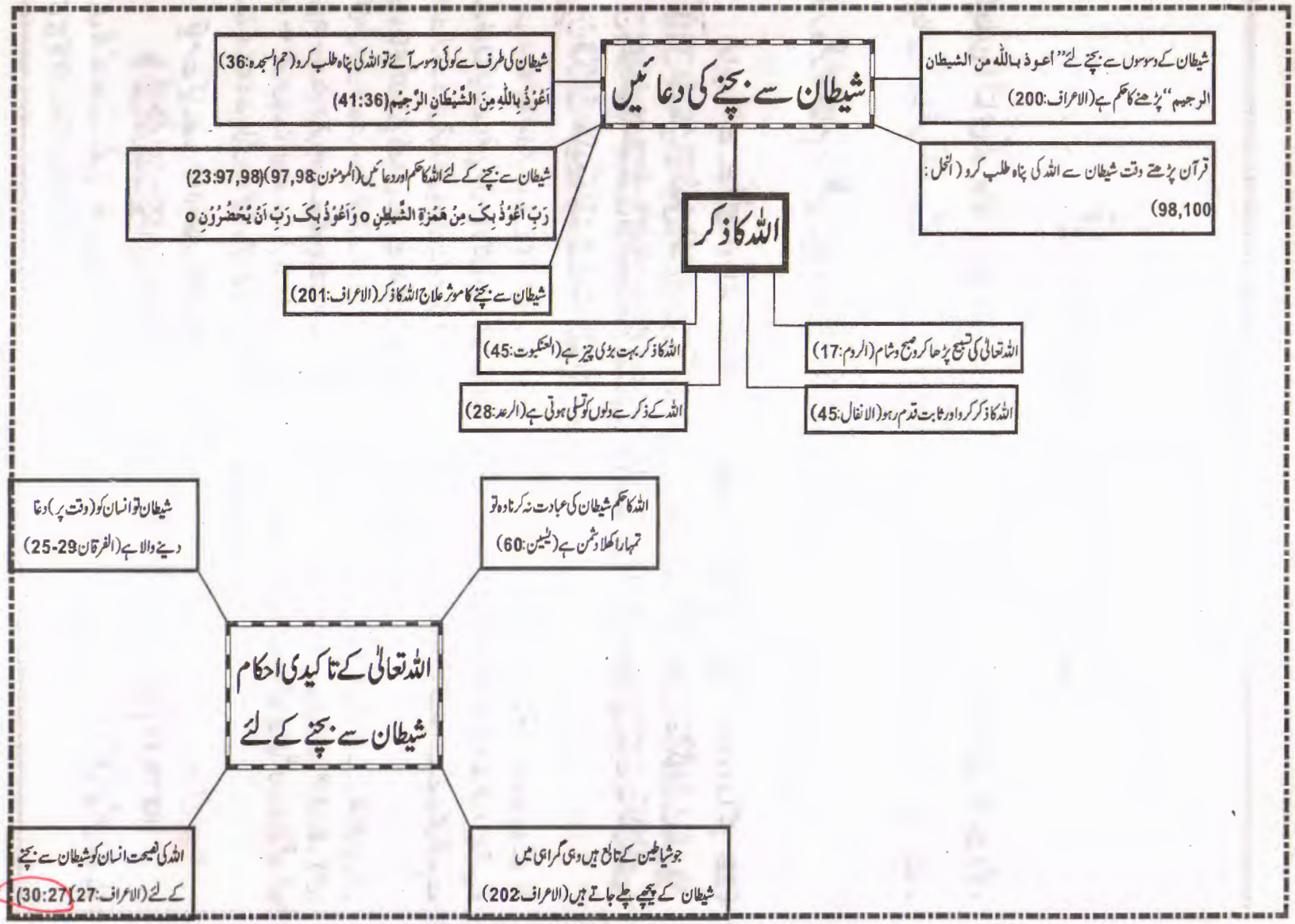
شیطان سے بچنے کی دعائیں
شیطان کے وسوسوں سے بچنے لئے "اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم" پڑھنے کا حکم ہے (الاعراف:200)
شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ آئے تو اللہ کی پناہ طلب کرو (حم السجدہ:36)
اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم (41:36)
قرآن پڑھتے وقت شیطان سے اللہ کی پناہ طلب کرو (النحل: 98,100)
شیطان سے بچنے کے لئے اللہ کا حکم اور دعائیں (المومنون:97,98)(23:97,98)
رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ o وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ o
اللہ کا ذکر
شیطان سے بچنے کا موثر علاج اللہ کا ذکر (الاعراف:201)
اللہ کا ذکر بہت بڑی چیز ہے (العنکبوت:45)
اللہ تعالیٰ کی تسبیح پڑھا کرو صبح وشام (الروم:17)
اللہ کے ذکر سے دلوں کو تسلی ہوتی ہے (الرعد:28)
اللہ کا ذکر کرو اور ثابت قدم رہو (الانفال:45)
اللہ تعالیٰ کے تاکیدی احکام شیطان سے بچنے کے لئے
شیطان تو انسان کو (وقت پر) دغا دینے والا ہے (الفرقان:29-25)
اللہ کا حکم شیطان کی عبادت نہ کرنا وہ تو تمہارا کھلا دشمن ہے (یٰسین:60)
اللہ کی نصیحت انسان کو شیطان سے بچنے کے لئے (الاعراف:27)(30:27)
جو شیاطین کے تابع ہیں وہی گمراہی میں شیطان کے پیچھے چلے جاتے ہیں (الاعراف:202)

قیامت میں جوابدہی کا احساس

شیطان انسان کو بھٹکا کر اپنا دوست بنا لیتا ہے۔ قیامت کے دن شیطان کے پیروکار شیطان کیساتھ جہنم کے راستہ پر ہونگے ، شیطان اپنے آپ کو بَری کر لیتا ہے۔

غور وفکر کا مقام: ٹھہریئے ،سوچیئے ، ہوشیار ہو جایئے !

1 خوابِ غفلت سے اُٹھیئے اور اللہ کے احکام مان کر شیطان سے پیچھا چھڑایئے۔ (سورہ ابراھیم :22)

﴿وَقَالَ الشَّيْطٰنُ لَمَّا قُضِيَ الْاَمْرُ اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدْتُّكُمْ فَاَخْلَفْتُكُمْ ۭ وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّآ اَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِيْ ۚ فَلَا تَلُوْمُوْنِيْ وَلُوْمُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ مَآ اَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ ۭ اِنِّىْ كَفَرْتُ بِمَآ اَشْرَكْتُمُوْنِ مِنْ قَبْلُ ۭ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ﴾ 14:22

" جب اور کام کا فیصلہ کر دیا جائے گا تو شیطان کہے گا * اللہ نے تو تمہیں سچا وعدہ دیا تھا اور میں نے تم سے جو وعدے کئے تھے انکے خلاف کیا۔ میرا تم پر کوئی دباؤ نہیں ، ہاں میں نے پکارا اور تم نے میری مان لی پس تم مجھے الزام نہ لگاؤ بلکہ خود اپنے آپ کو ملامت کرو۔ نہ میں تمہارا فریادرس نہ تم میری فریاد کو پہنچنے والے** یقیناً ظالموں کے لئے دردناک عذاب ہے۔ میں تو سرے سے مانتا ہی نہیں کہ تم مجھے اس سے پہلے اللہ کا شریک مانتے رہے۔"***

* یعنی اہل ایمان جنت میں اور اہل کفر وشرک جہنم میں چلے جائیں گے تو شیطان جہنمیوں سے کہے گا۔ ** یعنی نہ میں تمہیں اس عذاب سے نکلوا سکتا ہوں جس میں تم مبتلا ہو اور نہ تم اس قہر وغضب سے مجھے بچا سکتے ہو جو اللہ کی طرف سے مجھ پر ہے۔ تجھ سے اور تیرے ماننے والوں سے میں (بھی) جہنم بھر دونگا۔ (ص: 85) *** مجھے اس بات کا بھی انکار ہے کہ میں اللہ کا شریک ہوں ، اگر تم مجھے یا کسی اور کو اللہ کا شریک گردانتے رہے ہو تو تمہاری اپنی غلطی اور نادانی تھی۔ جس اللہ نے ساری کائنات بنائی تھی اور اسکی تدبیر بھی وہی کرتا ہے بھلا اسکا کوئی شریک کیوں کر ہو سکتا تھا؟

2 قیامت کیا ہے۔ (الانفطار: 18,19)

﴿ثُمَّ مَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ۝ يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْـــًٔا ۭ وَالْاَمْرُ يَوْمَىِٕذٍ لِّلّٰهِ ۝﴾ 82:18,19

"میں پھر کہتا ہوں کہ تجھے کیا معلوم ہے کہ جزا (اور سزا) کا دن کیا ہے * (18) وہ دن ہے جس دن کوئی شخص کسی شخص کے لئے کسی چیز کا مختار نہ ہوگا اور تمام تر احکام اس روز اللہ ہی کے ہوں گے۔"** (19)

*یعنی اسکے ہولناکیاں و تباہیاں کیا ہیں؟** یعنی دنیا میں تو اللہ نے عارضی طور پر ''آزمائش کے لئے'' انسانوں کو کم و بیش کچھ فرق کے ساتھ اختیارات دے رکھے ہیں لیکن قیامت والے دن تمام اختیارات صرف اور صرف اللہ کے پاس ہوں گے۔

3 قیامت کا آنا یقینی ہے۔ (الانفطار: 1 سے 5 تک)

﴿إِذَا السَّمَاءُ انفَطَرَتْ ۝١ وَإِذَا الْكَوَاكِبُ انتَثَرَتْ ۝٢ وَإِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ۝٣ وَإِذَا الْقُبُورُ بُعْثِرَتْ ۝٤ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَأَخَّرَتْ ۝٥﴾ 82:1-5

''جب آسمان پھٹ جائیگا۔(1) اور جب ستارے جھڑ جائیں گے۔(2) اور جب سمندر بہہ نکلیں گے۔(3) اور جب قبریں (شق کر کے) اکھاڑ دی جائیں گی*۔ (4) اس وقت ہر شخص اپنے اگے بھیجے ہوئے اور پیچھے چھوڑے ہوئے (یعنی اگلے پچھلے اعمال) کو معلوم کر لے گا''۔** (5)

*یعنی قبروں سے مردے زندہ ہو کر باہر نکل آئیں گے۔ یہاں قیامت کے دن کی ہولناکیاں بیان کی جارہی ہیں **یعنی انسان جو اچھا یا برا عمل اس نے کیا ہو وہ سامنے آجائے گا۔ یہ نمونے اگر اچھے ہیں تو اسکے مرنے کے بعد ان نمونوں پہ جو لوگ بھی عمل کریں گے اسکا ثواب اسے بھی پہنچتا رہے گا اور اگر برے نمونے اپنے پیچھے چھوڑ گیا ہے تو جو بھی اپنائے گا، ان کا گناہ بھی اس شخص کو پہنچتا رہے گا۔ جسکی کوشش سے وہ برا طریقہ یا کام رائج ہوا ہے۔

4 قیامت کے دن کس کی بادشاہت ہوگی؟ (مومن: 16)

﴿يَوْمَ هُم بَارِزُونَ ۖ لَا يَخْفَىٰ عَلَى اللَّهِ مِنْهُمْ شَيْءٌ ۚ لِّمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ۖ لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ۝١٦﴾ 40:16

''جس دن ان کی کوئی چیز اللہ سے پوشیدہ نہیں رہے گی (قیامت کے دن) آج کس کی بادشاہت ہے''۔ ''فقط **اللہ واحد و قہار** کی'' (جب کوئی نہیں بولے گا تو یہ جواب اللہ تعالیٰ خود ہی دیگا)

5 انسان ایک ذمہ دار ہستی ہے۔ (القیمۃ: 36)

﴿أَيَحْسَبُ الْإِنسَانُ أَن يُتْرَكَ سُدًى ۝٣٦﴾ 15:36

''کیا انسان یہ سمجھتا ہے کہ اسے بیکار چھوڑ دیا جائیگا؟''

(یعنی اسکو کسی چیز کا حکم دیا جائے گا نہ کسی چیز سے منع کیا جائے گا نہ اسکا محاسبہ ہوگا نہ معاقبہ یا اسکو قبر میں ہمیشہ کے لئے چھوڑ دیا جائے گا، وہاں سے اسے دوبارہ زندہ نہیں کیا جائے گا؟)

6 تم جو کچھ کر رہے ہو کراماً کاتبین لکھنے والے مقرر ہیں۔ (الانفطار: 10-14)

﴿وَإِنَّ عَلَيْكُمْ لَحَافِظِينَ ۝١٠ كِرَامًا كَاتِبِينَ ۝١١ يَعْلَمُونَ مَا تَفْعَلُونَ ۝١٢ إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ ۝١٣ وَإِنَّ الْفُجَّارَ لَفِي جَحِيمٍ ۝١٤﴾ 82:10-14

''یقیناً تم پہ نگہبان عزت والے* (10) لکھنے والے مقرر ہیں (11) جو کچھ تم کرتے ہو وہ جانتے ہیں (12) یقیناً نیک لوگ (جنت میں) عیش و آرام اور نعمتوں میں ہوں گے اور یقیناً بدکار لوگ جہنم میں ہوں گے''۔ (13-14)

*یعنی جو جزا و سزا کے منکر ہو، لیکن تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ تمہارا ہر قول اور ہر فعل نوٹ ہو رہا ہے۔ اللہ کی طرف سے فرشتہ تم پر بطور نگران مقرر ہیں جو تمہاری ہر

اس بات کو جانتے ہیں جو تم کرتے ہو۔ یہ گویا انسانوں کے لئے تنبیہ ہے کہ ہر عمل اور بات سے پہلے سوچ لو کہ وہ غلط تو نہیں یہ وہی بات ہے جو سورہ ق آیت 17 اور 18 میں ہے۔ یعنی ایک فرشتہ اسکے دائیں اور دوسرا بائیں جانب بیٹھا ہوا ہے۔ انسان جو بولتا ہے اسکے پاس نگران تیار اور حاضر ہیں لکھنے کے لئے۔ کہتے ہیں ایک فرشتہ نیکی اور دوسرا بدی لکھتا ہے۔ اور احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ دن کے فرشتہ الگ اور رات کے فرشتہ الگ ہیں۔

7 انسان کے ہر عضو سے باز پرس ہوگی (بنی اسرائیل : 36)

﴿ إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا ﴾ 17:36

''یہ حقیقت ہے کہ کان، آنکھ، دل ان میں سے ہر ایک سے پوچھ گچھ کی جانے والی ہے''۔ (36)

8 ایمان والوں کو اللہ کے انعامات (ابراھیم :23,24,25,27)

﴿ يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ ۖ وَيُضِلُّ اللَّهُ الظَّالِمِينَ ۚ وَيَفْعَلُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ ﴿٢٧﴾ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ بَدَّلُوا نِعْمَتَ اللَّهِ كُفْرًا وَأَحَلُّوا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ ﴿٢٨﴾ جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا ۖ وَبِئْسَ الْقَرَارُ ﴿٢٩﴾ وَجَعَلُوا لِلَّهِ أَندَادًا لِّيُضِلُّوا عَن سَبِيلِهِ ۗ قُلْ تَمَتَّعُوا فَإِنَّ مَصِيرَكُمْ إِلَى النَّارِ ﴿٣٠﴾ وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيثَةٍ اجْتُثَّتْ مِن فَوْقِ الْأَرْضِ مَا لَهَا مِن قَرَارٍ ﴿٢٦﴾ 14:23-27

''ایمان والوں کو اللہ تعالیٰ پکی بات کیساتھ مضبوط رکھتا ہے۔ دنیا کی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی۔ (27) جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے وہ ان جنتوں میں داخل کئے جائیں گے جن کے نیچے چشمے جاری ہیں جہاں انہیں ہمیشگی ہوگی اپنے رب کے حکم سے، جہاں انکا خیر مقدم سلام سے ہوگا''۔ (23)

پاکیزہ بات کی مثال :۔ ''کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے پاکیزہ بات کی مثال کس طرح بیان فرمائی، مثل ایک پاکیزہ درخت کے جسکے جڑ مضبوط ہے اور جسکی ٹہنیاں آسمان میں ہیں، جو اپنے پروردگار کے حکم سے ہر وقت اپنے پھل لاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ لوگوں کے سامنے مثالیں بیان فرماتا ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں''۔ (24)

* یعنی مومن کی مثال اس درخت کی طرح ہے جو گرمی یا سردی ہر وقت پھل دیتا ہے۔ اسی طرح مومن کے اعمال صالح شب و روز کے لمحات میں پر آن اور ہر گھڑی آسمان کی طرف لے جائے جاتے ہیں کلمہ طیبہ سے اسلام یا لا الہ الا اللہ اور شجرہ طیبہ سے کھجور کا درخت مراد ہے۔

9 ناانصاف لوگوں کی سزا دنیا و آخرت میں۔ (ابراہیم :26-30)

﴿ وَيُضِلُّ اللَّهُ الظَّالِمِينَ ۚ وَيَفْعَلُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ ﴿٢٧﴾ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ بَدَّلُوا نِعْمَتَ اللَّهِ كُفْرًا وَأَحَلُّوا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ ﴿٢٨﴾ جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا ۖ وَبِئْسَ الْقَرَارُ ﴿٢٩﴾ وَجَعَلُوا لِلَّهِ أَندَادًا لِّيُضِلُّوا عَن سَبِيلِهِ ۗ قُلْ تَمَتَّعُوا فَإِنَّ مَصِيرَكُمْ إِلَى النَّارِ ﴿٣٠﴾ وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيثَةٍ اجْتُثَّتْ مِن فَوْقِ الْأَرْضِ مَا لَهَا مِن قَرَارٍ ﴿٢٦﴾ 14:26-30

''ہاں ناانصاف لوگوں کو اللہ بہکا دیتا ہے۔ اور اللہ جو چاہے کر گزرے۔ (27) کیا آپ نے انکی طرف نظر نہیں ڈالی جنہوں نے اللہ کی نعمتوں کے بدلے ناشکری کی۔ اور اپنی قوم کو ہلاکت کے گھر میں لا اتارا۔ * (28) یعنی جہنم میں جس میں یہ سب جائیں گے جو بدترین ٹھکانہ ہے (29) انہوں نے اللہ کے ہمسر بنالئے کہ لوگوں کو اللہ کی راہ سے بہکائیں۔ آپ کہہ دیجئے کہ خیر مزے کرلو

تمہاری بازگشت تو آخر جہنم ہی ہے** (30)

* یعنی تم دنیا میں جو کچھ ہو وہ سب کر لو۔ مگر کب تک؟ بالآخر تمہارا ٹھکانہ جہنم ہے ** یعنی محمد ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے رحمۃ العالمین اور لوگوں کے لئے نعمت الٰہیہ بنا کر بھیجا۔ پس جس نے اس نعمت کی قدر کی اسے قبول کیا، اس نے شکر ادا کیا۔ وہ جنتی ہو گیا اور جس نے اس نعمت کو رد کر دیا اور کفر اختیار کئے رکھا، وہ جہنمی قرار پایا۔

ناپاک بات کی مثال: ''اور ناپاک بات کی مثال گندے درخت جیسی ہے زمین کے کچھ ہی اوپر سے اکھاڑ لیا گیا۔ اسے کچھ ثبات تو نہیں۔(26) (کلمہ خبیثہ سے مراد کفر اور شجرہ خبیثہ سے حنظل (اندرائن) کا درخت مراد ہے۔ جسکی جڑ زمین کے اوپر ہی ہوتی ہے اور ذرا سے اشارے سے اکھڑ جاتی ہے۔ یعنی کافر کے اعمال بالکل بے حیثیت ہیں۔ نہ وہ آسمان پر چڑھتے ہیں اور نہ اللہ کی بارگاہ میں وہ قبولیت کا درجہ پاتے ہیں۔

10 اللہ تعالیٰ سوال کرتا ہے انسان سے (الانفطار: 6)

﴿يَا أَيُّهَا الْإِنسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ﴾ 82:6

سوال: ''اے انسان! تجھے اپنے رب کریم سے کس چیز نے بہکایا ہے''؟

(یعنی کس چیز نے تجھے دھوکہ اور فریب میں مبتلاء کر دیا ہے کہ تو نے اس رب کیساتھ کفر کیا جس نے تجھ پر احسان کیا اور تجھ کو وجود بخشا تجھے عقل وفہم عطا کی اور اسباب حیات تیرے لئے مہیا کئے)؟

جواب: ''اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا آدم کو سجدہ کرو تو ابلیس کے سوا سب نے سجدہ کیا۔ ابلیس نے انکار کیا اور تکبر کیا اور کافر ہو گیا''۔ (2:34) اور ہم نے کہہ دیا کہ اے آدم! تم اور تمہاری بیوی جنت میں رہو اور جہاں کہیں سے چاہو بافراغت کھاؤ پیئو، لیکن اس درخت کے پاس نہ جانا ورنہ ظالم ہو جاؤ گے(2:35) لیکن ابلیس نے آدم کو بہکا کر وہاں سے نکلوا ہی دیا اور ہم نے کہہ دیا کہ اتر جاؤ تم ایک دوسرے کے دشمن ہو اور ایک وقت مقرر تک تمہارے لئے زمین میں ٹھہرنا ہے اور فائدہ اُٹھانا ہے۔(2:36) ابلیس نے کہا مجھکو مہلت دیجئے قیامت کے دن تک۔(7:14) اللہ تعالیٰ نے فرمایا تجھکو مہلت دی گئی۔(7:15) اس نے کہا بہ سبب اسکے کہ آپ نے مجھکو گمراہ کیا ہے، میں قسم کھاتا ہوں کہ میں ان کے لئے آپکی سیدھی راہ پر بیٹھونگا۔(7:16) پھر ان پر حملہ کرونگا، ان کے آگے سے بھی اور پیچھے سے بھی اور انکی داہنی جانب سے اور انکی بائیں جانب سے بھی، اور آپ ان میں سے اکثر کو شکر گزار نہ پائے گا۔(7:17) اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہاں سے ذلیل وخوار ہو کر نکل جا، جو شخص ان میں سے تیرا کہا مانے گا میں ضرور تم سب سے جہنم بھر دونگا۔(7:18) جسے (شیطان کو) اللہ نے لعنت کی ہے اور اس نے بیڑا اُٹھایا ہے کہ تیرے بندوں میں سے مقررشدہ حصہ لے کر رہوں گا۔(4:118) انہیں راہ سے بہکاتا رہوں گا اور باطل اُمیدیں دلاتا رہوں گا۔ سنو! جو شخص اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو اپنا رفیق بنائے گا وہ صریح نقصان میں ڈوبے گا۔(4:119) وہ ان سے (انسان سے) زبانی وعدے کرتا رہیگا اور سبز باغ دکھاتا رہے گا مگر یاد رکھو! شیطان کے جو وعدے ان سے ہیں وہ سراسر فریب کاریاں ہیں۔(4:120) یہ وہ لوگ ہیں جنکی جگہ جہنم ہے جہاں سے ان کو چھٹکارا نہ ملے گا۔(4:12) اس (شیطان) نے کہا اے میرے رب چونکہ تو نے مجھے گمراہ کیا ہے، مجھے بھی قسم ہے کہ میں بھی زمین میں ان کے لئے معاصی (بُرے کاموں) کو مزین کروں گا اور ان سبکو بہکاؤں گا بھی۔(15:39) سوائے تیرے ان بندوں کے جو منتخب کر لئے گئے ہیں۔(15:40)

ارشاد ہوا کہ ہاں یہی مجھ تک پہنچنے کی سیدھی راہ ہے (15:41) (یعنی تم سب کو بالآخر میرے پاس ہی لوٹ کر آنا ہے۔ جنہوں نے میری اور میرے رسولوں کی اتباع کیا ہوگا میں انہیں اچھی جزا دونگا اور جو شیطان کے پیچھے لگ کر گمراہی کے راستہ پر چلتا رہا ہوگا اُسے سخت سزا دونگا، جو جہنم کی صورت میں تیار ہے) اللہ فرماتا ہے میرے بندوں پر تجھے کوئی غلبہ نہیں لیکن ہاں جو گمراہ لوگ تیری پیروی کریں۔(15:42) یقیناً ان سب کے وعدے کی جگہ جہنم ہے(15:43) (شیطان نے کہا) اچھا دیکھ لے اسے تو نے مجھ پر بزرگی تو دی ہے لیکن اگر مجھے بھی قیامت تک تو نے ڈھیل دی تو میں اسکی اولاد کو بجز تھوڑے لوگوں کو اپنے بس میں کر لوں گا۔(17:62) ارشاد ہوا جا ان میں سے جو بھی تیرا تابعدار ہو جائیگا تو تم سب کی سزا جہنم ہے۔ جو پورا پورا بدلہ ہے۔ (17:63) ان میں سے تو جسے بھی اپنی آواز سے بہکا سکے گا بہکا لے۔ اور ان پر اپنے سوار اور پیادے چڑھالا اور انکے مال اور اولاد میں سے اپنے بھی ساجھی لگا اور انہیں جھوٹے وعدے دے لے۔ ان سے جتنے بھی وعدے شیطان کے ہوتے سب کے سب سراسر فریب ہیں۔(17:64) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''میرے سچے بندوں پر تیرا کوئی قابو اور بس نہیں۔ تیرا رب کارسازی کرنیوالا کافی ہے۔(17:65) تو ہم نے کہا اے آدم! یہ تیرا اور تیری بیوی کا دشمن ہے (خیال رکھنا) ایسا نہ ہو کہ وہ تم دونوں کو جنت سے نکلوا دے کہ تو مصیبت میں پڑ جائے (20:117) یہاں تو تجھے یہ آرام ہے کہ نہ تو بھوکا ہوتا ہے نہ ننگا (20:118) اور نہ تو یہاں پیاسا ہوتا ہے نہ دھوپ سے تکلیف اٹھاتا ہے(20:119) لیکن شیطان نے اسے وسوسہ ڈالا، کہنے لگا کہ کیا میں تجھے دائمی زندگی کا درخت اور بادشاہت بتلاؤں کہ جو کبھی پرانی نہ ہو(20:120) چنانچہ ان دونوں نے اس درخت سے کچھ کھالیا پس ان کے ستر کھل گئے اور بہشت کے پتے اپنے اوپر ٹانکنے لگے۔ آدم (علیہ السلام) نے اپنے رب کی نافرمانی کی پس بہک گیا(20:121) اللہ نے فرمایا تم دونوں یہاں سے اتر جاؤ تم آپس میں ایک دوسرے کے دشمن ہو۔ اب تمہارے پاس جب کبھی میری طرف سے ہدایت پہنچے تو جو میرے ہدایت کی پیروی کرے نہ تو وہ بہکے گا اور نہ تکلیف میں پڑے گا۔ (20:123) اور (ہاں) جو میری یاد سے روگردانی کرے گا اسکی زندگی تنگی میں رہے گی اور ہم اسے بزور قیامت اندھا کر کے اُٹھائیں گے۔(20:124) وہ کہے گا کہ الٰہی تو نے مجھے اندھا بنا کر کیوں اُٹھایا۔ حالانکہ میں دیکھتا بھالتا تھا۔(20:125) جواب ملے گا کہ اسی طرح ہونا چاہئے تھا تو میرے آئی ہوئی آیتوں کو بھول گیا تو آج تو بھی بھلا دیا جاتا ہے۔(20:126) ہم ایسا ہی بدلہ ہر اُس شخص کو دیا کرتے ہیں جو حد سے گذر جائے اور اپنے رب کی آیتوں پہ ایمان نہ لائے اور بے شک آخرت کا عذاب نہایت ہی سخت اور باقی رہنے والا ہے۔(20:127) حضرت آدم علیہ السلام نے اپنے رب سے چند باتیں سیکھ لیں اور اللہ تعالیٰ نے انکی توبہ قبول فرمائی۔ بے شک وہی توبہ قبول کرنیوالا ہے۔(2:37) دونوں نے کہا اے ہمارے رب ہم نے اپنا بڑا نقصان کیا اور اگر تو ہماری مغفرت نہ کریگا اور ہم پر رحم نہ کریگا تو واقعی ہم نقصان پانے والوں میں سے ہو جائینگے۔(7:23) (یہ آدم کے توبہ کے الفاظ ہیں) پھر اسکے رب نے نوازا، اسکی توبہ قبول کی اور اسکی رہنمائی کی۔(20:122) اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے ابلیس! تجھے اسے (آدم کو) سجدہ کرنے سے کس چیز نے روکا جسے میں نے اپنے ہاتھوں سے پیدا کیا۔ کیا تو کچھ گھمنڈ میں آگیا ہے؟ یا تو بڑے درجے والوں میں سے ہے؟(38:75) اس نے جواب دیا کہ میں اس سے بہتر ہوں، تو نے مجھے آگ سے بنایا ہے اور اسے (آدم کو) مٹی سے بنایا ہے۔(38:76) ارشاد ہوا کہ تو یہاں سے نکل جا تو مردود ہوا۔(38:77) اور تجھ پر قیامت کے دن تک میری لعنت و پھٹکار رہے گی (38:78) کہنے لگا میرے رب مجھے لوگوں کے اُٹھ کھڑے ہونے کے دن تک مہلت دے

-(38:79) اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو مہلت والوں میں سے ہے۔(38:80) مقررہ وقت کے دن تک (38:81) کہنے لگا پھر تو تیری عزت کی قسم! میں ان سب کو یقیناً بہکا دونگا۔ (38:82) بجز تیرے ان بندوں کو جو چیدہ اور پسندیدہ ہوئے۔ (38:83) فرمایا سچ تو یہ ہے اور میں سچ ہی کہا کرتا ہوں (اللہ کا ارشاد ہے) (38:84) کہ تجھے اور تیرے تمام ماننے والوں سے میں (بھی) جہنم کو بھر دونگا۔(38:85) اے اولاد آدم! کیا میں تم سے قول واقرار نہیں لیا تھا کہ تم شیطان کی عبادت نہ کرنا۔ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔(36:60) اور میری ہی عبادت کرنا سیدھی راہ یہی ہے۔(36:61) شیطان نے تو تم میں سے بہت ساری مخلوق کو بہکا دیا۔ کیا تم عقل نہیں رکھتے ؟(36:62)

الحمد للہ بفضلہٖ سوال کا جواب پورا ہوا۔ اللہ کا شکر واحسان عظیم ہے۔ اللہ کی مدد کے بغیر اس سوال کا تفصیلی جواب میرے بس کی بات نہ تھی۔ اللہ مجھ پر میرے آبا واجداد پر والدین ذوی الارحام پر شوہر پر اولاد پر، اولاد کے موجودہ اور آنیوالے جوڑوں پر، بھائیوں پر بہنوں پر اور انکے اہل وعیال پر جو گذر گئے اور جو موجود ہیں اور تمام متعلقین پر رحم فرمائے۔ ہدایت فرمائے کہ اللہ کی ہدایت ہی اصل ہدایت ہے۔

ملت سے خطاب

(۱) ملت کے بزرگ ومحترم ردانشور ر با اثر حضرات سے گذارش۔

آج کل مسلمان معاشرہ کی جو ناگفتہ بہہ حالت ہے اسکی ذمہ داری ملت کے ہر فرد پر عائد ہوتی ہے، اصلاح معاشرہ ایک اجتماعی بے لوث مخلصانہ مسلسل کوشش سے ہی ثمر آور ہوسکتی ہے (انشاء اللہ) جس کے لئے آپ حضرات کی توجہ اور تعاون پہلا اور اہم حصّہ ہے، اس ضمن میں آپ حضرات سے گذارش ہے کہ حتی المقدور تعاون فرمائیں جس کے لئے ہم مشکور رہیں گے اور اللہ سے تو سعادت دارین وجزاء دارین کی انشاء اللہ اُمیدیں وابستہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ﴾ ''مرد عورتوں پر حاکم ہیں'' (4:34)

دراصل قوام اس شخص کو کہتے ہیں جو کچھ افراد یا ادارے یا کسی نظم کو ٹھیک چلانے اور درست رکھنے کا ذمہ دار ہوتا ہے، انسانی زندگی بھی ایک منظم ادارہ کی حیثیت رکھتا ہے، جس کا نظم ونسق نہایت اہمیت کا حامل ہے، اس کے استحکام پر پورے معاشرے کی تعمیر موقوف ہے، اس نظم کو چلانے اور درست رکھنے کی ذمہ داری مرد پر ہوتی ہے، اسی معنی میں اسکو قوام کہا گیا ہے۔

مسلم معاشرہ مسلم خاندانوں سے بنتا ہے، اسی لئے اگر مرد حضرات اپنے اپنے خاندان کی اصلاح اسلامی احکام وشریعت محمدیؐ کے مطابق کرنا ضروری سمجھیں تو انشاء اللہ بہت جلد اصلاح شروع ہو جائے گی، عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ اس اصلاح کا شعور تقریباً 5 فیصد حضرات میں ہی ہوتا ہے، باقی 95 فیصد حضرات کئی مسائل بالخصوص معاشی مسائل تگ ودو میں چاہتے ہوئے بھی کچھ کر نہیں پاتے، ایسے افراد کو اگر آپ اصحاب کا ہمدردانہ انداز میں کچھ مدد وتعاون' اخلاقی طور پر مل جائے تو پھر انشاء اللہ اصلاح معاشرہ کا کام بہت تیزی سے فروغ پائے گا۔

بزرگ اور تجربہ کار دانشور حضرات کی توجہ زیادہ تر نوجوان طبقہ کی طرف رہنی چاہئے، کیونکہ بلا شک وشبہ یہی ملت اسلامیہ کے ستون ہیں ان کی صلاحیتوں اور توانائیوں کو صحیح سمت میں موڑنا ہم سب کا فرض منصبی ہے جو اللہ کا حکم ''امر بالمعروف ونہی عن المنکر'' کے عین مطابق ہے۔(4:104)

اگر ہم مناسب طور سے اس حکم الٰہی پر عمل کرنا چاہیں تو انشاء اللہ ہمارے معاشرہ کی ضرور اصلاح ہوگی اور ہم (جو اس کام کو کر رہے ہیں) اللہ کے نزدیک فرائض دینی سے بری الذمہ ہو جائیں گے اور اللہ کا وعدہ ہے کہ ایسے لوگوں کو اللہ اپنے عذاب سے بچالے گا۔(7:164,165)

اگر خدانخواستہ اس کاز میں سستی برتیں تو اللہ کے مندرجہ ذیل احکام پڑھکر ہی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں، ان آیات کا پیام نوجوان طبقہ تک پہچانا ہم والدین کا اولین فرض ہے، کیونکہ صحیح اسلامی تربیت نہ ہونے کی وجہ سے ہی نوجوان طبقہ بے راہ روی کا شکار ہے، ''اللہ کے اختیار میں ہیں آسمانوں کی سب چیزیں اور زمین کی بھی اور اللہ کارساز کافی ہے، اگر اسے منظور ہو تو اے لوگو! وہ تم سب کو لے جائے اور دوسروں کو لے آئے اللہ تعالیٰ اس پر پوری قدرت رکھنے والے ہیں'' (4:132,133)۔ اگر تم روگردان ہو جاؤ (یعنی احکامات کی پابندی نہ کروگے) تو اللہ تعالیٰ تمہارے بدلے تمہارے سوا اور لوگوں کو لائے گا جو پھر تم جیسے نہ ہوں گے(47:38)۔

سورہ اعراف اور سورہ ھود میں قوم نوح، قوم عاد، قوم ثمود، قوم شعیب، قوم لوط اور قوم فرعون کا تفصیلی ذکر کر کے ان کی سرکشی پر عذاب کے نازل ہونے کا ذکر کیا گیا ہے، اور ان قوموں کے معجزہ مانگنے کے اصرار پر معجزہ دیا گیا، اسکے باوجود ان لوگوں نے ایمان کا رُخ نہیں کیا جس کی وجہ سے ''نسیا منسیا'' کر دیئے گئے یعنی انکی جڑ کاٹ دی گئی، پیغمبروں اور ان پر ایمان رکھنے والوں کو ہجرت کا حکم دے دیا گیا اور پوری کی پوری قوم پر عذاب نازل ہو گیا اور بستیاں ایسی ویران ہو گئیں جیسے کہ کبھی بسی ہی نہیں تھیں۔

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے مشرکین مکہ بڑے اصرار سے معجزہ مانگنے کے باوجود انکا مانگا ہوا معجزہ بتانے کے لئے اللہ نے انکار کر دیا (کہ اس میں اللہ کی بڑی مصلحت ہے)۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ کیا قرآن میں کسی چیز کی کمی ہے؟ کیا یہ معجزہ نہیں ہے؟ اسلام آخری دین ہے(3:19) قرآن آخری کتاب ہے اور یہی قرآن تا قیامت معجزہ ہے، (اسکے معنی کیا ہیں؟) یعنی قرآن شریف کو دل لگا کر پڑھنے سے ادراک پیدا ہوتا ہے، (جہاں عقل وفہم ختم ہو جاتی ہے وہاں سے ادراک شروع ہوتا ہے۔ کلام مجید میں ادراک کا لفظ سورہ قدر میں آیا ہے۔ (تفسیر ملاحظہ فرمائیں) چونکہ محمد ﷺ رحمت العالمین ہیں، گذشتہ قوموں کی طرح امتِ محمدی پر عذاب نہ لانا اللہ کی مشیت ہے۔

لیکن یہ جو چھوٹ مل رہی ہے اس سے غفلت میں نہ رہنا چاہئے، خاموش عذاب (7:182) اور اچانک عذاب (26:202) اور (6:44,45) زلزلوں، سیلاب، طوفانوں، 'قحط' خشک سالی اور بیماری (کی وباء) کی شکل میں مسلسل آتا ہی رہتا ہے، ایمان والوں کا اس صورت میں حال یہ ہوتا ہے کہ توبہ واستغفار کرتے ہیں اور نیک کاموں میں لگ جاتے ہیں، کیونکہ نیکی شر کو ٹال دیتی ہے۔(13:22) گناہوں سے معافی چاہنا اللہ کو بہت پسند ہے۔(4:106)

خاموش عذاب کیا ہے؟ بہادر یار جنگ کا قول ہے، طوفان، برق وباراں کے عذاب سے سخت اللہ کا عذاب ''صحیح سوچ وفکر سے محرومی'' ہے یعنی وقت پر صحیح فیصلہ اور صحیح اقدام اللہ کی نعمت ہے جو ایمان والوں کو ہی حاصل ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ کا

ارشاد ہے ''ایمان والوں کو اللہ تعالیٰ پکی بات کے ساتھ مضبوط رکھتا ہے دنیا کی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی'' (14:27) (یعنی صحیح فیصلہ کی سمجھ دیتا ہے)۔ ''اے ایمان والو اگر تم اللہ سے ڈرتے رہو گے تو اللہ تعالیٰ تم کو ایک فیصلہ کی چیز دیگا اور تم سے تمہارے گناہ دور کردے گا اور تم کو بخش دے گا اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے''۔(8:29)

اللہ سے دعا کریں کہ اے ہمارے رب ہم کو اپنی غلطیوں اور گناہوں کا احساس عطا کر، گناہوں سے توبہ کرنے کی توفیق عطا فرما اور ہماری توبہ قبول فرما کر ہماری صحیح رہنمائی فرما، یہ آپ کا وعدہ ہے(42:13) اللہ کا وعدہ سچا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے مرد کو قوام بنا کر تمام تر دینی، معاشی، معاشرتی، سماجی، اخلاقی (ذمہ داریاں) اس پر عائد کی ہیں ،(4:34) اگر مرد کو شریک حیات نیک ملے تو ان تمام ذمہ داریوں کو مرد آسانی سے نبھا سکتا ہے، اسی لئے رسول اللہ ﷺ کا حکم ہے کہ بیوی کا انتخاب کرتے وقت دیندار لڑکی کو ترجیح دو۔ اس سے دنیا و آخرت دونوں سنور جائیں گے۔

اللہ نے آپ کو جو حاکم مقرر کیا ہے، دینی احکامات کے عمل کرنے اور کروانے پر اللہ نے آپ کو پوری قدرت دی ہے۔ اس لئے یہ دعا کرتے ہوئے اصلاح معاشرہ میں قدم اٹھایئے ''کہ اے ہمارے رب ہم کو ہماری بیویوں اور اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک اور راحت عطا فرما اور ہم کو متقیوں کا امام بنادے'' (25:74)۔ اور یہ دعا کرتے ہوئے قدم بڑھاتے جائیں۔ ''اے اللہ میں ایسے نیک کام کروں جس سے تو راضی وخوش ہو جا اور مجھ کو اپنی رحمت خاص سے نیک بندوں میں شامل فرما'' (27:19)۔

دعا میں تڑپ اور طلب ہو اللہ تعالیٰ کی وہ ذات ہے جو بے قرار آدمی کی دعا سنتا ہے۔ ''اللہ کو پکارو گڑگڑا کر اور چپکے چپکے بھی'' (7:55)۔

حضرات ابراھیم علیہ السلام کی دعا (تین سلسلوں کے لئے ہے)

''اے میرے رب! مجھے نماز کا پابند رکھ اور میری اولاد سے بھی، اے ہمارے رب میری دعا قبول فرما۔ اے ہمارے رب مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو بھی بخش دے اور دیگر مومنوں کو بھی بخش جس دن حساب ہونے لگے'' (14:40,41)

اگر بالفرض ہم سے اولاد کی تربیت میں لاپرواہی ہوگئی ہو تو اب زندگی غنیمت جانئے توبہ واستغفار سے اللہ کے حضور گڑگڑائیں، اور دعا کریں، ﴿وَاَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ﴾ ''اور میری اولاد بھی صالح بنا'' (46:15 درمیانی حصہ)۔

توبہ کرنے اور رجوع کرنے والے شخص کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے، ''دعا کرو میں تمہاری دعاؤں کو قبول کرونگا، یقین مانو کہ جو لوگ میری عبادت سے خودسری کرتے ہیں وہ ابھی ابھی ذلیل ہو کر جہنم میں پہنچ جائیں گے'' (40:60)۔ اللہ کا شکر ادا کریں کہ ہم پیدائشی مسلمان ہیں۔ صدق دل سے شیطان سے پناہ چاہتے ہوئے اللہ کی رحمت میں آنے کے لئے صرف ''اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ'' پڑھ لینا کافی ہے، قرآنی استغفار ''رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَ اَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ'' (23:118)۔ کا بھی ورد رکھیں امر بالمعروف ونہی عن المنکر پر کمربستہ ہو جائیں۔

اللہ کا ارشاد ہے: ''وہ بڑا بخشش کرنے والا اور بہت محبت کرنے والا ہے، عرش کا مالک ہے، جو چاہے اسے کر گذرنے والا ہے'' (اسکے حکم اور مشیت کو ٹالنے والا کوئی نہیں ہے) (85:14-16)۔ کہ آخرت

کی زندگی برحق ہے، دنیا میں کئے ہوئے اعمال کا پورا پورا بدلہ قیامت کے دن دیا جائے گا جو اللہ سے ڈرتے ہوئے احکام الٰہی کی پابندی اور شریعت محمدی کی پیروی کرے گا اس کو اللہ تعالیٰ ہمیشگی کی جنتوں کا وعدہ کرتے ہیں (4:122)،(31:8,9)۔ اور جو عدول حکمی کرے گا (شریعتِ محمدی ﷺ کی پیروی کرنے میں کوتاہی کرے گا اس کو کئے کی سزا ضرور دی جائے گی (32:20)۔ یہ اللہ کا وعدہ ہے، اللہ کا وعدہ سچا ہے۔(4:87) اللہ اپنے وعدہ کی خلاف ورزی نہیں کرتا(13:31)

اللہ کا ارشاد ہے: "لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ" اے میرے بندو! جنھوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے۔ تم اللہ کی رحمت سے نا اُمید نہ ہو جاؤ، بالیقین اللہ سارے گناہوں کو بخش دیتا ہے۔ وہ بڑی بخشش والا بڑی رحمت والا ہے۔(39:53)۔ توبۃ النصوح کرنے والوں سے اللہ محبت کرتا ہے(11:90)۔

بس اللہ کی رحمت جوش میں آتی ہے اور ہمارے لئے رحمت کے دروازے (انشاء اللہ) کھول دئے جاتے ہیں۔ آیئے دعا کریں! اے ہمارے رب ہم کو ہمارے اہل وعیال، تمام ذوی الارحام معاونین متعلقین واساتذہ کو ان کے اہل وعیال کو قرآنی احکام پر اُسوۂ حسنہ سے مکمل طور پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمایئے، ہم کو صراط مستقیم پر ثابت قدم رکھیئے اور ہم پر رحم فرمایئے، ہماری مغفرت فرمایئے۔" وما علینا اِلّا البلاغ"

خطبة حجة الوداع (ماخوذ از الرحیق المختوم)

لوگو! میری بات سن لو! کیونکہ میں نہیں جانتا غالباً اپنے اس سال کے بعد اس مقام پر تم سے کبھی نہ مل سکوں گا۔

تمہارا خون اور تمہارا مال ایک دوسرے پر اسی طرح حرام ہے جس طرح تمہارے آج کے دن کی، رواں مہینے کی اور موجودہ شہر کی حرمت ہے۔ سن لو! جاہلیت کی ہر چیز میرے پاؤں تلے روند دی گئی۔ جاہلیت کے خون بھی ختم کر دئے گئے اور ہمارے خون میں سے پہلا خون جسے میں ختم کر رہا ہوں وہ ربیعہ بن حارث کے بیٹے کا خون ہے..... یہ بچہ بنو سعد میں دودھ پی رہا تھا کہ انہیں ایام میں قبیلۂ ہذیل نے اسے قتل کر دیا..... اور جاہلیت کا سود ختم کر دیا گیا، اور ہمارے سود میں سے پہلا سود جسے میں ختم کر رہا ہوں وہ عباس بن عبد المطلب کا سود ہے۔ اب یہ سارا کا سارا سود ختم ہے۔

ہاں! عورتوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو کیوں کہ تم نے انہیں اللہ کی امانت کے ساتھ لیا ہے اور اللہ کے کلمے کے ذریعے حلال کیا ہے ان پر تمہارا حق یہ ہے کہ وہ تمہارے بستر پر کسی ایسے شخص کو نہ آنے دیں جو تمہیں گوارا نہیں۔ اگر وہ ایسا کریں تو تم انہیں مار سکتے ہو لیکن سخت مار نہ مارنا۔ اور تم پر ان کا حق یہ ہے کہ تم انہیں معروف کے ساتھ کھلاؤ اور پہناؤ۔

اور میں تم میں ایسی چیز چھوڑے جا رہا ہوں کہ اگر تم نے اُسے مضبوطی سے پکڑے رکھا تو اس کے بعد ہرگز گمراہ نہ ہوں گے اور وہ ہے اللہ کی کتاب۔ لوگو! یاد رکھو! میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ اور تمہارے بعد کوئی امت نہیں لہٰذا اپنے رب کی عبادت کرنا پانچ وقت کی نماز پڑھنا رمضان کے روزے رکھنا خوشی خوشی اپنے مال کی زکوٰۃ دینا اپنے رب کے گھر کا حج کرنا اور

اپنے حکمرانوں کی اطاعت کرنا۔ ایسا کرو گے تو اپنے رب کی جنت میں داخل ہوں گے۔ اور تم سے میرے متعلق پوچھا جانے والا ہے۔ تو تم لوگ کیا کہو گے، صحابہ نے کہا ہم شہادت دیتے ہیں کہ آپ ﷺ نے تبلیغ کر دی۔ پیغام پہنچا دیا اور خیر خواہی کا حق ادا فرما دیا۔ یہ سن کر آپ نے انگشت شہادت کو آسمان کی طرف اٹھایا اور لوگوں کی طرف جھکاتے ہوئے تین بار فرمایا اے اللہ گواہ رہ۔ آپ ﷺ کے ارشادات کو ربیعہ بن خلفؓ اپنی بلند آواز سے لوگوں تک پہنچا رہے تھے۔ جب آپ ﷺ خطبہ سے فارغ ہو چکے تو اللہ عزوجل نے آیت نازل فرمائی۔

﴿ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ﴾ ''آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو بحیثیت دین پسند کر لیا'' (5:3)

آج یوم النحر تھا یعنی ذی الحجہ کی دس تاریخ تھی۔ نبی ﷺ نے آج بھی دن چڑھے (چاشت کے وقت) ایک خطبہ ارشاد فرمایا تھا۔ خطبہ کے وقت آپ ﷺ خچر پر سوار تھے اور حضرت علیؓ آپ کے ارشادات صحابہ کو سنا رہے تھے۔ صحابہ کرام کچھ بیٹھے اور کچھ کھڑے تھے آپ ﷺ نے آج کے خطبے میں بھی کل کی کئی باتیں دُھرائیں۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں حضرت ابو بکرہؓ کا یہ بیان مروی ہے۔ کہ نبی ﷺ نے ہمیں یوم النحر (دس ذی الحجہ) کو خطبہ دیا۔ فرمایا زمانہ گھوم پھر کر اپنی اسی دن کی ہیئت پر پہنچ گیا ہے۔ جس دن اللہ نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا تھا۔ سال بارہ مہینے کا ہے جن میں سے چار مہینے حرام کے ہیں، تین پے در پے یعنی ذی قعدہ اور ذی الحجہ او رمحرم اور ایک رجب مضر جو جمادی الآخر اور شعبان کے درمیان ہے۔''

آپ ﷺ نے یہ فرمایا کہ یہ کونسا مہینہ ہے؟ ہم نے کہا: اللہ اور اس کے رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں اس پر آپ خاموش رہے یہاں تک کہ ہم نے سمجھا کہ آپ ﷺ اس کا کوئی اور نام رکھیں گے۔ لیکن پھر آپ نے فرمایا کہ یہ ذی الحجہ نہیں ہے؟ ہم نے کہا کیوں نہیں: آپ نے فرمایا یہ کون سا شہر ہے؟ ہم نے کہا اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں۔ اس پر آپ ﷺ خاموش رہے یہاں تک کہ ہم نے سمجھا کہ آپ ﷺ اس کا کوئی اور نام رکھیں گے۔ مگر آپ ن فرمایا کیا یہ بلدہ (مکہ) نہیں ہے؟ ہم نے کہاں کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا اچھا تو یہ دن کون سا ہے؟ ہم نے کہا اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں؟ اس پر آپ خاموش رہے یہاں تک کہ ہم نے سمجھا آپ اس کا کوئی اور نام رکھیں گے مگر آپ نے فرمایا کیا یہ یوم النحر (قربانی کا دن، یعنی دس ذی الحجہ) نہیں ہے؟ ہم نے کہا کیوں نہیں؟ آپ نے فرمایا اچھا تو سنو کہ تمہارا خون، تمہارا مال اور تمہاری آبرو ایک دوسرے پر ایسے ہی حرام ہے جیسے تمہارے اس شہر اور تمہارے اس مہینے میں تمہارے آج کے دن کی حرمت ہے۔

اور تم لوگ بہت جلد اپنے رب سے ملو گے اور وہ تم سے تمہارے اعمال کے متعلق پوچھے گا، لہٰذا دیکھو! میرے بعد پلٹ کر گمراہ نہ ہو جانا کہ آپس میں ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو بتاؤ کیا میں نے تبلیغ کر دی؟ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ! گواہ رہ ..... جو شخص موجود ہے وہ غیر موجود تک (میری باتیں) پہنچا دیں۔ کیوں نکہ بعض وہ افراد جن تک (یہ باتیں) پہنچائی جائیں گی وہ بعض (موجودہ) سننے والوں سے کہیں زیادہ ان باتوں کے دروبست کو سمجھ سکیں گے۔

ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے اس خطبے میں یہ بھی فرمایا: یاد رکھو کوئی بھی جرم کرنے والا اپنے سوا کسی اور پر جرم نہیں کرتا (یعنی اس جرم کی پاداش میں کوئی اور نہیں بلکہ خود مجرم ہی پکڑا جائے گا۔) یاد رکھو! کوئی جرم کرنے والا اپنے بیٹے پر یا کوئی بیٹا اپنے باپ پر جرم نہیں کرتا (یعنی باپ کے جرم میں بیٹے کو یا بیٹے کے جرم میں باپ کو نہیں پکڑا جائے گا) یاد رکھو! شیطان مایوس ہو چکا ہے کہ اب تمہارے اس شہر میں کبھی بھی اس کی پوجا ء کی جائے لیکن اپنے جن اعمال کو تم لوگ حقیر سمجھتے ہو ان میں اس کی اطاعت کی جائے گی اور وہ اسی سے راضی ہوگا۔

☆☆☆

خطبۂ حجۃ الوداع رسول اللہ ﷺ کی تبلیغ کا لب لباب ہے جس میں خاص طور سے عورتوں (بیویوں) کے حقوق کلیہ کی طرف اشارہ ہے کہ ''تم نے انہیں اللہ کی امانت کے ساتھ لیا ہے او راللہ کے کلمہ کے ذریعہ حلال کیا ہے''

''ہاں عورتوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو''

ان مختصر جملوں سے وہ تمام احکام الٰہی واحادیث نبوی مراد ہیں جو اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں عورتوں کے حقوق کا تحفظ کرتے ہوئے بیان ارشاد فرمائے ہیں۔

غور وفکر کا مقام!!!

اسی اہمیت کے پیش نظر باب چہارم ''احکام الٰہی'' میں سورۂ نسا کی چند آیات بھی لکھی گئی ہیں اس خطبہ کی اہمیت کے پیش نظر اس کو خطاب (1) اور خطاب (2) کے درمیان جگہ دی گئی کہ اس خطبہ کے تمام پہلو عملی زندگی میں اُسوۂ حسنہ کے تمام پہلوؤں کا علم حاصل کر کے زندگی میں عمل پیرا ہونے کی ترغیب ہے۔ جس سے معاشرتی زندگی کی انشاء اللہ اصلاح ہوگی۔

☆☆☆

ملّتِ اسلامیہ کے نوجوان بیٹوں سے خطاب!

آپ سے خطاب طویل ہے صبر کیساتھ وقفہ وقفہ سے پڑھ کر سمجھ کر عمل کرنے کی کوشش کریں انشاء اللہ ضرور اللہ کی مدد رہے گی۔

اس خطاب میں مندرجہ ذیل عنوانات پر معلومات فراہم کی گئی ہیں۔

I **قرآن دستورِ حیات ہے:** نہ صرف مسلمانوں کے لئے بلکہ سارے جہاں والوں کے لئے۔ کلمہ طیبہ کو دل سے مان کر زبان سے اقرار کر لینے سے تو اسلام کے دائرے میں آجاتے ہیں لیکن مومن بننے کے لئے قرآن و شریعت محمدی ہی اصل کلید ہے۔

II **رزق (تجارت و ملازمت)** کا دینے والا صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے، اللہ کن کن چیزوں میں خرچ کرنے کا حکم دیتا ہے؟ حقوق العباد کیا ہیں، آیات کی روشنی میں وضاحت کی گئی ہے۔

III **صلہ رحمی کا حکم دیا گیا ہے اور قطع رحمی** جو سخت گناہ کبیرہ ہے اس سے بچنے کی تاکید کی گئی ہے۔

IV **ہر مسلمان مرد/عورت کو نکاح کرنا ہے۔** نکاح سے مرد/عورت پر کیا ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں اولاد کے نکاح کی بابت والدین کی کیا ذمہ داریاں ہیں اس کا تفصیلی بیان ''ماہنامہ دارالسلام: زیر سرپرستی مولانا مفتی فضیل الرحمٰن ہلال عثمانی'' کے ماہ اکتوبر 2004 کے خصوصی شمارہ ''شادی مبارک'' سے لیا گیا ہے۔

V **اسلام کی آمد سے عورت کو معاشرہ** میں جو مقام اور مساوات کا درجہ دیا گیا ہے، غیر اسلامی ماحول کے زیر اثر عورتوں کے اسلامی حقوق کو پامال کیا جا رہا ہے۔ خصوصاً جو لڑکیاں شادی سے پہلے نوکری کرتی تھیں شادی کے بعد ان کے ساتھ اتنی ناانصافیاں اور مظالم ہو رہے ہیں کہ زمانہ پندرہ سو سال پیچھے جاہلیت کے دور میں پہنچ گیا ہے۔ یہ بہت بڑا المیہ ہے۔ اور جب یہ لڑکیاں (جاب کرنیوالی) ماں کا کردار سنبھالتی ہیں تو اولاد کی پہلی درس گاہ کا کام نباہ نہیں سکتیں اور اولاد کی صحیح اسلامی پرورش مفقود ہوتی چلی جا رہی ہے۔ جس کی وجہ سے مسلم معاشرہ تباہی کے دہانے پر پہنچ گیا ہے۔ یہ نوجوانان ملت اسلامیہ کے لئے بہت غور و فکر کا مقام ہے!

VI **نوجوانوں پر محرم خواتین کی کیا کیا ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں،** بیان کی گئی ہیں۔

VII **نوجوانوں کی روحانی، اخلاقی اور جسمانی تربیت** کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔

نوجوان بیٹے قوم کا وہ سرمایہ ہیں جو اسلام کی حقیقت کو جان کر صحیح طریقے سے عمل کر کے صحیح نمونہ پیش کر سکتے ہیں اور آج اسلام کو دہشت گردی سے جوڑنے کی جو مذموم کوشش ہو رہی ہے، اسکی نفی کر سکتے ہیں۔

آج مسلمان ذلت و پستی کے دور سے گذر رہے ہیں۔ ہر جگہ مظلوم مقہور بنے ہوئے ہیں۔ ان حالات کی کیا وجہ ہے؟ عزت و وقار کا دور لوٹانے کے لئے ہماری کیا کوششیں اور کیا اعمال ہونے چاہئے؟

I قرآن مجید دستور حیات :

وہ زمانے میں معزز تھے مسلماں ہوکر ☆ اور ہم خوار ہوئے تارک قرآں ہوکر

اس عنوان کے تحت چند آیات قرآنی کو بیان کیا گیا جس میں قرآن کی فضیلت، عظمت اور اہمیت کا ذکر ہے دراصل مکمل قرآن ہی دستور حیات ہے اختصار کی خاطر احاطہ نہ کیا جاسکا اللہ عذر قبول فرمائے۔ آمین

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

(1) ''قرآن تو مومنوں کے لئے سراسر شفا اور رحمت ہے'' (17:82)

(2) ''قرآن رحمت وانعام ہے۔ دنیا و مافیھا سے بدرجہ بہتر ہے'' (10:58)

(3) ''قرآن ایک نصیحت وہدایت ہے سارے جہاں والوں کے لئے'' (81:27)

(4) ''قرآن بابرکت کتاب ہے عقلمند اس سے نصیحت حاصل کرتے ہیں'' (38:29)

(5) ''قرآن اللہ تعالیٰ کا نازل کیا ہوا ہے اور اللہ ہی اس کا محافظ ہے'' (15:9)

ان آیات کی روشنی میں قرآن کے ہر حکم کو دستورِ حیات بنالینا چاہئے مزید رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے مطابق کہ ''تم اس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتے جب تک کہ اپنی ساری آرزوں اور خواہشوں کو میری لائی ہوئی شریعت کے تابع نہ کرلو''۔ قرآنی احکام کے ساتھ ساتھ اس حدیثِ رسول ﷺ کو عملاً ذہن نشین کرلیں۔

II تعلیم، تجارت، ملازمت (جاب) اور انفاق:

لڑکوں میں عمر کے اٹھارویں سال ایک خوابیدہ صلاحیت اُجاگر ہوتی ہے۔ وہ جانے انجانے طریقے سے اطراف واکناف کے حالات پر تبصرہ کرنا شروع کرتے ہیں کہ یہ صحیح ہے، یہ غلط ہے، یہ کیوں ہوا؟ یہ ایسا ہونا چاہئے تھا۔ وغیرہ وغیرہ یہ ایک مثبت انداز ہے۔

جب لڑکے 20 سال کی عمر کو پہنچتے ہیں تو انکو (چاہے یا نہ چاہے) عملی زندگی کے میدان میں اترنا پڑتا ہے۔ یہ عمر کا وہ مرحلہ ہے جہاں ان کو والدین اور اساتذہ کی تعلیم وتربیت۔ ماحول کے اثرات کے ساتھ ساتھ خود اپنی عقل وسمجھ سے فیصلہ کرنا پڑتا ہے۔ (جس کے لئے قرآنی احکامات بڑی اہمیت رکھتے ہیں)۔ اعلیٰ تعلیم کا حصول یا تلاش معاش ہر دو چیزیں مستقبل کے لئے بہت اہمیت رکھتی ہیں۔

عام طور سے دیکھا گیا ہے کہ اعلیٰ تعلیم میں داخلہ کیلئے یا روزگار میں سفارش کیلئے ہمکو کوئی ذریعہ ملتا ہے تو پوری طریقے سے اس پر ہی انحصار کرتے ہیں اور بھول جاتے ہیں کہ اللہ کے حکم کے بغیر کوئی سفارش نہیں کرسکتا جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''کیا ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا (اوروں کو) سفارشی مقرر کر رکھا ہے؟ آپ کہہ دیجئے کہ وہ کچھ بھی اختیار نہ رکھتے ہوں اور نہ عقل رکھتے ہوں'' (39:43) ''کہہ دیجئے کہ تمام سفارش کا مختار اللہ ہی ہے۔ تمام آسمانوں اور زمین کا راز اسی کے لئے ہے تم سب اسی کی طرف پھیرے جاؤ گے۔ (39:44) پھر ارشاد باری تعالیٰ ہے'' کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے لئے کافی نہیں

؟ لوگ آپ کو اللہ کے سوا اوروں سے ڈرا رہے ہیں، اور جسے اللہ گمراہ کردے اس کی رہنمائی کرنے والا کوئی نہیں!'' (39:36) ان تمام آیات سے صاف ظاہر ہے کہ اپنی ہر حاجت صرف اور صرف اللہ سے مانگے۔ مانگنے کے طریقے کے بارے میں رسول ﷺ کا ارشاد ہے (ترمذی ابن ماجہ)

حضرت عبداللہ بن اوفیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جسے اللہ سے کوئی حاجت ہو یا کسی بندہ سے کوئی حاجت ہو تو وضو کرے اور اچھی طرح وضوء کرے پھر دو رکعتیں پڑھ کر اللہ کی تعریف کرے اور نبی ﷺ پر درود پڑھے اور پھر اللہ سے یوں دعا مانگے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ط اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّ السَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَّا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ o (دعاء حاجت)

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے جو حلیم و کریم ہے اللہ پاک ہے جو عرش عظیم کا رب ہے سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، اے اللہ میں تجھ سے تیری رحمت کی واجب کرنے والی چیزوں کا اور ان چیزوں کا سوال کرتا ہوں جو تیری مغفرت کو ضروری کردے اور ہر بھلائی میں اپنا حصہ اور ہر گناہ سے سلامتی چاہتا ہوں اے ارحم الراحمین میرا کوئی گناہ بخشے بغیر اور کوئی رنج وغم دور کئے بغیر اور کوئی حاجت جو تجھے پسند ہو پوری کئے بغیر نہ چھوڑ۔

روزمرہ زندگی میں کئی ایسے کام آتے ہیں جس کے کرنے نہ کرنے میں پس وپیش ہوتا ہے ڈر لگا رہتا ہے کہ اگر ہم کریں تو اس کا انجام کیا ہو؟ اگر نہ کریں تو کیا ہوگا؟ ایسی صورت میں حضور ﷺ کا ارشاد نقل ہے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ ہم کو استخارہ اسی طرح (اہتمام سے) سکھاتے تھے جیسے قرآن شریف کی سورت سکھاتے تھے اور یوں ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ جب تمہیں کوئی کام درپیش ہو تو دو رکعت نماز نفل پڑھ کر یہ دعا پڑھو۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَآ اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَآ اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ فَاقْدِرْهُ لِيْ وَيَسِّرْهُ لِيْ ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَ عَاقِبَةِ

اے اللہ میں تیرے علم کے ذریعہ تجھ سے خیر مانگتا ہوں اور تیری قدرت کے ذریعہ تجھ سے قدرت طلب کرتا ہوں اور تیرے بڑے فضل کا تجھ سے سوال کرتا ہوں کیوں کہ بلاشبہ تجھے قدرت ہے اور مجھے قدرت نہیں تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو غیبوں کا خوب جاننے والا ہے، اے اللہ اگر تیرے علم میں میرے لئے یہ کام میری دنیا و آخرت میں بہتر ہے تو اس کو میرے لئے مقدر فرما پھر میرے لئے اس میں برکت فرما اور اگر تیرے علم میں میرے لئے یہ کام میری دنیا و آخرت میں شر (اور

اَمْرِیْ فَاصْرِفْ عَنِّی وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدِرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِهٖ۔ (دعاء استخارہ) برا) ہے تو اس کو مجھ سے اور مجھ کو اس سے دور فرما اور میرے لئے خیر مقدر فرما جہاں کہیں بھی ہو پھر اس پر مجھے راضی فرما۔

کبھی آپ نے غور کیا ہے کہ اللہ کی کیا کیا نعمتیں ہم استعمال کر رہے ہیں؟ اور ہمارے سامنے جو کچھ وقوع پذیر ہے وہ سب اللہ اور صرف اللہ ہی کے حکم سے ہے، غور کریں تو سمجھ میں آئیگا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ

''اللہ وہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے اور آسمانوں سے بارش برسا کر اس کے ذریعے سے تمہاری روزی کیلئے پھل نکالے ہیں اور کشتیوں کو تمہارے بس میں کر دیا ہے کہ دریاؤں میں اسکے حکم سے چلیں پھریں۔ اس نے ندیاں اور نہریں تمہارے اختیار میں کر دی ہیں۔ اسی نے تمہارے لئے سورج چاند کو مسخر کر دیا ہے کہ برابر ہی چل رہے ہیں اور رات اور دن کو بھی تمہارے کام پر لگا رکھا ہے''(14:32,33)۔ ''اسی نے چوپائے پیدا کئے جن میں تمہارے لئے گرمی کے لباس ہیں اور بہت سے فائدے ہیں اور بعض تمہارے کھانے کے کام آتے ہیں''(16:5)۔ ''اسی نے تمہیں تمہاری منہ مانگی چیزوں میں سے دے رکھا ہے اگر تم اللہ کے احسان گننا چاہو تو انہیں پورے گن بھی نہیں سکتے۔ یقیناً انسان بڑا ہی بے انصاف اور ناشکرا ہے''(اور وہ تمام چیزیں تم کو مہیا کی ہیں جسکی ضرورتکا بھی تم کو احساس نہیں)(14:34)۔ ''تمہارے رب نے تمہیں آگاہ کر دیا یہ کہ اگر تم شکر گذاری کرو گے تو بے شک میں تمہیں زیادہ دوں گا۔ اور اگر ناشکری کرو گے تو یقیناً میرا عذاب بہت سخت ہے''(14:7)۔

رزق (روزگار) حاصل کرنے کیلئے متعلقہ اللہ کے احکامات درج ذیل ہیں:

''زمین پر چلنے پھرنے والے جتنے جاندار ہیں سب کی روزیاں اللہ تعالیٰ پر ہیں وہی اسکے رہنے سہنے کی جگہ جانتا ہے''(11:16)۔ ''اللہ تعالیٰ تو خود ہی سب کا روزی رساں توانائی والا ہے اور زور آور ہے''(51:58)۔ ''اللہ کے فضل کے کسی حصہ پر بھی کسی کو اختیار نہیں اور یہ کہ (سارا) فضل اللہ ہی کے ہاتھ ہے وہ جسے چاہے دے اور اللہ ہے ہی بڑا فضل والا'' (57:29)۔ ''پھر جب نماز ہو چکے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو'' (یہاں فضل سے مراد کاروبار۔ تجارت یا روزگار میں لگ جانا) اور بکثرت اللہ کا ذکر کرو۔ تاکہ تم فلاح پاؤ''(62:10)۔ ''اللہ تعالیٰ ایمان والوں اور نیکوکاروں کی سنتا ہے اور انہیں اپنے فضل سے اور بڑھا کر دیتا ہے اور کفار کیلئے سخت عذاب ہے''(42:26)۔ ''اگر اللہ تعالیٰ اپنے (سب) بندوں کی روزی فراخ کر دیتا تو وہ زمین میں فساد برپا کر دیتے'' (یعنی اللہ ہر ایک کو حاجت وضرورت سے زیادہ دیدیتا تو اسکا نتیجہ یہ ہوتا کہ وہ ایک دوسرے کے ماتحتی قبول ہی نہ کرتے، ہر شخص شر وفساد، یعنی عداوت میں ایک سے بڑھ کر ایک ہوتا)(42:27)۔ ''جو کوئی اللہ سے ڈرتے ہوئے کام کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے مشکلات سے نکلنے کا کوئی راستہ پیدا کر دیگا۔ اسکو ایسے راستے سے رزق دے گا جہاں اسکا گمان بھی نہ جائے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرے گا اللہ اسکے لئے کافی ہے۔ اللہ اپنا کام پورا کر کے ہی رہے گا، اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کا ایک اندازہ مقرر کر رکھا ہے۔ تنگیوں کے لئے بھی اور آسانیوں کے لئے بھی، یہ دونوں اپنے وقت پر انتہا پذیر

ہو جاتے ہیں'' (65:2,3)۔ ''اللہ ہی ہے جسکی ملکیت میں آسمانوں اور زمین کی ہر چیز ہے'' (42:53)۔

ان تمام آیات کے مطالعہ سے نوجوانوں کو اللہ پر مکمل ایمان وایقان ہونا چاہئے کہ اگر ہم اللہ کے بتائے ہوئے راستے پر یعنی شریعت محمدی ﷺ پر عمل پیرا ہونے کا ارادہ کرلیں اور اللہ کے حضور میں گڑگڑا کر چپکے چپکے دعا کریں، تو اللہ ہماری دنیاوی واُخروی حاجات پورے کریگا۔(7:55)۔ ''کسی قوم کی حالت اللہ تعالیٰ نہیں بدلتا جب تک کہ وہ خود اسے نہ بدلیں جو ان کے دلوں میں ہے'' (13:11)۔ ''اللہ کی طرف رجوع کر کے ہدایت مانگنے والوں کو اللہ ضرور ہدایت دیتا ہے اور اللہ رجوع ہونے والوں کی صحیح رہنمائی کرتا ہے'' (13:27)۔ اب بتایئے اگر اللہ آپ کی رہنمائی کرے تو پھر آپ کو کس کی سفارش کی ضرورت ہے؟ بالکل نہیں ''اللہ ہی اپنے بندے کیلئے کافی ہے'' (39:36)۔ ''مومنوں کا ولی اور سہارا اللہ ہی ہے'' (3:68)۔ ''ایمانداروں کو صرف اللہ پر ہی بھروسہ رکھنا چاہئے'' (14:11)۔

آیئے! اللہ سے دعا کریں کہ اللہ ہمارے نوجوانوں کو اکل حلال فراغت رزق عطا فرمائے۔ شریعت محمدیؐ کی پابندی کر کے دین ودنیا کی سعادتیں حاصل کرنے والا بنادے آمین ثم آمین۔

انفاق فی الاسلام: اللہ کا حکم کیا ہے؟ کن کن چیزوں میں خرچ کرنا ہے؟ حقوق العباد کیا ہیں؟

ارشاد باریٔ تعالیٰ ہے ''آپ ﷺ سے پوچھتے ہیں کہ وہ کیا خرچ کریں؟ آپ کہہ دیجئے۔ جو مال تم خرچ کرو۔ وہ ماں باپ کے لئے ہے۔ رشتہ دار اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کیلئے ہے۔ اور تم جو کچھ بھلائی کروگے اللہ تعالیٰ کو اس کا علم ہے'' (2:215)۔

یہ آیت میں حقوق العباد بتلائے گئے ہیں، خرچ کرنے میں سب سے زیادہ مستحق والدین ہیں کیونکہ وہ اپنی تمام جوانی وکمائی اپنی اولاد پر خرچ کر دیتے ہیں۔ اب جبکہ بفضل تعالیٰ اولاد جوان ہو چکی تو والدین بوڑھے ہو چکے۔ اللہ کے احکام والدین کے بارے میں ملاحظہ فرمائیں خاکہ نمبر(18)

III صلہ رحمی وقطع رحمی کا بیان :

اللہ تبارک وتعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ نے رشتہ داروں کے ساتھ تعلقات قائم رکھنے اور حسن سلوک کرنے کی بڑی تاکید فرمائی ہے اور ان سے تعلقات توڑ لینے والوں کو عذاب جہنم سے ڈرایا گیا ہے۔

صلہ رحمی کا حکم: ''اللہ تعالیٰ عدل کا بھلائی کا اور قرابت داروں کے ساتھ سلوک کرنے کا (صلہ رحمی کا) حکم دیتا ہے۔ اور بے حیائی کے کاموں ناشائستہ حرکتوں اور ظلم وزیادتی سے روکتا ہے۔ وہ خود تمہیں نصیحتیں کر رہا ہے۔ کہ تم نصیحت حاصل کرو'' (رشتہ داروں کا حق ادا کرنا یعنی انکی امداد کرنا حدیث میں اسے صلہ رحمی کہا گیا ہے۔ اور اسکی نہایت تاکید احادیث میں بیان کی گئی ہے)۔(16:90)

''جو اللہ تعالیٰ کے عہد وپیماں کو پورا کرتے ہیں * اور قول وقرار کو توڑتے نہیں'' (20) ''اور اللہ نے جن چیزوں کے جوڑے رکھنے کا حکم دیا وہ اسے جوڑتے ** ہیں اور اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں۔ حساب *** کی سختی کا اندیشہ رکھتے ہیں'' (13:20,21)۔

* اللہ کے احکام بجالاتے اور اللہ نے جن کاموں سے روکا ہے رُک جاتے ہیں ۔ ** یعنی رشتوں اور قرابتوں کو توڑتے نہیں بلکہ انکو جوڑتے ہیں ۔ اور صلہ رحمی کرتے ہیں *** قیامت میں میدان حشر میں حساب کی سختی ۔

قطع رحمی گناہ کبیرہ ہے: ''اور جو اللہ تعالیٰ کے عہد کو اس کی مضبوطی کے بعد توڑتے ہیں اور جن چیزوں کو جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا ہے انہیں توڑتے ہیں اور زمین میں فساد پھیلاتے ہیں ان کیلئے لعنتیں ہیں اور ان کے لئے برا گھر ہے''(13:25)۔

IV نکاح اور اس کی ذمہ داریاں:

ہر شخص اپنے خاندان کا قوام (ذمہ دار) بنا دیا گیا ہے (تفصیلات دیکھیے: خطاب 1) آپ پر یہ بڑی بھاری ذمہ داری ہے کہ آپ دینی لحاظ سے معاشرتی لحاظ سے معاشی طور پر سماجی طور پر اپنے خاندان کو اللہ کے بتائے ہوئے احکام (دستور حیات جو قرآنی احکام ہیں) پر چلاتے ہوئے زندگی کا سفر طے کریں ۔ تو آپ کے لئے دونوں جہاں کی سعادتوں کا اللہ وعدہ کرتا ہے ۔ اگر آپ فی الوقت شادی شدہ نہ ہوں تو بھی انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب آپ کو یہ سنت ادا کرنا ہی ہے ۔ تو پھر دیکھئے کہ آپ پر اسلامی طور سے کیا ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں؟

نکاح کے خطبے میں پڑھی جانے والی آیات یہ ہیں ۔

(1) ''اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو ۔ اسکا تقویٰ اختیار کرو ۔ (وہ تمہارا رب تم پر شفیق و مہربان ہے اسکی ناراضگی سے ڈرو بھی اور اسکے احسانات کی وجہ سے اس سے محبت بھی کرو) ۔ جس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا ۔ اور اسی سے اسکا جوڑا بنایا ۔ اور ان دونوں سے بہت سے مرد و عورت پھیلا دیئے ۔ اور اس رب سے ڈرو جسکا واسطہ دے کر تم ایک دوسرے سے اپنے حق مانگتے ہو ۔ اور رشتہ و قرابت کے تعلقات بگاڑنے سے پرہیز کرو ۔ یقیناً جانو اللہ تم پر نگرانی کر رہا ہے'' (میاں بیوی کی تنہائیوں میں بھی اللہ انکی نگرانی کر رہا ہے) ۔(4:1)

قرآن مجید کی دوسری آیت جو نکاح کے موقعہ پر پڑھی جاتی ہے وہ چوتھے سیپارے میں(3:102)

(2) ''اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ سے ڈرو جیسا کہ ڈرنے کا حق ہے ۔ تم کو موت نہ آئے مگر اس حال میں کہ تم مسلم ہو''

وہ ہستی جس کی ہر حال میں ہم پر نظر ہے، جو ہمارے دل کے احساسات خیالات کو بھی جانتا ہے اس سے ہر حال میں انسان ڈرتا رہے' اس کے سامنے جواب دہی کی فکر رہے ۔ کوئی جانے نہ جانے' کوئی دیکھے یا نہ دیکھے مگر اللہ تعالیٰ ہر چیز کو جانتے ہیں ۔

مرتے دم تک ایک صاحب ایمان اللہ کی فرماں برداری کا دم بھرتا رہے اس کا اطاعت گذار رہے' اس کا جو حق اس نے مقرر کیا ہے اس کو ادا کرے' حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی نہ کرے ۔(33:70,71) ۔ ''اے ایمان والو اللہ سے ڈرتے رہو اور سیدھی بات کیا کرو ۔ اللہ تمہارے اعمال درست کر دے گا اور تمہارے قصوروں سے درگذر فرمائے گا''(70) ۔

اللہ کے سامنے جواب دہی کا احساس و خیال رہے' اس کی ناراضگی سے انسان ڈرتا رہے.....

تمہاری بات ٹھیک اور بالکل سیدھی ہونی چاہئے' اس میں ہیر پھیر نہیں ہونا چاہئے ..... جو بات کہو مضبوطی کے ساتھ کہو..... اس وقت جو قول و قرار اور ایجاب و قبول ہو رہا ہے یہ پختہ عہد ہے میثاق غلیظ ہے' سچے دل سے اس عہد کا پاس رکھنا ہوگا۔

اگر تم نے سیدھی اور ٹھیک بات کرنے کی عادت بنالی تو اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال درست فرمادیں گے..... سچائی نیکی کی طرف لے جاتی ہے اور نیکی جنت کی طرف..... سیدھی سچی بات کرنے والا دنیا میں قابل اعتماد ہوتا ہے اور اس کا یہ رویہ کامیابی کا ذریعہ بن جاتا ہے۔

سیدھی اور صحیح راہ پر چلنے والے سے کوئی کوتاہی ہو جائے تو اس پر گرفت نہ ہوگی' اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ وہ درگذر سے کام لیں گے۔

''جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے اس نے بڑی کامیابی حاصل کی'' (71)

(اللہ تعالیٰ خالق ہے' اس کی اطاعت کرنا بندے پر اللہ کا حق ہے ﴿اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ﴾ جس نے پیدا کیا اس کا حق ہے کہ حکم بھی اس کا چلے جو رسول کی اطاعت کی اس نے درحقیقت اللہ کی فرماں برداری کی..... دنیا اور آخرت کی حقیقی کامیابی اس اطاعت کے راستے پر چلنے میں ہے۔ یہ ایسا ضابطہ زندگی ہے کہ دنیا میں انسان کی زندگی کو سنوارتا ہے اور آخرت میں اجر و ثواب پاکر انسان سرفراز ہوتا ہے)۔

نکاح کے موقعہ پر پڑھی جانے والی اوپر کی تینوں آیتوں میں جو بات مشترک ہے وہ ہے تقویٰ..... تقویٰ کیا چیز ہے.....؟ تقویٰ کا مطلب یہ ہے کہ ایک دن آئے گا جب انسان کو اللہ کے سامنے دنیا میں کئے ہوئے اپنے عمل کا حساب دینا ہوگا..... اور اگر کسی کی حق تلفی کی ہے تو ایک ایک حق تلفی کا بھگتان بھگتنا پڑے گا..... یہی چیز ہے جو انسان کے دل پر ان تنہائیوں میں بھی پہرہ بٹھاتی ہے جہاں اسے کوئی اور دیکھنے والا نہیں ہوتا..... اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ چاہتے ہیں کہ جب مرد اور عورت زندگی کے سفر میں ایک دوسرے کے ساتھی بنیں تو سفر شروع کرنے سے پہلے وہ اپنے دلوں پر یہ غیبی پہرہ بٹھائیں تاکہ ان کی رفاقت پائے دار ہو..... تقویٰ کے سائے میں پلی ہوئی وہ پائے دار محبت جس میں ایک دوسرے کی وفاداری' ایثار اور خیر خواہی کے جذبات ہوں، جسم سے گذر کر قلب و روح کی گہرائیوں تک رگوں میں خون کی طرح سرائیت کر جائے۔

میاں بیوی کے خوش گوار تعلقات اور ایک دوسرے کے حقوق کی ٹھیک ٹھیک ادائیگی اس غیبی پہرے تقویٰ کے بغیر ممکن نہیں..... میاں بیوی کا رشتہ بہت نازک ہوتا ہے' دونوں ایک دوسرے کے رازدار ہوتے ہیں' جو کچھ اندر ہے وہ ایک دوسرے کے سامنے حل کر باہر آجاتا ہے۔ آدمی دوسرے کے سامنے اپنے اصلی چہرے پر نقلی چہرہ چڑھا سکتا ہے اور ہر ایک سے خوش اخلاقی کا اظہار کر سکتا ہے۔ اگر اس کے اندر یہ تقویٰ نہ ہو تو دونوں ایک دوسرے کا جینا دوبھر کر سکتے ہیں۔ ایک دوسرے سے جو تکلیفیں پہنچتی ہیں اس کا ازالہ دنیا کا کوئی دوسرا قانون نہیں کر سکتا..... بعض اوقات ایک دوسرے سے ایسی ایسی شکایتیں ہوتی ہیں جن کو اپنے کسی قریبی رشتے دار کے سامنے بھی بیان نہیں کیا جا سکتا۔ اس کا علاج اس کے سوا کوئی نہیں ہے کہ ان دونوں میں احساس رہے کہ وہ ایک دوسرے کے لئے امانت ہیں اور انہیں اس کے لئے اللہ کے سامنے جواب دہی کرنی ہے..... یہی

وہ حکمت اور مصلحت ہے جس کی وجہ سے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس اہم موقعہ کے لئے قرآن مجید کی ان آیتوں کا انتخاب فرمایا ہے

ان آیتوں کے بعد ایک مشہور حدیث پڑھی جاتی ہے جس میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ''**اَلنِّکَاحُ مِنْ سُنَّتِی**'' نکاح میری سنت اور میرا طریقہ ہے۔

اب ظاہر ہے کہ جو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہوگی اس کا رتبہ عبادت کا ہوگا۔ (اس لئے نکاح کے لئے رسول اللہ کے بتائے طریقہ پر انتخاب کرو)۔

ایک اور حدیث بھی اکثر اس موقعہ پر بیان کی جاتی ہے اور وہ بھی بڑی اہم ہے۔ اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

" أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ اِيْمَاناً اَحْسَنُهُمْ خُلُقاً وَخِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِاَهْلِه....."

''سب سے کامل ایمان والا وہ ہے جس کے اخلاق اچھے ہوں..... اور تم میں بہتر انسان وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے ساتھ اچھا ہو'' (مشکوٰۃ، باب: عشرۃ النساء)

یعنی ایمان کامل کا معیار حسن اخلاق ہے جس کے اخلاق اچھے نہ ہوں اسکا ایمان بھی مکمل نہیں ہے۔ اور اچھے اخلاق والا کون سمجھا جائے گا..... اچھے اخلاق والا وہ سمجھا جائے گا جو اپنے گھر والوں کے ساتھ اچھا ہو۔ اچھے اخلاق کا معیار یہ نہیں ہے کہ آدمی گھر سے باہر دوستوں کی مجلس میں اور عام لوگوں کے سامنے بڑا جوش اخلاق اور ہنس مکھ نظر آتا ہو لیکن گھر والوں کے ساتھ بدسلوکی کرتا ہو۔

عام طور پر خطبے کے یہ الفاظ اور ان کا مقصد شادی کے ہنگاموں میں گم ہو کر رہ جاتی ہے..... انہیں بے توجہی کے ساتھ سنا جاتا ہے اور اگر نکاح کی محفل میں لاؤڈ اسپیکر کا انتظام نہ ہو تو اکثر لوگ انہیں سن بھی نہیں پاتے..... اور عین خطبے کے وقت بھی باتیں کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ نکاح کی تقریب میں لاؤڈ اسپیکر کا انتظام ہونا چاہئے تاکہ خطبہ اور ایجاب وقبول جو پوری تقریب کی اصل روح ہے وہ پرسکون اور بااثر طریقے سے انجام پاسکے اور حاضرین خطبہ نکاح کو تقدس کی فضا میں سنیں..... اور اصل بات تو یہ ہیکہ خطبہ صرف سننا ہی نہیں بلکہ اسے سمجھنا چاہئے اور نکاح پڑھانے والے خطبہ نکاح کا مطلب اور مقصد بیان کرنے کا اہتمام کریں تاکہ عربی نہ جاننے والے اس کے مفہوم اور مدعا سے آگاہ ہوسکیں۔

حسن معاشرت اور گھر والوں کے ساتھ بہترین سلوک کا معیاری نمونہ ہمیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں نظر آتا ہے..... آپ ﷺ جس طرح باہر والوں کے ساتھ اچھے تھے' نرم دل اور ہمدرد تھے اسی طرح گھر والوں کے ساتھ بھی بہت اچھے تھے..... بعض حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر میں تشریف لاتے تھے تو سب کے ساتھ اس طرح گھل مل جاتے تھے جیسے آپ انہی میں سے ایک ہوں..... الگ تھلگ نہیں رہتے تھے' اپنے گھر میں بھی رحمت کی بادِ صبا بن کر

تشریف لاتے تھے' گھر والوں کے ساتھ ہنستے بولتے تھے' ان کی باتوں میں حصہ لیتے تھے' گھر کے کاموں میں ان کا ہاتھ بٹاتے تھے' جائز حد تک گھر والوں کی دل داری فرماتے تھے' ان کے جذبات واحساسات کا خیال رکھتے تھے۔

ایک مرتبہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمائش کی کہ یارسول اللہ میں حبشیوں کے تماشے دیکھنا چاہتی ہوں۔ آپ نے ان کو اپنے کندھے کے پیچھے کھڑا کرلیا اور اس وقت تک کھڑے رہے جب تک حضرت عائشہ نے خود نہیں کہا کہ بس یارسول اللہ میں نے دیکھ لیا۔

سیرت نبوی ﷺ کی کتابوں کا مطالعہ کریں، تو شادی شدہ پیار بھری زندگی کے بہترین نمونے آپ کے ہاتھ لگیں گے.....

''ایک مرتبہ کسی میدان میں آپ ﷺ نے حضرت عائشہؓ کے ساتھ دوڑ لگائی..... حضرت عائشہ جیت گئیں، دوسری مرتبہ پھر ایسا ہی اتفاق ہوا تو آپ جیت گئے..... آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ اُس دن کا بدلہ ہوگیا' ایک مرتبہ تم جیت گئیں ایک مرتبہ ہم جیت گئے.....''

میاں بیوی کے درمیان کیسے لطیف احساسات ہوتے ہیں اس کا اندازہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک واقعہ سے ہوتا ہے آپ ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ:

''اے عائشہ! جب تم ہم سے ناراض ہوتی ہو تو ہم سمجھ جاتے ہیں' اس وقت تم کہتی ہو رب ابراہیم کی قسم اور جب خوش ہوتی ہو تو کہتی ہو تو رب محمد کی قسم..... اس سے ہم سمجھ جاتے ہیں کہ تم ناراض ہو یا خوش ہو، حضرت عائشہؓ نے مسکرا کر عرض کیا یارسول اللہ بس آپ کا نام ہی تو حذف کرتی ہوں.....''

نکاح میں مہر کی حیثیت اور اہمیت:

نکاح جو عورت اور مرد کے درمیان ایک باعزت خدائی معاہدہ ہے اس اس کا ایک لازمی جز مہر ہے۔ مہر کی شرعی حیثیت یہ ہے کہ وہ مرد کی طرف سے اپنی شریک حیات کے لئے لازمی تحفہ ہے اور اس کا مقصد ازدواجی تعلق کے شرف کا اظہار ہے کہ یہ میاں بیوی کا جو تعلق قائم ہوا ہے، ایک محترم اور قابلِ قدر رشتہ ہے..... مہر کا مقصد یہ بھی ہے کہ شوہر یہ سمجھ لے کہ آنے والی زندگی میں اس کو اپنے اہل وعیال کی مالی کفالت کرنی ہے اور ان کے مصارف کا وہ ذمہ دار ہے..... مہر کا مقصد یہ بھی ہے کہ نکاح کے تعلق سے سنجیدگی اور اس کی اہمیت معلوم ہو جائے..... مہر اپنی شریک حیات کیلئے الفت اور یگانگت کا اظہار بھی ہے..... مہر محبت کی کلید ہے..... نکاح کی عظمت کا اظہار ہے..... یہ معاوضہ اور قیمت نہیں ہے۔ قیمت دے کر حاصل کی ہوئی چیز مملوک ہوسکتی ہے محبوب نہیں ہوسکتی.....

مہر کی شرعی طور پر اتنی اہمیت ہے کہ اگر میاں بیوی دونوں مل کر اس کو ساقط کرنا چاہیں اور یہ طے کرلیں کہ ہم نہ لیں گے اور نہ دیں گے تو وہ ایسا نہیں کرسکتے..... عورت کا اپنی خوشی سے معاف کردینا دوسری بات ہے کہ وہ اپنا حق معاف کرسکتی ہے۔

بدایۃ المجتہد میں ہے کہ:

"من جهه انه لابجوز التراضی علی القائه حیثیة العبادة" (جلد دوم صفحہ ۱۶)

''اس حیثیت سے کہ زوجین کا اس کے اسقاط پر راضی ہو جانا کہ ہم مہر نہ لیں گے نہ دیں گے جائز نہیں ہے مہر عبادت کے مشابہ ہے''

ایسا مہر جو نکاح کے فوری بعد یکمشت ادا کیا جاتا ہے اسے حرف عین کے ساتھ معجل کہتے ہیں ..... یہ لفظ عجلت ماخوذ ہے جس کے معنی جلدی ہیں، بہتر اور افضل یہی ہے کہ پورا مہر یا اس کا کچھ حصہ فوراً ادا کر دیا جائے، لیکن اگر دونوں میں یہ طے پا جائے کہ مہر بعد میں ادا کیا جائے گا تو اس کو مہر غیر معجل بھی کہتے ہیں، بہتر ہے کہ غیر معجل عند الطلب ہو کہ جب بھی بیوی طلب کرے مہر دے دیا جائے، اور اگر بعد میں دینے والا مہر مؤجل (حرف ہمزہ کے ساتھ) ہو جس میں کوئی اجل یعنی مدت مقرر ہو تو اس کی مدت متعین کر دی جائے کہ مثلاً چھ مہینے میں یا ایک سال میں مہر ادا کر دیا جائے، اس کو دین مہر کہا جاتا ہے، یہ ایسا فریضہ ہے جس کو لازمی طور پر جلد سے جلد ادا کرنا چاہئے ..... شوہر کا انتقال ہو جائے تو اس کے ترکے میں سے دین مہر ادا کرنا چاہئے۔ مہر کے معاملے میں لاپرواہی یا بغیر ادا کئے چھوڑ کر مر جانا اتنی بُری بات ہے کہ نبی ﷺ نے ایسے شخص کی نماز جنازہ پڑھنے سے انکار فرمایا ہے۔

شریعت نے مہر کی کم سے کم مقدار مقرر کر دی ہے اور اس سے زیادہ کتنا مہر ہو یہ شوہر کی حیثیت اور اس کی استطاعت پر چھوڑ دیا گیا ہے ..... مہر کی کم سے کم مقدار دس درہم ہے۔ ایک حدیث میں حضرت جابرؓ بن عبداللہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''**لامهر دون عشرة دراهم**'' یعنی مہر دس درہم سے کم نہ ہو، ایک درہم کا وزن ساڑھے تین ماشہ چاندی کے برابر ہے۔ دس درہم کی دو تولہ سات ماشہ چاندی بنتی ہے۔ گرام کے حساب سے اٹھائیس گرام چھ سو ستر ملی گرام۔

اصل میں مہر شوہر کی حیثیت اور عورت کے معیار زندگی دونوں کے مدِ نظر اتنا ہونا چاہئے جس کو شوہر آسانی سے ادا کر سکے۔

مہر کے معاملے میں بھی اسلامی شریعت نے دوسرے معاملات کی طرح اعتدال اور توازن کا ایسا راستہ اختیار کیا ہے کہ مہر نہ تو بہت ہی معمولی ہو اور نہ اتنا زیادہ ہو کہ اس کو ادا نہ کیا جا سکے۔

اوسط درجے کے لوگوں کے لئے مہر فاطمی یعنی حضرت فاطمہؓ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مہر بھی مناسب مہر معلوم ہوتا ہے۔ مہر فاطمی کی مقدار پانچ سو درہم ہے جو ایک سو اکتیس تولہ پانچ ماشہ چاندی کے برابر ہے اور گرام کے حساب سے ایک کلو پانچ سو تینتیس گرام ایک سو ساٹھ ملی گرام بنتے ہیں۔

مہر کسی بھی مالیت والی چیز کو مقرر کیا جا سکتا ہے جیسے زمین، جائداد، مکان، سونا، چاندی یا نقد روپے۔ اگر مہر فوراً ادا نہ کرنا ہو تو بہتر یہ ہے کہ وہ سکے کی بجائے سونے یا چاندی کی شکل میں ہو کیوں کہ سکے کی قدر و قیمت (Value) عام طور پر کم ہو جاتی ہے اور اس میں عورت کا نقصان ہوتا ہے۔ اس لئے بہتر یہ ہے کہ مہر اگر فوری ادا کرنا ہے تو نقد روپے کی شکل میں اور اگر فوراً ادا نہیں کرنا ہے تو اس کو سونے یا چاندی کی شکل میں ادا کیا جائے تاکہ ادائیگی کے وقت عورت کو پورا پورا مہر مل سکے۔

یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ بعض جگہ عورتیں اپنا مہر وصول کرنے میں جھجکتی ہیں ..... لیکن یہ جھجک اسی غلط فکر کی وجہ سے ہے جس نے مہر کی اہمیت کو کم کر دیا ہے ورنہ حقیقت تو یہ ہے کہ مہر عورت کا حق ہے جو اللہ اور رسولؐ نے اسے دیا ہے اور اس کے لئے اعزاز کی بات ہے۔

نکاح کے مقاصد:

کسی قانون کی صحیح اسپرٹ کو سمجھنے کے لئے اس قانون کے مقاصد کا سمجھنا ضروری ہے کیوں کہ قانون میں سب سے اہم چیز اس کا مقصد ہوتا ہے۔ مقصد کو پورا کرنے کے لئے اصول مقرر کئے جاتے ہیں اور اصولوں کے ماتحت احکام دیئے جاتے ہیں۔

اسلام میں نکاح کے مقاصد درج ذیل ہیں .....

(1) پہلا مقصد مرد وعورت کے اخلاق اور پاکیزگی کی حفاظت ..... یہ اسلام کی نگاہ میں نکاح کا اولین اور اہم ترین مقصد ہے کہ مرد وعورت دونوں کے اخلاق اور ان کی عفت وعصمت کی پوری طرح حفاظت کی جائے۔ اسلامی قانون میں ناجائز تعلق حرام ہے اور اس کی سخت سزا ہے۔ اسلام مرد وعورت دونوں کو حکم دیتا ہے کہ وہ اپنے فطری تعلق اور نفسانی خواہش کو ایسے ضابطے کا پابند بنائیں جو ان کے اخلاق کو بے حیائی سے اور انسانی تمدن کو فساد سے محفوظ رکھ سکے۔

قرآن مجید میں نکاح کی تعبیر ''احصان'' سے کی گئی ہے .....احصان کے معنی ہیں قلعہ بندی ..... نکاح کرنے والا مرد ''محصین'' یعنی قلعہ تعمیر کرنے والا ہے اور نکاح میں آنے والی عورت ''محصنہ'' یعنی اس قلعہ کی حفاظت میں آنے والی ہے۔ نکاح کا پہلا کام اس قلعہ کو مستحکم اور مضبوط کرنا ہے۔

نکاح کا دوسرا مقصد ہے نسل انسانی کی بقا اور اس کی افزائش .....

(2) نسل انسانی کی بقا اور افزائش کے خدائی منصوبے کا ذریعہ مرد وعورت کا تعلق ہے .....قرآن مجید میں فرمایا گیا ہے:

﴿ نِسَاءُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ وَقَدِّمُوا لِأَنفُسِكُمْ ﴾ ''تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں، تمہیں اختیار ہے جس طرح چاہو اپنی کھیتی میں جاؤ مگر اپنے مستقبل کی فکر کرو'' (2:223)

''اپنے مستقبل کی فکر کرو'' اس جملہ کا ایک مفہوم تو یہ ہے کہ نسل انسانی میں اضافہ ہونا چاہئے تاکہ تمہارے دنیا چھوڑنے سے پہلے تمہاری جگہ لینے والے آجائیں۔

دوسرا مفہوم یہ ہے کہ اپنی آنے والی نسل کی تربیت اور ان کے دین اخلاق کا خیال رکھو۔

والدین کی نااتفاقی کا اولاد پر برا اثر پڑتا ہے.....اگر ان میں موافقت نہ ہو تو اولاد کی تربیت اور دیکھ بھال صحیح ڈھنگ سے نہ ہو سکے گی۔

(3) نکاح کا تیسرا مقصد ہے سکون قلب اور مودت ورحمت .....یعنی یہ رشتہ مرد وعورت کے درمیان دلی تعلق کی بنیاد بنے تاکہ دونوں کی گھریلو زندگی میں وہ راحت ومسرت اور سکون قلب حاصل ہو جو انسانی تمدن کو آگے بڑھانے کے لئے ان کو طاقت وقوت فراہم کرے۔

قرآن مجید میں اس رشتے کے تعلق سے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

﴿ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ﴾ ''وہ تمہارے لئے لباس ہیں اور تم ان کیلئے لباس جسم سے متصل رہتا ہے..... پردہ پوشی بھی کرتا ہے اور راحت وآرام بھی دیتا ہے'' (2:187)

(4) نکاح کا چوتھا مقصد ہے دینی اور معاشرتی مصلحت ..... نکاح میں کبھی کوئی دینی مصلحت بھی ہوتی ہے جس کی بہترین مثال خود حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ملتی ہے کیوں کہ آپ نے بہت سی شادیاں دین کے مسائل پہنچانے اور دعوتی نقطہ نظر سے کی ہیں۔

کبھی نکاح میں کوئی معاشرتی مصلحت بھی ہوتی یہ جیسا کہ قرآن مجید میں یتیموں کے بارے میں ارشاد ہوا ہے کہ یتیموں کے حقوق کی حفاظت کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ اگر ان کی مائیں محرمات میں سے نہ ہوں تو ان سے نکاح کرلو۔

﴿ وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَىٰ فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنَىٰ وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ ﴾ ''اگر یتیموں کے ساتھ بے انصافی کرنے سے ڈرتے ہو تو جو عورتیں تمہیں پسند آئیں ان میں سے دو دو تین تین چار چار سے نکاح کرلو'' (4:3)۔

اگر نکاح اپنے مقاصد کو پورا کرنے والا ہو تو وہ کامیاب نکاح ہے..... اور کامیاب نکاح کا مطلب ہے کامیاب معاشرہ، کیوں کہ نکاح دراصل وہ تعلق ہے جس سے معاشرہ بنتا ہے..... جس طرح دیوار اینٹوں سے بنتی ہے اور اس کی ایک بنیاد ہوتی ہے، اگر بنیاد مضبوط ہو تو اس پر اٹھائی جانے والی عمارت بھی مضبوط ہوگی اور اگر بنیاد کمزور ہو تو ساری عمارت کمزور رہ جائے گی..... اس لئے اسلام نے اخلاقی اور قانونی' ظاہری اور باطنی ہر طرح سے اس بات کی کوشش کی ہے کہ نکاح کا یہ تعلق ایک جان دار تعلق ہو..... نکاح کے مقاصد کو پورا کرنے کیلئے اس نے دو اصول مقرر کئے ہیں، نکاح میں مرد کی ذمہ داریاں:

☆ پہلا اصول یہ ہے کہ نکاح کے ادارے کا نگراں یعنی قوام مرد ہے..... اس کی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ اپنی صلاحیتوں سے کام لے کر نکاح پر نگرانی رکھے کہ اس میں کسی طرح کی کوئی کمزوری اور رخنہ پیدا نہ ہو۔ اس کا پہلا فرض ہے کہ وہ اپنے بیوی بچوں کے اخراجات کا انتظام کرے اور استطاعت اور حیثیت کے مطابق ان کی ضروریات کو پورا کرے تاکہ ان کو اپنی ضرورت پوری کرنے کے لئے اپنے گھر کے نگران کے علاوہ کسی دوسرے کی طرف دیکھنا نہ پڑے..... مہر کی ادائیگی دراصل مالی کفالت کا عملی عنوان ہے۔ اپنے گھر والوں کی دل داری کے ساتھ ان کی نگہبانی، خبر گیری، ان کی دینی اور اخلاقی تربیت کا انتظام یہ سب مرد کی ذمہ داریوں میں شامل ہیں..... ان ذمہ داریوں کو ادا کرتے وقت اس کو نہایت حکمت اور تدبیر کے ساتھ کام لینا ہوگا۔ حالات اور ضرورت کے مطابق نرمی بھی اور گرمی بھی..... نہ تو زن مرید کہلائے جانے کی ضرورت ہے اور نہ وہ شیر بننے کی حاجت کہ جس کے آنے سے رُن کانپنے لگے..... بلکہ اسے صحیح معنیٰ میں ایک رفیق اور شفیق کی حیثیت سے نکاح کے اس ادارے کو کامیابی کے ساتھ چلانا چاہئے۔ جب مرد کے فرائض اور ذمہ داریاں اتنی وسیع ہیں تو ایک تھوڑا سا اختیار بھی اس کو ملنا چاہئے اور وہ اختیار یہ ہے کہ اگر تمام تر کوشش کے باوجود وہ یہ دیکھے کہ گھر کی زندگی کا نظم چل نہیں پا رہا ہے اور اس کی شریک زندگی اس کے ساتھ تعاون نہیں کر رہی ہے اور وہ یہ دیکھ رہا ہو کہ نکاح اپنے مقاصد میں کامیابی کے بجائے مکمل ناکام ہو چکا ہے تو پھر بجائے اس کے کہ وہ اس مردہ نکاح کو وبال کی طرح کھینچتا پھرے اس سے چھٹکارا حاصل کر سکے اور ظاہر ہے کہ یہ بالکل آخری منزل ہے۔

نکاح میں عورت کے حقوق:

☆ دوسری طرف عورت کا معاملہ ہے جو اگر چہ انسان ہے اور مرد کی طرح ایک ماں باپ سے پیدا ہوئی ہے مگر اپنی فطرت کے مطابق وہ شیشے کی طرح نازک اور ربر کی طرح لچک دار ہے..... اللہ تعالیٰ کو اس سے بھی کام لینا ہے..... تمدن کی گاڑی کا وہ دوسرا پہیہ ہے اور اس کی بھی اہمیت مرد سے کسی طرح کم نہیں ہے، مرد اس کے بغیر ناقص ہے نامکمل ہے اور وہ خود بھی اپنی تکمیل کے لئے مرد کی محتاج ہے، اس کی اپنی ایک شخصیت ہے' اس کی اپنی ایک پہچان ہے' اس کی اپنی فطرت کے کچھ تقاضے ہیں..... اسلام نے ان تمام چیزوں کا پورے طور پر خیال رکھتے ہوئے اس کو کچھ ذمہ داریاں دی گئی ہیں' کچھ اس کے حقوق رکھے ہیں

☆ وہ اپنے مال کی مالک اسی طرح ہے جیسے مرد اپنے مال کا مالک ہے

☆ وہ اپنی زندگی کے فیصلے میں اسی طرح آزاد ہے جس طرح مرد آزاد ہے

☆ اس کا فرض ہے کہ وہ اپنے مال کے ساتھ مرد کے مال کی بھی حفاظت رکھے اور مال کے ساتھ آبرو اور رازوں کی بھی حفاظت کرے۔

☆ اس کا کردار و عمل ایسا ہو کہ شوہر اس کو دیکھے تو خوش ہو جائے.....

☆ حقوق کے ساتھ ذمہ داریوں کا توازن اور اعتدال گھریلو زندگی کو خوش گوار بناتا ہے۔

نکاح میں والدین کی ذمہ داری:

دوسرا اصول: نکاح کے تعلق میں آپ دیکھتے ہیں کہ ایجاب وقبول یعنی مرد کے ساتھ عورت کی بھی منظوری..... یہ اتنی اہم ہے، ان کے بغیر نکاح تشکیل ہی نہیں پاتا۔

لیکن کیا یہ پہلو بھی آپ کے سامنے ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جن کی حیثیت یہ ہے کہ وہ اللہ کے پیغمبر بھی ہیں اور مسلمانوں کے سربراہ اور حاکم بھی ہیں' ان کو اللہ تعالیٰ حکم دے رہے ہیں کہ ''**وشاورهم فِي الْأَمْرِ**'' کہ اے نبی آپ اپنے ساتھیوں سے مشورہ کیا کریں..... اور آپ کا طریقہ بھی یہی تھا کہ آپ کوئی کام اصحاب کے مشورے کے بغیر نہیں کرتے تھے۔

لڑکا لڑکی جو ابھی پختگی کی منزل میں داخل نہیں ہوئے نوعمر ہیں' ناتجربہ کار ہیں، اپنے اچھے برے کو پوری طرح نہیں سمجھتے، اپنے مستقبل کے بارے میں صحیح فیصلہ کرنا اپنی ناتجربہ کاری کی وجہ سے کافی مشکل ہے۔

ماں باپ جنہوں نے ان کی پرورش کی ہے ان کے اچھے برے کی فکر کرتے ہیں، ان کی رائے اور ان کا مشورہ اگر اتنے اہم فیصلے میں شامل نہ ہو تو خطرہ ہے کہ بہت سی چیزیں نظروں سے اوجھل ہو جائیں گی۔

پھر یہ تعلق دو انسانوں کا ہی نہیں بلکہ دو خاندانوں کا ہے اور دو گھرانوں کا ہے..... اس تعلق سے رشتے داریوں کی بہت سی شاخیں نکلتی ہیں..... اس لئے اگر شریعت ان تمام گوشوں کو سامنے رکھتے ہوئے یہ کہتی ہے کہ ولی کے بغیر نکاح نہیں ہے تو یہ بالکل حق بجانب ہے۔

نکاح کے پاکیزہ تعلق کو کاروباری قسم کا تعلق بنا دینا انسانیت کی توہین ہے۔

یہ کیسا المیہ ہے کہ انسان سے زیادہ سامان اہم ہو جائے ..... جہاں تک لین دین کا معاملہ ہے اگر بیٹی کو رخصت کرتے وقت اپنی خوشی سے دلی جذبے سے ضروریات زندگی کا کچھ سامان کچھ تحفے تحائف لڑکی کے والدین اپنی لڑکی کو دے دیں یا اپنے داماد کو بغیر کسی تکلیف کے خوش دلی کے ساتھ کوئی تحفہ دے دیں تو اخلاق و مروت، انسانیت اور شریعت کے لحاظ سے ایک بالکل جائز اور مناسب بات ہے، شرعی اعتبار سے اس کے لئے کوئی مقدار بھی مقرر نہیں ہے، اگر دوسرے مقاصد نہ ہوں تو ماں باپ اپنے دلی تقاضے کے تحت جو کچھ دینا چاہیں دے سکتے ہیں۔

خرابی یہاں پیدا ہوتی ہے جب .....

لڑکے والے اور لڑکی والے ..... سامانِ جہیز ..... کو اپنی نمود و نمائش، فخر و مباہات اور اپنے اسٹیٹس کے اظہار کا ذریعہ بنا لیتے ہیں ..... لڑکے والے عملاً اس کو اپنا حق سمجھتے ہیں، امیدیں باندھتے ہیں کہ زیادہ سے زیادہ سامان جہیز ملے، کمی رہ جائے تو لڑکی والوں کو تنگ کرتے ہیں، اس ایک خرابی سے کتنی خرابیاں پیدا ہو رہی ہیں ..... کتنی لڑکیاں بغیر شادی کے بیٹھی ہیں۔

سوچ اور انداز فکر اسلامی ہو:

اصل معاملہ سوچ اور اندازِ فکر کا ہے ..... جب تک سوچنے کا انداز نہیں بدلے گا کچھ بھی نہیں بدلے گا ..... ہمیں اپنے خیالات کو ایک مرکز پر جما لینا چاہئے ..... ہمارا آئیڈیل کون ہے ..... ہمارے لئے نمونہ اور مثال کون ہے ..... وہ کون ہے جس کی زندگی قیامت تک تمام زمانوں اور دنیا کے تمام انسانوں کے لئے ''ایک مثالی زندگی'' ہے۔ پھر یہ کہ یہ مثالی نمونہ اتنا جامع ہے کہ اس نے زندگی کا کوئی گوشہ تشنہ نہیں رکھا ..... عبادت، سیاست، اخلاق، معاملات سے لے کر معاشرت تک زندگی کے تمام کام اس نے بتائے بھی کر کے دکھائے بھی ..... اس نے اپنی شادیاں ہی نہیں اپنے بچوں کی بھی کیں ..... وہ کھلا ذہن رکھنے والا ہے ..... وہ زاہد خشک نہیں خوش اخلاق ہے ..... خوشی کے موقعہ پر خوشی کے تقاضوں کو خوب جانتا ہے ..... وہ ہیں امام الانبیاء خاتم الانبیاء، سرور عالم حبیب خدا، ہمارے آپ کے رہبر و رہنما ..... حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

(1) لڑکا یا لڑکی شادی کی عمر کو پہنچ جاتے ہیں ..... اپنی ذمہ داریوں کو اٹھانے کے لائق ہو جاتے ہیں ..... آپ کہتے ہیں نیک لڑکا اور نیک لڑکی ایک دوسرے کے مناسب مل رہے ہیں تو شادی میں دیر نہ کرو ایک دوسرے کا پیام قبول کر لو ..... مال و دولت کو نہ دیکھو، ظاہری حسن پر فریفتہ نہ ہو ..... سب سے بڑا حسن حسنِ سیرت ہے، ضرورت محسوس ہو تو ذمہ دار بزرگوں کی موجودگی میں لڑکا اور لڑکی ایک دوسرے کو دیکھ بھی سکتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں سرور الانبیاء کا یہ ارشاد:

> ''حضرت مغیرہ ابن شعبہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ ..... میں نے ایک عورت کو پیام نکاح دیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ..... کیا تم نے اس کو دیکھ لیا؟ میں نے عرض کیا نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا اس کو دیکھ لو تمہارے رشتہ کی پایہ داری کے لئے یہ زیادہ بہتر ہوگا''

ایک طرف نگاہیں نیچی رکھنے' شرم وحیا' پردہ کے احکام' مرد وعورت کے آزادانہ میل ملاپ سے بچنے کی تاکید' اتفاقاً نا محرم پر نگاہ پڑ جائے تو دوبارہ جان بوجھ کر مت دیکھو۔ عفت عصمت اور پاکیزگی کی حفاظت کے سارے بندوبست ..... اور دوسری طرف اس مقدس رشتے کی پائے داری کے لئے ایک نگاہ دیکھنے کی اجازت' شرم وحیا کے ساتھ مناسب گفتگو بھی کی جاسکتی ہے وہ بھی دیکھ بھال میں شامل ہے۔ (جہاں رشتہ کرنے کا ارادہ ہو وہیں دیکھنا چاہئے)۔

منگنی یا رشتہ زبان سے وعدہ کر لینے کا نام ہے، اس میں کسی مخصوص رسم، لین دین، انگوٹھی پہنانے کی کوئی بات نہیں ہے، روزمرہ کی زندگی میں آنے والوں کی ہلکی پھلکی تواضع کر دینا جس میں کوئی دونوں میں سے کسی پر نہ ہو اس میں کوئی حرج نہیں، شریعت آپ کو ایک مناسب اور معقول حد میں اظہار مسرت سے روکتی نہیں ہے، یہ کوئی خشک شریعت نہیں ہے، مگر اس کی حدیں اسراف' فضول خرچی اور نمود ونمائش سے مت ملایئے' شریعت یہ چاہتی ہے اور اس کا یہ مطالبہ ہمارے فائدے ہی کے لئے ہے۔

انسانی رشتے سبھی اپنی اپنی جگہ بڑی اہمیت رکھتے ہیں لیکن سب سے پہلا رشتہ جو انسانوں کے درمیان قائم ہوا وہ میاں بیوی کا رشتہ تھا ..... اور اس کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ اس نے تمہاری ہی جنس سے بیویاں بنائیں تاکہ تم ان کے پاس سکون حاصل کرو اور تمہارے درمیان محبت ورحمت پیدا کر دی۔

یہ بھی سمجھنا چاہئے کہ اسلام کی نظر میں نکاح کا تعلق صرف دنیا داری کا تعلق نہیں ہے بلکہ یہ خدا پرستی کا بھی ذریعہ ہے کیوں کہ اسلام میں ترکِ دنیا کا کوئی تصور نہیں ہے، اسلئے ترکِ نکاح بھی مستحسن نہیں ہے بلکہ حقیقت میں نکاح دین کی تکمیل ہے۔ اجسم اور روح کی یہ طاقت ایک ''بامقصد عطیۂ خداوندی'' ہے اور اسے صحیح رخ پر اور ٹھیک ٹھاک حدوں میں پوری طرح کام کرنے کا موقعہ ملنا چاہئے۔

''نکاح میری سنت ہے جو میری سنت پر نہ چلے گا وہ میرا نہ ہوگا''

''اور میں عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں پس جو کوئی میرے اس طریقے سے روگردانی کرے گا وہ میرا نہ ہوگا''

''اسلام میں تجرد (غیر شادی شدہ رہنے) کی کوئی گنجائش نہیں ہے''

''اسلام میں رہبانیت (دنیا سے الگ تھلگ ہو جانا) نہیں ہے''

''جس نے اللہ کے لئے دیا اللہ کے لئے روکا اللہ کے لئے محبت کی اور اللہ ہی کے لئے عداوت رکھی اور اللہ ہی کے لئے اس نے نکاح کیا اس نے اپنے ایمان کو مکمل کر لیا''

حضرت انس ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

''جب بندہ نکاح کر لیتا ہے تو وہ اپنا آدھا دین پورا کر لیتا ہے بس باقی آدھے کے بارے میں بھی تقویٰ کی روش اختیار کرے''

نکاح کا سب سے پہلا مرحلہ ہے شریکِ زندگی کا انتخاب ..... یہ سب سے مشکل اور سب سے اہم مرحلہ ہے ..... دوسرے

رشتے جو نکاح کے نتیجے میں بنتے ہیں ان کے بنانے میں انسان کے اختیار کا دخل نہیں ہوتا وہ خود بخود بن جاتے ہیں .....مگر شریکِ زندگی کے انتخاب میں ایک حد تک انسان کا بھی دخل ہے کہ کس کو اپنا ساتھی چنے .....؟

حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

'' عورت سے چار چیزوں کو سامنے رکھ کر شادی کی جاتی ہے:

(1) اس کے مال کو دیکھ کر (2) اس کے بڑے خاندان کو دیکھ کر (3) اس کی خوب صورتی کو سامنے رکھ کر (4) اور اس کے دین کو دیکھ کر۔ تم دین دار عورت کو تلاش کر لو تمہارا بھلا ہوگا''

حضرت عبداللہ ابن عمرو ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

'' دنیا سب کی سب متاع (جلد چلی جانے والی نعمت اور سامان) ہے .....اور اس دنیا کی سب سے **بڑی نعمت نیک عورت ہے**''

شادی بیاہ میں ہم سری:

نکاح ایک سکون کی زندگی اور صالح معاشرے کی بنیاد ہے..... یہاں زوجین میں مودت و رحمت کے ساتھ زندگی بھر کی رفاقت اور ایک ہم آہنگ خاندان کی تعمیر مقصود ہے' اس لئے بوقت نکاح اس کا لحاظ ضروری ہے کہ زوجین کے درمیان اخلاق' دین' خاندان' معاشرتی طور طریق میں اتنا فاصلہ اور فرق نہ ہو کہ یہ چیزیں ان کے تعلقات میں بگاڑ کا سبب بن جائیں اور نکاح کے مقاصد فوت ہو کر رہ جائیں۔

رشتۂ ازدواج معاشرے کے لئے سنگ بنیاد کی حیثیت کا حامل ہے:

جب تعمیر کرنے والا بنیاد کا پہلا پتھر ٹیڑھا رکھتا ہے.....تو ثریا ستارے کی اونچائی تک بھی دیوار بنے گی تو ٹیڑھی ہی بنے گی، جب کسی سماج اور معاشرے میں سوچنے کا انداز بدل جاتا ہے اور دین و اخلاق' نیکی و شرافت کے بجائے دوسری چیزیں عزت و ذلت کا معیار بن جاتی ہیں تو سارا نظام درہم برہم ہو جاتا ہے.....'' صالح اقدار '' سوسائٹی کا سب سے بڑا سرمایہ ہیں۔ ان کی حفاظت کرنا ساری سوسائٹی کی ذمہ داری ہے۔ صالح معاشرہ کی بنیاد صالح خاندان اور صالح خاندان کی بنیاد '' صالح جوڑا'' ہے.....اس لئے خوب سوچ سمجھ کر قدم اٹھایئے .....ایک غلط قدم تباہی کا پیش خیمہ بن سکتا ہے' آپ کے لئے بھی اور معاشرے کے لئے بھی۔

اسلام میں عورتوں کے حقوق:

اسلام میں مردوں اور عورتوں کے حقوق تفصیل سے بیان کئے گئے ہیں۔ شرعی اور دنیوی اعتبار سے ہر ایک کو توازن کے ساتھ حقوق اور ذمہ داریاں عائد کی گئی ہیں۔ موجودہ زمانہ میں خواتین کے ساتھ جو سلوک کیا جا رہا ہے وہ اسلامی تعلیمات کے برعکس ہے کہ ان پر وہ ذمہ داریاں عائد کی جا رہی ہیں، جو دین فطرت نے ان کے لئے مقرر نہیں کیں، جس کی وجہ سے نہ

صرف خواتین بلکہ معاشرتی توازن بھی بگڑتے جارہا ہے اوراس کا بُرا اثر اولاد پر پڑ رہا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

(1) ﴿ لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوا وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ط ﴾ ''مردوں کا اس میں سے حصہ ہے جوانہوں نے کمایا۔ اورعورتوں کے لئے اس میں حصّہ ہے جوانہوں نے کمایا''

(2) ﴿ الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ بِمَا فَضَّلَ اللهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّ بِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ ﴾ ''مردعورتوں پر حاکم ہیں اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے اوراس وجہ سے کہ مردوں نے اپنے مال خرچ کئے ہیں اس میں مرد کی حاکمیت وقوامیت کی دو وجہیں بیان کی گئی ہیں ایک وہبی یعنی اللہ کی عطا کردہ، جو مردانہ قوت ودماغی صلاحیت ہے جس میں مردعورت سے خلقی طور پر ممتاز ہے''۔

دوسری وجہ کسبی ہے جسکا مکلّف شریعت نے مرد کو بنایا ہے۔ اورعورت کو اسکی فطری کمزوری اور مخصوص تعلیمات کی وجہ سے جنھیں اسلام نے عورت کی عفت وحیا اور اسکے تقدس کے تحفظ کے لئے ضروری قرار دیا ہے۔ عورت کو معاشی جھمیلوں سے دور رکھا ہے۔ عورت کی سربراہی کے خلاف قرآن کریم کی یہ قطعی اور بالکل واضح دلیل ہے، جسکی تائید صحیح بخاری کی اس حدیث سے ہوتی ہے، جس میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''وہ قوم ہرگز فلاح یاب نہیں ہوگی جس نے اپنے امور ایک عورت کے سپرد کردیئے''

(القران الکریم وترجمہ معانیہ وتفسیر الی الاردیہ شاہ فھد قرآن کریم پرنٹنگ کمپلکس)

آیت نمبر(1) اور(2) بالخصوص نوجوانوں کیلئے قابل توجہ ہیں سمجھنے کی اور عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ غور وفکر کا مقام ہے کہ وراثت میں بھی لڑکی ماں باپ کے ترکہ میں حصّہ دار ہے۔ مخصوص حالات میں بہن کی صورت میں بھی حصّہ دار ہے، لیکن اس کے باوجود شریعت نے عورت کو معاشی جھمیلوں سے دور رکھا ہے۔

قبل ازیں آپ نے IV نکاح کی تفصیلات میں پڑھا کہ ''بیوی کو چند ذمہ داریاں دی گئی ہیں، چھ اس کے حقوق رکھے گئے ہیں، وہ اپنے مال کی مالک اسی طرح ہے جیسے مرد اپنے مال کا مالک ہے، اور آیت میں اسکی وضاحت دی گئی ہیکہ مرد اور عورت کے حقوق برابر ہیں، مردعورتوں پر حاکم ہیں، اس لئے کہ وہ اپنے مال خرچ کرتے ہیں، قبل ازیں اسکی تفصیلات نکاح کے باب میں آچکی ہیں۔

VI نوجوانوں پر محرم خواتین کی ذمہ داریاں:

آپکی نگرانی میں جو محرم خواتین (جن سے) نکاح کرنا حرام ہیں (جیسے ماں، بہن، بیٹی، خالہ، پھوپی، بھانجی، بھتیجی وغیرہ) ہیں آپ پر انکی دینی تعلیم، نماز کی پابندی قرآن کی تلاوت، پردے کی پابندی اور اسلامی معاشرے کے لئے دیگر ہدایات (آپ خود علم حاصل کریں) پر عمل کروانا آپکا فرض ہے۔ پردے کے احکام عورتوں کے لئے ہیں اگر انکو باہر نکلنے کی ضرورت ہو (تعلیم حاصل کرنے کے لئے / جاب کرنے کے لئے / دیگر ضروریات کے لئے) تو وہ پردے میں حدود شرعی میں رہ

کر اپنے معاملات کریں۔ نامحرم خواتین کے بارے میں مرد کو نگاہیں نیچی رکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ پہلی نظر غلطی سے کسی نامحرم عورت پر پڑ جائے تو اللہ معاف کر دے گا لیکن دوسری عمداً نظر گرفت کا موجب بن سکتی ہے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ عورتوں (لڑکیوں) کو حکم دیتا ہے کہ عورتیں (لڑکیاں) اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی عصمت میں فرق نہ آنے دیں اور اپنی زینت کو نامحرم کے سامنے ظاہر نہ کریں بات کھری کھری کرنی چاہئے، چٹک مٹک کی چال' گفتگو سے اسلام میں منع کیا گیا ہے اس لئے کہ ایسے مرد جن کے دل میں بے حیائی کی بیماری ہے دل لگی نہ کرنے لگیں(24:31)۔

وہ نوجوان جو شرعی احکام کا احترام نہیں کرتے ہیں ان کے تعلق سے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

''جو لوگ مسلمانوں میں بے حیائی پھیلانے کے آرزومند رہتے ہیں ان کے لئے دنیا و آخرت میں دردناک عذاب ہے۔ اللہ سب کچھ جانتا ہے۔ اور تم کچھ بھی نہیں جانتے''(24:19)

اگر تم پر اللہ تعالیٰ کا فضل اور اسکی رحمت نہ ہوتی اور یہ بھی کہ اللہ بڑی شفقت رکھنے والا مہربان ہے تو تم پر عذاب اتر جاتا(24:20) ایمان والو! شیطان کے قدم بہ قدم نہ چلو جو شخص شیطانی قدموں کی پیروی کرے تو وہ تو بے حیائی اور برے کاموں کا ہی حکم کرے گا اور اگر اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم تم پر نہ ہوتا تو تم میں سے کوئی بھی پاک صاف نہ ہوتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ جسے پاک کرنا چاہے کر دیتا ہے۔ اور اللہ سب سننے والا سب جاننے والا ہے(24:21)

اللہ کے احکام مان کر عمل کرنے سے اللہ کی خوشنودی ورضا حاصل کرنے کا ارادہ ہو تو ایسے لوگوں کے لئے جنت کی بشارتیں دی گئی ہیں۔ اور اللہ کے احکامات مانتے تو ہیں لیکن عمل نہیں کرتے انکے نامۂ اعمال میں نیکیوں کی کمی کے باعث نیکیوں کا پلڑا ہلکا رہے گا اور ایسے لوگوں کے لئے آخرت میں برے ٹھکانے سے ڈرایا گیا ہے۔

یعنی صرف احکامات معلوم کر لینے سے چھٹکارا نہیں ملے گا جب تک اعمال صالحہ نہ ہوں۔ اس لئے کہ ایمان کے ساتھ ہی اعمال صالحہ کا وزن بڑھتا ہے اور نیکیوں کا پلڑا بھاری رہے گا اللہ کی رحمت سے جنت کی بشارتوں کے مستحق ہوں گے۔ مزید اللہ تعالیٰ کا خطاب نوجوانوں سے یہ ہے کہ وہ خود بھی اپنے آپ کو نیکی اور پرہیزگاری پر قائم رکھیں اور اپنے گھر والوں کو بھی نیکی اور راہ راست پر عمل کرنے کی تاکید اور تلقین کریں۔

''اے ایمان والو! تم اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں''(66:6)

VII نوجوانوں کی روحانی، اخلاقی اور جسمانی تربیت:

نوجوان اپنی صحت کا خاص خیال رکھیں۔ اسلام میں صحت مند، بہادر نوجوان کی بڑی اہمیت ہے، نوجوان تیراکی کھیل کود، ورزش گھوڑ سواری، تیراندازی اور دیگر فنون میں بھی مہارت حاصل کریں۔ حصول تعلیم کے دوران محنت سے دل لگا کر تمام علوم دینی وعصری مہارت کے ساتھ حاصل کریں۔ اگر نوجوان اپنے مضامین میں ماہر نہ ہوں تو ڈگری صرف کاغذ کی حیثیت رکھے گی کسی انٹرویو میں منتخب ہونے کی صلاحیت اُس وقت ہی رہتی ہے جب مضامین پر عبور حاصل ہو۔ ورنہ کچھ بھی ڈگریاں رکھ

کر بھی صرف Call Centers کی نوکری ہی حاصل ہوسکتی ہے۔ جس کی وجہ سے نہ تو تعلیمی ترقی ہوتی ہے اور نہ ہی زندگی میں کچھ تجربہ حاصل کیا جاسکتا ہے۔ جو مستقبل قریب و بعید میں بہت ہی تباہی کا موجب اور حسین فریب ہے۔

میں ملت اسلامیہ کے نوجوانوں کو ایک اور اہم بات کی طرف توجہ دلانا چاہتی ہوں۔ وہ یہ کہ ہر فرد قوم کا عظیم سرمایہ ہے۔ وہ کیسے؟ کسی تجارت میں سرمایہ کاری جو ہوتی ہے وہ صرف رقم سے ہوتی ہے۔ تجارت میں نفع ونقصان تو لگا ہی رہتا ہے۔ جبکہ ملت کے لئے ایک نوجوان کو تیار کرنے کے لئے 18 سے 25 سال درکار ہوتے ہیں۔ (رقم کے اخراجات کی تو بات نہیں) جب 20-25 سال محنتوں اور کاوشوں کے بعد باغیچہ میں ایک درخت بارآور ہوتا ہے تو وہ چمن کے لئے کتنا اہم ہوتا ہے؟ اگر خدانخواستہ یہ درخت تلف ہو جائے یا کوئی چرا لے جائے تو کیا اسکا موزوں بدل اتنا ہی آسانی سے ہوسکتا ہے؟ نہیں۔ اس بات کو ہمارے نوجوان سمجھنا چاہئے کہ ہر نوجوان اپنے نفس کے لئے ایک فرد ہے، لیکن ملت کے لئے ایک عظیم سرمایہ ہے جس پر 20 سے 25۔ سال کی محنت مشقت کی گئی ہے۔ اور ایک نوجوان تین نسلوں کی محنت کا حاصل ہے، یعنی ماں کے والدین، باپ کے والدین کی اور پھر نوجوان کے والدین، جس کا بھرپور معاوضہ لینے کے لئے تو صرف خوش قسمت نانا، نانی، دادا، دادی، اور والدین بقید حیات رہتے ہیں لیکن یہ بھرپور معاوضہ اگر ملت کو مل جائے تو ان تین نسلوں کے لئے ثواب کا باعث بنتا ہے۔ **(دیکھئے کتنی اہمیت ہے آپ کی!)**

لیکن ملت اسلامیہ کا یہ بہت بڑا المیہ ہے کہ ملت اپنے اس عظیم سرمایہ کو فرداً فرداً غیر اسلامی تعلیمات کی بنیاد پر غیر قوم کے سپرد کر رہی ہے، اور ارتداد کا رجحان بڑھتا جا رہا ہے یعنی نوجوان پڑھ کر جب روزگار کی تلاش میں نکلتے ہیں تو (چونکہ اللہ کی مدد سے روزگار حاصل کرنے کا شعور نہیں یعنی اگر شعور ہو تو اللہ بہتر طور پر اکل حلال کے ذرائع فراہم کرتا ہے) شیطان انہیں اپنی گرفت میں لے لیتا ہے۔ حیاء کی اور اکل حلال کی فکر کرنے کے بجائے دیگر لوازمات میں دل لگا لیتے ہیں اور IT Companies یا Communication Centre پر نائٹ ڈیوٹی کرنے سے نہ صرف صحت خراب ہو جاتی ہے (کہ اللہ نے رات کو آرام کے لئے بنایا ہے اور دن کو تلاش معاش کے لئے) بلکہ اخلاق و کردار بھی خراب ہو جاتے ہیں۔ انسان کے دشمن شیطان کو خوب اچھا موقع حاصل ہوتا ہیکہ بے حیائی کو مزین کر کے پیش کرے اور اپنے فریب میں پھنسا کر جہنم کا ایندھن بنائے۔

یہی نہیں گذشتہ چند برسوں سے ایک نیا شگوفہ فروغ پا رہا ہے۔ جس کو Valentine day کہا جاتا ہے۔ جس میں لڑکا لڑکی معشوق کی تلاش کر کے تحفہ تحائف ادل بدل کرتے ہیں۔

اللہ فحش کو منع کرتا ہے ''اللہ تعالیٰ نے صرف حرام کیا ہے ان تمام فحش باتوں کو جو علانیہ ہیں اور جو پوشیدہ ہیں اور ہر گناہ کی بات کو اور ناحق کسی پر ظلم کرنے کو اور اس بات کو کہ تم اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک ٹھہراؤ'' (7:33)۔

جبکہ شیطان فحش، بے حیائی سکھاتا ہے (2:169) اسکو اتنا مزین کرتا ہے کہ گناہ کا ارتکاب کرتے ہوئے شرمندگی نہیں بلکہ فخر محسوس کرتے ہیں۔

ملتِ اسلامیہ کی طرف سے میری دردمندانہ اپیل ہیکہ مسلم نوجوان (لڑکے/لڑکیاں) اس بے حیائی کی گندگی سے

نکلیں یہ خیال کر کے کہ Valentine day جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر مرد اور عورت کو نظر نیچی رکھنے کا حکم دیا ہے (نہ صرف مسلم بلکہ ہر انسان مرد/عورت کو) تا کہ ہر معاشرہ (نہ صرف مسلم معاشرہ) فحاشی سے محفوظ رہے۔

اسلام دین فطرت ہے، قبل ازیں آپ IV میں نکاح کے احکام پڑھ چکے ہیں، نکاح کے لئے لڑکا لڑکی ایک دوسرے کو دیکھ کر پسند کرنے کا حق رکھتے ہیں، لیکن اسکا مطلب یہ نہیں کہ لڑکا ہر لڑکی کو دیکھکر حجام کے آئینے کی طرح بدلتے جائے! نہیں۔ اسکی اجازت نہیں ہے۔ خاندان کی کوئی ذمہ دار شخصیت، اگر کوئی رشتہ جو ترجیحاً دینداری کی بنیاد پر ہو، ہر لحاظ سے پسند کرنے کے بعد، آخر نکاح کا فیصلہ کرنے کے لئے لڑکا اور لڑکی ایک دوسرے کو ایک نظر دیکھنے کی اجازت ہے، کیونکہ رشتہ طے پانے تک جو ہوائی قلعے تھے اب مضبوط و پختہ عہد میں بدلنے والے ہیں۔ اور لڑکی جو اب تک اپنے خاندان کے قلعے میں محفوظ تھی اب شوہر کے اختیار (شرعی) کے قلعے میں محفوظ رہے۔ اب دیکھئے اللہ کے واسطے سے اللہ کی امانت بیوی کی شکل میں مرد (نوجوان) کو سونپی جارہی ہے جسکی تمام تر کفالت کا عزت وعصمت کا محافظ مرد کو بنایا گیا ہے (شرعی بلحاظ احکام) اور دوسری طرف والدین کی فرمانبرداری بھی فرض کی گئی ہے۔ (دیکھئے احکام الٰہی کا چارٹ: شرک نہ کرنا اور والدین کی فرمانبرداری کرنے کے بارے میں) جب تک کہ کسی نوجوان کو ہر ایک کے بارے میں حدود و احکام معلوم نہ ہوں وہ انصاف کا میزان قائم نہیں کرسکتا۔ اور نتیجتاً گناہوں کا مرتکب بن جاتا ہے۔ کیا محترم والدین اپنے بیٹوں کے اس شرعی شکنجے کو محسوس کرسکتے ہیں جس میں اپنا لخت جگر پھنسا ہوا ہے؟ ہاں۔ صرف اور صرف شرعی احکام کے ذریعہ ہم اپنے لخت جگر کو انصاف کا میزان قائم کرنے میں مدد کرسکتے ہیں۔ (ملاحظہ ہو خطاب۔ ملت کے ماؤں اور بہنوں سے) اور جنت کی بشارتوں سے ہم کنار کرسکتے ہیں۔

ہر مرد مومن کا فرض ہے کہ وہ شرعی حدود معلوم کرے۔ بیوی کے ضروریات حسب استطاعت پوری کرے، اسے فضولیات سے بچائے، فلم بینی سے بچائے لیکن حتی الامکان تفریح کا سامان بھی میسر کرے۔ بیوی میں دین کا شعور بیدار کرے۔ خود عمل کرے اور بیوی سے بھی عمل کروائے۔

مرد کو ترازو کی ڈنڈی (جو سیدھی رکھی جاتی ہے) کی مانند عمل پیرا ہونا ہے جس کے لئے حضور ﷺ کا اسوۂ حسنہ بہترین مثال ہے (اسلامی احکام معلوم کرنا۔ اور عمل کرنا انتہائی ضروری ہے)۔ صرف اسی صورت میں سعادت دارین کے مستحق بنیں گے۔ والدین کی بھی کوشش رہنی چاہئے کہ اپنے بیٹے کو ایسی دینی تعلیم سے سنوارے کہ وہ عدل قائم کرے۔

اصلاح معاشرہ ایک ہمہ سمتی، انتھک کاوش اور نہ ختم ہونے والا کام ہے اور اس کے لئے ہر مسلم فرد کو کمربستہ ہونے کی ضرورت ہے۔ جس کے لئے امر بالمعروف ونہی عن المنکر (3:110) کا شعبہ قائم کرنے کی سخت ضرورت ہے۔ خطبہ تو بہت تفصیلی ہوگیا آیئے! اب دہرالیں کہ کن باتوں پر عمل پیرا ہونا ہے۔ انسان اپنی ہستی جانے، مقصد حیات معلوم کرے، آخرت میں جوابدہی کو ہر وقت یاد رکھے۔ یعنی ہر کام میں شرعی حدود معلوم کرتے ہوئے اُسوۂ حسنہ پر عمل پیرا ہو کر اللہ کی خوشنودی و رضا کے طلب گار رہے۔

(1) قرآن۔ دین اسلام کی بنیاد ہے۔ (2) احکام الٰہی کو حضور محمد مصطفےٰ ﷺ کے بتلائے ہوئے طریقوں (اُسوۂ حسنہ) پر عمل پیرا ہوں، اسی میں فلاح ہے۔

اُمور جن پر توجہ علم وعمل مطلوب ہیں :

(1) حصول تعلیم محنت اور لگن سے کی جائے ، نصاب (دینی وعصری) پر عبور حاصل کریں ۔

(1) حلال روزی کیلئے اللہ سے مدد حاصل کرتے ہوئے (نماز حاجت کے ذریعے) متلاشی رہیں انشاء اللہ ضرور کامیاب ہوں گے ۔

(3) اخراجات کے لئے اللہ کے احکام (2:215) وغیرہ معلوم کریں اور صرف اسی پر خرچ کریں تو آمدنی میں برکت رہے گی ، فضول اخراجات (جس کا احکام الٰہی میں ذکر نہیں ہے) اسراف میں شامل ہوتے ہیں ۔ (مسرفین شیطان کے بھائی ہیں) اللہ مسرفین کو پسند نہیں کرتا ۔ (7:31)

اخراجات میں نہ بخل کریں اور نہ حد سے بڑھ کر کریں ۔ انفاق معتدل ہو (25:67)

دنیا کی آرائش اور زیبائش پر نظر نہ جمے ۔ اللہ کی رضا وخوشنودی کا ہر وقت خیال رہے ۔

نوجوانان ملت عہد کریں کہ وہ اپنی ہونے والی دلہن کے لئے ''بولی والا بکرا'' نہ بنیں کہ یہ قوامیت پر کاری ضرب ہے ۔ اور جس سے مرد کی حاکمیت پامال ہو جاتی ہے ۔

(4) نکاح کے احکامات پر مکمل طور سے عمل پیرا ہوں کہ نکاح عبادت کا درجہ رکھتا ہے ۔ نکاح کو فحاشی کے ذریعہ نہ کرے (علانیہ وخفیہ آشنائی سے اجتناب کرے) کہ وہ عبادت باقی نہیں رہتی ! اعام طور پر دیکھا گیا ہے کہ نکاح کی تقاریب کے مصارف سے نہ صرف لڑکی والوں کو زیر بار کیا جاتا ہے ، بلکہ لڑکا بھی ولیمہ کی تقریب سے قرضہ میں ملوث ہو جاتا ہے ، جو غور طلب مسئلہ ہے ، کوشش کی جائے کہ حسب استطاعت ضروری اخراجات کریں ، اسراف سے پرہیز کریں کہ قرضہ سے زندگی دوبھر ہو جاتی ہے ۔ والدین کے حقوق اور بیوی کے حقوق ادا کرنے میں عدل وانصاف قائم رکھیں کہ کسی کی حق تلفی بھی عنداللہ موجب گرفت ہے ۔

(5) اپنے خاندان کی محرم عورتوں کی تعلیم تربیت صحیح انداز میں کریں ۔ پردہ کی پابندی کروائیں ۔ اور حدود شرعی کو ملحوظ رکھنے پر پابند کریں ۔ ان بیاہی لڑکیوں کو سل فون دلانے سے بے راہ روی میں اضافہ ہو رہا ہے ۔ اور انٹرنیٹ پر Chating سے بھی فحاشی میں اضافہ ہو رہا ہے نئے نئے واقعات ظہور پذیر ہو رہے ہیں ان دو وجوہات پر بھی توجہ دیں ۔

(6) اسلامی نقطہ نظر سے اپنی شخصیت کی اہمیت جانیں ۔ اور بے راہ روی سے بچیں ایمان کے ساتھ اعمال صالحہ کر کے اللہ کی خوشنودی ورضا کے متلاشی رہیں ۔

☆☆☆

ملت کے معزز ماؤں اور بہنوں سے گذارش

الحمدللہ طلوع آفتاب رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی کرنیں دور جاہلیت کی ظلمتوں کو چاک کرتی ہوئی خواتین کو ماں، بہن، بیوی اور بیٹی کے روپ میں عزت افزائی کی۔ خواتین کا درجہ مردوں کے برابر کیا گیا ایک درجہ فضیلت مرد حضرات کو دی گئی اور انکو قوام کا مرتبہ عطا کیا گیا۔ جس پر مومن عورت فخر کرتی ہے کہ اس درندہ صفت انسانی معاشرہ میں مرد کو باپ، بھائی، شوہر اور بیٹے کی حیثیت سے محافظ بنا کر خواتین کو معاشی پریشانیوں سے محفوظ رکھا اور سکون سے گھر کو جنت بنانے اور اولاد کی صحیح دینی تعلیم تربیت دینے کے حقوق کے احسان میں شکر گذار ہے۔

اب ہم اپنا جائزہ لیں:

ماں کی گود اولاد کی پہلی درسگاہ ہوتی ہے، اسلامی تعلیمات کی رو سے بچہ کی پیدائش کے بعد فوراً اسکے دائیں کان میں اذان دی جاتی ہے۔ اس سے ہم یہ سمجھتے ہیں کہ لاشعوری میں بھی دین کے احکام کی آوازیں کان میں گونجنا اہمیت رکھتی ہیں۔ اس لئے ہم مائیں اہتمام کرتی ہیں کہ صبح بچہ کی بیداری کے بعد انکو السلام علیکم کہیں پھر دوسرے کام کریں۔ دودھ پلانے کے وقت بھی اگر وضو نہ کرسکتی ہیں تو تیمم تو کرسکتی ہیں۔ یعنی باوضو بسم اللہ کہہ کر دودھ پلائیں جس میں ہر طرح سے برکت ہے۔ اولاد کی فطرت ماں سے بڑھکر کوئی نہیں جان سکتا۔ اسی لحاظ سے اولاد کی تربیت ماں کے گود سے شروع ہو جاتی ہے۔ جو وقت ماں کے ساتھ نومولود کا گذرتا ہے اس میں ماں کو زیادہ وقت فراہم ہوتا ہیکہ اسکو اچھی طرح سمجھے۔ ایک ہی ماں باپ کے دو بچے فطرت میں یکساں نہیں ہوتے۔ تربیت انکی فطرت سے کی جاتی ہے۔ اور اسلام دین فطرت ہے(30:30)۔ اگر فطرت کے تقاضوں کو اسلام کی روشنی میں پروان چڑھائیں تو ایسی اولاد نیک صالح اور والدین کے لئے نعمت ہوتی ہے بصورت دیگر دنیا میں عذاب اور آخرت کے لئے فتنہ۔ اللہ محفوظ رکھے۔

گذشتہ دو یا تین دہوں سے معاشی ارتقاء کی وجہ سے ہماری ماؤں بہنوں میں قناعت مفقود ہوگئی ہے اور (آجکل تو تلاش معاش کی چکر میں نئی نئی ترکیبیں سوجھتی ہیں) اللہ نے اولاد کو نعمت بنایا ہے لیکن اب اسکو زحمت سمجھ کر تلاش معاش میں حیران پریشان ہیں۔ اسکا حل کیا ہے؟ ورنہ نتیجہ کیا ہوگا؟ پھر اگر اولاد سے اللہ نوازبھی دیا تو تعلیم وتربیت کو اہمیت نہیں دی جاتی۔ جبکہ دو دہے بیشتر اگر کوئی ماں جاب کرتی تو وہ اپنی اولاد کی تربیت کے لئے اتنی کوشاں رہتی تھی کہ شاید آجکل گھریلو خواتین بھی اس امر کو اتنی اہمیت نہ دیں۔ خیر بحمداللہ زمانہ گذرتے گیا لیکن آج اولاد کو احساس ہی نہیں ہیکہ حلال آمدنی کے لئے کتنی تگ ودو محنت مشقت اُٹھانی پڑتی ہے جبکہ اخراجات کو روکنا انتہائی مشکل ہوگیا ہے۔ سب سے پہلے اسکو وجہ سمجھنے کی ضرورت ہے۔

اسلام میانہ روی سکھاتا ہے:

اپنی آمدنی میں اوسط روی اختیار کر کے پس اندازی کر کے مستقبل میں اولاد کی تعلیم وتربیت کے لئے محفوظ کی جائے۔

لیکن آج کا تو حال یہ ہے کہ شادی کر کے لڑکی والوں کو زیر بار ہی نہیں کرتے بلکہ شادی کی تیاری و ولیمہ میں لڑکا بھی جو قرضدار ہو جاتا ہے وہی سب سے بڑی پریشانی کا باعث ہے کیا یہ صحیح نہیں ہے؟

اگر ہم خواتین پردے کی پابندی کریں اور نظافت کا اہتمام کریں تو بہت حد تک اخراجات قابو میں آجاتے ہیں۔ ویسے مرد حضرات ڈریسنگ وغیرہ کو اتنا زیادہ اہمیت نہیں دیتے جتنا کہ خواتین دیتی ہیں اور خواتین اپنے بیجا اسراف سے اپنی نجی ازدواجی زندگی میں جو میٹھا زہر گھول رہی ہیں اللہ رحم کرے کہ جلد ہوش آجائے اور اسکا علاج ہو۔ و۔ نہ Credit Cards کا جو شگوفہ نکلا ہے اس سے خواتین کی فرمائشوں کی وجہ سے صاحب خانہ سودی قرضہ میں ملوث ہو جائیں تو زندگی اجیرن ہو جائے گی اور لازماً بچوں کی تعلیم کے اخراجات اُٹھانا مشکل ہو جائے گا کیونکہ آمدنی ہی سے سود منہا ہو جاتا ہے اور سود کا قرضہ بڑی لعنت ہے۔ اب اور دیکھئے تو پتہ چلتا ہیکہ اخراجات کی پابجائی کے لئے خواتین باہر نکلتی ہیں انکی آمد و رفت ڈریسنگ کے اخراجات وغیرہ پر غور کریں تو باقی جو بچتا ہے وہ اولاد کی تعلیم سے زیادہ تربیت کو داؤ پر لگا کر حاصل کیا جاتا ہے یہ بڑے غور و فکر کی بات ہے؟

آجکل معاشی ذرائع سکڑتے جارہے ہیں اور جاب اگر آسانی سے مل سکتا ہے تو وہ ہے Call centres یا Moble Services جہاں پر رات کی ڈیوٹی انجام دینی پڑتی ہے، جن میں نہ تو ذہنی نشوونما ہوتی ہے اور نہ ہی تعلیمی ترقی، اور ان دو جگہوں کے جابس پر غور کریں تو مرد و زن کا اختلاط اتنا وافر ہے کہ مسلم لڑکے و لڑکیاں غیر مسلموں سے دوستی بڑھاتے بڑھاتے "Valentine day" منانے لگتے ہیں اور حالات شاہد ہیں کہ غیر مسلموں سے بیاہے جارہے ہیں، پہلے تو روزگار کا المیہ ہے اور اگر روزگار مل جائے تو اقدار میں انحطاط کی وجہ سے قوم ہر لحاظ سے تنزل پذیر ہوتی جارہی ہے اور دن بدن عظیم سرمایہ کھوتی جارہی ہے۔

مسلم لڑکیوں (کنواری رنو بیاہتا) کے لئے Call Centre کی نوکری زہریلا اثر رکھتی ہے۔ شرعی اعتبار سے تو یہ حرام کا درجہ رکھتا ہے وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ رات کو آرام کیلئے بنایا ہے، اور دن کو تلاش معاش کیلئے (27:86)۔ رات کے تاریک ماحول میں فطرتِ انسانی کے زیر اثر خواتین کا (مخلوط) نوکری کرنا کیا معنی رکھتا ہے۔ کیا آپ اس ماحول و معنی خیز انداز میں سمجھ سکتے ہیں؟ مزید یہ کہ جب نو بیاہی لڑکیاں ایسے جاب کرتی ہیں تو دورانِ حمل (بسنے والی) ماں کو جو رات کی نیند کی اہمیت ہے میسر نہیں آتی اور نومولود کو جو نئے نئے بیماریاں لاحق ہیں ڈاکٹرس خود اسکے علاج کیلئے پریشان ہیں۔

کیا مائیں اسطرح نوکری کر کے اپنی اولاد کی صحت کو داؤ پر نہیں لگا رہی ہیں؟ کیا یہ ملت اسلامیہ کا نقصان نہیں ہے۔ سوچئے غور کیجئے۔ اور صحیح قدم اٹھایئے!

اسکی کیا وجہ ہے؟ ہمارے فرزندان و دختران کو انکے وجود کی اہمیت سمجھانا اور مومن بن کر رہنے کا شعور پیدا کرنا کیا ہمارا کام نہیں؟ کیوں ہم اسلامی تعلیمات سے خود کو لاعلم و لاعمل رکھ کر اپنی نسل کی تباہی کر رہے ہیں؟ اسی وجہ سے دنیا میں ذلت و رسوائی اُٹھا رہے ہیں اور آخرت میں اس کے لئے جوابدہ ہوں گے کہ نہیں؟

﴿إِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ﴾ "کسی قوم کی حالت اللہ نہیں بدلتا جب تک کہ وہ خود اسے نہ بدلیں جو ان کے دلوں میں ہے"۔

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی نہ ہو جسکو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا (علامہ اقبال)

بچے پیدائش کے 2 سال تک اطراف واکناف کے ماحول کا جائزہ لیتے رہتے ہیں پھر وہ اپنی زبان میں گفتگو شروع کرتے ہیں جو سب سے پہلے ماں اور پھر باپ سمجھتے ہیں، انہی دو سالوں میں ہی اسلامی تربیت شروع کر دی جائے پہلے اسم اللہ ۔ پھر کلمہ توحید ''**لا الـہ الا اللـہ**'' ہاتھ سے توحید کے اشارے سے ۔ گھر کا ماحول اسلامی رہے، ماں کا نماز پڑھنا بچوں کی نظر میں رہے، ماں کا قرآن پڑھنا بچوں کے کان میں گونجے ۔ TV اور پکچرس کے گانے نہیں ۔

ذکر کے ترانے ''**حسبی ربی جل اللـہ ، مافی قلبی غیر اللہ ، نورمحمد صلی اللہ ، لا الہ الا اللہ**'' سنائے جائیں، لیکن مشاہدہ یہ ہے TV کے گانوں پر بچہ ڈسکو ڈانس بھی کرنے لگتا ہے ۔ والدین بچہ کی نقالی کی ستائش کر کے خوش ہوتے ہیں جسکی وجہ سے بچہ کی ہمت افزائی ہوتی ہے اور نتیجہ بے حیائی سامنے ہے ۔ زیر نظر قرآنی آیات کے مجموعے کا لب لباب یہ ہے کہ بے حیائی سکھانا شیطان کا کام ہے ۔(2:169) جبکہ اللہ فحش سے منع کرتا ہے ۔(7:33)

آج کل یہ ایک مثبت علامت ہے کہ لڑکیاں زیادہ تر پردہ کی پابندی کرنے لگی ہیں ۔ اللہ نیک ہدایت دے ۔ لیکن شرعی حدود کی تعلیم ابھی مفقود ہی معلوم ہوتی ہے ۔ کالجوں میں برقعہ نکال کر غیر مسلم کلاس میٹس سے اتنی فری ہو جاتی ہیں کہ نظر پڑنے پر کافی سے زیادہ ہی سمجھانا پڑتا ہے، ماں کا فریضہ ہے کہ بیٹی جب گھر سے باہر تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے نکلے تو اسکو اسلامی انداز گفتگو سکھائے ۔ یعنی مختصر کھری کھری بات تیز لہجے میں کرنا چاہئے کہ کسی کو دلگی کا موقع نہ ملے ۔ اور سب اپنی اپنی حدود میں رہیں ۔

''جو لوگ مسلمانوں میں بے حیائی پھیلانے کے آرزومند رہتے ہیں ان کے لئے دنیا و آخرت میں دردناک عذاب ہے اللہ سب کچھ جانتا ہے اور تم کچھ بھی نہیں جانتے'' (قرآن نے بدکاری کو بھی فاحشہ قرار دیا ہے اور بدکاری کی جھوٹی خبر کی اشاعت کو بھی اللہ تعالیٰ نے بے حیائی سے تعبیر فرمایا ہے)(24:19) ۔

محترم ماؤں سے گذارش ہیکہ وہ اپنی لڑکیوں کے کردار کو جانچتے رہیں ۔ جانچنے کی صلاحیت پیدا کرنے کی ضرورت ہے ۔ انکے گھر میں رہنے کی مصروفیت کے رنگ ڈھنگ سے اندازہ کر لیا جا سکتا ہے ۔ غالباً ہم اپنی لڑکیوں پر ضرورت سے کچھ زیادہ ہی بھروسہ کر بیٹھتے ہیں اسی طرح اپنے فرزندوں پر بھی نظر رکھنی چاہئے ۔ چونکہ ماں اپنے بیٹے کی فطرت جانتی ہے انکے حرکات سکنات کو بڑی گہری نظر سے جانچ کر سکتی ہے، یہ تو حقیقت ہے کہ ماں اولاد سے زیادہ قریب رہتی ہے اگر وہ اپنا فرض صحیح سے ادا نہ کر سکی تو آخرت میں تو جوابدہ ہے ہی، دنیا میں بیٹے کے لئے صحیح اسلامی رفیق حیات چننے سے بھی محروم ہو جاتی ہے اور بیٹی کی صحیح اسلامی تربیت نہ کرنے کی وجہ سے بے عزتی اور تضحیک یقینی ہے غور و فکر کا مقام ہے!

مائیں اپنی لڑکیوں کو درج ذیل اللہ کے حکم کی طرف توجہ دلائیں ۔ ایسی تربیت دیں کہ لڑکی اس قناعت کیساتھ رہے کہ شوہر مزید تین ہم سر لے آئے (یعنی مزید تین نکاح کرے) تو بھی اللہ کا حکم قبول کرنا ہے ۔ اعراض کرنے سے ایمان متزلزل ہو جاتا ہے ۔

ہاں حدودِ شرعی میں ہر بیوی حقوق کا مطالبہ کر سکتی ہے اور مساوی حقوق حاصل کر سکتی ہے ۔

''اگر تمہیں ڈر ہو کہ یتیم لڑکیوں سے نکاح کر کے تم انصاف نہ رکھ سکو گے تو عورتوں میں سے جو بھی تمہیں اچھی

لگیں تم ان سے نکاح کرلو۔ دو دو۔ تین تین۔ چار چار۔ لیکن اگر تمہیں برابری نہ کر سکنے کا خوف ہو تو ایک ہی کافی ہے۔ یا تمہاری ملکیت کی لونڈی یہ زیادہ قریب ہے کہ (ایسا کرنے سے ناانصافی) ایک طرف جھک پڑنے سے بچ جاؤ'' (4:3)

(تفسیر ملاحظہ ہو) عام طور پر مرد حضرات جو اس آیت سے فائدہ اُٹھانا چاہتے ہیں پہلے حصے پر نظر کر کے دوسرا حصہ نظرانداز کر دیتے ہیں، جو دنیا میں ذلت اور رسوائی اور آخرت میں شدید ترین عذاب ہے۔(2:85) بعض احکام مان کر بعض احکام چھوڑنے والوں کو سزا)

ماؤں سے یہ بھی گذارش ہے کہ اللہ کے احکامات نکاح کے بارے میں جو سورہ بقرہ۔ سورہ نساء۔ سورہ النور۔ سورہ احزاب اور سورہ طلاق وغیرہ وغیرہ میں تفصیل کیساتھ بیان کئے گئے ہیں اپنی بیٹی کو تعلیم دیں اور سورہ نساء آیات 125-130 اچھی طرح ذہن نشین کروائیں۔

آجکل کے حالات ہر کسی پر واضح ہیں۔ لڑکیاں شادی کے وقت جو اپنی زندگی کا معیار (خوابوں میں) سوچتی ہیں۔ وہ عملی زندگی میں مسیر نہ ہو تو فوراً خلع رطلاق کیلئے تیار ہو جاتی ہیں، خلع رطلاق اگرچہ جائز ہے لیکن اللہ کے نزدیک سخت ناپسندیدہ عمل ہے۔ اسی لئے تو اُسوۂ حسنہ میں ایسی ایک مثال بھی نہیں ملتی۔ غور وفکر کا مقام ہے!

والدین کو چاہئے کہ اولاد کو عملی زندگی میں محنتیں ومشقتیں جھیلنے کے قابل بنائیں کہ عملی زندگی کی تلخیوں سے ہمت نہ ہار دیں۔ یہ تربیت کا بہت اہم پہلو ہے۔ مشاہدہ ہے کہ والدین اولاد کے لئے مال و جائیداد کا ذخیرہ کرتے ہیں اس ذخیرہ سے بہتر یہ ہیکہ اولاد کی تربیت میں خود اعتمادی' خود معماری اور خودداری کے شعور کو بیدار کریں جو کہ قوام (النساء 34) کی صفات ہونے چاہئیں۔ اپنے لڑکوں پر آپ غور کی نظر ڈالیں تو سمجھیں گی کہ 18 سال کے بعد انکی سوچ میں تبدیلی آجاتی ہے۔ ایسی تبدیلی کہ وہ لوگوں کی غلطیاں نکالنے لگتے ہیں۔ یہ ایک معنوں میں اچھی علامت ہے۔ اس وقت انکو سمجھانے کی ضرورت ہے کہ ایک ڈائری لکھنے کی عادت ڈال لیں، وہ جس میں کسی کی اچھی بات نوٹ کرلیں اور اسی پر عمل کریں اور کسی کی نادانی، غلطی دیکھیں تو فوراً وہ بھی نوٹ کرلیں مگر ساتھ ہی ساتھ اس کا مثبت متبادل تلاش کریں اور اس پر عمل کریں بقول :

''سمجھدار لوگ عقل مند سے بھی عقل سیکھتے ہیں اور نادانوں سے بھی عقل سیکھتے ہیں''

ماؤں اور بہنوں سے دردمندانہ ومخلصانہ گذارش ہیکہ اکل حلال کے لئے اللہ سے گڑگڑا خلوص دل سے دعا مانگیں اور انفاق کا اہتمام کریں دیکھئے (2:215) ۔ (92:5-13)۔(2:265) ان سب آیات میں اللہ کے احکام پر اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے خرچ کرنے کا حکم ہے۔ اور محارم (حرام کاموں یعنی دکھاوے کے لئے اسراف کرنا) سے بچنے کی تلقین ہے۔ اس آیت (30:31) میں اللہ کا حکم ہے کہ نگاہیں دنیا کی آرائش میں نہ لگنی چاہئے۔ ہماری فکر تو قرآنی احکام کے مطابق انفاق کی ہونی چاہئے یعنی قرآن میں کن کن مد پر خرچ کرنے کا حکم دیا ہے، اس کو معلوم کر کے اس پر عمل کرنا ہے۔ اگر آپ ایک تلخ حقیقت جاننا چاہیں تو وہ یہ ہے کہ اپنی آمدنی سے ضروریات پوری کرنے کے بعد اور اللہ کے احکام پر خرچ کرنے کے بعد

تقاریب اور شادی نکاح وغیرہ بالکل معمولی اور سیدھے سادھے طریقے سے کرنے کا حکم ہے جس میں فریقین کی بھلائی ہے۔

مسلمان کو اس بات پر ایمان کامل رکھنا چاہئے کہ زمین و آسمان کی ہر چیز اللہ کی ملکیت ہے۔ اللہ کا حکم ہے کہ حلال ذرائع سے آمدنی حاصل کرو۔ اپنی آمدنی کن افراد پر خرچ کرنا چاہئے، اللہ کا حکم اس آیت (2:215) میں اور تفصیلات آیت (2:177) میں دیئے گئے ہیں۔

آپ سب سے گذارش ہے کہ تمام ابواب غور وفکر سے پڑھیں جانچیں کہ اپنا کیا مقام ہے؟ باب سوم میں ''قبر کا راز لاش کا حال'' کا ذکر کیا گیا ہے جس کی تصاویر انٹرنیٹ پر موجود ہیں۔ اگر ہم اس مخلوق کی جس میں انسان کا حق سب سے بڑھکر ہے، حق تلفی کریں ظلم زیادتی کریں تو قبر میں میت رکھتے ہی عذاب قبر شروع ہو جاتا ہے۔ یہ چیزیں غیب پر ایمان لانا ہے۔ ورنہ ایمان مکمل ہی نہ ہوگا۔

اپنی لڑکیوں کو قناعت پسندی، کفایت شعاری، سگھڑ گھر گرہستی کرنے والی بنائیں۔ اگر لڑکی قانع ہو تو شوہر کی آمدنی میں بھی برکت رہے گی اور اسلامی علم حاصل کرنے سے لڑکی ٹھنڈی چھاؤں میں سکون وقناعت کی زندگی گذار کر اولاد کی صحیح تعلیم وتربیت کریگی جس سے انشاء اللہ ہر گھر نمونہ جنت بن جائیگا۔ حرص ولالچ کی انتہا نہیں حدیث شریف ہے کہ اگر انسان کو دو احد کے پہاڑ برابر سونا بھی دیدیا جائے تو وہ اور اتنا ہی طلب میں رہیگا۔ (ترمذی۔ بخاری)

قناعت پسندوں کی عبادت میں خشوع وخضوع حاصل ہوتا ہے کیونکہ قناعت کرنے سے اللہ راضی رہتا ہے اللہ سے صبر اور شکر کی نعمتوں کے طلب گار رہنا چاہئے کہ فلاح حاصل ہو۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ''اگر تم اللہ کے بتلائے ہوئے احکامات پر خرچ کرو گے (شیطان کی پیروی نہ کرو کہ وہ فقیری سے ڈراتا ہے) تو اللہ اپنے فضل سے حلال روزی کی اتنی وسعتیں دے گا جہاں سے تم کو گمان بھی نہ ہو'' (65:3)۔ ایمان میں مضبوطی پیدا کریں اللہ کے دیئے پر قناعت کریں۔ لڑکیوں کے لئے نمازی لڑکے ڈھونڈیں۔ آجکل تو صرف یہ دیکھا جارہا ہے کہ ڈگری کیا ہے۔ تنخواہ کتنے ہزار ریال ہے۔ پھر نئی نویلی دلہن کو یہ فکر ہو جاتی ہے کہ کوئی اسکی آمدنی میں حصہ دار نہ بنے اللہ کے احکام بھول جانے والے شیطان کے پیروکار ہیں جنکا دائمی ٹھکانہ جہنم ہے، یاد رکھنا چاہئے کہ قطع رحمی گناہ کبیرہ ہے۔ قطع رحمی کرنے والوں کو اللہ گمراہ کرتا ہے۔ (2:26,27)

ماؤں اور بہنوں سے استدعا ہے کہ اللہ سے حلال رزق کے طلبگار رہ کر انفاق سمجھانے کی وجہ یہ ہے کہ جوڑے گھوڑے کی لعنت سے اپنے آپ کو اپنی اولاد کو بچا کر اللہ کی جنت کے مستحق بنئے، حدیث نبویؐ ہے ''دنیا مومن کے لئے قید خانہ اور کافر کیلئے جنت ہے'' اس مجموعہ میں باب 4 میں دنیا کی حقیقت اور دنیا کے طلبگاروں کے لئے آیات جمع کی گئی ہیں۔ وقت بہت نکل چکا اب جو حیات زندگی ہے اللہ کرے ہر مسلمان مرد عورت لڑکا لڑکی کو احکام شریعت کے علم سے نوازے عمل کی قوت وحوصلہ عطا فرمائے، آمین۔ ثم آمین۔

آجکل تقریباً ہر معاشرے میں خانہ جنگی ہے، قطع رحمی کا سلسلہ بڑھتا ہی چلا جارہا ہے جو کوشش کررہے ہیں ان کو ہی ''منہ کی''

کھانا پڑ رہا ہے خیر اللہ کی رضا کے لئے امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے لئے ہر تلخی کو صبر سے برداشت کرنے کا مصمم ارادہ رہے تو اللہ ضرور مدد کرے گا۔

اس آیت (21:18) میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ''بلکہ ہم سچ کو جھوٹ پر پھینک مارتے ہیں پس سچ جھوٹ کا سر توڑ دیتا ہے اور وہ اسی وقت نابود ہو جاتا ہے تم جو باتیں بناتے ہو وہ تمہارے لئے باعث خرابی ہے''۔ (یعنی تخلیق کائنات کے مقاصد میں سے ایک اہم مقصد یہ ہے کہ یہاں حق و باطل کی جو معرکہ آرائی اور خیر و شر کے درمیان جو تصادم ہے اس میں ہم حق اور خیر کو غالب اور باطل اور شر کو مغلوب کریں گے، چنانچہ ہم حق کو باطل پر یا سچ کو جھوٹ پر یا خیر کو شر پر مارتے ہیں جس سے باطل جھوٹ شر کا بھیجا نکلجاتا ہے اور چشم زدن میں وہ نابود ہو جاتا ہے یعنی اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ جب ظلم و زیادتی حد سے بڑھ جاتی ہے تو اسلام (حق) غالب آجاتا ہے۔ یہ اللہ کی سنت (طریقہ) ہے)۔

''یہاں تک کہ جب ہم نے ان کے آسودہ حال لوگوں کو عذاب میں پکڑ لیا تو وہ بلبلانے لگتے ہیں''۔(64) ''آج مت بلبلاؤ یقیناً تم ہمارے مقابلہ پر مدد نہ کئے جاؤ گے''۔(65)(23:64,65) (تفسیر: عذاب تو آسودہ اور غیر آسودہ حال دونوں کو ہی ہوتا ہے، لیکن آسودہ حال لوگوں کا نام خصوصی طور پر شاید اس لئے لیا گیا ہے کہ قوم کی قیادت بالعموم انہی کے ہاتھوں میں ہوتی ہے وہ جس طرف چاہیں قوم کا رخ پھیر سکتے ہیں۔ اگر وہ اللہ کی نافرمانی کا راستہ اختیار کریں اور اس پر ڈٹے رہیں تو ان کی دیکھا دیکھی قوم بھی ٹس سے مس نہیں ہوتی اور توبہ و ندامت کی طرف نہیں آتی دنیا میں عذاب الٰہی سے دوچار ہو جانے کے بعد کوئی چیخ پکار اور جزع فزع انہیں اللہ کی گرفت سے چھڑا نہیں سکتی۔ اسی طرح عذاب آخرت سے بھی انہیں چھڑانے والا یا مدد کرنے والا کوئی نہیں ہوگا)۔

ہر ماں اپنے لڑکے کو تربیت دے کر محنت سے اکل حلال کما کر قناعت سے اللہ کے احکام پر خرچ کرے دکھاوے سے بچے اور لڑکی والوں کے سامنے بھیک مانگ کر اپنی خودداری (قوامیت) کو پامال نہ کرے۔ اللہ نے ''الرجال قوامون'' کی جو فضیلت عطا فرمائی ہے اس کے حقدار بنیں۔ ایک لڑکا ایک خاندان کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ اسلامی احکام کے علم و عمل سے، دنیا کی تعلیم و تربیت سے معاشی ذرائع حلال کمائی حاصل کرنے کا لڑکوں میں خودداری کا جذبہ پیدا کریں۔ اپنے پاؤں زمین پر جما کر رہنے اور دوسروں کو سہارا دینے کی تعلیم دیں، صرف اور صرف اللہ ہی سے ہدایت مانگنا ہے۔(42:13)

اللہ جب کسی کو ہدایت کے راستہ پر ڈال دینا چاہتا ہے تو اسکا سینہ اسلام کے لئے کھول دیتا ہے آیئے دعا کریں۔

''اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا نَوِّرْ قُلُوْبَنَا بِالْاِیْمَانِ وَاشْرَحْ صُدُوْرَنَا لِلْاِسْلَامِ''

''اے ہمارے رب ہمارے دلوں کو ایمان سے منور کر دے اور ہمارے سینوں کو اسلام کے لئے کھول دے۔ آمین ثم آمین''

اب آخر میں مزید ایک موضوع پر تحریر کرنا چاہوں گی، وہ ہے اپنے لڑکا رلڑکی کی شادی اور انصاف!

اپنی لڑکی کی شادی کے لئے نیک لڑکا جو پنجوقتہ نماز کا پابند ہو خوف خدا رکھتا ہو اسکو ترجیح دیجئے۔ یہ خاص طور سے اس لئے

تحریر ہے کہ دیگر چیزوں کو تو سب دیکھتے پرکھتے ہی ہیں اور جو قابل غور چیز ہے آجکل اسکو بہت زیادہ ہی نظر انداز کر دیا جارہا ہے۔ اگر لڑکا لڑکی کو معلوم ہو جائے کہ رشتوں کی پسندیدگی کا معیار اسلام پر عمل کرنا ہے پنجوقتہ نماز کی پابندی ہے تو پھر نوجوان (لڑکے لڑکیاں) اس معیار میں اعلیٰ سے اعلیٰ ہونے کی کوشش کریں گے جو اصلاح معاشرہ کی جڑ ہے۔ اس جڑ کو تقویت پہنچانا مسلم والدین کا فریضہ ہے۔

لڑکے کے لئے لڑکی کی تلاش میں بھی دین ہی کو (اسلامی نقطہ نظر سے) ترجیح دینی چاہئے۔ اکثر و بیشتر دیکھا گیا ہے کہ کہیں لڑکی دیکھ کر آتے ہیں تو تشبیہ بیان کرنے کے لئے ایسے الفاظ بیان کئے جاتے ہیں کہ رونگھٹے کھڑے ہو جائیں۔ ہم کو معلوم ہونا چاہئے کہ ''اللہ تعالیٰ ماں کے پیٹ میں تمہاری صورتیں جس طرح کی چاہتا ہے بناتا ہے اس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں وہ غالب اور حکمت والا ہے'' (3:6) یعنی آپ جو تشبیہ بیان کر رہے ہیں وہ اللہ کی تخلیق پر انگشت نمائی ہے۔ جو ہو گیا اس کے لئے اللہ کے حضور توبہ چاہیں اور آئندہ اس سے بچنے کی کوشش کرتے رہیں۔ اس لئے کہ ہر چیز اللہ کے اختیار میں ہے کسی کا مذاق اُڑانے والے کا حال اسی طرح کر دینے پر اللہ پوری قدرت رکھتے ہیں، لیکن اکثر لوگ بے علم ہیں۔ اسلام میں عورت کے حقوق کو پامال کرنے والے مرد سے زیادہ خود خواتین ہی ہیں مشاہدہ کیجئے تو پتہ چلے گا ایک ماں اپنی بیٹی کو بیاہتی ہے تو دل میں آرزوئیں رکھتی ہے کہ بیٹی ہر طرح خوش خرم آباد بامراد رہے۔ لیکن جب لڑکے کو بیاہ کر بہو کو گھر لاتی ہے تو اسکا انداز فکر بالکل ہی بدل جاتا ہے۔ سب سے پہلے گھریلو ذمہ داریاں اتنی ڈالدی جاتی ہیں جو بالفرض خود پر پڑیں تو سہہ نہ سکیں اس صورت میں وہ اپنا زمانہ یاد کر کے مثال دیتی ہے یہ انصاف نہیں ہے، بدلہ اسی سے لیا جائے جس نے آپ پر ظلم کیا ہے اور بدلہ اتنا ہی لینا چاہئے جتنا کہ ظلم ہوا ہے اگر بڑھ جائے تو پھر ظالموں میں شمار کئے جاؤ گے اور معاف کر دینا بہتر ہے۔ (42:41,42) اس لحاظ سے اگر اپنا دور یاد کر کے بہو پر وہی مظالم ڈھائیں گے تو اللہ کے نزدیک ظالموں میں شمار ہو جائیں گے۔ اور ''یاد رکھو ظالموں پر خدا کی لعنت ہے'' (11:18) جس کو برداشت کیا ہے اس صبر کے اجر کو پامال ہونے سے بچایئے۔ بہو کے ساتھ عدل قائم کیجئے کہ اللہ عدل کو پسند کرتا ہے۔ اور عدل کو قائم کرنے والا قدرت والا ہے۔ ناانصافی سے فساد پیدا ہوتا ہے۔ اور اللہ فسادیوں سے محبت نہیں کرتا (5:64)

آپ کے گھر آنے والی بھی کسی کی لخت جگر ہے۔ وہ بھی کچھ آرزوئیں لیکر آئی ہے، اسی طرح جس طرح آپ کی بیٹی وداع ہونے کے وقت آرزوئیں رکھتی ہے، اپنے بیٹے کی راحت کے لئے اپنی بہو کا خیال رکھئے۔ اس لئے کہ بہو آپکے بیٹے کے اختیار میں اور لخت جگر اللہ کی گرفت میں ہے سمجھئے۔ غور و فکر کا مقام!

اسلام میں والدین کا بہت اونچا مقام ہے۔ ملاحظہ فرمائیں خاکہ نمبر (18)

اپنے لخت جگر کو اسکی شادی کے بعد بہت ہی عدل کے ساتھ زندگی گذارنا ہے۔ مرد ترازو کے دو پلڑوں کے درمیان سیدھی رکھی جانیوالی ڈنڈی کی طرح ہے۔ ایک طرف اسکو والدین کے حقوق ادا کر کے اللہ کو راضی رکھنا ہے ورنہ وہ جہنم کے عذاب کا مستحق ہو جائے گا تو دوسری طرف اللہ کی دی ہوئی امانت بیوی کے تمام حقوق کو ذمہ داری کے ساتھ پورا کرنا ہے وہ عورت (بیوی) پر حاکم (قوام) بنایا گیا ہے۔ نکاح کے ساتھ ہی اس پر ہر طرح سے معاشی ذمہ داری اخلاقی اور دینی اصلاح

کی ذمہ داری عائد ہو جاتی ہے، اگر وہ ان تمام ذمہ داریوں کو صحیح طرح سے نہ نباہ سکے تو اللہ کی گرفت میں آنا یقینی ہے۔

کیا ہم اب سمجھنے کے موقف میں ہیں کہ ہمارا بیٹا اللہ کے کس شکنجہ میں پھنسا ہوا ہے؟ اس شکنجے سے نکلنے کا واحد راستہ یہ ہے کہ ہم اپنے بیٹوں کو اسلامی تعلیمات دینے کی انتھک کوشش کریں۔ عدل قائم کرنے والا بنانے کی کوشش کریں۔ جس پر والدین کی کوشش محنت مسلسل 18 سے 22 سال تک ہونی چاہئے۔ اللہ نے جو نظامِ اسلام بنایا ہے اس میں عورت کو معاشی جھمیلوں سے دور رکھا ہے۔ اگر چہ کہ والدین کی طرف سے (والدین کے ترکہ میں) بیٹی کا ایک حصہ ہے تو بیٹے کا دو حصے ہیں، بیٹے کو خرچ کرنے کا حکم ہے، جبکہ بیٹی (عورت) کو کہیں بھی اخراجات کا ذمہ دار نہیں ٹھہرایا گیا۔ یہ ہم خواتین اپنے آپ پر معاشی ذمہ داریاں لاد کر ظلم کر رہی ہیں۔ اور اسکا خمیازہ اولاد کو (صحیح تربیت کے نہ ملنے سے) بھگتنا پڑ رہا ہے۔ دیکھئے ہم کتنے ظالم ہیں کہ خودستائی کے لئے اولاد پر ظلم کر رہے ہیں۔ اللہ ہر مسلم خاتون کو اولاد کی اسلامی تربیت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین جس کے لئے خود بھی اسلامی تعلیمات سے بہرہ ور رہوں۔ صحیح معنوں میں استاد وہی ہے جو ہر وقت طالب علم رہے۔ اسی لحاظ سے ہم ہر وقت قرآن کریم، احادیث نبوی۔ سیرت النبی کا مطالعہ کرتے رہیں۔ خود عمل پیرا ہوں۔ احکامات کا علم اپنی اولاد کو اُٹھتے بیٹھتے سمجھائیں کہ اسلامی احکامات ان کیلئے عملی زندگی میں نئے نہ ہوں۔

حالات حاضرہ کا المیہ: موجودہ دور میں غیر مسلم سماج کی طرح مسلمانوں نے بھی معیارات قائم کر کے نکاح کے مسئلہ کو بہت مشکل اور پیچیدہ بنا لیا ہے جس کے سبب لڑکے اور لڑکیوں کی عمریں تیس تا چالیس سال بلکہ اس سے بھی تجاوز کر جا رہی ہیں، اسلامی معیارات نکاح کیا ہیں؟ اسلام نے نکاح کی کیا بنیادیں قائم کی ہیں؟

اسوۂ رسول ﷺ و اسوۂ صحابہ و صحابیات سے یہ طریقہ ملتا ہے کہ شادی دراصل ایک عام ضروریات کی طرح ایک ضرورت ہے جب لڑکا یا لڑکی شادی کی عمر کو پہنچ جائیں اور وہ لڑکا اپنی زندگی کے اخراجات پورا کرنے کے قابل ہو جائے تو نکاح میں دیری نہ کی جائے، جبکہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد نبوی میں کئی نکاح صرف کھجور پر فرما دیئے اور مہر بھی لڑکے کی استطاعت کے مطابق مقرر کر کے نکاح کو آسان بنا دیئے۔ اس سے آنے والی نسل کی بھی اسلام کی طرز زندگی پر تعمیر ہوگی۔ وقت پر نکاح کرنے سے اولاد کی تربیت بھی والدین صحیح طور پر کر سکیں گے، وقت پر نکاح نہ ہونے سے دینی اور دنیوی کئی نقصانات برداشت کرنا پڑ رہا ہے۔ یہ ملت کا بہت سنگین مسئلہ بنتا جا رہا ہے، اس سمت میں اصلاحی اقدام کی اشد ضرورت ہے، حالاتِ حاضرہ میں لڑکی کی شادی اور لڑکے کے ولیمہ پر اس قدر اسراف کیا جا رہا ہے کہ وہ مقروض ہو رہے ہیں جو ایک اصلاح طلب مسئلہ بن گیا ہے۔

ماؤں بہنوں کے فرائض:

(1) اپنے لڑکے اور لڑکی کی اسلامی طرز پر تعلیم و تربیت کریں۔ نماز کے پابند بنانے کی کوشش کریں انشاء اللہ ضرور کامیابی ملے گی۔

(2) میانہ روی اختیار کریں اولاد کو قناعت کی تعلیم و تربیت دیں لڑکوں میں محنت سے اکل حلال کما کر اسلامی انفاق کی تعلیم دیں۔ گھوڑے جوڑے (کی رقم) کی لعنت سے خودداری کو اور قوامیت کو پامال نہ کریں۔ اللہ کی رضا کے طالب رہیں تو

دنیا وآخرت میں سعادت دارین حاصل ہوگی ، اگر اللہ کے احکام سے انکار کریں تو دنیا میں ذلت رسوائی تباہی و بربادی اور آخرت میں شدید عذاب کے مستحق بنیں گے۔

(3) شیطان بے حیائی سکھاتا ہے۔(2:169) اللہ بے حیائی سے منع کرتا ہے، (7:33)

اللہ کی رضا کیلئے بے حیائی سے بچیں اور بے حیائی کے معنی شیطان کے نقش قدم کی پیروی کرنا۔ اور شیطان کے ساتھ جہنم کا ایندھن بننا ہے(38:85) نتیجہ آپ کے سامنے ہے، قیامت یقینی ہے آکر رہے گی۔(82:1-5)

''ہر ایک کو اسکے اعمال کے مطابق جزا و سزا دی جائیگی''(82:18,19)

(4) اولاد کو نماز کے پابند کرنے کی تلقین کرتے رہیں

''اور صبر اور نماز کے ساتھ (اللہ کی) مدد طلب کرو۔ یہ چیز شاق ہے مگر ڈر رکھنے والوں پر آسان ہے''(2:45)

''اے ایمان والو! صبر اور نماز کے ذریعے مدد چاہو۔ اللہ تعالیٰ صبر والوں کا ساتھ دیتا ہے''(2:153)

''اس لئے تم میرا ذکر کرو، میں بھی تمہیں یاد کرونگا میری شکر گذاری کرو۔ اور ناشکری سے بچو اس لئے کہ صرف ذکر الٰہی ہی سے عذاب قبر سے نجات ملتی ہے''(2:152)

(5) صلہ رحمی کیجئے اللہ کی نعمتوں کے مستحق بنئے۔ قطع رحمی سے بچئے اور اللہ کی باز پرس سے ڈریئے۔ اور اسکی تعلیم اپنی اولاد کو بھی دیجئے اپنی مثال کے ساتھ۔

(6) اسلئے کہ نیکی پہلے کرنا اور پھر عمل کروانا، امر بالمعروف کے حکم میں ہے جو ہر فرد ملت پر فرض منصبی ہے اولاد کی تعلیم وتربیت اسلامی طرز سے کریں کہ صالح اولاد بھی قابل قدر نیکی ہے۔

اپنی اولاد کو اکل حلال کمانے کی تلقین کیجئے۔ اور قناعت وصبر کے ساتھ زندگی گذارنے کی تربیت دیجئے قناعت سے ہی دل مطمئن رہتا ہے۔ اگر دنیا کی آرائش اور زیبائش کی طرف نگاہیں اُٹھائیں تو اسی میں الجھ کر رہ جائیں گے اور اولاد کی اصل صحیح اسلامی تربیت سے محروم رہ جائیں گے جو بڑی خسارے کی چیز ہے۔

قوم کی پسماندگی کا معیار اس قوم میں خواندگی سے معین کیا جاتا ہے۔ جس قوم میں تعلیم ہوگی تعلیم سے مراد دینی وعصری (دونوں) تعلیمات ہیں۔ ایک قول کے مطابق

ایک لڑکے کو تعلیم یافتہ کرنا، قوم کے ایک فرد کو تعلیم دینا ہے جبکہ ایک لڑکی کو تعلیم یافتہ کرنا ایک خاندان کو تعلیم دینا ہے، اسلئے کہ اولاد کی تعلیم وتربیت کی پہلی درس گاہ ماں کا گود ہی ہے۔ جب تک معلم کے پاس علم کا ذخیرہ نہ ہو طالب علم کو فائدہ نہیں پہنچتا۔ اس لئے ایک لڑکی کی تربیت اس طرح کرنی چاہئے کہ وہ اسلام کے مایہ ناز ہستیوں کو جنم دینے والی ہو۔ ہر ہر قدم پر اسلامی احکامات عملی طور پر پھول جھڑی کی طرح جھڑتے رہیں۔

اللہ ہم کو نیک توفیق عطا فرمائے اور اولاد کو صحیح تربیت دینے کے قابل بنادے۔ اور اسلام کو عملی طور پر پیش کرنے والا بنادے۔ آمین ثم آمین۔

اللہ سے دعا ہے کہ ہم جو تحریر کر رہے ہیں اس پر پوری طرح ایمانداری سے عمل پیرا ہونے کی ہدایت وتوفیق عطا فرمائے۔آل اولاد کو (انشاءاللہ) عمل کروانیکی توفیق عطا فرمائے۔اور اپنے متعلقین ومعاونین کو بھی سمجھا کر عمل پیرا ہونے کی تلقین کریں صرف اور صرف رضائے الٰہی کے لئے۔اولاد اللہ کی نعمت ہے۔اگر اسلامی طور طریقے پر تعلیم وتربیت کی جائے تو صالح وفرمانبردار رہیگی جس سے والدین کو ضعیفی میں سکون قلب حاصل ہوتا ہے۔کہ یکسوئی سے اللہ کی عبادت کریں اور آخرت میں ثواب جاریہ ہے۔آیئے دعا کریں کہ ''اے رحیم وکریم آقا آپ کی دی ہوئی نعمت اولاد کی تعلیم وتربیت میں ہم سے جو کوتاہیاں، خامیاں اور غلطیاں ہوگئی ہیں اس کے لئے ہم آپکے حضور میں معافی کے خواستگار ہیں۔ہماری اور ہمارے آل اولاد کی متعلقین ومعاونین انکے اہل وعیال کی کردارسازی اخلاق نبویؐ پر کیجئے اُسوۂ حسنہ پر کیجئے۔ احکامات الٰہی پر پورا پورا عمل کرنے والا بنادے ہدایت دینے والے آپ ہی ہیں آپکی ہدایت ہی ہدایت ہے۔(18:17)

ملت کی بیٹی کیسی ہونی چاہئے:

اس خطاب میں ملت کی بیٹیوں کی کردارسازی کے لئے آیت قرآن بیان کئے گئے ہیں۔ہم اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ ہم کو ملت اسلامیہ میں پیدا کیا۔اور محسن انسانیت کے اُسوہ پر عمل پیرا ہونے کا حکم دیا گیا۔آیئے ہم اپنے آپ کا محاسبہ کریں اور غلطیوں کی تصحیح کرتے ہوئے اصلاح کی طرف قدم بڑھائیں۔

توحید، رسالت، قرآن اور آخرت پر ایمان رکھیں، اعمال صحیحہ کے ذریعے ایمانیات کو پختہ کریں، مسلم لڑکیاں حجاب کریں۔پنجوقتہ نماز، تلاوت قرآن کا روزانہ اہتمام کریں۔والدین کی فرمانبرداری کا خاص خیال رکھیں۔فضولیات سے بچیں۔کفایت شعاری سیکھیں' قناعت پسند بنیں' جس سے زندگی میں راحت اور سکون فراہم ہوتا ہے۔گھر گرہستی میں دلچسپی پیدا کریں کہ لڑکی کے مستقبل میں کامیاب زندگی کے لئے بہت ضروری ہے۔مومن عورتوں کو اپنی نگاہیں نیچی رکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔اپنی زینت ظاہر نہ کریں، اپنے سینوں پر چادریں اوڑھ لیں(24:31)۔

''اپنی چادریں اپنے اوپر سے ڈال لیں کہ پہچان لی جائیں اور ستائی نہ جائیں''(33:59)

لڑکیوں کا بناؤ سنگھار سادہ سیدھا پروقار ہونا چاہئے۔لڑکیاں (عورتیں) اپنا بناؤ سنگھار اپنے محرم رشتوں جیسے باپ۔شوہر۔بھائی۔بیٹے، شوہر کے بیٹے، بھتیجے۔بھانجے اور وہ بچے جو سن شعور کو نہ پہنچیں ہوں ظاہر کرسکتی ہیں(24:31)۔جب لڑکیاں حصول تعلیم کے لئے گھر کے باہر نکلیں تو باوضو نکلیں اور ذکر۔تسبیح۔وتحلیل میں زبان کو مصروف رکھیں۔فضول لایعنی باتوں سے غیبتوں سے پرہیز کریں۔لوگوں سے اچھی بات کہیں(2:83)۔بات سیدھی کہیں(33:70)۔بات کریں تو معقول اور بے لاگ بات کریں(33:32)۔دوسروں سے مغرورانہ انداز میں بات نہ کریں۔(31:18) کہ اللہ غرور وتکبر کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا(16:23) دبی زبان سے بات نہ کیا کریں(33:32) بیکار باتوں کی طرف رخ نہیں کریں۔(23:3)۔ان احکام الٰہی

کو مدنظر رکھتے ہوئے اگر شدید ضرورت ہو تو سیدھی بات کرنا چاہئے۔ لٹک مٹک کا انداز بیان نہ ہو کہ اس سے فساد ہوتا ہے اور اللہ فساد کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا(5:64)۔ لباس کے بارے میں حکم ہے۔ ''بے شک ہم نے تم پر لباس نازل کیا تا کہ تمہاری ستر پوشی ہو، اور زینت کا سامان رہے، اور پرہیزگاری کا لباس بہتر ہے۔(7:26)

''کس نے حرام کیا اللہ کی زینت کو جو اس نے اپنے بندوں کے لئے بنایا ہے'' (7:32)

''اللہ نے حرام کیا ہے تمام فحش باتوں کو خواہ علانیہ ہوں یا چھپے ہوئے ہوں'' (7:33)

ان احکام کی بنیاد پر خواتین (لڑکیاں) وہی لباس پہنیں جس میں پرہیزگاری ہو۔ لباس میں فخر وغرور کا شائبہ نہ ہو۔ تنگ و چست مردانہ طرز کا بے حیائی کا لباس نہ پہنیں۔ ستر دکھلانے والا لباس (باریک) نہ پہنیں۔ بے ہودہ فحش لباس نہ پہنیں۔ جسکا پہننا نہ پہننا برابر ہے، عورتیں نامحرم مردوں کے سامنے زرق برق لباس پہن کر نہ آئیں۔

نامحرم مردوں اور لڑکوں سے دل لگی کی باتیں کرنا حرام ہے۔ چال سیدھی ہو۔ اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جو اپنے گھروں سے اتراتے اور لوگوں کو اپنی شان دکھاتے ہوئے نکلتے ہیں(8:47) اور زمین میں اکڑ کر نہ چلو(31:18) اپنے پاؤں زمیں پر نہ مارو اور نہ اپنا بناؤ سنگھار دکھاتی پھرو۔(24:31) چلیں تو بغیر آواز کے چلیں اور ناز و ادا سے نہ چلیں چلنے میں فخر اکڑ ،غرور، تکبر ظاہر نہ ہو، بجتا ہوا زیور پہن کر نہ چلیں عطر و پھول نہ لگائیں، آدمی اور عورتیں مل جل کر نہ چلیں۔

چلتے پھرتے وقت ادب و وقار کا خیال ملحوظ رکھیں۔ چلتے پھرتے وقت مردوں سے فاصلے کا بھرپور خیال رکھیں کسی نامحرم لڑکے سے تحفہ تحائف لینا حرام ہے کہ فحاشی کی راہیں کھلتی ہیں۔

بس، کار، آٹو یا کسی ایسی سواری سے سفر کریں تو ایک ہی نشست پر مرد و خواتین نہ بیٹھیں۔ صرف محرم رشتہ دار یعنی والد، بھائی، شوہر و بیٹے کے ساتھ Two wheelers پر سفر کر سکتے ہیں۔ نامحرم کے ساتھ پیچھے Two Wheelers پر بیٹھنا حرام کاموں میں شمار ہوتا ہے کہ اس سے فحاشی کو راہ ملتی ہے، جس سے اللہ نے منع کیا ہے۔(7:33) سفر کے دوران اپنی نگاہیں محتاط رکھیں۔ اور ادھر اُدھر بلاوجہ نظریں ڈالنا اسلامی اخلاق کے خلاف ہے۔ عام بسوں اور ٹرانسپورٹ سے سفر کریں، سفر صبح کریں یا رات کو سفر کے لئے نکلیں تو کم از کم تین خواتین ساتھ ہوں۔ محرم رشتہ داروں کے ساتھ سفر کریں جیسے باپ، بیٹا، بھائی وغیرہ، اگر صرف خواتین ہوں تو تین سے زیادہ ہوں اور ایک کو امیر بنالیں۔

سیر و تفریح گھر کے افراد خاندان کے ساتھ یا سہلیوں کے ساتھ کی جاسکتی ہے، سیر و تفریح کے لئے نامحرم اسکول و کالج کے طلبہ و رشتہ دار لڑکے و مرد حضرات یا آفس کے مرد اسٹاف کے ساتھ جائز نہیں ہے۔

سیر و تفریح کے لئے ایسے مقامات پر جہاں حرام کا شبہ ہو جیسے خنزیر کا گوشت۔ شراب، ڈسکو ڈانس، فحش گانے و موسیقی اور اختلاط مرد و زن کا اہتمام ہو۔ جانا جائز نہیں ہے۔ دور دراز مقامات پر سیر و تفریح کے موقع پر غیر معروف مردوں سے مدد نہ لیں اور نہ بلاضرورت گفتگو کی گنجائش نکالیں۔

فلمیں و سیریلس سینما گھروں یا ٹی وی پر تعلیمی فلم بینی سیر و تفریح میں شامل نہیں ہے، اسی کو کسی بھی ذریعہ اور کسی بھی مقام پر

دیکھنے سے اجتناب ضروری ہے۔ عام فلمیں اور سیریلس جو بے حیائی اور فحش کا بہت بڑا ذریعہ بن چکی ہیں یہ کسی بھی اسکرین اور مقام پر دیکھنا جائز نہیں ہے۔ خاندان کی دعوتوں میں ماموں زاد، پھوپی زاد بھائیوں، خالہ زاد اور چچا زاد بھائیوں اور دوسرے مرد رشتہ داروں سے دور رہیں، گھر کی خواتین کے ساتھ علیحدہ دوری پر رہیں۔ رقص وسرور اور مخلوط پارٹیوں میں مومنہ کی شرکت حرام ہے، پارٹی میں کوئی مختص جگہ ہو تو وہاں بیٹھنے کو کوشش نہ کریں۔ اگر کوئی بیٹھا ہو تو اسکو اٹھا کر اسکی جگہ نہ بیٹھیں، با آواز بلند گفتگو نہ کریں اور نہ قہقہے مار کر ہنسیں، اپنے لباس اپنی بات چیت سے اپنی حرکتوں سے اہمیت جتلانے کی کوشش نہ کریں۔

ملت کی بیٹیاں ہی مستقبل میں مائیں بن کر قوم کے ستونوں کو طاقتور بنانے کی ذمہ سے فائز ہونے والی ہیں۔ اس لئے ملت اسلامیہ کی ہر بیٹی کی عین خواہش یہ رہے کہ وہ اسلامی حدود میں رہتے ہوئے اپنے آپ کو تعلیم کے زیور سے سنوارے، جب لڑکی سن بلوغ کو پہنچے تو سب سے پہلے پردہ کے احکامات سے واقفیت حاصل کرے، لڑکیوں کے حصول تعلیم کے لئے اسلام نے پردہ کی جو حد بندی کی ہے وہ جاننے کی اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرے، جو بیان کی جا چکی ہیں مثال کے طور پر گھر سے باہر نکلتے وقت باوضو۔ پردہ کے اہتمام سے نکلیں۔ راستہ کے دوران ذکر تسبیح وتحلیل سے زبان کو مربوط کریں، محاورہ ہے، ''بچہ کی پیدائش کے 20 سال پہلے اسکی تعلیم وتربیت شروع ہو جاتی ہے''

یعنی آپ جو مستقبل میں ماں کے فرائض نبھانا ہے۔ آپ کی تعلیم وتربیت اسلامی اصولوں سے ہو تو ہی آئندہ نسل کی پرورش صحیح سمت میں ہوگی۔

میں ملت کی بیٹیوں کی توجہ ایک اہم حکم الٰہی چوتھا سورہ النساء آیت 3 کی طرف مبذول کرنا چاہتی ہوں۔

''اگر تمہیں ڈر ہو کہ یتیم لڑکیوں سے نکاح کر کے تم انصاف نہ رکھ سکو گے تو اور عورتوں میں سے جو بھی تمہیں اچھی لگیں تم ان سے نکاح کر لو' دو دو' تین تین' چار چار سے' لیکن اگر تمہیں برابری نہ کر سکنے کا خوف ہو تو ایک ہی کافی ہے یا تمہاری ملکیت کی لونڈی یہ زیادہ قریب ہے کہ (ایسا کرنے سے ناانصافی اور) ایک طرف جھک پڑنے سے بچ جاؤ'' (4:3)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ ایک مسلمان مرد (اگر وہ ضرورت مند ہے) تو چار عورتیں بیک وقت اپنے نکاح میں رکھ سکتا ہے۔ لیکن اس سے زیادہ نہیں۔ جیسا کہ صحیح احادیث میں بھی ایک ہی مزید صراحت کے ساتھ تحدید کر دی گئی ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو چار سے زائد شادیاں کیں وہ آپ صلی اللہ وعلیہ وسلم کے خصائص میں سے ہے جس پر کسی امتی کے لئے عمل کرنا جائز نہیں۔ (ابن کثیر)

ماؤں اور بہنوں سے گذارش ہے کہ وہ اپنی لڑکیوں کو شادی سے پہلے مکمل کلام مجید کی تفسیر پڑھائیں اور سمجھائیں کہ وہ اپنے شرعی حدود سے پوری طور پر واقفیت حاصل کر کے اللہ کے ہر حکم کو من وعن خوشی سے قبول کر کے اللہ کی رضا وخوشنودی کی ہی طالب رہیں۔ جس کے لئے قناعت صبر وشکر کی نعمتیں ضروری ہیں اس کے لئے اللہ سے دُعا کرتی رہیں، کہ جسکو شکر گذاری کی ہدایت ہوگئی وہ اللہ کی خوشنودی حاصل کر لیگا ہر مسلم مرد وعورت کو اللہ کا ہر حکم ماننا ضروری ہے۔

شرعی حدود میں چار عورتوں سے نکاح، مرد کو اللہ کی اجازت ہے اور اجازت عدل کیساتھ دی گئی ہے ورنہ ایک ہی پر

اکتفا کی وضاحت بھی ہے، اگر کوئی مرد اللہ کے اس حکم سے فائدہ حاصل کرنا چاہتا ہو تو معاشرہ کے ذی اثر حضرات کی ذمہ داری ہے کہ موصوف کو عدل کی تلقین کریں کہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کرنے والوں کو اللہ بچالیتا ہے۔(7:164,165) اس حکم سے معاشرہ کی اصلاح جو مشیت ایزدی ہے۔ مکمل اور بجا طور پر عمل آور ہو۔ یعنی ایک ہی عورت سے شادی کرنا کافی ہوسکتا ہے۔ کیونکہ ایک سے زیادہ بیویاں رکھنے کی صورت میں انصاف کا اہتمام بہت مشکل ہے۔ جسکی طرف قلبی میلان زیادہ ہوگا۔ ضروریات زندگی کی فراہمی میں زیادہ توجہ بھی اس کی طرف ہوگی۔ یوں بیویوں کے درمیان وہ انصاف کرنے میں ناکام رہے گا اور اللہ کے ہاں مجرم قرار پائے گا۔ قرآن نے اس حقیقت کو دوسرے مقام پر نہایت بلیغانہ انداز میں اسطرح بیان فرمایا۔

''تم سے یہ تو کبھی نہ ہو سکے گا کہ اپنی تمام بیویوں میں ہر طرح عدل کرو' گو تم اس کی کتنی ہی خواہش وکوشش کرلو' اس لئے بالکل ہی ایک کی طرف مائل ہو کر دوسری کو ادھر لٹکتی ہوئی نہ چھوڑو * اور اگر تم اصلاح کرو اور تقویٰ اختیار کرو تو بے شک اللہ تعالیٰ بڑی مغفرت اور رحمت والا ہے''(4:129)

* یہ ایک دوسری صورت ہے کہ ایک شخص کی ایک سے زیادہ بیویاں ہوں تو دلی تعلق اور محبت میں وہ سب کے ساتھ یکساں سلوک نہیں کرسکتا۔ کیونکہ محبت ،فعل قلب ہے جس پر کسی کو اختیار نہیں ہے۔ خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اپنی بیویوں میں سب سے زیادہ محبت حضرت عائشہؓ سے تھی۔ خواہش کے باوجود انصاف نہ کرنے سے مطلب یہی قلبی میلان اور محبت میں عدم مساوات ہے۔ اگر یہ قلبی محبت ظاہری حقوق کی مساوات میں رکاوٹ نہ بنے تو عنداللہ قابل مواخذہ نہیں۔ جس طرح کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نہایت عمدہ نمونہ پیش فرمایا۔ لیکن اکثر لوگ اس قلبی محبت کی وجہ سے دوسری بیویوں کے حقوق ادا نہیں کرتے اور انہیں معلقہ (درمیان میں لٹکی ہوئی) بنا کر رکھ چھوڑتے ہیں' نہ انہیں طلاق دیتے ہیں نہ حقوق زوجیت ادا کرتے ہیں۔ یہ انتہائی ظلم ہے جس سے یہاں روکا گیا ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے ''جس شخص کی دو بیویاں ہوں اور وہ ایک کی طرف ہی مائل ہو (یعنی دوسری کو نظر انداز کئے رکھے) تو قیامت کے دن وہ اس طرح آئے گا کہ اس کے جسم کا ایک حصہ (یعنی نصف) ساقط ہوگا۔ (ترمذی' کتاب النکاح)

غور کرنے کا مقام ہے۔ وحی کی شروعات (96:1-5) **''اقراء''** سے ہوئی۔ یعنی **پڑھ''(1) پڑھ اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا۔ (2) جس نے انسان کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا۔(3) تو پڑھتا رہ تیرا رب بڑے کرم والا ہے۔(4) جس نے قلم کے ذریعے (علم) سکھایا۔(5) جس نے انسان کو وہ سکھایا جسے وہ نہیں جانتا تھا''۔**

اللہ کا حکم ہے تعلیم حاصل کرو، تعلیم میں سب سے پہلے دینی تعلیم ہے پھر عصری تعلیم، حدیث نبوی ﷺ ہے **'العلم فریضة علی کل مسلم ومسلمة** '' (بخاری۔ ترمذی) ''علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان مرد وعورت پر فرض ہے۔'' لڑکیوں کو دینی علوم سے واقفیت اور ان علوم میں مہارت حاصل کرنا ضروری ہے کہ مستقبل میں انشاء اللہ وہ اپنی اولاد کی معلم (استاد) بننے والی ہیں ظاہری بات ہے استاد کو علم کے زیور سے آراستہ ہونا ضروری ہے ورنہ جو خود نہ سیکھے وہ کیا سکھائے گا ماں کی گود پہلی درس گاہ ہے۔ اس لئے لڑکیوں کو دینیات کا تفصیل سے علم حاصل کرنا ضروری ہے، اسلام ایک دستور حیات ہے، جو گہوارے سے لیکر گور (قبر) تک ہے، آجکل سائنس وٹکنالوجی کا جو ارتقاء ہے اس میں بھی مسلمانوں کو پیش پیش رہنا چاہئے۔ زمانہ قدیم کے بڑے بڑے مشہور ریاضی داں۔ سائنس داں۔ حکیم وطبیب عرب ممالک سے ہی ہیں۔ یہاں تفصیلات بیان نہیں کی جاسکتیں یعنی مسلمان (اسلام کے اصول پر عمل پیرا ہوتے ہوئے) اعلیٰ ڈگریاں لیں۔ اور اعلیٰ عہدوں پر فائز ہوں تو اسلام کا جھنڈا بہت عزت ووقعت کے ساتھ اونچا کیا جاسکتا ہے، آجکل نہ تو دینی تعلیم کا شعور ہے اور نہ ہی عصری تعلیم کا رجحان۔ جو قوم کو پسماندہ بنانے میں بہت خطرناک رول ادا

کر رہا ہے؛ قوموں کا معیار تعلیم سے معین کیا جاتا ہے۔ تعلیم کی اساس دینی تعلیم ہے۔ اسلامی تعلیم سے حدود شرعی معلوم کر کے جو عصری تعلیم میں ترقی کرتا ہے اسکو ہی سعادت دارین حاصل ہوگی وہی شخص کے لئے دنیا اور آخرت میں سکون کا ٹھکانہ ہے۔

چونکہ اسلام میں حلال روزی کی بڑی اہمیت ہے۔ اسلامی تعلیمات سے کردار سازی ہوتی ہے، قناعت وایثار کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ ذرائع حلال روزی میں مسلمان ایک اسلام کا نمونہ پیش کرتا ہے، بڑے بڑے مصنفین کا کہنا ہیکہ ''اسلام اچھا مذہب (دین ہے) لیکن اسکے پیروکار اچھے نہیں'' آجکل ہمارا حال کیا ہے؟ چہرے تو بڑے نورانی ہیں لیکن جھوٹ۔ فریب۔ دھوکہ بازی وبیداء رسانی میں اپنا ثانی نہیں رکھتے یہ یہاں اس لئے بیان کیا جارہا ہے کہ ماں کی گود جو پہلی درسگاہ ہے یہ بنیادی اخلاق کی نشونما اسی وقت ممکن ہے جبکہ نومولود کے سامنے سچائی راست بازی۔ نماز کی پابندی کی مثالیں پائی جائیں جس کو نومولود اپنے آپ میں جذب کرتا ہے اور یہ جذب کرنے کی صلاحیت قدرتی ہے۔ مثال کا نمونہ غلط پیش کر کے حق کی نصیحت کام نہیں آتی۔ اس سے مسلم لڑکی کے فرائض واضح ہوتے ہیں کہ آج کی لڑکیاں کل کے دن قوم کی مائیں بننے والی ہیں۔

نکاح میں عورت کے حقوق:

☆ دوسری طرف عورت کا معاملہ ہے جو اگرچہ انسان ہے اور مرد کی طرح ایک ماں باپ سے پیدا ہوئی ہے مگر اپنی فطرت کے مطابق وہ شیشے کی طرح نازک اور ربر کی طرح لچک دار ہے..... اللہ تعالیٰ کو اس سے بھی کام لینا ہے..... تمدن کی گاڑی کا وہ دوسرا پہیہ ہے اور اس کی بھی اہمیت مرد سے کسی طرح کم نہیں ہے، مرد اس کے بغیر ناقص ہے نامکمل ہے اور وہ خود بھی اپنی تکمیل کے لئے مرد کی محتاج ہے، اس کی اپنی ایک شخصیت ہے' اس کی اپنی ایک پہچان ہے' اس کی اپنی فطرت کے کچھ تقاضے ہیں..... اسلام نے ان تمام چیزوں کا پورے طور پر خیال رکھتے ہوئے اس کو کچھ ذمہ داریاں دی گئی ہیں' کچھ اس کے حقوق رکھے ہیں

☆ وہ اپنے مال کی مالک اسی طرح ہے جیسے مرد اپنے مال کا مالک ہے

☆ وہ اپنی زندگی کے فیصلے میں اسی طرح آزاد ہے جس طرح مرد آزاد ہے

☆ اس کا فرض ہے کہ وہ اپنے مال کے ساتھ مرد کے مال کی بھی حفاظت رکھے اور مال کے ساتھ آبرو اور رازوں کی بھی حفاظت کرے۔

☆ اس کا کردار وعمل ایسا ہو کہ شوہر اس کو دیکھے تو خوش ہو جائے.....

☆ حقوق کے ساتھ ذمہ داریوں کا توازن اور اعتدال گھریلو زندگی کو خوش گوار بناتا ہے۔

نکاح میں والدین کی ذمہ داری:

لیکن کیا یہ پہلو بھی آپ کے سامنے ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جن کی حیثیت یہ ہے کہ وہ اللہ پیغمبر بھی ہیں اور مسلمانوں کے سربراہ اور حاکم بھی ہیں' ان کو اللہ تعالیٰ حکم دے رہے ہیں کہ ﴿ **وَ شَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ** ﴾ ''کہ اے نبی آپ اپنے ساتھیوں سے مشورہ کیا کریں'' (3:159) اور آپ کا طریقہ بھی یہی تھا کہ آپ کوئی کام اصحاب کے مشورے کے بغیر نہیں کرتے تھے۔

لڑکا لڑکی جو ابھی پختگی کی منزل میں داخل نہیں ہوئے نوعمر ہیں' ناتجربے کار ہیں' اپنے اچھے برے کو پوری طرح نہیں

سمجھتے' اپنے مستقبل کے بارے میں صحیح فیصلہ کرنا اپنا ناتجربہ کاری کی وجہ سے کافی مشکل ہے۔

ماں باپ جنہوں نے ان کی پرورش کی ہے ان کے اچھے برے کی فکر کرتے ہیں، ان کی رائے اور ان کا مشورہ اگر اتنے اہم فیصلے میں شامل نہ ہوتو خطرہ ہے کہ بہت سی چیزیں نظروں سے اوجھل ہو جائیں گی۔

پھر یہ تعلق دو انسانوں کا ہی نہیں بلکہ دو خاندانوں کا ہے اور دو گھرانوں کا ہے..... اس تعلق سے رشتے داریوں کی بہت سی شاخیں نکلتی ہیں..... اس لئے اگر شریعت ان تمام گوشوں کو سامنے رکھتے ہوئے یہ کہتی ہے کہ ولی کے بغیر نکاح نہیں ہے تو یہ بالکل حق بجانب ہے.....

کلیدی تصورات:

آیئے! اس تفصیلی مضمون کے کلیدی تصورات دہرائیں:

(1) ''ماؤں اور بہنوں کی ذمہ داریاں'' مائیں خود عمل کریں اور آیات قرآن کی تفسیر اپنی لڑکیوں کو بھی پڑھائیں اور سمجھائیں۔

(2) یہاں چند قرآنی احکام بیان کئے گئے ہیں۔ تفصیلی مطالعہ قرآن و احادیث نبویؐ سے حاصل کریں۔ اور عمل کریں۔

(3) فجر کے وقت بیدار ہونے کی عادت ڈالیں۔ پنجوقتہ نماز کی اور تلاوت قرآن کی (صبح میں) پابندی کریں۔

(4) لڑکیاں گھریلو کام کاج میں مدد دیں اور طریقہ وسلیقہ سیکھنے کی کوشش کریں۔

(5) لڑکیاں اپنے اخلاق و کردار کے معیار کو اسلامی بنائیں۔ والدین کا فریضہ ہے کہ صلہ رحمی کی تعلیم دیں جس کا حکم قرآن میں احادیث میں تفصیلی طور پر دیا گیا ہے۔ اس مجموعہ قرآنی میں بھی چند آیات جمع کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ صبر کے معنی و مقاصد سمجھائیں اور صبر کرنے والوں کو اللہ کے کیا کیا انعامات ہیں۔ سمجھائیں۔

(6) پردے کی پابندی کریں۔ محرم رشتہ دار کون ہیں؟ اور نامحرم رشتہ کون ہیں؟ معلومات حاصل کریں۔ نامحرم رشتہ داروں سے پردہ پابندی کے ساتھ کریں۔

(7) اللہ فحش کو (بے حیائی کو) منع کرتا ہے، جبکہ شیطان بے حیائی کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی کو مزین کر کے پیش کرتا ہے اور بے حیائی دل کو لبھانے والی ہوتی ہے۔ اگر اللہ کا ڈر (جیسا کہ ڈرنے کا حق ہے) نہ ہوتو شیطان کی جال میں پھنس کر دینا میں ذلت اور رسوائی اُٹھاتے ہیں اور آخرت میں جہنم ٹھکانہ بنتا ہے۔

(8) پردہ فحش کو روکتا ہے۔ حقیقت میں پردہ کے معنی سمجھیں اور عمل کریں۔

(9) Valentine day کا مفہوم اسلام میں حرام ہے۔ اس لئے کہ رشتہ نکاح سے پہلے اسلام میں اختلاط مرد و زن (لڑکا لڑکی کا ملنا جلنا دوستیاں پیدا کرنا اسلام میں ممنوع ہے) سے منع کیا گیا ہے۔ یہ والدین کا فریضہ ہیکہ اپنے لڑکا۔ لڑکی کو اس فحش سے محفوظ رہنے کی تعلیم و تربیت دیں۔

(10) دوران تعلیم لڑکا/لڑکی اپنی نوعمری کی وجہ سے شیطان کے بھٹکانے میں پڑ کر غیر ضروری وعدے وعید کر لیتے ہیں جو حرام ہے اس لئے کہ اس راستہ میں ہی پہلا قدم ممنوعہ ہے (یعنی لڑکی کا نامحرم لڑکے سے بے پردہ ہونا یا بات چیت کرنا)

(11) آجکل جولڑکیوں کو دوران تعلیم والدین کی جانب سے Cell phone دلایا جارہا ہے اس سے لڑکیوں میں تمام بری عادتیں فروغ پارہی ہیں ۔Chating کے نام پر غیر مردوں سے فحش باتیں کرنا عام ہوگیا ہے ۔ والدین لڑکے لڑکیوں پر ضرورت سے زیادہ اعتماد کررہے ہیں جو اسلامی معاشرے کے لئے خطرناک ہے ۔

(12) والدین لڑکا ۔لڑکی کے نکاح کی ذمہ داری سمجھ کر باگ ڈور اپنے ہاتھ میں لیں ۔ اولاد کو صرف شرعی اجازت دی جائے نہ کہ انکو کھلا آزاد چھوڑ دے کہ وہ خود شریک حیات کو خود تلاش کریں اور معاشرہ کو گندہ بنادیں ۔

(13) ایک قابل غور اہم بات ہے کہ رشتوں میں سب سے پہلا رشتہ میاں بیوی کا رشتہ آدمؑ و بی بی حوا کا رشتہ ہے جو اسلامی طرز کا ہے ۔ امت محمدیؐ میں بھی نکاح کو عبادت کو مقام دیا گیا ہے ۔

یہ عبادت اس وقت پر ہی صحیح ہوگی جبکہ اسلام کی بنیاد پر رشتے طے پائیں اور اسلامی ترجیحات کو مدنظر رکھیں ورنہ غیر اسلامی طرز نکاح سے مسلم معاشرہ کی تباہی طلاق وخلع کی شکل میں پیش آرہی ہے ، اللہ تمام مسلم فرزند و دختر کو توفیق عطا فرمائے ، کہ اسلامی احکامات پر چل کر سعادت دارین حاصل کریں ۔ آمین ، ثم آمین ۔

☆☆☆

بانگ درا سے منتخب اشعار

تصویر درد

ٹپک اے شمع ! آنسو بن کے پروانے کی آنکھوں سے
سراپا درد ہوں ، حسرت بھری ہے داستاں میری

میرا رونا نہیں رونا ہے یہ سارے گلستاں کا
وہ گل ہوں میں ، خزاں ہر گل کی ہے گویا خزاں میری

ریاض دہر میں نا آشنائے بزم عشرت ہوں
خوشی روتی ہے جس کو میں وہ محرومِ مسرت ہوں

مجھے راز دوعالم دل کا آئینہ دکھاتا ہے
وہی کہتا ہوں جو کچھ سامنے آنکھوں کے آتا ہے

*****

سن اے غافل صدا میری ! یہ ایسی چیز ہے جس کو
وظیفہ جان کر پڑھتے ہیں طائر بوستانوں میں
وطن کی فکر کر ناداں ! مصیبت آنے والی ہے
تیری بربادیوں کے مشورے ہیں آسمانوں میں
نہ سمجھو گے تو مٹ جاؤ گے اے ہندوستاں والو!
تمہاری داستاں تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں

سن اے غافل صدا میری ! یہ ایسی چیز ہے جس کو
وظیفہ جان کر پڑھتے ہیں طائر بوستانوں میں
قوم کی فکر کر ناداں ! مصیبت آنے والی ہے
تیری بربادیوں کے مشورے ہیں آسمانوں میں
نہ سمجھو گے تو مٹ جاؤ گے اے موجودہ مسلمانوں !
تمہاری حیثیت کیا ہے گر نہ کی پیروی شریعت کی

یہی آئین قدرت ہے۔ یہی اسلوب فطرت ہے۔
جو ہے راہِ عمل میں گامزن۔ محبوب فطرت ہے۔

☆☆☆

پرونا ایک ہی تسبیح میں ان بکھرے دانوں کو
جو مشکل ہے ، تو اس مشکل کو آساں کر کے چھوڑوں گا

مجھے اے ہمنشیں ! رہنے دے شغلِ سینہ کاری میں
کہ میں داغ محبت کو نمایاں کر کے چھوڑوں گا

دکھا دوں گا جہاں کو جو میری آنکھوں نے دیکھا ہے
تجھے بھی صورت آئینہ حیراں کر کے چھوڑوں گا

☆☆☆

منتخب اشعار جواب شکوہ سے

ہم تو مائل بہ کرم ہیں کوئی سائل ہی نہیں — راہ دکھلائیں کسے ؟ رہرو منزل ہی نہیں
تربیت عام تو ہے ۔ جوہر قابل ہی نہیں — جس سے تعمیر ہو آدم کی یہ وہ گل ہی نہیں
کوئی قابل ہو تو ہم شان کئی دیتے ہیں
ڈھونڈنے والوں کو دنیا بھی نئی دیتے ہیں

کس قدر تم پہ گراں صبح کی بیداری ہے — ہم سے کب پیار ہے ہاں نیند تمہیں پیاری ہے
طبع آزاد پہ قیدِ رمضاں بھاری ہے — تمہیں کہہ دو یہی آئینۂ وفا داری ہے
قوم ، مذہب سے ہے مذہب جو نہیں تم بھی نہیں
جذب باہم جو نہیں، محفل انجم بھی نہیں

جن کو آتا نہیں دنیا میں کوئی فن تم ہو — نہیں جس قوم کو پروائے نشیمن تم ہو
بجلیاں جس میں ہوں آسودہ وہ خرمن تم ہو — بیچ کھاتے ہیں جو اسلاف کے مدفن تم ہو
ہو نیکو نام جو قبروں کی تجارت کر کے
کیا نہ بیچو گے جو مل جائیں صنم پتھر کے

منفعت ایک ہے اس قوم کی نقصان بھی ایک — ایک ہی سب کا نبیؐ دین بھی ایک ایمان بھی ایک
حرم پاک بھی ، اللہ بھی قرآن بھی ایک — کچھ بڑی بات تھی ہوتے جو مسلمان بھی ایک
فرقہ بندی ہے کہیں اور کہیں ذاتیں ہیں
کیا زمانے میں پنپنے کی یہی باتیں ہیں؟

کون ہے تارک آئین رسول مختار — مصلحت وقت کی ہے کس کے عمل کا معیار
کس کی آنکھوں میں سمایا شعار اغیار — ہوگئی کس کی نگہ طرز سلف سے بیزار؟
قلب میں سوز نہیں ، روح میں احساس نہیں
کچھ بھی پیغام محمدؐ کا تمہیں پاس نہیں!

جاکے ہوتے ہیں مساجد میں صف آرا تو غریب — زحمتِ روزہ جو کرتے گوارا تو غریب
نام لیتا ہے اگر کوئی ہمارا تو غریب — پردہ رکھتا ہے اگر کوئی تمہارا تو غریب
امرا نشۂ دولت میں ہیں غافل ہم سے
زندہ ہے ملتِ بیضا غرباء کے دم سے

واعظِ قوم کی وہ پختہ خیالی نہ رہی
برق طبعی نہ رہی ، شعلہ مقالی نہ رہی
رہ گئی رسمِ اذاں روح بلالی نہ رہی
فلسفہ رہ گیا تلقینِ غزالی نہ رہی
مسجدیں مرثیہ خواں ہیں کہ نمازی نہ رہے
یعنی وہ صاحب اوصاف حجازی نہ رہے

شور ہے ہوگئے دنیا سے مسلماں نابود
ہم یہ کہتے ہیں کہ تھے بھی کہیں مسلم موجود؟
وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
یہ مسلماں ہے جنہیں دیکھ کے شرمائے یہود!
یوں تو سید بھی ہو مرزا بھی ہو افغان بھی ہو
تم سبھی کچھ ہو ، بتاؤ تو مسلمان بھی ہو ؟

ہر کوئی مست مئے ذوق تن آسانی ہے
تم مسلمان ہو ؟ یہ اندازِ مسلمانی ہے؟
حیدری فقر ہے نہ دولت عثمانی ہے
تم کو اسلاف سے کیا نسبتِ روحانی ہے؟
وہ زمانے میں معزز تھے مسلماں ہو کر
اور تم خوار ہوئے تارکِ قرآں ہوکر

☆☆☆

وقت فرصت ہے کہاں کام ابھی باقی ہے
نور توحید کا اتمام ابھی باقی ہے

آج بھی ہو جو ابراہیمؑ کا ایماں پیدا
آگ کر سکتی ہے انداز گلستاں پیدا

قوت عشق سے ہر پست کو بالا کردے
دہر میں اسم محمدؐ سے اجالا کر دے

کی محمدؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا ، لوح وقلم تیرے ہیں

☆☆☆

اے دلِ کون ومکاں کے رازِ مضمر! فاش ہو!

دعا

یارب دل مسلم کو وہ زندہ تمنا دے — جو قلب کو گرما دے، اور روح کو تڑپا دے
پھر وادی فاراں کے ہر ذرّے کو چمکا دے — پھر شوق تماشا دے پھر ذوق تقاضا دے
محرومِ تماشا کو پھر دیدۂ بینا دے — دیکھا ہے جو کچھ میں نے اوروں کو بھی دکھلا دے
بھٹکے ہوئے آہو کو پھر سوئے حرم لے چل — اس شہر کے خوگر کو پھر وسعت صحرا دے
پیدا دلِ ویراں میں پھر شورش محشر کر — اس محمل خالی کو پھر شاہد لیلیٰ دے
اس دور کی ظلمت میں ہر قلب پریشاں کو — وہ داغ محبت دے جو چاند کو شرما دے
رفعت میں مقاصد کو ہمدوش ثریا کر — خودداریٔ ساحل دے آزادیٔ دریا دے
بے لوث محبت ہو بے باک صداقت ہو — سینوں میں اُجالا کر دل صورت مینا دے
احساس عنایت کر آثار مصیبت کا — امروز کی شورش میں اندیشہ فردا دے

میں بلبلِ نالاں ہوں اک اُجڑے گلستاں کا
تاثیر کا سائل ہوں محتاج کو داتا دے

تجاویز اصلاح معاشرہ

(1) ہر محلّہ مسجد کے محیط میں ایک جماعت بنائی جائے، جو امر بالمعروف ونہی عن المنکر پر عمل پیرا ہو۔ یہ جماعت امامِ مسجد سے مشورہ کر کے ہر جمعہ کے خطبہ کا تعین کرے کہ کس امر کو خطبہ میں کلیدی مقام دیں۔ قرآنی احکام واحادیث نبویؐ میں دستورِ حیات کے ہر پہلو پر ہدایات موجود ہیں۔ کسی امر کو بھی معمولی نہ سمجھیں ہر چھوٹے سے چھوٹے حکم کو بھی ایک ایک کر کے بیان کریں اور عمل کی تلقین کریں۔

اسلام میں امام کے خطبہ کی بہت اہمیت ہے۔ غور کریں تو پتہ چلے گا کہ:

(i) باجماعت نماز ادا کرنے کا جو سختی سے حکم ہے اس میں محلّہ والوں کا اتحاد وخبر گری مضمر ہے۔

(ii) جمعہ کے خطبے میں امام مسجد کی ذمہ داری ہے کہ وہ اوامر الٰہی اور منہیات کے ذکر کے ساتھ ساتھ حالات حاضرہ پر اسلام کا اطلاق، اسلام پر صیہونی طاقتوں اور مغربی تہذیب کے جو حملے ہو رہے ہیں اس کا جواب ضرور دیں کہ عوام میں اسلامی فکر کا احساس وشعور جاگے۔

(iii) اخبارات میں دل کو دہلا دینے والے واقعات کا ذکر غیر مسلمین کے ضمن میں آتا تھا اب ان واقعات کا ذکر اخبارات میں مسلم سماج کا بھی حصہ بنتا جارہا ہے جو بہت غور وفکر کا مقام ہے، مثلاً حرام رشتوں کے تعلق سے معلومات فراہم کرنا۔ اور اس پر عمل پیرا ہونا نئے نئے شگوفے جو نکل رہے ہیں Valentine day ''یوم عاشقاں'' سچ مانیں تو کئی والدین کو بھی اسکا علم نہیں ہے جس میں انکی اولاد اسلامی لحاظ سے ممنوعہ کاموں میں ملوث ہوکر شیطان کی پیروکار بنے ہوئے ہیں۔ جسکی وجہ سے اسلامی معاشرہ بگڑ رہا ہے۔

(2) دیکھا جاتا ہے کہ امام صاحب جمعہ کا خطبہ ایک روایتی انداز میں دے کر نماز کیلئے ٹھہر جاتے ہیں۔ جس کو سامعین بھی روایتی انداز میں سن کر چلے جاتے ہیں۔

اس سلسلے میں ایک اہم تجویز پیش ہے:

''ہر مسجد میں امام صاحب صرف حافظ ہی نہ ہوں بلکہ قاری۔ حافظ۔ عالم و فاضل ہوں کہ سامعین میں اسلامی شعور پیدا کرنے کا جذبہ رکھیں، حالات حاضرہ پر خطاب کرسکیں، اس کے لئے ایک اسکیم شروع کی جاسکتی ہے۔

محلہ کے صاحب استطاعت وذی شعور حضرات متفق ہوکر ایک امام صاحب جو اعلیٰ تعلیم کے حصول میں کوشاں ہیں مالی امداد دیں (دوران تعلیم انکو امداد فراہم کرنا) کہ وہ اپنی اعلیٰ تعلیم کی طرف راغب ہوسکیں۔ ایک کورس جیسے عالم اور اسکے بعد فاضل مکمل کرنے سے انکی خطابی صلاحیتیں بڑھ جائیں گی وہ اسلامی احکام کو خطبہ میں ''مؤثر انداز میں پیش کرسکیں گے جس سے سامعین کو بھی دلچسپی پیدا ہوگی، اور عمل کرنے کی جستجو بھی انشاءاللہ ہوگی'' اور میرے نزدیک یہ اصلاح معاشرہ میں کلیدی رول ادا کریگا۔

اس کام کے لئے ہر محلہ کے ذی اثر حضرات اگر خود بھی مالی امداد نہ کریں تو اپنے دوست احباب کے ذرائع واثر سے دوسروں کو اس اہم کار کی طرف راغب کرسکتے ہیں۔ اگر یہ اسکیم شروع کی جاسکے گی۔ تب شعبہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کو بہت تقویت ملے گی اور اصلاح معاشرہ کا کام تیز تر ہوسکے گا۔ انشاءاللہ۔

(2) آج کل حصول روزگار کے سلسلے میں مسلم نوجوان کا رجحان Call Centres / communication agencies کی طرف بڑھتے جارہا ہے۔ جس سے ان کو انٹرنیٹ اور سل کی سہولتیں فراہم ہورہی ہیں۔ جس سے وہ ارتداد کی طرف غیر شعوری طور پر بڑھ رہے ہیں، اس کا مطلب یہ ہے کہ ان شعبوں میں اختلاط مرد وزن اتنی تیزی سے کام کررہا ہے کہ دوستیاں بڑھتے بڑھتے رشتوں میں بدلتے جارہے ہیں اور ظاہری بات ہے، ایسے رشتوں میں اسلامی اقدار کو تو کوئی مقام ہی نہیں غیر مسلم لڑکیوں سے مسلم لڑکوں کی دوستی رشتوں میں بدل رہی ہے جس سے مسلم معاشرہ اپنا عظیم سرمایہ گنوا رہا ہے، غور طلب بات ہے!

اسی طرح مسلم لڑکیاں غیر مسلم لڑکوں سے رشتے استوار کررہی ہیں۔ والدین کی بغیر مرضی کورٹ میاریجس کا انتظام ہے۔ کیا اس سے مسلم معاشرہ تشکیل پائے گا؟ ہرگز نہیں!

مسلم معاشرہ کا ہر فرد اپنے آپ کو ایک ہی کشتی میں سوار محسوس کرے کہ اگر کشتی میں رخنہ ہوجائے تو سب کے ساتھ خود ہم بھی خدانخواستہ غرق ہوجائیں۔

ایسی قومیں جو خود غرضی کا شکار ہو کر اسلامی اقدار ملحوظ نہیں رکھتیں تباہ ہو جاتی ہیں اور اللہ کے لئے بہت آسان ہے کہ ہماری جگہ اور قوموں کو لے آئے جو ہم جیسی نہ ہوں گی ،غور وفکر کا مقام!

(3) مسلم تاجر اپنی دکانوں میں اسلامی تجارتی اصول یعنی ناپ تول پورا پورا کرنا۔ ایمانداری سے کاروبار کرنا۔ تجارت کے دوران نماز کی ادائیگی کا پابندی سے اہتمام کرنا، مناسب ایک ہی دام رکھنا۔ قوم شعیبؑ کی تباہی کے تذکرے کرنا انشاء اللہ جسکی وجہ سے دکان پر زیادہ لوگ متوجہ ہوں گے اور پھر انکے اسلامی معلومات بھی بڑھیں گے، دعوتِ دین کا یہ طریقہ بھی موثر رہے گا۔

(4) انشاء اللہ تعالیٰ یہ کتاب ملت کے نوجوانوں میں دین فہمی کے لئے موثر ہوگی۔ خصوصاً 20 سے 24 سالہ نوجوان لڑکوں اور 18 سے 21 سالہ لڑکیوں کے لئے یہ ادنیٰ کوشش اللہ کے فضل وکرم سے ان میں صحیح دینی شعور اور عملی رغبت پیدا کرے گی۔

یہ کتاب ہر ڈگری و پروفیشنل کالج کے آخری سالہ طلباء میں Circulation میں رکھی جائے کہ مطالعہ کر کے واپس کریں اور کم سے کم دو کاپیاں خریدیں۔ ایک اپنے لئے اور ایک Circulation میں رکھنے کیلئے۔

اس کتاب کی خاص شکل ریکارڈ بک (پریکٹیکل) کی سی رکھی گئی ہے کہ مطالعہ جلد پورا کر کے ورد جاری رکھیں اور اپنی کتابوں کے ساتھ بیگ میں ساتھ لیجائیں اور ساتھیوں میں بھی اسلام کے بارے میں گفتگو کریں، جو دعوت دین کے لئے بہت موثر و کارآمد ہے۔

بہت سارے احکامات الٰہی کا احاطہ نہ کیا جا سکا جسکے لئے بحضور تعالیٰ معذرت کی خواستگار ہوں اور مطالعہ بینوں سے دست بستہ التجا کرتی ہوں کہ وہ قرآن کے مکمل احکام اور احادیث نبوی ﷺ کا مطالعہ کر کے عمل پیرا ہوں اور محقر کے لئے دعاء خیر کریں۔

تمت بالخیر بحمد اللہ

باب دوم:

توحید، رسالت، قرآن وآخرت

نمبر	عنوان	سورہ	آیت نمبر	صفحہ نمبر
11	اللہ واحد ہے، اسکی کرسی کی وسعت نے زمین وآسمان کو گھیر رکھا ہے	البقرہ	255	116
12	اللہ کی عظمت وبزرگی کی شان	لقمان	26,27	〃
13	اللہ ہی کو سجدہ کرتی ہے زمین اور آسمان کی سب مخلوق	الرعد	15	117
14	اللہ کی تسبیح پڑھا کرو	الروم	17	〃
15	اللہ کا ذکر کثرت سے صبح وشام کرو۔	الاحزاب	41,42	〃
16	تم میرا ذکر کرو، میں تمہارا ذکر کرونگا	البقرہ	152	〃
17	اللہ تعالیٰ بندے کے بہت قریب ہے	البقرہ	186	〃
18	اللہ کا ذکر صبح وشام کرو	الاعراف	205	118
19	اللہ کے مقرب بندے عبادت سے تکبر نہیں کرتے	الاعراف	206	〃
20	اللہ کی یاد سے غفلت کرنیوالوں کا حال	الزخرف	36,37	〃
21	معبودانِ باطل کی مثال	الحج	73,74	〃
22	خواہشِ نفس کو اپنا معبود بنانے والے (شرکِ خفی)	الفرقان	43	119
23	خواہش نفس کو اِلٰہ بنانے والے	الجاثیہ	23	〃
24	شرک کرنیوالوں کا انجام	الحج	31	120
25	اللہ تعالیٰ شرک کو قطعاً نہیں بخشے گا	النساء	116	〃
26	اللہ تعالیٰ نے مشرک پر جنت حرام کردی ہے۔	المائدہ	72	〃
27	خواہش نفس کو قابو میں رکھنے والے	الشمس	7-10	121
28	اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے، کوئی اُس کے کیے کو بدل نہیں سکتا	یونس	107	〃
29	اللہ کے سوا کوئی حمایتی ومددگار نہیں	الاحزاب	17	〃
30	اسلام آخری دین ہے	آلِ عمران	19	〃
31	اللہ اسلام کو غالب کرنیوالا ہے	الصف	8,9	122
	رسالت			
32	محمد ﷺ تمام جہاں والوں کے لئے رسول بنا کر بھیجے گئے	سبا	28	〃
33	محمد ﷺ سبکی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے	الاعراف	158	123
34	اللہ واحد ہے۔ محمد ﷺ ڈرانے والے بشارت دینے والے ہیں۔	ھود	2	〃
35	محمد ﷺ خاتم النبیین ہیں۔	الاحزاب	40	〃
36	اللہ نے رسول اللہ ﷺ کو تمام جہاں والوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔	الانبیاء	107	〃
37	رسول اللہ میں عمدہ نمونہ	الاحزاب	21	123
38	اطیعوا اللہ والرسول	آلِ عمران	32-31	124
39	رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کرنا اللہ کی اطاعت کرنا ہے۔	النساء	80	〃
40	رسول اللہ ﷺ کی تعلیم وتربیت اللہ ہی کی طرف سے ہے۔	الاعلیٰ	6-17	〃
	قرآن			
41	آپؐ پر فرقان اتاری گئی۔	الفرقان	1	125
42	قرآن بہت ہی سیدھا راستہ دکھاتا ہے۔ (اللہ کی رحمت کا)	بنی اسرائیل	9	〃
43	قرآن مومنوں کے لئے سراسر شفا اور رحمت ہے۔	بنی اسرائیل	82	126
44	قرآن بابرکت کتاب ہے۔ عقلمند اس سے نصیحت حاصل کرتے ہیں۔	ص	29	〃
45	قرآن حق وباطل میں فیصلہ کرتا ہے	الطارق	13	〃
46	قرآن کی شان	البروج	21, 22	〃
47	قرآن ایک نصیحت ہے۔	الدھر	29-31	〃
48	قرآن دلوں کی بیماری کے لئے شفا ہے	یونس	57	127
49	قرآن رحمت وانعام ہے، دنیا ومافیہا سے بدرجہ بہتر ہے	یونس	58	〃
50	قرآن اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کیا گیا ہے، ہر اختلاف سے پاک ہے	النساء	82	〃
51	قرآن اللہ تبارک وتعالیٰ کا نازل کیا ہوا ہے اور اللہ ہی اسکا محافظ ہے	الحجر	9	〃

نمبر	عنوان	سورہ	آیت نمبر	صفحہ نمبر
52	اگر ہم چاہتے تو جو چاہے نشانی آسمان سے اتار دیتے کہ انکی گردنیں خم ہو جائیں	الشعرآ	4	128
53	رسول اللہ ﷺ سے مشرکین کا اصرار کہ معجزہ دکھاؤ، اور اللہ کا جواب	الانعام	37-33	〃
54	قرآن ہدایت اور رحمت ہے ایمان والوں کے لئے (قرآن خود بہت بڑا معجزہ ہے، قیامت تک کیلئے)	الاعراف	203	129
55	قرآن معجزہ ہے	الاعراف	185,6	〃
56	وحی (قرآن) کے آنے سے پہلے رسول اللہ ﷺ جانتے ہی نہ تھے کہ کتاب کیا ہے اور ایمان کیا ہے	الشوریٰ	52,53	130
57	قرآن پڑھنے کا حکم	العنکبوت	45	〃
58	قرآن پڑھا جائے تو غور سے سنو	الاعراف	204	131
59	قرآن پڑھنے سے پہلے اعوذباللہ پڑھنے کا حکم	النحل	98,99	〃
60	قرآن کا عملی نفاذ (شریعت کا نفاذ) کیوں ضروری ہے؟	المائدہ	44,45,47	〃
61	آپس کے معاملات میں قرآن کیساتھ ہی حکم کیجئے	المائدہ	48,49	〃
	رسالت کا اور قرآن کا انکار کرنیوالوں کے لئے چیلنج: اگر قرآن اللہ کی طرف سے ہونے میں کچھ شک ہو تو.....			
62	(i) تم سب ملکر صرف دس سورتیں قرآن کی بنالاؤ اگر تم سچے ہو۔	ھود	13	132
63	(ii) اللہ کے سوا جنکو بلاتے ہو بلاؤ اور ایک سورت بنالاؤ	یونس	38	〃
64	(iii) اس جیسی صرف ایک ہی سورت بنالاؤ	البقرہ	23,24	133
65	اطیعواللہ واطیعوالرسول کا انعام	النساء	69	〃
66	اللہ کی ہدایت ہی ہدایت ہے، گمراہوں کا انجام	الاعراف	177,178	〃
67	جو عالم آیتوں پر عمل نہیں کرتا شیطان اسکے پیچھے لگ جاتا ہے۔	الاعراف	175,6	〃
68	رسول کی مخالفت کرنیوالوں کا انجام	النور	63	134
69	آیتوں کو جھٹلانے والے اللہ کی گرفت میں ہیں (خاموش عذاب)	الاعراف	182,3	134

نمبر	عنوان	سورہ	آیت نمبر	صفحہ نمبر
70	اللہ کی آیتوں کو جھٹلانے اور تکبر کرنے والے کبھی جنت میں نہ جائیں گے	الاعراف	40	134
71	اللہ کے احکام کو جھٹلانے اور تکبر کرنے والے دوزخی ہیں	الاعراف	36	〃
72	دنیا میں تکبر کرنیوالوں کو اللہ گمراہ کر دیتا ہے	الاعراف	146,7	135
73	آیات سے منہ پھرنے والے اور آیات پر ایمان لانے والوں کو سزا و جزا	لقمان	7,8,9	〃
74	آیتوں کو نیچا دکھانے والے اور انکی سزا	سبا	5	136
75	آیتوں کو بھلا دینے والے اور انکا عذاب	طٰہٰ	124-127	〃
76	قرآن کو چھوڑنے والے	الفرقان	30	137
77	جنہوں نے قرآن چھوڑ دیا وہ نبی ﷺ کے دشمن ہیں۔	الفرقان	31	〃
78	آیتوں کو حق جاننے والے اور انکی جزا	سبا	6	〃
79	اللہ سے ڈرو جیسا کہ ڈرنے کا حق ہے	آلِ عمران	102	〃
80	اللہ کے دین کو مضبوطی سے تھام لو	آلِ عمران	101	138
81	اللہ کی رسی کو سب ملکر مضبوط تھام لو۔	آلِ عمران	103	〃
82	تم میں ایک جماعت ایسی ہونا چاہئے جو نیک کاموں کا حکم دے اور بُرے کاموں سے روکے	آلِ عمران	104	〃
83	امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرکرنا بڑے تاکیدی کاموں میں سے ہے۔	لقمان	17	〃
84	بہترین اُمت نیک باتوں کا حکم دینے والے اور بری باتوں سے روکنے والے ہوتے ہیں۔	آلِ عمران	110	139
85	اہل کتاب میں بھی ایک جماعت حق پر قائم رہنے والی ہے جو بھلائیوں کا حکم دیتے اور برائیوں سے روکتے ہیں	آلِ عمران	113-5	〃
86	نیک و پرہیزگار لوگوں کو چاہئے کہ حتیٰ المقدور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کریں	الانعام	69	〃
87	امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرنیوالوں کو اللہ بچالیتا ہے۔	الاعراف	164,5	140

نمبر	عنوان	سورہ	آیت نمبر	صفحہ نمبر
88	امر بالمعروف ونہی عن المنکر نہ کرنا گناہ ہے	المائدہ	79	140
89	برائی کو اس طرح دور کریں جو سراسر بھلائی ہو	المومنون	96	〃
	آخرت کا بیان			
90	آخرت کا انکار خدا کا انکار ہے	الرعد	5	141
91	آخرت کے بارے میں یہ شک میں پڑے ہوئے ہیں، بلکہ اسکے اندھے ہیں	النمل	66	〃
92	ہر قوم کی ایک مہلت کی مدت مقرر ہے۔	الاعراف	34	〃
93	جو شخص اپنے دین سے پھر گیا سو وہی اپنا نقصان کرلے گا۔	المائدہ	54	〃
94	ہر جاندار کو موت کا مزہ چکھنا ہے	الانبیاء	35	142
95	اللہ کا مقررہ وقت آجاتا ہے تو پھر ٹلتا نہیں	نوح	4	〃
96	کفار کی روح قبض کرتے وقت ملائکہ عذاب کی وعید سناتے ہیں۔	النحل	28,29	〃
97	متقین کی روح قبض کرتے وقت فرشتوں کا خوش خبری دینا	النحل	32	143
98	بدکاروں کے اعمالے نامے سجین میں	المطففین	7	〃
99	نیکوکاروں کے اعمال نامے علیین میں	المطففین	18	〃
100	قیامت کب آئے گی	الاعراف	187	
101	قیامت کے دن کو جھٹلانے والوں کی بڑی خرابی ہے	المطففین	10-13	144
102	اللہ کے حکم کن فیکون سے قیامت واقع ہوجائے گی	الانعام	73	〃
103	قیامت کے دن دنیا میں کئے ہوئے اعمال کا پورا پورا بدلہ ملے گا	آل عمران	185	〃
104	قیامت کا ابتدائی زلزلہ	الحج	1,2	145
105	جب صور پھونکا جائے گا	النمل	87	〃
106	جس دن صور پھونکا جائے گا	النبا	18	〃
107	قیامت بڑی سخت اور کڑوی چیز ہے۔	القمر	46-50	〃
108	قیامت کے دن انسانوں میں کوئی رشتہ نہ ہوگا	لقمان	33	146
	حشر			
109	میدانِ حشر	ابراہیم	48	〃
110	گنہگار دوزخ کی طرف ہانکے جائیں گے، ان کا حال	ابراہیم	49-51	146
111	بے نمازی کا اقرار۔ جنتی و دوزخی کی آپس میں گفتگو	مدثر	40-47	〃
112	میدان محشر میں اہل ایمان کا نور	الحدید	12	147
113	مومن اللہ سے تکمیل نور کی دعا کریں گے	التحریم	8	〃
114	میدان محشر میں منافقین نورِ ایمانی سے استفادہ کی درخواست کریں گے	الحدید	13,14	〃
	میزان			
115	قیامت کے دن ترازو لائی جائے گی	الانبیاء	47	149
116	ذرہ برابر نیکی۔ ذرہ برابر بدی بھی زلزال تولی جائے گی	زلزال	7,8	〃
117	جن کے پلڑے (نیکیوں سے) بھاری ہوں گے	المومنون	102	〃
118	جن کے پلڑے (نیکیوں سے) ہلکے ہونگے	المومنون	103	〃
119	بھاری پلڑے والے جنتی ہوں گے	القارعہ	6,7	〃
120	ہلکے پلڑے والے دوزخی ہوں گے	القارعہ	8-11	〃
	حساب وکتاب			
121	اللہ کی نعمتوں کو گن نہیں سکتے	ابراہیم	34	150
122	نعمتوں کے بارے میں جواب طلبی	التکاثر	8	〃
123	اللہ کا حکم ماننے والوں کیلئے بھلائی اور نافرمانی کرنے والوں کیلئے جہنم	الرعد	18	〃
124	اللہ حساب لینے کے لئے کافی ہے	الانبیاء	47	〃
125	ہاتھ اور پاؤں کی گواہی	یٰسین	65	〃
126	قیامت کے دن۔ کان۔ آنکھ جسم کی کھالیں گواہی دیں گے	حٰمٓ السجدہ	19,20	151
127	زمین کی گواہی	زلزال	4,5	〃
128	کان آنکھ دل سے بھی باز پرس ہوگی	بنی اسرائیل	36	〃
129	حساب یسر: ہلکا حساب	الانشقاق	8	〃
130	حساب سُوء : بھاری حساب	الرعد	18	〃
131	نامۂ اعمال میں ہر لمحہ اعمال لکھے جا رہے ہیں	الجاثیہ	29	152
132	معزز نگران فرشتے کراماً کاتبین	الانفطار	10-12	153

نمبر	عنوان	سورہ	آیت نمبر	صفحہ نمبر
133	آخرت کی پیشی اور نامۂ اعمال کی تقسیم	الجاثیہ	28	153
134	نامۂ اعمال کا سیدھے ہاتھ میں دیا جانا	الحاقہ	19-23	"
135	سیدھے ہاتھ میں نامۂ اعمال لے کر خوشی خوشی اپنے لوگوں کی طرف پلٹنا	الانشقاق	7-9	"
136	نامۂ اعمال کا بائیں ہاتھ میں دیا جانا	الحاقہ	25-27	"
137	جسکے بائیں ہاتھ میں نامۂ اعمال ہوگا وہ بھڑکتی آگ میں ڈالا جائیگا	الانشقاق	10-12	"
138	پُل صراط جہنم کے اوپر راستہ ہے جنت تک پہنچنے کا	المریم	71,72	154
139	ایمان والوں کے چار اہم صفات	عصر	1-4	155
140	انسان جاہل ہے اللہ کی امانت اُٹھالیا۔	الاحزاب	72	"
141	اسماءِ اعظم	سورۃ الحشر	18-24	156

باب دوم

توحید، رسالت، قرآن وآخرت

توحید:۔

11 اللہ واحد ہے، اسکی کرسی کی وسعت نے زمین وآسمان کو گھیر رکھا ہے (البقرہ:255)

اللّٰهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ لَّهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مَن ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِندَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ

اللہ تعالیٰ ہی معبود برحق ہے جسکے سوا کوئی معبود نہیں جو زندہ اور سب کا تھامنے والا ہے۔ جسے نہ اونگھ آئے نہ نیند، اسکی ملکیت میں زمین اور آسمانوں کی تمام چیزیں ہیں۔ کون ہے جو اسکی اجازت کے بغیر اسکے سامنے شفاعت کر سکے، وہ جانتا ہے جو ان کے سامنے ہے اور جو ان کے پیچھے ہے اور وہ اسکے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کر سکتے مگر وہ جتنا چاہے * اسکی کرسی کی وسعت ** نے زمین اور آسمان کو گھیر رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت سے نہ تھکتا ہے اور نہ اکتاتا ہے۔ وہ بہت بلند اور بہت بڑا ہے۔(255)

* یہ اللہ تعالیٰ کی صفات جلال، اسکی علوشان اور اسکی قدرت وعظمت پر مبنی نہایت جامع آیت ہے۔ ** اللہ تعالیٰ کی صفات جس طرح قرآن و حدیث میں بیان ہوئی ہیں ان کی بغیر تاویل اور کیفیت بیان کئے ان پر ایمان رکھا جائے۔ اس لئے یہی ایمان رکھنا چاہئے کہ یہ فی الوقع کرسی ہے جو عرش سے الگ ہے اسکی کیفیت کیا ہے۔ اسی پر کس طرح بیٹھتا ہے۔ اسکو ہم بیان نہیں کر سکتے کیونکہ اسکی حقیقت سے ہم بے خبر ہیں۔

12 اللہ کی عظمت وبزرگی کی شان (سورہ لقمان: 26,27)

لِّلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ (26) وَلَوْ أَنَّمَا فِي الْأَرْضِ مِن شَجَرَةٍ أَقْلَامٌ وَالْبَحْرُ يَمُدُّهُ مِن بَعْدِهِ سَبْعَةُ أَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمَاتُ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ (27)

آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے وہ سب اللہ ہی کا ہے۔ * یقیناً اللہ تعالیٰ بہت بڑا بے نیاز ** اور سزاوار حمد وثنا ہے*** (26) روئے زمین کے (تمام) درختوں کے اگر قلمیں ہو جائیں اور تمام سمندروں کی سیاہی ہو اور ان کے بعد سات سمندر اور ہوں تاہم اللہ کے کلمات ختم نہیں ہو سکتے۔ بے شک اللہ تعالیٰ غالب اور باحکمت ہے****(27)

* یعنی انکا خالق بھی وہی ہے، مالک بھی وہی ہے، مدبر اور متصرف بھی وہی ہے۔ ** یعنی ہر چیز اسکی محتاج ہے، وہ کسی کا محتاج نہیں۔ *** اپنی تمام پیدا کردہ چیزوں میں۔ پس اس نے جو کچھ پیدا کیا اور جو احکام نازل فرمائے اس پر زمین وآسمان میں سزاوار حمد وثنا صرف اسی کی ذات ہے۔ **** اس میں اللہ تعالیٰ کی عظمت اور کبرایائی جلالت اور شان، اسکے اسمائے حسنیٰ وصفات علیا اور اسکے وہ کلمات جو اسکی عظمتوں پر دلالت

کتاب ہیں کا بیان ہے کہ وہ اتنے ہیں کہ کسی کے لئے انکا احاطہ یا ان سے آگاہی یا ان کی کنہ اور حقیقت کو پہنچنا ممکن ہی نہیں ہے۔ اللہ کی آیات ، کلمات کا حصر و احصا ممکن ہی نہیں (ابن کثیر)

13 اللہ ہی کو سجدہ کرتی ہے زمین اور آسمان کی سب مخلوق (الرعد: 15)

وَلِلَّهِ يَسْجُدُ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ طَوْعاً وَكَرْهاً وَظِلالُهُم بِالْغُدُوِّ وَالآصَالِ(15)

اللہ ہی کے لئے زمین اور آسمان کی سب مخلوق خوشی اور نا خوشی سے سجدہ کرتی ہے۔ اور ان کے سائے بھی صبح و شام (اس میں اللہ تعالیٰ کی عظمت و قدرت کا بیان ہے کہ ہر چیز پر اسکا غلبہ ہے اور ہر چیز اسکے ماتحت ہے اور اسکے سامنے سجدہ ریز ہے چاہے مومنوں کی طرح خوشی سے کرے یا مشرکوں کی طرح نا خوشی سے اور ان کے سائے بھی صبح و شام سجدہ کرتے ہیں۔ اور یہ معنیٰ بھی ہیں کہ کافر سمیت تمام مخلوق اللہ کے حکم کے تابع ہے کسی میں اس سے سرتابی کی مجال نہیں۔ اللہ تعالیٰ کسی کو صحت دے، بیمار کرے، غنی کر دے، یا فقیر بنا دے، زندگی دے یا موت سے ہم کنار کر دے ان احکام میں بھی کسی کافر کو مجال سرتابی نہیں)

14 اللہ کی تسبیح پڑھا کرو (الروم:17)

فَسُبْحَانَ اللَّهِ حِينَ تُمْسُونَ وَحِينَ تُصْبِحُونَ (17)

پس اللہ تعالیٰ کی تسبیح پڑھا کرو، جبکہ تم شام کرو، اور جب صبح کرو۔

15 اللہ کا ذکر کثرت سے صبح و شام کرو۔ (الاحزاب:41,42)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْراً كَثِيراً (41)وَسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلاً

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت زیادہ کرو۔(41) اور صبح و شام اسکی پاکیزگی بیان کرو۔(42)

16 تم میرا ذکر کرو، میں تمہارا ذکر کرونگا۔ (البقرہ:152)

فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلا تَكْفُرُونِ (152)

اس لئے تم میرا ذکر کرو، میں بھی تمہیں یاد کروں گا، میری شکر گزاری کرو اور ناشکری سے بچو۔(152)

(پس ان نعمتوں پر تم میرا ذکر اور شکر کرو۔ کفران نعمت مت کرو۔ ذکر کا مطلب ہر وقت اللہ کو یاد کرنا ہے، یعنی اس کی تسبیح، تہلیل اور تکبیر بلند کرو اور شکر کا مطلب اللہ کی دی ہوئی قوتوں اور توانائیوں کو اس کی اطاعت میں صرف کرنا ہے۔ خداداد قوتوں کو اللہ کی نافرمانی میں صرف کرنا، یہ اللہ کی ناشکر گزاری (کفران نعمت ہے) شکر کرنے پر مزید احسانات کی نوید اور ناشکری پر عذاب شدید کی وعید ہے۔)

17 اللہ تعالیٰ بندے کے بہت قریب ہے (البقرہ:186)

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ (186)

جب میرے بندے میرے بارے میں آپ سے سوال کریں تو آپ کہہ دیں کہ میں بہت ہی قریب ہوں ہر پکارنے والے کی پکار کو جب کبھی وہ مجھے پکارے، قبول کرتا ہوں اس لئے لوگوں کو بھی چاہئے کہ وہ میری بات مان لیا کریں اور مجھ پر ایمان رکھیں، یہی ان

کی بھلائی کا باعث ہے۔

18 اللہ کا ذکر صبح وشام کرو۔ (الاعراف:205)

وَاذْكُر رَّبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعاً وَخِيفَةً وَدُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالآصَالِ وَلاَ تَكُن مِّنَ الْغَافِلِينَ (205)

اور اے شخص! اپنے رب کی یاد کیا کر اپنے دل میں عاجزی کے ساتھ اور خوف کے ساتھ اور زور کی آواز کی نسبت کم آواز کے ساتھ صبح اور شام اہل غفلت میں سے مت ہونا۔(205)

19 اللہ کے مقرب بندے عبادت سے تکبر نہیں کرتے۔ (الاعراف:206)

إِنَّ الَّذِينَ عِندَ رَبِّكَ لاَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِهِ وَيُسَبِّحُونَهُ وَلَهُ يَسْجُدُونَ (206)

یقیناً جو تیرے رب کے نزدیک ہیں وہ اس کی عبادت سے تکبر نہیں کرتے اور اس کی پاکی بیان کرتے ہیں اور اس کو سجدہ کرتے ہیں۔

20 اللہ کی یاد سے غفلت کرنیوالوں کا حال (الزخرف : 36,37)

وَمَن يَعْشُ عَن ذِكْرِ الرَّحْمَنِ نُقَيِّضْ لَهُ شَيْطَاناً فَهُوَ لَهُ قَرِينٌ (36)وَإِنَّهُمْ لَيَصُدُّونَهُمْ عَنِ السَّبِيلِ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُم مُّهْتَدُونَ (37)

اور جو شخص رحمٰن کی یاد سے غفلت کرے * ہم اس پر ایک شیطان مقرر کر دیتے ہیں وہی اسکا ساتھی رہتا ہے **(36) اور وہ انہیں راہ سے روکتے ہیں اور یہ اسی خیال میں رہتے ہیں کہ یہ ہدایت یافتہ ہیں ***(37)

* عشایعشو کے معنیٰ آنکھوں کی بیماری ''رتوندیا'' کی وجہ سے جو اندھاپن ہوتا ہے۔یعنی جو اللہ کی ذکر سے اندھا ہو جائے۔** وہ شیطان، اللہ کی یاد سے غافل رہنے والے کا ساتھی بن جاتا ہے اور اس سے جدا نہیں ہوتا بلکہ تمام معاملات میں اسکی پیروی اور تمام وسوسوں میں اسکی اطاعت کرتا ہے۔*** یعنی وہ شیطان ان کے حق کے راستہ کے درمیان حائل ہو جاتے ہیں اور اس سے انہیں روکنے اور انہیں برابر سمجھاتے رہتے ہیں کہ تم حق پر ہو، حتیٰ کہ وہ واقعی اپنے بارے میں یہی گمان کرنے لگ جاتے ہیں کہ وہ حق پر ہیں۔ یا کافر شیطانوں کے بارے میں سمجھتے ہیں کہ یہ ٹھیک ہیں اور ان کی اطاعت کرتے رہتے ہیں۔

21 معبودانِ باطل کی مثال (الحج: 73,74)

يَا أَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوا لَهُ إِنَّ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ لَن يَخْلُقُوا ذُبَاباً وَلَوِ اجْتَمَعُوا لَهُ وَإِن يَسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْئاً لَّا يَسْتَنقِذُوهُ مِنْهُ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوبُ (73)مَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ إِنَّ اللَّهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ (74)

لوگو! ایک مثال بیان کی جا رہی ہے، ذرا کان لگا کر سن لو! اللہ کے سوا جن جن کو تم پکارتے رہے ہو وہ ایک مکھی بھی تو پیدا نہیں کر سکتے، گو سارے کے سارے ہی جمع ہو جائیں * بلکہ اگر مکھی ان سے کوئی چیز لے بھاگے تو یہ اسے بھی اس سے چھین نہیں سکتے **

بڑا بودا ہے طلب کرنیوالا اور بڑا بودا ہے وہ جس سے طلب کیا جارہا ہے(73) انہوں نے اللہ کے مرتبہ کے مطابق اسکی قدر جانی ہی نہیں۔ اللہ تعالیٰ بڑا ہی زور وقوت والا اور غالب وزبردست ہے۔ (74)

* یعنی یہ معبودان باطل کو تم اللہ کو چھوڑ کر مدد کے لئے پکارتے ہو یہ سارے کے سارے جمع ہوکر ایک نہایت حقیری مخلوق مکھی بھی پیدا کرنا چاہیں تو نہیں کرسکتے۔ اسکے باوجود بھی تم انہی ہی کو اپنا حاجت روا سمجھتے ہو، تو تمہاری عقل قابل افسوس ہے۔ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کے سوا جن کی عبادت کی جاتی رہی ہے وہ صرف پتھر کی بے جان مورتیاں ہی نہیں ہوتی تھیں (جیسا کہ آج کل قبر پرستی کا جواز پیش کرنیوالے لوگ باور کراتے ہیں بلکہ یہ عقل وشعور رکھنے والی چیزیں بھی تھیں۔ یعنی اللہ کے نیک بندے بھی تھے، جن کے مرنے کے بعد لوگوں نے ان کو اللہ کا شریک ٹھہرالیا، اسی لئے اللہ تعالیٰ فرمارہا ہے کہ سب اکٹھے بھی ہوجائیں تو ایک حقیر ترین شئے مکھی بھی پیدا نہیں کرسکتے۔ محض پتھر کی مورتیوں کو یہ چیلنج نہیں دیا جاسکتا۔** یہ ان کی مزید بے بسی اور لاچارگی کا اظہار ہیکہ پیدا کرنا تو کجا، یہ تو مکھی کو پکڑ کر اسکے منہ سے اپنی وہ چیز بھی واپس نہیں لے سکتے، جو وہ ان سے چھین کر لے جائے۔*** طالب سے مراد، خود ساختہ معبود اور مطلوب سے مراد مکھی یا بعض کے نزدیک طالب سے پجاری اور مطلوب سے اسکا معبود ہے۔ حدیث قدسی میں معبودان باطل کے بے بسی کا تذکرہ ان الفاظ میں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے' اس سے زیادہ ظالم کون ہے جو میری طرح پیدا کرنا چاہتا ہے اگر کسی میں واقعی قدرت ہے تو ایک ذرہ یا ایک جو ہی پیدا کرکے دکھادے۔**** یہی وجہ ہے کہ لوگ اسکی بے بس مخلوق کو اسکا ہمسر اور شریک قرار دے ہیں۔ اگر ان کو اللہ تعالیٰ کی عظمت وجلالت، اسکی قدرت وطاقت اور اسکی بے پناہی کا صحیح صحیح اندازہ اور علم ہوتو وہ کبھی اسکی خدائی میں کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔

22 خواہشِ نفس کو اپنا معبود بنانے والے۔ (شرکِ خفی) (الفرقان:43)

أَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَٰهَهُ هَوَاهُ أَفَأَنتَ تَكُونُ عَلَيْهِ وَكِيلًا (43)

یا آپؐ نے اسے بھی دیکھا جو اپنی خواہش نفس کو اپنا معبود بنائے ہوئے ہے کیا آپؐ اسکے ذمہ دار ہوسکتے ہیں؟*

* یعنی جو چیز اسکے نفس کو اچھی لگے، اسی کو اپنا دین ومذہب بنالیا کیا ایسے شخص کو توراہ یاب کرسکتا ہے۔ یا اللہ کے عذاب سے چھڑا سکے گا؟ اسکو دوسرے مقام پر اسطرح بیان فرمایا'' کیا وہ شخص جس کے لئے اسکا برا عمل مزین کردیا گیا، پس وہ اسے اچھا سمجھتا ہے، پس اللہ تعالیٰ ہی جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے راہ یاب، پس تو ان پر حسرت وافسوس نہ کر۔ مطلب یہ ہے کہ ایسے اشخاص، جو عقل وفہم سے اسطرح عاری اور محض خواہش نفس کو اپنا معبود بنائے ہوئے ہیں۔ اے پیغمبر کیا تو ان کو ہدایت کے راستہ پر لگا سکتا ہے؟ یعنی نہیں لگا سکتا۔

23 خواہش نفس کو إلٰہ بنانے والے (الجاثیہ:23)

أَفَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَٰهَهُ هَوَاهُ وَأَضَلَّهُ اللَّهُ عَلَىٰ عِلْمٍ وَخَتَمَ عَلَىٰ سَمْعِهِ وَقَلْبِهِ وَجَعَلَ عَلَىٰ بَصَرِهِ غِشَاوَةً فَمَن يَهْدِيهِ مِن بَعْدِ اللَّهِ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ (23)

کیا آپؐ نے اسے بھی دیکھا؟ جس نے اپنی خواہش نفس کو اپنا معبود بنا رکھا ہے* اور باوجود سمجھ بوجھ کے اللہ نے اسے گمراہ کر دیا ہے** اور اسکے کان اور دل پر مہر لگادی ہے*** اور اسکی آنکھ پر بھی پردہ ڈال دیا ہے**** اب ایسے شخص کو اللہ کے بعد کون ہدایت دے سکتا ہے*****

*پس وہ اسی کو اچھا سمجھتا ہے جسکو اسکا نفس اچھا اور اسی کو برا سمجھتا ہے جسکو اسکا نفس برا قرار دیتا ہے یعنی اللہ اور رسول کے احکام کے مقابلے میں اپنی

نفسانی خواہش کو ترجیح دیتا ہے یا اپنی عقل کو اہمیت دیتا ہے۔ حالانکہ عقل بھی ماحول سے متاثر یا مفادات کی اسیر ہوکر، خواہش نفس کی طرح غلط فیصلہ کرسکتی ہے۔ ایک معنی اسکے یہ کئے گئے ہیں جو اللہ کی طرف سے نازل کردہ ہدایت اور برہان کے بغیر اپنی مرضی کے دین کو اختیار کرتا ہے۔** یعنی بلوغ علم قیام حجت کے باوجود، وہ گمراہی ہی کا راستہ اختیار کرتا ہے۔ جیسے بہت سے پندار علم میں مبتلا گمراہ اہل علم کا حال ہے، ہوتے وہ گمراہ ہیں، موقف انکا بے بنیاد ہوتا ہے لیکن اپنے گھمنڈ میں وہ اپنے دلائل کو ایسا سمجھتے ہیں گویا آسمان سے تارے توڑ لائے ہیں۔ اور یوں 'علم وفہم' رکھنے کے باوجود وہ دگمراہ ہی نہیں ہوتے بلکہ دوسروں کو گمراہ کرنے پر فخر کرتے ہیں۔ (نعوذ باالله من هذا العلم الضلال والفهم الثقيم والعقل الزائغ ۔*** جس سے اسکے کان وعظ و نصیحت سُننے سے اور اسکا دل ہدایت کے سمجھنے سے محروم ہوگیا۔**** چنانچہ وہ حق کو دیکھ بھی نہیں پاتا۔ ***** جسکو اللہ تعالیٰ گمراہ کردے اسکو کوئی راہ پر نہیں لاسکتا، اور اللہ تعالیٰ ان کو ان کی گمراہ میں بھٹکے ہوئے چھوڑ دیتا ہے۔ ان کے گناہوں کی کثرت کی وجہ سے جو توبہ کی طرف راغب نہیں ہوتے۔

24 شرک کرنیوالوں کا انجام (الحج:31)

حُنَفَاء لِلَّهِ غَيْرَ مُشْرِكِينَ بِهِ وَمَن يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَكَأَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَاء فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ أَوْ تَهْوِي بِهِ الرِّيحُ فِي مَكَانٍ سَحِيقٍ (31)

سنو! اللہ کے ساتھ شریک کرنیوالا گویا آسمان سے گر پڑا اب یا تو اسے پرندے اچک لے جائیں گے یا ہوا کسی دور دراز کی جگہ پھینک دے گی۔

(یعنی جس طرح بڑے پرندے، چھوٹے جانوروں کو نہایت تیزی سے جھپٹا مار کر انہیں نوچ کھاتے ہیں یا ہوائیں کس دور دراز جگہوں پر پھینک دیں اور کسی کو سراغ نہ ملے۔ دونوں صورتوں میں تباہی اسکا مقدر ہے۔ اسی طرح وہ انسان جو صرف ایک اللہ کی عبادت کرتا ہے، وہ سلامت فطرت اور طہارت نفس کے اعتبار سے طہر وصفا کی بلندی پر فائز ہوتا ہے اور جوں ہی وہ شرک کا ارتکاب کرتا ہے، تو گویا اپنے کو بلندی سے پستی میں اور صفائی سے گندگی اور کیچڑ میں پھینک لیتا ہے۔)

25 اللہ تعالیٰ شرک کو قطعاً نہیں بخشے گا۔ (النساء :116)

إِنَّ اللّهَ لاَ يَغْفِرُ أَن يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَن يَشَاءُ وَمَن يُشْرِكْ بِاللّهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلاَلاً بَعِيداً (116)

اسے اللہ تعالیٰ قطعاً نہ بخشے گا کہ اسکے ساتھ شریک مقرر کیا جائے، ہاں شرک کے علاوہ گناہ جسکے چاہے معاف فرما دیتا ہے اور اللہ کے ساتھ شریک کرنیوالا بہت دور کی گمراہی میں جا پڑا۔

26 اللہ تعالیٰ نے مشرک پر جنت حرام کردی ہے۔ (المائدہ: 72)

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُواْ إِنَّ اللّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ وَقَالَ الْمَسِيحُ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اعْبُدُواْ اللّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ إِنَّهُ مَن يُشْرِكْ بِاللّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنصَارٍ (72)

یقین مانو کہ جو شخص اللہ کے ساتھ شریک کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے اس پر جنت حرام کردی ہے۔ اسکا ٹھکانہ جہنم ہی ہے اور گنہگاروں کی مدد کرنیوالا کوئی نہیں ہوگا۔

27 خواہش نفس کو قابو میں رکھنے والے (الشمس : 7-10)

وَنَفْسٍ وَمَا سَوَّاهَا (7)فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا (8)قَدْ أَفْلَحَ مَن زَكَّاهَا (9)وَقَدْ خَابَ مَن دَسَّاهَا (10)

قسم ہے نفس کی اور اسے درست بنانے کی * پھر سمجھ دی اسکو بدکاری کی اور بچ کر چلنے کی ** جس نے اسے پاک کیا وہ کامیاب ہوا*** اور جس نے اسے خاک میں ملا دیا وہ ناکام ہوا****

* یا جس نے درست کیا، درست کرنے کا مطلب ہے اسے متناسب الاعضاء بنانا، بے ڈھبا اور بے ڈھنگا نہیں بنانا۔ ** الہام کا مطلب یا تو یہ ہے کہ انہیں اچھی طرح سمجھا دیا اور انہیں انبیا علیہم السلام اور آسمانی کتابوں کے ذریعہ سے خیر و شر کی پہچان کروا دی یا مطلب ہے کہ ان کی عقل اور فطرت میں خیر و شر، نیک اور بدی کا شعور ودیعت کر دیا۔ تاکہ وہ نیکی کو اپنائیں اور بدی سے اجتناب کریں (یعنی بدی سے بچ کر رہیں)*** شرک سے، معصیت سے (گناہ سے) اور اخلاقی آلائشوں سے پاک کیا وہ اخروی فوز و فلاح سے ہم کنار ہوگا۔**** یعنی جس نے اسے گمراہ کر لیا وہ خسارہ میں رہا یعنی جس نے اپنے نفس کو چھپا دیا اور اسے بے کار چھوڑ دیا اور اسے اللہ کی اطاعت اور عملِ صالح کی ساتھ مشہور نہیں کیا۔

28 اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے، کوئی اُس کے کیے کو بدل نہیں سکتا۔ (یونس:107)

وَإِن يَمْسَسْكَ اللّهُ بِضُرٍّ فَلاَ كَاشِفَ لَهُ إِلاَّ هُوَ وَإِن يُرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلاَ رَآدَّ لِفَضْلِهِ يُصِيبُ بِهِ مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَهُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ (107)

اور اگر تم کو اللہ کوئی تکلیف پہنچائے تو بجز اسکے اور کوئی اسکو دور کرنیوالا نہیں ہے اور اگر وہ تم کو کوئی خیر پہنچانا چاہے تو اسکے فضل کا کوئی ہٹانے والا نہیں * وہ اپنا فضل اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے نچھاور کرے اور وہ بڑی مغفرت والا ہے۔

** خیر کو یہاں فضل سے اس لئے تعبیر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے ساتھ جو بھلائی کا معاملہ فرماتا ہے۔ اعمال کے اعتبار سے اگرچہ بندے اسکے مستحق نہیں۔ لیکن یہ محض اسکا فضل ہے کہ وہ اعمال سے قطع نظر کرتے ہوئے بھی انسانوں پر بھرپور رحم و کرم فرماتا ہے۔

29 اللہ کے سوا کوئی حمایتی و مددگار نہیں (الاحزاب:17)

قُلْ مَن ذَا الَّذِي يَعْصِمُكُم مِّنَ اللّهِ إِنْ أَرَادَ بِكُمْ سُوءاً أَوْ أَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً وَلَا يَجِدُونَ لَهُم مِّن دُونِ اللّهِ وَلِيّاً وَلَا نَصِيراً (17)

پوچھئے! تو کہ اگر اللہ تعالیٰ تمہیں کوئی برائی پہنچانا چاہے یا تم پر کوئی فضل کرنا چاہے تو کون ہے جو تمہیں بچا سکے (یا تم سے روک سکے) اپنے لیئے بجز اللہ تعالیٰ کے نہ کوئی حمایتی پائیں گے نہ مددگار (17)

(یعنی تمہیں ہلاک کرنا، بیمار کرنا یا مال و جائداد میں نقصان پہنچانا یا قحط سالی میں مبتلاء کرنا چاہے تو کون ہے جو تمہیں اس سے بچا سکے؟ یا اپنا فضل و کرم کرنا چاہے تو وہ روک سکے؟)

30 اسلام آخری دین ہے (آلِ عمران:19)

إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللّهِ الإِسْلاَمُ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِينَ أُوتُواْ الْكِتَابَ إِلاَّ مِن بَعْدِ مَا جَاءهُمُ الْعِلْمُ بَغْيَاً بَيْنَهُمْ وَمَن يَكْفُرْ بِآيَاتِ اللّهِ فَإِنَّ اللّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ (19)

بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک دین اسلام ہی ہے۔(19)

(اسلام وہی دین ہے جس کی دعوت وتعلیم ہر پیغمبر اپنے اپنے دور میں دیتے رہے ہیں اور اب اس کی کامل ترین شکل وہ ہے جسے نبی آخر الزمان حضرت محمد ﷺ نے دنیا کے سامنے پیش کیا، جس میں توحید ورسالت اور آخرت پر اس طرح یقین وایمان رکھنا ہے جس طرح نبی کریم ﷺ نے بتلایا ہے۔اب محض یہ عقیدہ رکھ لینا کہ اللہ ایک ہے یا کچھ اچھے عمل کر لینا، یہ اسلام نہیں نہ اس سے نجات آخرت ہی ملے گی۔ایمان واسلام اور دین یہ ہے کہ اللہ کو ایک مانا جائے اور صرف اسی ایک معبود کی عبادت کی جائے، محمد رسول اللہ ﷺ سمیت تمام انبیاء پر ایمان لایا جائے۔اور نبی ﷺ کی ذات پر رسالت کا خاتمہ تسلیم کیا جائے اور ایمانیات کے ساتھ ساتھ وہ عقائد واعمال اختیار کئے جائیں جو قرآن کریم میں یا حدیث رسول ﷺ میں بیان کئے گئے ہیں۔اب اس دین اسلام کے سوا کوئی اور دین عنداللہ قبول نہیں ہوگا۔(آل عمران:85) نبی ﷺ کی رسالت پوری انسانیت کے لئے ہے (الاعراف:185) ''کہہ دیجئے! اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں ''برکتوں والی ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے پر فرقان نازل کیا تاکہ وہ جہانوں کا ڈرانے والا ہو'' (الفرقان:1) اور حدیث میں ہے، نبی ﷺ نے فرمایا ''قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، جو یہودی یا نصرانی مجھ پر ایمان لائے بغیر فوت ہوگیا، وہ جہنمی ہے۔'' (صحیح مسلم) مزید فرمایا: میں احمر واسود (یعنی تمام انسانوں کے لئے) نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں) اسی لئے آپ ﷺ نے اپنے وقت کے تمام سلاطین اور بادشاہوں کو خطوط تحریر فرمائے جن میں انہیں اسلام قبول کرنے کی دعوت دی (صحیحین۔بحوالہ ابن کثیر)

31 اللہ اسلام کو غالب کرنیوالا ہے (الصف : 8,9)

يُرِيدُونَ لِيُطْفِؤُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ (8)هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ (9)

وہ (مشرکین) چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے منہ سے بجھا دیں * اور اللہ اپنے نور کو کمال تک پہنچانے والا ہے۔** گو کافر برا مانیں۔(8) وہی (اللہ) ہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین دے کر بھیجا تاکہ اسے اور تمام مذاہب پر غالب کر دے۔***اگر چہ مشرکین ناخوش ہوں ****(9) (تاکید کے لئے آیت 8 کے مفہوم کو دہرایا جا رہا ہے)

* نور سے مراد قرآن، یا اسلام یا محمد ﷺ یا دلائل وبراہین ہیں۔'منہ سے بجھا دیں گا' کا مطلب وہ طعن وتشنیع کی باتیں ہیں جو ان کے مونہوں سے نکلتے ہیں۔** یعنی اسکو آفاق میں پھیلانے والا اور دوسرے تمام دینوں پر غالب کرنیوالا ہے۔*** (محمد ﷺ خاتم النبیین ہیں (الاحزاب:40) اسی لئے اسلام آخری دین ہے۔اور اللہ اسلام کو غالب کرنیوالا ہے۔(یہی مضمون سورہ توبہ آیات 33 ,32 میں بھی دہرائے گئے ہیں، اسی قسم کا مضمون سورہ الفتح آیت : 28 میں بھی دیا گیا ہے)**** تاہم یہ لامحالہ ہو کر رہے گا

رسالت:

32 محمد ﷺ تمام جہاں والوں کے لئے رسول بنا کر بھیجے گئے (سبا :28)

ہم نے آپ ﷺ کو تمام لوگوں کے لئے خوشخبریاں سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے، ہاں مگر (یہ صحیح ہے) کہ لوگوں کو اکثریت بے علم ہے۔

(اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کی رسالت عامہ کا بیان فرمایا ہے کہ آپ ﷺ کو پوری نسل انسانیت کا ہادی اور رہنما بنا کر بھیجا گیا)

33 محمد ﷺ سب کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے (الاعراف : 158)

قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الَّذِي يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَكَلِمَاتِهِ وَاتَّبِعُوهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ (158)

آپ کہہ دیجئے کہ اے لوگوں! میں تم سب کی طرف اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا ہوں۔

34 اللہ واحد ہے۔ محمد ﷺ ڈرانے والے بشارت دینے والے ہیں۔ (ھود :2)

أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ إِنَّنِي لَكُم مِّنْهُ نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ (2)

یہ کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت مت کرو۔ میں تم کو اللہ کی طرف سے ڈرانے والا اور بشارت دینے والا ہوں۔

35 محمد ﷺ خاتم النبیین ہیں۔ (الاحزاب :40)

لوگوں تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ محمد ﷺ نہیں ہیں لیکن آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور تمام نبیوں کے ختم کرنیوالے ہیں (یعنی آپؐ پر نبوت و رسالت کا خاتمہ کر دیا گیا) اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کا بخوبی جاننے والا ہے۔ (40)

36 اللہ نے رسول اللہ ﷺ کو تمام جہاں والوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ (الانبیاء:107)

''اور ہم نے آپ کو تمام جہاں والوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے''

آپ کو جہاں والوں کے لئے رحمت قرار دیا ہے کہ آپؐ کی وجہ سے یہ اُمت، بالکلیہ تباہی و بربادی سے محفوظ کر دی گئی جیسے پچھلی قومیں اور امتیں حرف غلط کی طرح مٹا دی جاتی رہیں۔ امت محمدیہ (جو امت اجابت اور امتِ دعوت کے اعتبار سے پوری نوع انسانی پر مشتمل ہے) پر اسطرح کا کلی عذاب نہیں آئیگا۔ احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مشرکین کے لئے بددعا نہ کرنا، یہ بھی آپؐ کی رحمت کا ایک حصہ ہے۔ اسی طرح غصے میں کسی مسلمان کو لعنت یا سب وشتم نہ کرنے کو بھی قیامت والے دن رحمت کا باعث قرار دینا آپ کی رحمت کا حصہ ہے۔ اسی لئے ایک حدیث میں آپؐ نے فرمایا ''میں رحمت مجسم بن کر آیا ہوں جو اللہ کی طرف سے اہلِ جہاں کے لئے ہدیہ ہے۔''

37 رسول اللہ میں عمدہ نمونہ (الاحزاب :21)

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا (21)

یقیناً تمہارے لئے رسول اللہ میں عمدہ نمونہ (موجود) ہے ہر اس شخص کے لئے جو اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن کی توقع رکھتا ہے اور بکثرت اللہ تعالیٰ کی یاد کرتا ہے۔*

* یعنی آپ ﷺ کے اُسوۂ حسنہ کو سامنے رکھکر اسکی اقتدا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ یعنی آپؐ کے تمام اقوال، افعال اور احوال میں مسلمانوں کے لئے آپؐ کی اقتدا ضروری ہے چاہے انکا تعلق عبادات سے ہو یا معاشرت سے، معیشت سے یا سیاست سے، زندگی کے ہر شعبے میں آپ کی ہدایات واجب الاتباع ہیں۔ اس سے یہ واضح ہوگیا کہ اسوۂ رسول ﷺ کو وہی اپنائے گا جو آخرت میں اللہ کی ملاقات پر یقین رکھتا اور کثرت سے اللہ کا

ذکر کرتا ہے۔ آج مسلمان بالعموم ان دونوں وصفوں سے محروم ہیں۔ اس لئے اسوۂ رسول ﷺ کو بھی کوئی اہمیت ان کے دلوں میں نہیں ہے۔ (جسکی وجہ سے دنیا میں ذلت ورسوائی اُٹھانا پڑ رہا ہے۔)

38 اطیعوا اللہ والرسول (آلِ عمران : 32-31)

قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (31) آپ ﷺ کہہ دیجئے! اگر اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو میری تابعداری کرو۔ * خود اللہ تم سے محبت کریگا اور تمہارے گناہ معاف فرمادیگا ** ۔ اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔(31) کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ اور رسول کی اطاعت کرو۔ اگر یہ منہ پھیر لیں تو بے شک اللہ تعالیٰ کافروں سے محبت نہیں کرتا *** ۔ (32)

* اگر اللہ کا قرب اور اسکی رضا ومحبت چاہتے ہیں تو اسکا صرف ایک ہی طریقہ ہے کہ میرے آخری پیغمبر پر ایمان لاؤ اور اسکی اتباع کرو۔ اس آیت سے تمام دعویدار محبت کے لئے ایک کسوٹی اور معیار مہیا کر دیا ہے کہ محبت الٰہی کا طالب اگر اتباع محمد ﷺ کے ذریعے سے مقصد حاصل کرنا چاہتا ہو تو پھر تو یقیناً وہ کامیاب ہے۔ اور اپنے دعوے میں سچا ہے۔ ورنہ وہ جھوٹا بھی ہے اور اس مقصد کے حصول میں ناکام بھی رہے گا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی فرمان ہے 'جس نے ایسا کام کیا جو ہمارے بتلائے ہوئے طریقوں سے مختلف ہے تو وہ مسترد ہے۔** یعنی اتباع رسول اللہ ﷺ کی وجہ سے تمہارے گناہ ہی معاف نہیں ہوں گے بلکہ تم محبّ سے محبوب بن جاؤ گے اور یہ کتنا اونچا مقام ہے کہ بارگاہِ الٰہی میں ایک انسان کو محبوبیت کا مقام مل جائے۔** اس آیت میں اللہ کی اطاعت کے ساتھ ساتھ اطاعتِ رسول اللہ ﷺ کی پھر تاکید کر کے واضح کر دیا کہ اب نجات اگر ہے تو صرف اطاعت محمدیؐ میں ہے۔ اور اس سے انحراف کفر ہے۔ اور ایسے کافروں کو اللہ پسند نہیں فرماتا چاہے وہ اللہ کی محبت اور قرب کے کتنے ہی دعویدار ہوں۔ اس آیت میں احادیث نبوی کے منکرین اور اتباع رسول اللہ ﷺ سے گریز کرنیوالوں دونوں کے لئے سخت وعید ہے کیونکہ دونوں اپنے اپنے انداز سے ایسا رویہ اختیار کرتے ہیں جسے یہاں کفر سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اَعَاذَنَا اللہُ مِنْہُ

39 رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کرنا اللہ کی اطاعت کرنا ہے۔ (النساء:80)

مَّنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَن تَوَلَّى فَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا(80)

اس رسول ﷺ کی جو اطاعت کرے اسی نے اللہ کی فرمانبرداری کی اور جو منہ پھیر لے تو ہم نے آپ کو کچھ ان پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا۔

40 رسول اللہ ﷺ کی تعلیم وتربیت اللہ ہی طرف سے ہے۔ (الاعلیٰ :17-6)

سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنسَىٰ (6)إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ إِنَّهُ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا يَخْفَىٰ (7)وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرَىٰ (8)فَذَكِّرْ إِن نَّفَعَتِ الذِّكْرَىٰ (9)سَيَذَّكَّرُ مَن يَخْشَىٰ (10)وَيَتَجَنَّبُهَا الْأَشْقَى (11)الَّذِي يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرَىٰ (12)ثُمَّ لَا يَمُوتُ فِيهَا وَلَا يَحْيَىٰ (13)قَدْ أَفْلَحَ مَن تَزَكَّىٰ (14)وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلَّىٰ (15)بَلْ تُؤْثِرُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا(16)وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ (17)

ہم تمہیں پڑھائیں گے پھر آپ نہ تو بھولیں گے۔ (6*) مگر جو کچھ اللہ چاہے، وہ ظاہر اور پوشیدہ کو جانتا ہے۔ (7*) ہم

43 قرآن مومنوں کے لئے سراسر شفا اور رحمت ہے۔ (بنی اسرائیل :82)

(80)وَقُلْ جَاء الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقاً (81)وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاء وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ وَلاَ يَزِيدُ الظَّالِمِينَ إِلاَّ خَسَاراً (82)

یہ قرآن جو ہم نازل کر رہے ہیں مومنوں کے لئے تو سراسر شفا اور رحمت ہے، ہاں ظالموں کو بجز نقصان کے اور کوئی زیادتی نہیں ہوتی۔

44 قرآن بابرکت کتاب ہے۔عقلمند اس سے نصیحت حاصل کرتے ہیں۔ (ص :29)

کتاب انزلناہ ..... اولوالالباب وتذکر علیٰ لیدبروا ہی دُں سے

یہ بابرکت کتاب ہے جسے ہم نے آپ کی طرف اس لئے نازل فرمایا ہے کہ لوگ اسکی آیتوں پر غور وفکر کریں۔اور عقلمند اس سے نصیحت حاصل کریں۔

45 قرآن حق و باطل میں فیصلہ کرتا ہے (الطارق :13)

إِنَّهُ لَقَوْلٌ فَصْلٌ (13)

بے شک یہ (قرآن) البتہ دوٹوک فیصلہ کرنے والا کلام ہے۔(یعنی کھول کر بیان کرنے والا ہے جس سے حق و باطل دونوں واضح ہو جاتے ہیں۔)

46 قرآن کی شان (البروج : 21, 22)

بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَّجِيدٌ (21)فِي لَوْحٍ مَّحْفُوظٍ (22)

بلکہ یہ قرآن بڑی شان والا ہے۔(21) لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے۔(22)

(جہاں فرشتہ اس کی حفاظت پر معمور ہیں۔اللہ تعالیٰ حسبِ ضرورت وہ اقتضاء اسے نازل فرماتا ہے)۔

47 قرآن ایک نصیحت ہے۔ (الدھر :30-29)

إِنَّ هَـذِهِ تَذْكِرَةٌ فَمَن شَاء اتَّخَذَ إِلَى رَبِّهِ سَبِيلاً (29)وَمَا تَشَاؤُونَ إِلاَّ أَن يَشَاء اللّهُ إِنَّ اللّهَ كَانَ عَلِيماً حَكِيماً(30)

یقیناً یہ تو ایک نصیحت ہے۔پس جو چاہے اپنے رب کی راہ لے لے *۔(29) اور تم نہ چاہو گے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ ہی چاہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ علم والا با حکمت ہے **۔(30)

* یعنی اس قرآن سے ہدایت حاصل کرے۔** یعنی تم میں سے کوئی اس بات پر قادر نہیں کہ وہ اپنے کو ہدایت کی راہ پر لگا لے۔اپنے لئے کسی نفع کو جاری کر لے ہاں اگر اللہ چاہے تو ایسا ممکن ہے۔اسکی مشیت کے بغیر کچھ نہیں کر سکتے۔البتہ صحیح قصد و نیت پر وہ اجر ضرور عطا فرماتا ہے۔اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ہر آدمی کے لئے وہ ہے جسکی وہ نیت کرے۔چوں کہ وہ (اللہ) علیم وحکیم ہے اس لئے اسکے ہر کام میں حکمت ہوتی ہے۔بنا

آپؐ کے لئے آسانی پیدا کر دیں گے (8*) تو آپ نصیحت کرتے رہیں اگر نصیحت کچھ فائدہ دے۔ (9*) ڈرنے والا نصیحت لے گا۔(10*) (ہاں) بدبخت اس سے گریز کرے گا۔(11*) جو بڑی آگ میں جائے گا۔(12) جہاں پھر نہ وہ مرے گا نہ جیئے گا۔(13*) بے شک اس نے فلاح پالی جو پاک ہوا۔(14*) اور جس نے اپنے رب کا نام یاد رکھا اور نماز پڑھتا رہا۔(15*) لیکن تم نے تو دنیا کی زندگی کو ترجیح دیتے ہو۔(16*) اور آخرت بہت بہتر اور بہت بقاء والی ہے۔(17*)

6* حضرت جبرئیل علیہ السلام وحی لے کر آتے تو آپ اسے جلدی پڑھتے تا کہ بھول نہ جائے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اس طرح جلدی نہ کریں۔ ہم آپ کو پڑھوائیں گے یعنی آپ کی زبان پر جاری کر دیں گے۔ پس آپ اسے بھولیں گے نہیں۔ مگر جسے اللہ چاہے گا، لیکن اللہ نے ایسا نہیں چاہا، اس لئے آپ کو سب کچھ یاد ہی رہا۔ 7* جہر قرآن کا وہ حصہ بھی ہے جسے رسول اللہ ﷺ یاد کر لیں، اور جو آپ کے سینے سے محو کر دیا جائے، وہ مخفی ہے۔ 8* مثلاً ہم آپ پر وحی آسان کر دیں گے تا کہ اس کو یاد کرنا اور اس پر عمل کرنا آسان ہو جائے، ہم آپ اس طریقے کی طرف رہنمائی کریں گے جو آسان ہوگا۔ ہم جنت والا عمل آپکے لئے آسان کر دیں گے، اور ہم آپکے لئے ایسی شریعت مقرر کرینگے جو سہل، مستقیم اور معتدل ہوگی جس میں کوئی کجی عسر اور تنگی نہیں ہوگی۔10* یعنی آپ کی نصیحت سے وہ یقیناً عبرت حاصل کریں گے جن کے دلوں میں اللہ کا خوف ہوگا، ان میں خشیت الٰہی اور اپنی اصلاح کا جذبہ مزید قوی ہو جائے گا۔11* یعنی اس نصیحت سے فائدہ نہیں اٹھا سکیں گے کیوں کہ ان کا کفر پر اصرار اور اللہ کی معصیتوں میں انہماک جاری رہتا ہے۔13* بلکہ حالتِ نزع میں پڑا رہیگا۔ پھر ان کے برعکس جو لوگ صرف اپنے گناہوں کی سزا بھگتنے کے لئے عارضی طور پر جہنم میں رہ گئے ہوں گے انہیں اللہ تعالیٰ ایک طرح کی موت دے دیگا۔ حتیٰ کہ وہ آگ میں جل کر کوئلہ ہو جائیں گے، پھر اللہ تعالیٰ انبیاء وغیرہ کی سفارش سے ان کو گروہوں کی شکل میں نکالے گا۔ ان کو جنت کی نہر میں ڈالا جائے گا، جنتی بھی ان پر پانی ڈالیں گے، جس سے وہ اس طرح جی اٹھیں گے کے جیسے سیلاب کے کوڑے پر دانہ اُگ آتا ہے۔*14 جنہوں نے اپنے نفس اخلاقِ رزیلہ سے اور دلوں کو شرک و معصیت کی آلودگیوں سے پاک کر لیا۔ *17 کیونکہ دنیا اور اس کی ہر چیز فانی ہے جبکہ آخرت کی زندگی دائمی اور ابدی ہے اس لئے عاقل فانی چیز کو باقی رہنے والی چیز پر ترجیح نہیں دیتا۔

41 آپؐ پر فرقان اتاری گئی۔ (الفرقان : 1)

تَبَارَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَى عَبْدِهِ لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا (1)

بہت بابرکت ہے وہ اللہ تعالیٰ جس نے اپنے بندے پر فرقان* اتارا تا کہ وہ تمام لوگوں کے لئے آگاہ کرنیوالا بن جائے**۔

* فرقان کے معنی ہیں حق و باطل، توحید و شرک اور عدل و ظلم کے درمیان فرق کرنیوالا، اس قرآن نے کھول کر ان امور کی وضاحت کر دی ہے اس لئے اسے فرقان سے تعبیر کیا۔ ** اس سے بھی معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کی نبوت عالم گیر ہے۔ اور آپ تمام انسانوں اور جنوں کے لئے ہادی و رہنما بنا کر بھیجے گئے ہیں۔

42 قرآن بہت ہی سیدھا راستہ دکھاتا ہے۔ (اللہ کی رحمت کا) (بنی اسرائیل :9)

إِنَّ هَـٰذَا الْقُرْآنَ يِهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ أَجْرًا كَبِيرًا (9)

یقیناً یہ قرآن وہ راستہ دکھاتا ہے جو بہت ہی سیدھا ہے اور ایمان والوں کو جو نیک اعمال کرتے ہیں اس بات کی خوشخبری دیتا ہے کہ ان کے لئے بہت بڑا اجر ہے۔

52 اگر ہم چاہتے تو جو چاہے نشانی آسمان سے اتار دیتے کہ ان کی گردنیں خم ہو جائیں ۔ (الشعرآ:4)

إِن نَّشَأْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِم مِّنَ السَّمَاءِ آيَةً فَظَلَّتْ أَعْنَاقُهُمْ لَهَا خَاضِعِينَ (4)

اگر ہم چاہتے تو ان پر آسمان سے کوئی ایسی نشانی اتارتے کہ جس کے سامنے ان کی گردنیں خم ہو جائیں * ۔ (4)

*یعنی جسے مانے اور جس پر ایمان لائے بغیر چارہ نہ ہوتا۔ لیکن اسطرح جبر کا پہلو شامل ہو جاتا جبکہ ہم نے انسان کو ارادہ واختیار آزادی دی ہے تاکہ آزمائش کی جائے۔ اس لئے ہم نے ایسی نشانی اتارنے سے بھی گریز کیا جس سے ہمارا یہ قانون متاثر ہو۔ اور صرف انبیاء ورسل بھیجنے اور کتابیں نازل کرنے پر ہی اکتفا کیا۔

53 رسول اللہ ﷺ سے مشرکین کا اصرار کہ معجزہ دکھاؤ، اور اللہ کا جواب (الانعام : 37-33)

قَدْ نَعْلَمُ إِنَّهُ لَيَحْزُنُكَ الَّذِي يَقُولُونَ فَإِنَّهُمْ لاَ يُكَذِّبُونَكَ وَلَكِنَّ الظَّالِمِينَ بِآيَاتِ اللّهِ يَجْحَدُونَ (33)وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّن قَبْلِكَ فَصَبَرُواْ عَلَى مَا كُذِّبُواْ وَأُوذُواْ حَتَّى أَتَاهُمْ نَصْرُنَا وَلاَ مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِ اللّهِ وَلَقَدْ جَاءكَ مِن نَّبَإِ الْمُرْسَلِينَ (34)وَإِن كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ إِعْرَاضُهُمْ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَن تَبْتَغِيَ نَفَقاً فِي الأَرْضِ أَوْ سُلَّماً فِي السَّمَاءِ فَتَأْتِيَهُم بِآيَةٍ وَلَوْ شَاء اللّهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدَى فَلاَ تَكُونَنَّ مِنَ الْجَاهِلِينَ (35) إِنَّمَا يَسْتَجِيبُ الَّذِينَ يَسْمَعُونَ وَالْمَوْتَى يَبْعَثُهُمُ اللّهُ ثُمَّ إِلَيْهِ يُرْجَعُونَ (36)وَقَالُواْ لَوْلاَ نُزِّلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِّن رَّبِّهِ قُلْ إِنَّ اللّهَ قَادِرٌ عَلَى أَن يُنَزِّلَ آيَةً وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لاَ يَعْلَمُونَ (37)

اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ ان پر کوئی معجزہ کیوں نہیں نازل کیا گیا ان کے رب کی طرف سے ۔ آپ فرما دیجئے کہ اللہ تعالیٰ کو بے شک پوری قدرت ہے اس پر کہ وہ معجزہ نازل کر دے * لیکن ان میں اکثر بے خبر ہیں ۔ (37) ہم خوب جانتے ہیں کہ آپکو ان کے اقوال مغموم کرتے ہیں، سو یہ لوگ آپکو جھوٹا ** نہیں کہتے لیکن یہ ظالم تو اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں ۔ (33) اور بہت سے پیغمبر جو آپ سے پہلے ہوئے ہیں ان کی بھی تکذیب کی جا چکی ہے ۔ سو انہوں نے اس پر صبر ہی کیا۔ ان کی تکذیب کی گئی اور انکو ایذائیں پہنچائی گئی یہاں تک کہ ہماری امداد انکو پہنچیں *** ۔ اور اللہ کی باتوں کا کوئی بدلنے والا نہیں **** اور آپکے پاس بعض پیغمبروں کو بعض چیزیں پہنچ چکی ہیں ۔ (34) اور اگر آپکو انکا اعتراض گراں گذرتا ہے تو اگر آپکو قدرت ہے کہ زمین میں کوئی سرنگ یا آسمان میں کوئی سیڑھی ڈھونڈ لو پھر کوئی معجزہ لے آؤ تو کرو ۔ اور اگر اللہ کو منظور ہوتا تو ان سبکو راہ راست پر جمع کر دیتا ۔ ***** سو آپ نادانوں میں سے نہ ہو جایئے ۔ ******(35)

* ان کے مطالبے پر اگر کوئی معجزہ دکھلا دیا جاتا اور پھر بھی وہ ایمان نہ لاتے تو پھر فوراً انہیں اسی دنیا میں سخت سزا دے دی جاتی ۔ یوں گویا اللہ کی حکمت میں بھی انہی کا دنیاوی فائدہ ہے ۔ اور یہ کہ اللہ کے حکم ومشیت کی حکمت بالغہ کا ادراک نہیں کر سکتے ۔ ** نبی ﷺ کو کفار کی جانب سے اپنی تکذیب کی وجہ سے جو غم وحزن پہنچتا اسکے ازالے اور آپ کی تسلی کے لئے فرمایا جا رہا ہے کہ یہ تکذیب آپ کی نہیں (آپکو تو وہ صادق وامین جانتے ہیں) دراصل یہ آیات الٰہی کی تکذیب ہے ۔ اور یہ ایک ظلم ہے جسکا وہ ارتکاب کر رہے ہیں ۔ ترمذی وغیرہ کی ایک روایت ہے کہ ابوجہل نے ایک بار رسول اللہ ﷺ سے کہا اے محمد ﷺ ہم تم کو نہیں بلکہ جو کچھ تم لائے ہو (قرآن) اسکو جھٹلاتے ہیں ۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی ۔

بریں ہدایت اور گمراہی کے فیصلے بھی یوں ہی الل ٹپ نہیں ہو جاتے۔ بلکہ جسکو ہدایت دی جاتی ہے وہ واقعی اسکا مستحق ہوتا ہے اور جس کے حصے میں گمراہی آتی ہے۔ وہ حقیقتاً اسی لائق ہوتا ہے۔

48 قرآن دلوں کی بیماری کے لئے شفا ہے (یونس :57)

يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءتْكُم مَّوْعِظَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَشِفَاء لِّمَا فِي الصُّدُورِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ (57)

اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک ایسی چیز آئی ہے جو نصیحت ہے اور دلوں میں جو روگ ہیں ان کے لئے شفا ہے اور رہنمائی کرنے والی ہے اور رحمت ہے ایمان والوں کے لئے۔(57)

49 قرآن رحمت وانعام ہے، دنیا ومافیھا سے بدرجہ بہتر ہے۔ (یونس :58)

قُلْ بِفَضْلِ اللّهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَلِكَ فَلْيَفْرَحُواْ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ (58)قُلْ أَرَأَيْتُم مَّا أَنزَلَ اللّهُ لَكُم مِّن رِّزْقٍ فَجَعَلْتُم مِّنْهُ حَرَاماً وَحَلاَلاً قُلْ آللّهُ أَذِنَ لَكُمْ أَمْ عَلَى اللّهِ تَفْتَرُونَ

آپ کہہ دیجئے کہ بس لوگوں کو اللہ کے اس انعام اور رحمت پر خوش ہونا چاہئے * وہ (قرآن) اس سے بہتر ہے جسکو وہ جمع کر رہے ہیں **

* یہ قرآن اللہ کا خاص فضل اور اسکی رحمت ہے یعنی ان کے دلوں میں فرحت اور اطمینان کی کیفیت ہونی چاہئے۔** یعنی لوگ دنیا میں رہنے کے لئے جو جمع کر رہے ہیں۔

50 قرآن اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کیا گیا ہے، ہر اختلاف سے پاک ہے (النساء:82)

أَفَلاَ يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِندِ غَيْرِ اللّهِ لَوَجَدُواْ فِيهِ اخْتِلاَفاً كَثِيراً (82)

کیا یہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے؟ اگر یہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا تو یقیناً اس میں بہت کچھ اختلاف پاتے۔

51 قرآن اللہ تبارک وتعالیٰ کا نازل کیا ہوا ہے اور اللہ ہی اسکا محافظ ہے۔ (الحجر:9)

(8)إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ (9)

ہم نے ہی اس قرآن کو نازل کیا ہے اور ہم اسکے محافظ ہیں *۔(9)

*اسکو دست برد زمانہ سے اور تحریف وتغیر سے بچانا یہ ہمارا کام ہے۔ چنانچہ قرآن آج تک اسی طرح محفوظ ہے جس طرح یہ اترا تھا۔ قرآن کو یہاں 'ذکر' (نصیحت) کے لفظ سے تعبیر کیا ہے جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کریم اہل جہاں کے لئے 'ذکر' (یاددہانی اور نصیحت ہونے) کی پہلو کو نبی ﷺ کی سیرت کے تابندہ نقوش اور آپ کے فرمودات کو بھی محفوظ کر کے، قیامت تک کے لئے باقی رکھا گیا ہے، گویا یہ قرآن کریم اور سیرت نبویؐ کے حوالے سے لوگوں کو اسلام کی دعوت دینے کا راستہ ہمیشہ کے لئے کھلا ہوا ہے۔ یہ شرف ومحفوظیت کا مقام پچھلی کسی بھی کتاب اور رسول کو حاصل نہیں ہوا۔ (یہ اس لئے کہ اسلام آخری دین ہے۔ قرآن آخری کتاب ہے اور قیامت تک محفوظ رکھی گئی ہے۔ رسول اللہ ﷺ خاتم النبیین آپ کی سیرت قیامت تک محفوظ رہے گی۔ اس لئے کہ قرآن کی حفاظت کی ذمہ داری خود اللہ تعالیٰ نے لی ہے) قرآن کی عظمت کے کئی آیات قرآن میں موجود ہیں جو سبھی سب نہیں لکھے گئے۔ اللہ سے دُعا ہے کہ مطالعہ بین حضرات اور دیگر مسلم اصحاب کو قرآن پڑھکر سمجھکر عمل کر کے دوسروں تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے، آمین!

چیز اور کیا ہوگی جو اللہ کی طرف سے نازل ہو اور پھر یہ کس پر ایمان لائیں گے؟

56 وحی (قرآن) کے آنے سے پہلے رسول اللہ ﷺ جانتے ہی نہ تھے کہ کتاب کیا ہے اور ایمان کیا ہے

(الشوریٰ :52,53)

وَكَذَٰلِكَ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ رُوحًا مِّنْ أَمْرِنَا مَا كُنتَ تَدْرِي مَا الْكِتَابُ وَلَا الْإِيمَانُ وَلَٰكِن جَعَلْنَاهُ نُورًا نَّهْدِي بِهِ مَنْ نَّشَاءُ مِنْ عِبَادِنَا وَإِنَّكَ لَتَهْدِي إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ (52) پ۲۵ رکوع 5 ۔ صراط اللہ سے تصیر الامور کہ ہیں ہے

اور اسی طرح ہم نے آپ کی طرف اپنے حکم سے روح * کو اتارا ہے۔ آپ اس سے پہلے یہ بھی نہیں جانتے تھے کہ کتاب اور ایمان کیا چیز ہے؟** لیکن ہم نے اسے نور بنایا،*** اسکے ذریعے سے اپنے بندوں میں سے جسے چاہتے ہیں ہدایت دیتے ہیں بے شک آپ راہِ راست کی رہنمائی کر رہے ہیں۔(52) اس اللہ کی راہ کی **** جسکی ملکیت میں آسمانوں اور زمین کی ہر چیز ہے۔ آگاہ رہو سب کام اللہ تعالیٰ ہی کی طرف لوٹتے ہیں۔(53)

* روح سے مراد قرآن ہے یعنی جس طرح آپ سے پہلے اور رسولوں پر ہم وحی کرتے رہے، اسی طرح ہم نے آپ پر قرآن کی وحی کی ہے۔ قرآن کو روح سے اس لئے تعبیر کیا ہے کہ قرآن سے دلوں کو زندگی حاصل ہوتی ہے۔ جسے روح میں انسانی زندگی کا راز مضمر ہے۔** کتاب سے مراد قرآن ہے یعنی نبوت سے پہلے قرآن کا بھی کوئی علم آپکو نہیں تھا۔ اور اسی طرح ایمان کی ان تفصیلات سے بھی بے خبر تھے جو شریعت میں مطلوب ہیں۔ *** یعنی قرآن کو نور بنایا، اسکے ذریعے سے اپنے بندوں میں سے ہم جس کو چاہتے ہیں ہدایت سے نوازتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ قرآن سے ہدایت و رہنمائی انہی کو ملتی ہے جن میں ایمان کی طلب اور تڑپ ہوتی ہے۔ وہ اس طلبِ ہدایت کی نیت سے پڑھتے، سنتے اور غور و فکر کرتے ہیں، چنانچہ اللہ ان کی مدد فرماتا ہے اور ہدایت کا راستہ ان کے لئے ہموار کر دیتا ہے۔ جس پہ وہ چل پڑتے ہیں، ورنہ جو اپنی آنکھوں کو ہی بند کر لیں، کانوں میں ڈاٹ لگا لیں اور عقل و فہم کو ہی بروئے کار نہ لائیں تو انہیں ہدایت کیوں کر نصیب ہو سکتی ہے۔ جیسے فرمایا۔ (حم السجدہ : 44) یہ قرآن تو ایمان والوں کے لئے ہدایت و شفا ہے اور جو ایمان نہیں لاتے ان کے کانوں میں تو (بہرا پن اور) بوجھ ہے اور یہ ان پر اندھا پن ہے، یہ وہ لوگ ہیں جو کسی سے بہت دور دراز جگہ سے پکارے جا رہے ہیں۔ یعنی جس طرح دور کا شخص دوری کی وجہ سے پکارنے والوں کی آواز سننے سے قاصر رہتا ہے۔ اسی طرح ان لوگوں کی عقل و فہم میں قرآن نہیں آتا۔**** یہ صراطِ مستقیم، اسلام ہے، جس سے اس راستے کی عظمت و شان واضح ہوتی ہے اور اسکے واحد راہ نجات ہونے کی طرف اشارہ بھی۔ یعنی قیامت والے دن تمام معاملات کا فیصلہ اللہ ہی کے ہاتھ میں ہوگا۔ اس میں سخت وعید ہے جو جزا و سزا کے لئے لازم ہے۔

57 قرآن پڑھنے کا حکم (العنکبوت : 45)

اتْلُ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ وَأَقِمِ الصَّلَاةَ إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ وَلَذِكْرُ اللَّهِ أَكْبَرُ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُونَ (45)

جو کتاب آپ کی طرف وحی کی گئی ہے اسے پڑھئے۔ (قرآن کریم کی تلاوت متعدد مقاصد کے لئے مطلوب ہے۔ محض اجر و ثواب کے لئے، اسکے معانی و مطالب پر تدبر و تفکر کے لئے، تعلیم و تدریس کے لئے، اور وعظ و نصیحت کے لئے، اس حکم تلاوت میں ساری صورتیں شامل ہیں)۔

غور وفکر کا مقام: آج بھی جو لوگ نبی ﷺ کے حسن اخلاق، رفعت کردار، امانت وصداقت کو تو خوب جھوم جھوم کر بیان کرتے اور اس موضوع پر فصاحت و بالغت کے دریا بہاتے لیکن اتباع رسول ﷺ میں وہ انقباض محسوس کرتے آپ کی بات کے مقابلے میں فقہ وقیاس اور اقوال ائمہ کو ترجیح دیتے ہیں۔ انہیں سوچنا چاہئے کہ یہ کس کا کردار ہے جس کو انہوں نے اپنایا ہوا ہے؟ **** اللہ کا وعدہ ہے ''یقیناً ہم اپنے پیغمبروں اور اہل ایمان والوں کی مدد کریں گے'' (المومن:51) اللہ نے یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ ''میں اور میرے رسول غالب رہیں گے'' (المجادلہ: 21) **** بلکہ وعدہ پورا ہو کر رہیگا۔ کہ آپ کافروں پر غالب ومتصور رہیں گے، چنانچہ ایسا ہی ہوا۔***** یہ تو اللہ تعالیٰ کی مشیت اور تقدیر سے ہونا ہی تھا اور اللہ کے حکم کے بغیر آپ انکو قبول اسلام پر آمادہ نہیں کر سکتے۔ کیونکہ انکا ایمان نہ لانا اللہ کی حکمت ومشیت کی تحت ہے جسکا مکمل احاطہ انسانی عقل وفہم نہیں کر سکتے۔ البتہ جسکی ایک ظاہری حکمت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اختیار وادارے کی آزادی دے کر آزما رہا ہے۔ ورنہ اللہ تعالیٰ کے لئے تمام انسانوں کو ہدایت کے ایک راستہ پر لگا دینا مشکل کام نہ تھا۔ اس لئے لفظ ''کُن'' سے پلک جھپکتے میں یہ کام ہوسکتا ہے۔ ******یعنی آپ ان کے کفر پر زیادہ حسرت وافسوس نہ کریں کیونکہ اسکا تعلق اللہ تعالیٰ کی مشیت وتقدیر سے ہے۔ اس لئے اسے اللہ ہی کے سپرد کریں، وہی اسکی حکمت کو بہتر سمجھتا ہے۔

54 قرآن ہدایت اور رحمت ہے ایمان والوں کے لئے (قرآن خود بہت بڑا معجزہ ہے، قیامت تک کیلئے)

(الاعراف:203)

وَإِذَا لَمْ تَأْتِهِم بِآيَةٍ قَالُوا لَوْلَا اجْتَبَيْتَهَا قُلْ إِنَّمَا أَتَّبِعُ مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ مِن رَّبِّي هَٰذَا بَصَائِرُ مِن رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ (203)

آپ فرما دیجئے کہ میں اس کا اتباع کرتا ہوں جو مجھ پر میرے رب کی طرف سے حکم بھیجا گیا ہے * یہ گویا بہت سی دلیلیں ہیں تمہارے رب کی طرف سے اور ہدایت اور رحمت ہے ان لوگوں کے لئے جو ایمان رکھتے ہیں۔(203)

* یہ قرآن جو میرے پاس آیا ہے، یہ خود ایک بہت بڑا معجزہ ہے۔ اس میں تمہارے رب کی طرف سے بصائر (دلائل وبراہین) اور ہدایت ورحمت ہے۔ بشرطیکہ کوئی ایمان لانے والا ہو۔

55 قرآن معجزہ ہے (الاعراف : 185, 186)

أَوَلَمْ يَنظُرُوا فِي مَلَكُوتِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا خَلَقَ اللَّهُ مِن شَيْءٍ وَأَنْ عَسَىٰ أَن يَكُونَ قَدِ اقْتَرَبَ أَجَلُهُمْ فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ (185) مَن يُضْلِلِ اللَّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَيَذَرُهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ (186)

اور کیا ان لوگوں نے غور نہیں کیا آسمانوں اور زمین کے عالم میں اور دوسری چیزوں میں جو اللہ نے پیدا کی ہیں اور اس بات میں کہ ممکن ہے کہ ان کی اجل قریب ہی آ پہنچی ہو*۔ پھر قرآن کے بعد کون سی بات پر یہ لوگ ایمان لائیں گے **۔(185) جسکو اللہ تعالیٰ گمراہ کر دے اسکو کوئی راہ پر نہیں لا سکتا، اور اللہ تعالیٰ انکو ان کی گمراہی میں بھٹکتے ہوئے چھوڑ دیتا ہے۔(186)

* یعنی اگر ان چیزوں پر بھی غور کریں تو یقیناً یہ اللہ پر ایمان لے آئیں گے۔ اسکے رسول کی تصدیق اور اسکی اطاعت اختیار کر لینگے۔ اور انہوں نے جو اللہ کے شریک بنا رکھیں ہیں انہیں چھوڑ دیں گے اور اس بات سے ڈریں کہ انہیں موت اس حال میں آجائے کہ وہ کفر پر قائم ہوں۔** حدیث سے مراد یہاں قرآن کریم ہے۔ یعنی نبی ﷺ کے انداز وتہدید اور قرآن کریم کے بعد بھی اگر یہ ایمان نہ لائیں تو ان سے بڑھ کر انہیں ڈرانے والی

وَلَـكِن لِّيَبْلُوَكُمْ فِي مَا آتَاكُم فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ إِلَى اللهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعاً فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ (48)وَأَنِ احْكُم بَيْنَهُم بِمَا أَنزَلَ اللّهُ وَلاَ تَتَّبِعْ أَهْوَاءهُمْ وَاحْذَرْهُمْ أَن يَفْتِنُوكَ عَن بَعْضِ مَا أَنزَلَ اللّهُ إِلَيْكَ فَإِن تَوَلَّوْاْ فَاعْلَمْ أَنَّمَا يُرِيدُ اللّهُ أَن يُصِيبَهُم بِبَعْضِ ذُنُوبِهِمْ وَإِنَّ كَثِيراً مِّنَ النَّاسِ لَفَاسِقُونَ (49)

اور ہم نے آپ کی طرف حق کیساتھ یہ کتاب نازل فرمائی ہے جو اپنے سے اگلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے اور ان کی محافظ ہے۔ اس لئے آپ ان کے آپس کے معاملات میں اسی اللہ کی اتاری ہوئی کتاب کے ساتھ حکم کیجئے۔ اس حق سے ہٹ کر ان کی خواہشوں کے پیچھے نہ جائیے، تم میں سے ہر ایک کے لئے ہم نے ایک دستور اور راہ مقرر کر دی ہے۔ اگر منظور مولیٰ ہوتا تو تم سب کو ایک ہی امت بنا دیتا لیکن اسکی چاہت ہے کہ جو تمہیں دیا ہے اس میں تمہیں آزمائے۔ تم نیکیوں کی طرف جلدی کرو۔ تم سبکا رجوع اللہ ہی کی طرف ہے۔ پھر وہ تمہیں۔ ہر چیز بتا دے گا جس میں تم اختلاف کرتے رہتے ہو۔ (48) آپ ان کے معاملات میں خدا کی نازل کردہ وحی کے مطابق ہی حکم کیا کیجئے۔ ان کی خواہشوں کے تابعداری نہ کیجئے۔ اور ان سے ہوشیار رہیئے۔ کہ کہیں یہ آپکو اللہ کے اتارے ہوئے کسی حکم سے ادھر ادھر نہ کریں۔ اگر یہ لوگ منہ پھیر لیں تو یقین کریں کہ اللہ کا ارادہ یہی ہے کہ انہیں ان کے بعض گناہوں کی سزا دے ہی ڈالے اور اکثر لوگ بے حکم ہی ہوتے ہیں۔(49)

رسالت اور قرآن کا انکار کرنیوالوں کے لئے چیلنج

62 تم سب مل کر صرف دس سورتیں بنالاؤ۔(1) (ھود:13)

أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ قُلْ فَأْتُواْ بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهِ مُفْتَرَيَاتٍ وَادْعُواْ مَنِ اسْتَطَعْتُم مِّن دُونِ اللّهِ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ (13)

کیا یہ کہتے ہیں کہ اس قرآن کو اسی نے گھڑا ہے۔ جواب دیجئے کہ پھر تم بھی اسی کے مثل دس سورتیں گھڑی ہوئی لے آؤ اور اللہ کے سوا جسے چاہو اپنے ساتھ بلا بھی لو۔ اگر تم سچے ہو۔(13)

63 (2) اللہ کے سوا جن کو بلاتے ہو بلالو اور صرف ایک سورت بنالاؤ (یونس:38)

أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ قُلْ فَأْتُواْ بِسُورَةٍ مِّثْلِهِ وَادْعُواْ مَنِ اسْتَطَعْتُم مِّن دُونِ اللّهِ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ (38)

کیا یہ لوگ یوں کہتے ہیں کہ آپ نے اسکو گھڑ لیا ہے؟ آپ کہہ دیجئے کہ تو پھر تم اسکے مثل ایک ہی سورت لاؤ اور جن جن غیر اللہ کو بلا سکو، بلا لو اگر تم سچے ہو۔(38) (اگر تمہارا دعویٰ یہی ہے کہ یہ قرآن محمد ﷺ کا گھڑا ہوا ہے تو وہ بھی تمہاری طرح کا ایک انسان ہے، تمہاری زبان بھی اسی کی طرح عربی ہے۔ وہ تو ایک ہے۔ تم اگر اپنے دعوے میں سچے ہو تو تم دنیا بھر کے ادیبوں، فصحا و بلغا کو اور اہل علم و اہل قلم کو جمع کر لو اور اس قرآن کی ایک چھوٹی سے چھوٹی سورت کے مثل بنا کر پیش کر دو۔ قرآن کریم کا یہ چیلنج آج تک باقی ہے۔ اسکا جواب نہیں ملا۔ جسکے صاف معنی یہ ہیں کہ یہ قرآن کسی انسانی کاوش کا نتیجہ نہیں ہے بلکہ ی الواقع کلام الٰہی ہے جو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پر اترا ہے۔)

58 قرآن پڑھا جائے تو غور سے سنو (الاعراف:204)

وَإِذَا قُرِءَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُواْ لَهُ وَأَنصِتُواْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ (204)

اور جب قرآن پڑھا جایا کرے تو اس کی طرف کان لگا دیا کرو اور خاموش رہا کرو* امید ہے کہ تم پر رحمت ہو۔

* اگر تم غور سے سنو اور خاموش رہو تو شاید اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت سے نواز دے اور یوں تم رحمت الٰہی کے مستحق بن جاؤ۔ یعنی جب بھی قرآن پڑھا جائے، چاہے نماز میں ہو یا غیر نماز، سبکو خاموشی سے قرآن سننے کا حکم ہے۔

59 قرآن پڑھنے سے پہلے اعوذ باللہ پڑھنے کا حکم (النحل:98,99)

فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ (98) إِنَّهُ لَيْسَ لَهُ سُلْطَانٌ عَلَى الَّذِينَ آمَنُواْ وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ (99)

قرآن پڑھنے کے وقت راندے ہوئے شیطان سے اللہ کی پناہ طلب کرو۔(98) ایمان والوں اور اپنے رب پر بھروسہ رکھنے والوں پر اس کا زور مطلقاً نہیں چلتا۔(99)

خطاب اگرچہ نبی ﷺ سے ہے لیکن مخاطب ساری امت ہے۔ یعنی تلاوت کے آغاز میں اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم پڑھا جائے۔

60 قرآن کا عملی نفاذ (شریعت کا نفاذ) کیوں ضروری ہے؟ (المائدہ: 44,45,47)

إِنَّا أَنزَلْنَا التَّوْرَاةَ فِيهَا هُدًى وَنُورٌ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّونَ الَّذِينَ أَسْلَمُواْ لِلَّذِينَ هَادُواْ وَالرَّبَّانِيُّونَ وَالأَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُواْ مِن كِتَابِ اللّهِ وَكَانُواْ عَلَيْهِ شُهَدَاء فَلاَ تَخْشَوُاْ النَّاسَ وَاخْشَوْنِ وَلاَ تَشْتَرُواْ بِآيَاتِي ثَمَناً قَلِيلاً

وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللّهُ فَأُوْلَـئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ (44)

وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيهَا أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالأَنفَ بِالأَنفِ وَالأُذُنَ بِالأُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوحَ قِصَاصٌ فَمَن تَصَدَّقَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهُ وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللّهُ فَأُوْلَـئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ (45)

وَلْيَحْكُمْ أَهْلُ الإِنجِيلِ بِمَا أَنزَلَ اللّهُ فِيهِ وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللّهُ فَأُوْلَـئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ (47)

(1) جولوگ اللہ کی اتاری ہوئی وحی کے ساتھ فیصلے نہ کریں وہ (پورے پختہ) کافر ہیں۔ (44)

(2) جولوگ اللہ کے نازل کئے ہوئے کے مطابق حکم نہ کریں، وہی ظالم لوگ ہیں۔(45)

(3) جولوگ اللہ کے نازل کردہ سے ہی حکم نہ کریں وہ (بدکار) فاسق ہیں۔ (47)

61 آپس کے معاملات میں قرآن کیساتھ ہی حکم کیجئے (المائدہ:48,49)

وَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقاً لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتَابِ وَمُهَيْمِناً عَلَيْهِ فَاحْكُم بَيْنَهُم بِمَا أَنزَلَ اللّهُ وَلاَ تَتَّبِعْ أَهْوَاءهُمْ عَمَّا جَاءكَ مِنَ الْحَقِّ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنكُمْ شِرْعَةً وَمِنْهَاجاً وَلَوْ شَاء اللّهُ لَجَعَلَكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً

بیان کر دیجئے۔ شاید کہ لوگ کچھ سوچیں ***(176)

*یہ عام ہے، جس میں ایسے شخص کا ذکر ہے جسے کتاب الٰہی کا علم حاصل تھا۔ لیکن پھر وہ دنیا اور شیطان کے پیچھے لگ کر گمراہ ہو گیا۔ ایسے افراد ہر امت اور ہر دور میں ہوتے رہتے ہیں۔ جو بھی اس صفت کے حامل ہوں وہ اسکا مصداق قرار پائے گا۔** کتے کی یہ عادت ہے کہ تم اسے ڈانٹو ڈپٹو یا اسکے حال پر چھوڑ تو، دونوں حالتوں میں وہ بھونکنے سے باز نہیں آتا۔ اسی طرح اسکی یہ عادت بھی ہے کہ وہ شکم سیر ہو یا بھوکا، تندرست ہو یا بیمار، تھکا ماندہ ہو یا توانا، ہر حال میں زبان باہر نکالے ہانپتا رہتا ہے۔ یہی حال ایسے شخص کا ہے اسے وعظ کرو یا نہ کرو، اسکا حال ایک ہی رہے گا اور دنیا کے مال و متاع کے لئے اسکی رال ٹپکتی رہے گی۔*** اور اس قسم کے لوگوں سے عبرت حاصل کر کے، گمراہی سے بچیں اور حق کو اپنائیں۔ (اللہ مدد فرمائے)

68 رسول کی مخالفت کرنیوالوں کا انجام (النور :63)

لَا تَجْعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُم بَعْضاً قَدْ يَعْلَمُ اللَّهُ الَّذِينَ يَتَسَلَّلُونَ مِنكُمْ لِوَاذاً فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَن تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ (63)

سنو جو لوگ حکم رسول کی مخالفت کرتے ہیں انہیں ڈرتے رہنا چاہئے کہ کہیں ان پر کوئی زبردست آفت * نہ آپڑے یا انہیں دردناک عذاب نہ پہنچے۔

*اس آفت سے مراد دلوں کی وہ کجی ہے جو انسان کو ایمان سے محروم کر دیتی ہے۔ یہ نبی ﷺ کے احکام سے سرتابی اور ان کی مخالفت کرنے کا نتیجہ ہے اور ایمان سے محرومی اور کفر پر خاتمہ، جہنم کی دائمی عذاب کا نتیجہ ہے۔ اس لئے کہ آپ کا فرمان ہے ''جس نے ایسا کام کیا جو ہمارے طریقہ پر نہیں وہ مردود ہے۔

69 آیتوں کو جھٹلانے والے اللہ کی گرفت میں ہیں (خاموش عذاب) (الاعراف : 182,183)

وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُم مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ (182)وَأُمْلِي لَهُمْ إِنَّ كَيْدِي مَتِينٌ (183)

اور جو لوگ ہماری آیات کو جھٹلاتے ہیں ہم انکو بتدریج (گرفت میں) لئے جا رہے ہیں اس طور پر کہ انہیں خبر بھی نہیں (182) اور ان کو مہلت دیتا ہوں بے شک میری تدبیر بڑی مضبوط ہے*۔(183)

** یہ وہی استدراج و امہال ہے جو بطور امتحان اللہ تعالیٰ افراد اور قوموں کو دیتا ہے۔ پھر جب اس کی مشیت مواخذہ کرنے کی ہوتی ہے تو کوئی اس سے بچانے پر قادر نہیں ہو سکتا، کیونکہ اس کی تدبیر بڑی مضبوط ہے۔

70 اللہ کی آیتوں کو جھٹلانے اور تکبر کرنے والے کبھی جنت میں نہ جائیں گے (الاعراف :40)

إِنَّ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَاسْتَكْبَرُوا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَلَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ وَكَذَلِكَ نَجْزِي الْمُجْرِمِينَ (40)

جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور ان سے تکبر کیا ان کے لئے آسمان کے دروازے نہ کھولے جائیں گے۔ اور وہ لوگ کبھی جنت میں نہ جائیں گے جب تک کہ اونٹ سوئی کے ناکہ کے اندر سے نہ چلا جائے، اور ہم مجرم لوگوں کو ایسی ہی سزا دیتے ہیں۔(40)

71 اللہ کے احکام کو جھٹلانے اور تکبر کرنے والے دوزخی ہیں (الاعراف :36)

وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَاسْتَكْبَرُوا عَنْهَا أُولَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ(36)

64 (3) اس جیسی صرف ایک ہی سورت بنالاؤ (البقرہ :23,24)

وَإِن كُنتُمْ فِي رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلَى عَبْدِنَا فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّن مِّثْلِهِ وَادْعُوا شُهَدَاءكُم مِّن دُونِ اللَّهِ إِنْ كُنتُمْ صَادِقِينَ (23)فَإِن لَّمْ تَفْعَلُوا وَلَن تَفْعَلُوا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ (24)

ہم نے جو کچھ اپنے بندے (محمد ﷺ) پر اتارا ہے اس میں اگر تمہیں شک ہو اور تم سچے ہو تو اس جیسی ایک سورت تو بنالاؤ تمہیں اختیار ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اپنے مددگاروں کو بھی بلالو(23) پس اگر تم نے نہ کیا اور تم ہرگز نہیں کر سکتے تو (اسے سچا مان کر) اس آگ سے بچو جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں جو کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے(24)

65 اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول کا انعام (النساء :69)

وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِم مِّنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَئِكَ رَفِيقًا (69)

اور جو بھی اللہ تعالیٰ کی اور رسول اللہ کی فرمانبرداری کرے وہ ان لوگوں کے ساتھ ہو جائے گا جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا ہے۔ جیسے نبی اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ یہ بہترین رفیق ہیں۔

66 اللہ کی ہدایت ہی ہدایت ہے، گمراہوں کا انجام (الاعراف :177,178)

(176)سَاءَ مَثَلًا الْقَوْمُ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَأَنفُسَهُمْ كَانُوا يَظْلِمُونَ (177)مَن يَهْدِ اللَّهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِي وَمَن يُضْلِلْ فَأُولَئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ(178)

ان لوگوں کی حالت بھی بری حالت ہے جو ہماری آیات کو جھٹلاتے ہیں اور وہ اپنا نقصان کر رہے ہیں۔(177) جسکو اللہ ہدایت کرتا ہے سو ہدایت پانے والا وہی ہوتا ہے اور جسکو وہ گمراہ کردے سو ایسے ہی لوگ خسارے میں پڑنے والے ہیں۔(178)

67 جو عالم آیتوں پر عمل نہیں کرتا شیطان اسکے پیچھے لگ جاتا ہے۔ (الاعراف :175,176)

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ الَّذِي آتَيْنَاهُ آيَاتِنَا فَانسَلَخَ مِنْهَا فَأَتْبَعَهُ الشَّيْطَانُ فَكَانَ مِنَ الْغَاوِينَ (175)وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنَاهُ بِهَا وَلَـٰكِنَّهُ أَخْلَدَ إِلَى الْأَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوَاهُ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ الْكَلْبِ إِن تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَث أَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَث ذَّٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ (176)

اور ان لوگوں کو اس شخص کا حال پڑھکر سنائیے کہ جس کو ہم نے اپنی آیتیں دیں پھر وہ ان سے بالکل ہی نکل گیا پھر شیطان اسکے پیچھے لگ گیا سو وہ لوگوں میں شامل ہوگیا*۔(175) اور اگر ہم چاہتے تو اسکو ان آیتوں کی بدولت بلند مرتبہ کر دیتے لیکن وہ تو دنیا کی طرف مائل ہوگیا اور اپنی نفسانی خواہش کی پیروی کرنے لگا سو اسکی حالت کتے (۱) کی سی ہوگئی کہ اگر تو اس پر حملہ کرے تب بھی وہ ہانپے **یا اسکو چھوڑ دے تب بھی ہانپے۔ یہی حالت ان لوگوں کی ہے جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا۔ سو آپ اس حال کو

کانوں میں ڈاٹ لگے ہوئے ہیں * آپ اسے دردناک عذاب کی خبر سنا دیجئے (7) بے شک جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور کام بھی نیک (مطابق سنت) کئے ان کے لئے نعمتوں والی جنتیں ہیں۔ (8) جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے، اللہ کا وعدہ سچا ہے۔ ** وہ بہت بڑی عزت وغلبہ والا اور کامل حکمت والا ہے۔ (9)

*یہ اس شخص کا حال ہے جو لہو ولعب کی چیزوں میں مگن رہتا ہے وہ آیات قرآنیہ اور اللہ ورسول کی باتیں سن کر بہرا بن جاتا ہے۔ حالانکہ وہ بہرا نہیں ہوتا اور اسطرح منہ پھیر لیتا ہے گویا اس نے سنا ہی نہیں، کیوں کہ اسکے سننے سے ایذا محسوس کرتا ہے۔ اس لئے اس سے اسکو کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ (وَقْرًا کے معنی ہیں کانوں میں ایسا بوجھ جو اسے سننے سے محروم کردے۔ ** یعنی یہ یقیناً پورا ہوگا اس لئے کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے، ''واللہ لا یُخلِفُ المیعاد''۔

74 آیتوں کو نیچا دکھانے والے اور ان کی سزا (سبا: 5)

وَالَّذِيْنَ سَعَوْا فِيْ آيَاتِنَا مُعَاجِزِيْنَ أُوْلَئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مِّن رِّجْزٍ أَلِيْمٌ (5)

اور ہماری آیتوں کو نیچا دکھانے کو جنہوں نے کوشش کی ہے * یہ وہ لوگ ہیں جن کے لئے بدترین قسم کا دردناک عذاب ہے۔ (5)

* یعنی ہماری آیتوں کی تکذیب کی جو ہم نے پیغمبروں پہ نازل کیں کہ ہم ان کی گرفت سے عاجز ہوں گے۔ کیونکہ انکا عقیدہ تھا کہ مرنے کے بعد جب ہم مٹی میں مل جائیں گے تو ہم کس طرح دوبارہ زندہ ہوکر کسی کے سامنے اپنے کئے دھرے کی جوابدہی کریں گے، یعنی انکا یہ اعلان تھا کہ اللہ تعالیٰ ہمارے مؤاخذہ پر قادر نہیں ہوگا۔ اس لئے کہ قیامت کا خوف ہمیں کیوں ہو؟

75 آیتوں کو بھلا دینے والے اور انکا عذاب (طٰہٰ: 124-127)

وَمَنْ أَعْرَضَ عَن ذِكْرِيْ فَإِنَّ لَهُ مَعِيْشَةً ضَنكاً وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَى (124) قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِيْ أَعْمَى وَقَدْ كُنتُ بَصِيراً (125) قَالَ كَذَلِكَ أَتَتْكَ آيَاتُنَا فَنَسِيْتَهَا وَكَذَلِكَ الْيَوْمَ تُنسَى (126) وَكَذَلِكَ نَجْزِيْ مَنْ أَسْرَفَ وَلَمْ يُؤْمِن بِآيَاتِ رَبِّهِ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَشَدُّ وَأَبْقَى (127)

اور (ہاں) جو میری یاد سے روگردانی کریگا اسکی زندگی میں تنگی رہیگی * اور ہم اسے بروز قیامت اندھا اُٹھائیں گے **۔ (124) وہ کہے گا کہ الٰہی مجھے تو اندھا بنا کر کیوں اُٹھایا؟ حالانکہ میں تو دیکھتا بھالتا تھا۔ (125) جواب ملے گا کہ اسی طرح ہونا چاہئے تھا تو میری آئی ہوئی آیتوں کو بھول گیا تو آج تو بھی بھلا دیا جاتا ہے۔ (126) ہم ایسا ہی بدلہ ہر اس شخص کو دیا کرتے ہیں جو حد سے گذر جائے اور اپنے رب کی آیتوں پر ایمان نہ لائے۔ اور بے شک آخرت کا عذاب نہایت سخت اور باقی رہنے والا ہے۔ (127)

* اس تنگی سے بعض نے عذاب قبر اور بعض نے وہ قلق واضطراب، بے چینی اور بے کلی مراد لی ہے جس میں اللہ کی یاد سے غافل بڑے بڑے دولت مند رہتے ہیں۔ ** اس سے مراد فی الواقع آنکھوں سے اندھا ہونا ہے یا پھر بصیرت سے محرومی مراد ہے یعنی وہاں اس کو کوئی ایسی دلیل نہیں سوجھے گی جسے پیش کرکے وہ عذاب سے چھوٹ سکے۔

اور جولوگ ہمارے ان احکام کو جھٹلائیں اور ان سے تکبر کریں وہ لوگ دوزخ والے ہوں گے وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔(36)

72 دنیا میں تکبر کرنے والوں کو اللہ گمراہ کر دیتا ہے، آیتوں کو جھٹلانے والوں کے سب کام غارت گئے (الاعراف :146,7)

سَأَصْرِفُ عَنْ آيَاتِيَ الَّذِينَ يَتَكَبَّرُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَإِن يَرَوْا كُلَّ آيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوا بِهَا وَإِن يَرَوْا سَبِيلَ الرُّشْدِ لَا يَتَّخِذُوهُ سَبِيلًا وَإِن يَرَوْا سَبِيلَ الْغَيِّ يَتَّخِذُوهُ سَبِيلًا ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَكَانُوا عَنْهَا غَافِلِينَ (146)وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَلِقَاءِ الْآخِرَةِ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ هَلْ يُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (147)

میں ایسے لوگوں کو اپنے احکام سے برگشتہ ہی رکھونگا جو دنیا میں تکبر کرتے ہیں *، جنکا انکو کوئی حق حاصل نہیں اور اگر تمام نشانیاں دیکھ لیں تب بھی وہ ان پر ایمان نہ لائیں** اور اگر ہدایت کا راستہ دیکھیں تو اسکو اپنا طریقہ نہ بنائیں اور اگر گمراہی کا راستہ دیکھ لیں تو اسکو اپنا طریقہ بنالیں*** یہ اس سبب سے ہے کہ انہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور ان سے غافل رہے۔ (146) اور یہ لوگ جنہوں نے ہماری آیتوں کو اور قیامت کے پیش آنے کو جھٹلایا ان سبکے کام غارت گئے۔ ان کو وہی سزا دی جائے گی جو کچھ یہ کرتے تھے****۔(147)

*تکبر کا مطلب ہے اللہ کی آیات و احکام کے مقابلے میں اپنے آپ کو بڑا سمجھنا اور لوگوں کو حقیر گردانا۔ یہ تکبر انسان کے لئے زیبا نہیں۔ کیونکہ اللہ خالق ہے اور وہ اسکی مخلوق۔ مخلوق ہو کہ، خالق کا مقابلہ کرنا اور اسکے احکام و ہدایت سے اعراض وغفلت کرنا کسی طرح بھی جائز نہیں۔ اسی لئے تکبر اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے۔ اس آیت میں تکبر کا نتیجہ بتلایا گیا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں آیات الٰہی سے دور ہی رکھتا ہے اور پھر وہ اتنے دور ہو جاتے ہیں کہ کسی طرح کی بھی نشانی انہیں حق کی طرف لانے میں کامیاب نہیں ہوتی جیسا کہ دوسرے مقام پر فرمایا ہے ''جن پر تیرے رب کی بات ثابت ہوگئی وہ ایمان نہیں لائیں گے، چاہے ان کے پاس ہر طرح کی نشانی آجائے۔ حتیٰ کہ وہ دردناک عذاب دیکھ لیں''۔ (سورہ یونس :96,97)** اس میں احکام الٰہی سے اعراض کرنے والوں کی ایک عادت یا نفسیات کا بیان ہے کہ ہدایت کی کوئی بات ان کے سامنے آئے تو اسے تو نہیں مانتے، البتہ گمراہی کی کوئی چیز دیکھتے ہیں تو اسے فوراً اپنا لیتے ہیں اور راہ عمل بنا لیتے ہیں۔ قرآن کریم کی بیان کردہ اس حقیقت کا ہر دور میں مشاہدہ کیا جا سکتا ہے۔ آج بھی ہر جگہ اور ہر معاشرہ میں حتیٰ کہ مسلمان معاشروں میں بھی یہی کچھ دیکھ رہے ہیں کہ نیکی منہ چھپائے پھر رہی ہے اور بدی کو ہر کوئی لپک کر اختیار کر رہا ہے۔*** یہ اس بات کا سبب بتلایا جا رہا ہے کہ لوگ نیکی کے مقابلے میں بدی کو اور حق کے مقابلے میں باطل کو کیوں زیادہ اختیار کرتے ہیں؟ یہ سبب ہے آیتِ الٰہی کی تکذیب اور ان سے غفلت و اعراض کا۔ یہ ہر معاشرے میں عام ہے۔**** اس میں آیات الٰہی کی تکذیب اور آخرت کے انکار کرنے والوں کا انجام بتلایا گیا ہے۔ چونکہ ان کے عمل کی اساس عدل وحق نہیں، ظلم و باطل ہے۔ اس لیے ان کے نامۂ اعمال میں شر ہی شر ہوگا جسکی کوئی قیمت اللہ کے ہاں نہ ہوگی۔ ہاں اس شر کا بدلہ انکو وہاں ضرور دیا جائیگا۔

73 آیات سے منہ پھیرنے والے اور آیات پر ایمان لانے والوں کو سزا و جزا (لقمان :7,8,9)

وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِ آيَاتُنَا وَلَّىٰ مُسْتَكْبِرًا كَأَن لَّمْ يَسْمَعْهَا كَأَنَّ فِي أُذُنَيْهِ وَقْرًا فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ (7)إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ جَنَّاتُ النَّعِيمِ (8)خَالِدِينَ فِيهَا وَعْدَ اللَّهِ حَقًّا وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (9)

جب اسکے سامنے ہماری آیتیں تلاوت کی جاتی ہیں تو تکبر کرتا ہوا اسطرح منہ پھر لیتا ہے گویا اس نے سنا ہی نہیں گویا اسکے دونوں

80 اللہ کے دین کو مضبوطی سے تھام لو (آلِ عمران :101)

وَكَيْفَ تَكْفُرُونَ وَأَنتُمْ تُتْلَى عَلَيْكُمْ آيَاتُ اللَّهِ وَفِيكُمْ رَسُولُهُ وَمَن يَعْتَصِم بِاللَّهِ فَقَدْ هُدِيَ إِلَى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ (101)

جو شخص اللہ تعالیٰ (کے دین) کو مضبوط تھام لے * تو بلا شبہ اسے راہ راست دکھا دی گئی۔(101)

* یعنی اللہ کے دین کو مضبوطی سے تھام لینا اور اسکی اطاعت میں کوتاہی نہ کرنا۔

81 اللہ کی رسی کو سب ملکر مضبوط تھام لو (آلِ عمران : 103)

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُم بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا وَكُنتُمْ عَلَىٰ شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَأَنقَذَكُم مِّنْهَا كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ (103)

اللہ تعالیٰ کی رسی کو سب مل کر مضبوط تھام لو * اور پھوٹ نہ ڈالو**۔(103)

* اس سے واضح کر دیا کہ نجات بھی انہی دو اُصولوں میں ہے اور اتحاد بھی انہی پر قائم ہو سکتا اور رہ سکتا ہے۔** اور پھوٹ نہ ڈالو کہ ذریعے فرقہ بندی سے روک دیا گیا ہے۔ اسکا مطلب یہ ہے کہ اگر مذکورہ دو اصولوں سے انحراف کرو گے تو تمہارے درمیان پھوٹ پڑ جائیگی اور تم الگ الگ فرقوں میں بٹ جاؤ گے۔ چنانچہ فرقہ بندی کی تاریخ دیکھ لیجئے، یہی چیز نمایاں ہو کر سامنے آئیگی۔ قرآن و حدیث کے فہم اور اسکی توضیح و تعبیر میں کچھ باہم اختلاف، یہ فرقہ بندی کا سبب نہیں ہے۔ یہ اختلاف تو صحابہ و تابعین کے عہد میں بھی تھا۔ لیکن مسلمان فرقوں اور گروہوں میں تقسیم نہیں ہوئے۔ کیونکہ اس اختلاف کے باوجود سب کا مرکز اطاعت اور محور عقیدت ایک ہی تھا۔ قرآن اور حدیث رسول اللہ ﷺ۔ لیکن جب شخصیات کا نام پردبستان فکر معرض وجود میں آئے تو اطاعت وعقیدت کے یہ مرکز ومحور تبدیل ہو گئے۔ اپنی اپنی شخصیات اور ان کے اقوال وافکار اولین حیثیت کے اور اللہ رسول ﷺ اور ان کے فرمودات ثانوی حیثیت کے حامل قرار پائے اور یہیں سے امت مسلمہ کے افتراق کے المیے کا آغاز ہوا جو دن بدن بڑھتا ہی چلا گیا اور نہایت مستحکم ہو گیا۔

82 تم میں ایک جماعت ایسی ہونا چاہئے جو نیک کاموں کا حکم دے اور بُرے کاموں سے روکے (آلِ عمران :104)

وَلْتَكُن مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (104)

تم میں سے ایک جماعت ایسی ہونی چاہئے جو بھلائی کی طرف بلائے اور نیک کاموں کا حکم کرے اور برے کاموں سے روکے اور یہی لوگ فلاح پانیوالے ہیں۔

83 امر بالمعروف ونہی المنکر کرنا بڑے تاکیدی کاموں میں سے ہے۔ (لقمان : 17)

يَا بُنَيَّ أَقِمِ الصَّلَاةَ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنكَرِ وَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا أَصَابَكَ إِنَّ ذَٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ (17)

76 قرآن کو چھوڑنے والے (الفرقان :30)

وَقَالَ الرَّسُولُ يَا رَبِّ إِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوا هَذَا الْقُرْآنَ مَهْجُوراً (30)

اور رسول کہیں گے اے میرے رب! بے شک میری امت نے اس قرآن کو چھوڑ رکھا تھا۔ (ہجران یعنی قرآن کا ترک اور اسکا چھوڑ دینا ہے۔)

مشرکین قرآن پڑھے جانے کہ وقت خوب شور کرتے تھے تا کہ قرآن نہ سنا جا سکے۔ یہ بھی ہجران ہے۔ اس پر ایمان نہ لانا اور عمل نہ کرنا بھی ہجران ہے۔ اس پر غور فکر نہ کرنا اور اسکے اوامر پر عمل اور نواہی سے اجتناب نہ کرنا بھی ہجران ہے۔ اسی طرح اسکو چھوڑ کر کسی اور کتاب کو ترجیح دینا، یہ بھی ہجران ہے۔ یعنی قرآن کا ترک اور اسکا چھوڑ دینا ہے۔ جسکے خلاف قیامت والے دن اللہ کے پیغمبر اللہ کی بارگاہ میں استغاثہ دائر فرمائیں گے)۔

77 جنہوں نے قرآن چھوڑ دیا وہ نبی ﷺ کے دشمن ہیں۔ (الفرقان :31)

وَكَذَلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوّاً مِّنَ الْمُجْرِمِينَ وَكَفَى بِرَبِّكَ هَادِياً وَنَصِيراً (31)

اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کے دشمن بعض گناہ گاروں کو بنا دیا ہے *۔ اور تیرا رب ہی ہدایت کرنیوالا اور مدد کرنیوالا کافی ہے **۔

* یعنی جس طرح اے محمد ﷺ تیری قوم میں سے وہ لوگ تیرے دشمن ہیں جنہوں نے قرآن چھوڑ دیا اسی طرح گذشہ امتوں میں بھی تھا، یعنی ہر نبی کے دشمن وہ لوگ ہوتے تھے جو گناہ گار تھے۔ وہ لوگوں کو گمراہی کی طرف بلاتے تھے۔ سورہ الانعام آیات 112 میں بھی یہ مضمون بیان کیا گیا ہے۔**

یعنی یہ کافر لوگوں کو اللہ کے راستے سے روکتے ہیں، لیکن تیرا رب جسکو ہدایت دے، اسکو ہدایت سے کون روک سکتا ہے؟ اصل ہادی اور مددگار تیرا رب ہی ہے۔

78 آیتوں کو حق جاننے والے اور ان کی جزا (سبا : 6)

وَيَرَى الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ الَّذِي أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ هُوَ الْحَقَّ وَيَهْدِي إِلَى صِرَاطِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ (6)

اور جنہیں علم ہے وہ دیکھ لیں گے کہ جو کچھ آپ کی جانب آپکے رب کی طرف سے نازل ہوا ہے وہ سراسر حق ہے *۔ اور اللہ غالب خوبیوں والے کی راہ کی رہبری کرتا ہے **۔

* یعنی اہل ایمان اس بات کو جانتے اور اس پر یقین رکھتے ہیں۔** یہ قرآن کریم اس راستے کی طرف رہنمائی کرتا ہے جو اس اللہ کا راستہ ہے جو کائنات میں سب پر غالب ہے اور اپنی مخلوق میں قابل تعریف ہے۔ اور وہ راستہ کیا ہے؟ توحید کا راستہ جسکی طرف تمام انبیاء علیہم السلام اپنی اپنی قوموں کو دعوت دیتے رہے۔

79 اللہ سے ڈرو جیسا کہ ڈرنے کا حق ہے (آلِ عمران : 102)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ اتَّقُواْ اللّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلاَ تَمُوتُنَّ إِلاَّ وَأَنتُم مُّسْلِمُونَ(102)

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے اتنا ڈرو جتنا اس سے ڈرنا چاہئے اور دیکھو مرتے دم تک مسلمان ہی رہنا۔(102)

(اسکا مطلب ہے کہ اسلام کے احکام و فرائض پورے طور پر بجالائے جائیں اور منہیات کے قریب نہ جایا جائے۔)

اور جو لوگ پرہیز گار و نیک ہیں ان پر ان لوگوں کی باز پرس کا کوئی اثر نہیں پہنچے گا * لیکن ان کے ذمہ تصیحت کر دینا ہے شاید وہ بھی تقویٰ اختیار کریں **۔

* یعنی جو لوگ ایسی مجالس سے بچتے ہیں جہاں لوگ ہماری آیات (آیات اللہ) میں عیب جوئی کر رہے ہیں تو استہزاء کرنیوالوں کو جو گناہ ملے گا نیک لوگ اس سے بچے رہیں گے۔** یعنی اجتناب وعلحدگی کے باوجود وعظ ونصیحت اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا فریضہ حتی المقدور ادا کرتے رہیں شاید وہ بھی اس حرکت سے باز آجائیں۔

87 امر بالمعروف ونہی عن المنکر کرنیوالوں کو اللہ بچالیتا ہے۔ (الاعراف:164,165)

وَإِذْ قَالَتْ أُمَّةٌ مِّنْهُمْ لِمَ تَعِظُونَ قَوْماً اللّهُ مُهْلِكُهُمْ أَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَاباً شَدِيداً قَالُواْ مَعْذِرَةً إِلَى رَبِّكُمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ (164)فَلَمَّا نَسُواْ مَا ذُكِّرُواْ بِهِ أَنجَيْنَا الَّذِينَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوءِ وَأَخَذْنَا الَّذِينَ ظَلَمُواْ بِعَذَابٍ بَئِيسٍ بِمَا كَانُواْ يَفْسُقُونَ (165)

اور جب کہ ان میں سے ایک جماعت نے یوں کہا کہ تم ایسے لوگوں کو کیوں نصیحت کرتے ہو جن کو اللہ بالکل ہلاک کرنیوالا ہے یا ان کو سخت سزا دینے والا ہے؟* انہوں نے جواب دیا کہ تمہارے رب کی روبرو عذر کرنے کے لئے اور اس لئے کہ شاید یہ ڈر جائیں۔(164) سو جب وہ اسکو بھول گئے جو ان کو سمجھایا جاتا تھا۔تو ہم نے ان لوگوں کو تو بچالیا جو اس بری عادت سے منع کرتے تھے اور ان لوگوں کو جو کہ زیادتی کرتے تھے ایک سخت عذاب میں پکڑ لیئے۔اس وجہ سے کہ وہ بے حکمی کیا کرتے تھے **۔

* اس جماعت سے صالحین کی وہ جماعت مراد ہے جو اس حیلے کا ارتکاب بھی نہیں کرتی تھی اور حیلہ گروں کو سمجھا سمجھا کر ان کی اصلاح سے مایوس ہوگئی تھی۔ تاہم کچھ اور لوگ بھی سمجھانے والے تھے جو انہیں وعظ ونصیحت کرتے تھے۔اس لئے کہ معصیت الٰہی کا ارتکاب ہوتے ہوئے دیکھنا اور پھر اسے روکنے کی کوشش نہ کرنا بھی جرم ہے۔جس پر اللہ تعالیٰ کی گرفت ہوسکتی ہے۔اور دوسرا فائدہ یہ کہ شاید یہ لوگ حکم الٰہی سے تجاوز کرنے سے باز ہی آجائیں۔** یعنی وہ ظالم بھی تھے۔اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں کا ارتکاب کر کے انہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور انہیں جہنم کا ایندھن بنالیا اور فاسق بھی، کہ اللہ کے حکموں کے خلاف کرنے کو انہوں نے اپنا شیوہ بنالیا تھا (معمول بنالیا تھا۔

88 امر بالمعروف ونہی عن المنکر نہ کرنا گناہ ہے (المائدہ:79)

كَانُواْ لاَ يَتَنَاهَوْنَ عَن مُّنكَرٍ فَعَلُوهُ لَبِئْسَ مَا كَانُواْ يَفْعَلُونَ (79)

آپس میں ایک دوسرے کو برے کاموں سے جو وہ کرتے تھے روکتے نہ تھے جو کچھ بھی یہ کرتے تھے * یقیناً وہ بہت بُرا تھا۔(79)

* یہ اہلِ کفر سے دوستانہ تعلق کا نتیجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان پر ناراض ہوا اور اسی ناراضی کا نتیجہ جہنم کا دائمی عذاب ہے۔

89 برائی کو اس طرح دور کریں جو سراسر بھلائی ہو (المومنون:96)

ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ السَّيِّئَةَ نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَا يَصِفُونَ (96)

برائی کو اس طریقے دور کریں جو سراسر بھلائی والا ہو، جو کچھ یہ بیان کرتے ہیں ہم بخوبی واقف ہیں(96)

جس طرح دوسرے مقام پر فرمایا ''برائی ایسے طریقے سے دور کرو جو اچھا ہو، اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تمہارا دشمن بھی، تمہارا گہرا دوست بن جائے گا۔

اے میرے پیارے بیٹے! تو نماز قائم رکھنا، اچھے کاموں کی نصیحت کرتے رہنا، برے کاموں سے منع کیا کرنا اور جو مصیبت تم پر آجائے صبر کرنا (یقین مان) کہ یہ بڑے تاکیدی کاموں میں سے ہے۔(17)

اور مصائب پر صبر کا اس لئے ذکر کیا کہ یہ تینوں اہم ترین عبادات اور امور خیر کی بنیاد ہیں۔

84 بہترین اُمت نیک باتوں کا حکم دینے والے اور بری باتوں سے روکنے والے ہوتے ہیں۔ (آلِ عمران : 110)

كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَوْ آمَنَ أَهْلُ الْكِتَابِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُم مِّنْهُمُ الْمُؤْمِنُونَ وَأَكْثَرُهُمُ الْفَاسِقُونَ (110)

تم بہترین اُمت ہو جو لوگوں کے لئے پیدا کی گئی ہے کہ تم نیک باتوں کا حکم کرتے ہو اور بری باتوں سے روکتے ہو اور اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہو۔

(اس آیت میں اُمتِ مسلمہ کو 'خیر اُمت' قرار دیا گیا ہے۔ اور اسکی علت بھی بیان کردی گئی ہے جو امر بالمعروف نہی عن المنکر اور ایمان باللہ ہے۔ گویا یہ امت اگر ان امتیازی خصوصیات سے متصف رہیگی تو 'خیر اُمت' ہے۔ بصورت دیگر اس امتیاز سے محروم قرار پاسکتی ہے۔ جو امر بالمعروف نہی عن المنکر پر عمل نہیں کریگا وہ بھی اہلِ کتاب کے مشابہ قرار پائیگا ان کی یہ صفت بیان کی گئی ہے ''وہ ایک دوسرے کو برائی سے نہیں روکتے تھے اور اس آیت میں ان کی اکثریت کو فاسق کہا گیا۔ امر بالمعروف یہ فرضِ عین ہے یا فرض کفایہ؟ اکثر علماء کے خیال میں فرضِ کفایہ ہے۔ یعنی علماء کی ذمہ داری ہے کہ وہ یہ فرض ادا کرتے رہیں کیونکہ معروف ومنکر شرعی کا صحیح علم وہی رکھتے ہیں۔ ان کے فریضۂ تبلیغ ودعوت کی ادائیگی سے دیگر افراد امت کی طرف سے یہ فرض ساقط ہو جائے گا۔ جیسے جہاد بھی عام حالات میں فرضِ کفایہ ہے یعنی ایک گروہ کی طرف سے ادائیگی سے اس فرض کی ادائیگی ہو جائیگی)۔

85 اہل کتاب میں بھی ایک جماعت حق پر قائم رہنے والی ہے جو بھلائیوں کا حکم دیتے اور برائیوں سے روکتے ہیں۔

(آل عمران: 15-113)

لَيْسُوا سَوَاءً مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ أُمَّةٌ قَائِمَةٌ يَتْلُونَ آيَاتِ اللَّهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَهُمْ يَسْجُدُونَ (113) يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَيُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَأُولَٰئِكَ مِنَ الصَّالِحِينَ (114) وَمَا يَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَلَن يُكْفَرُوهُ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالْمُتَّقِينَ (115)

ان اہل کتاب میں ایک جماعت (حق پر) قائم رہنے والی ہے۔ جو راتوں کے وقت بھی کلام اللہ کی تلاوت کرتے ہیں اور سجدے بھی کرتے ہیں۔ (113) یہ اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان بھی رکھتے ہیں۔ بھلائیوں کا حکم کرتے ہیں اور برائیوں سے روکتے ہیں اور بھلائی کے کاموں میں جلدی کرتے ہیں۔ یہ نیک بخت لوگوں میں سے ہیں۔(114) یہ جو کچھ بھی بھلائیاں کریں ان کی ناقدری نہ کی جائیگی اور اللہ تعالیٰ پرہیزگاروں کو خوب جانتا ہے۔(115)

86 نیک و پرہیزگار لوگوں کو چاہئے کہ حتیٰ المقدور امر بالمعروف ونہی عن المنکر کریں (الانعام :69)

وَمَا عَلَى الَّذِينَ يَتَّقُونَ مِنْ حِسَابِهِم مِّن شَيْءٍ وَلَٰكِن ذِكْرَىٰ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ (69)

اے ایمان والو! تم میں سے جو شخص اپنے دین سے پھر جائے تو اللہ تعالیٰ بہت جلد ایسی قوم کو لائے گا جو اللہ کی محبوب ہوگی اور وہ بھی اللہ سے محبت رکھتی ہوگی، وہ نرم دل ہوں گے مسلمانوں پر اور سخت اور تیز ہوں گے کفار پر، اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ بھی نہ کریں گے، یہ ہے اللہ تعالیٰ کا فضل جسے چاہے دے، اللہ تعالیٰ بڑی وسعت والا اور زبردست علم والا ہے۔ (54)

94 ہر جاندار کو موت کا مزہ چکھنا ہے (الانبیاء:35)

عربی عبارت ہے۔ کل نفس سے ترجعون تک ہے۔

ہر جاندار کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔ ہم بطریق امتحان تم میں سے ہر ایک کو برائی۔ بھلائی میں مبتلا کرتے ہیں * اور تم سب ہماری ہی طرف لوٹائے جاؤ گے **۔

* یعنی کبھی مصائب و آلام سے دوچار کر کے اور کبھی دنیا کے وسائل فراواں سے بہرہ ور کر کے۔ کبھی صحت و فراخی کے ذریعے سے اور کبھی تنگی و بیماری کے ذریعے سے۔ کبھی تونگری دے کر اور کبھی فاقہ و فقر میں مبتلا کر کے ہم آزماتے ہیں۔ تاکہ ہم دیکھیں کہ شکر گذاری کون کرتا ہے۔ اور ناشکری کون کرتا ہے اور ناصبری کون؟ شکر اور صبر۔ یہ رضائے الٰہی اور کفران نعمت اور ناصبری غضب الٰہی کا موجب ہے۔** وہاں تمہارے عملوں کے مطابق اچھی یا بری جزا دیں گے، اول الذکر کے لئے بھلائی اور دوسروں کے لئے برائی۔

95 اللہ کا مقررہ وقت آجاتا ہے تو پھر ٹلتا نہیں (نوح:4)

يَغْفِرْ لَكُم مِّن ذُنُوبِكُمْ وَيُؤَخِّرْكُمْ إِلَى أَجَلٍ مُّسَمًّى إِنَّ أَجَلَ اللَّهِ إِذَا جَاءَ لَا يُؤَخَّرُ لَوْ كُنتُمْ تَعْلَمُونَ (4)

وہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں ایک وقت مقررہ تک چھوڑ دیگا*۔ یقیناً اللہ کا وعدہ جب آجاتا ہے تو مؤخر نہیں ہوتا**۔ کاش کہ تمہیں سمجھ ہوتی***۔

* ایمان لانے کی صورت میں تمہاری موت کی جو مدت مقرر ہے اسکو مؤخر کر کے تمہیں مزید مہلت عمر عطا فرمائے گا اور وہ عذاب تم سے دور کر دے گا۔ جو ایمان نہ لانے کی صورت میں تمہارے لئے مقرر تھا۔ اس آیت کے استدلال سے کہا گیا ہے کہ اطاعت۔ نیکی اور صلہ رحمی سے عمر میں حقیقتاً اضافہ ہوتا ہے۔ حدیث میں بھی ہے صلہ رحمی اضافۂ عمر کا باعث ہے (ابن کثیر) مؤخر سے مطلب برکت ہے۔ ایمان سے عمر میں برکت ہوگی۔ ** بلکہ لامحالہ واقع ہو کر رہتا ہے۔ اس لئے تمہاری بہتری اسی میں ہے کہ ایمان و اطاعت کا راستہ فوراً اپنا لو۔ تاخیر میں خطرہ ہے کہ وعدۂ عذاب الٰہی کی لپیٹ میں نہ آجاؤ۔*** یعنی اگر تمہیں علم ہوتا تو تم اسے اپنانے میں جلدی کرتے جس کا میں تمہیں حکم دے رہا ہوں یا اگر تم یہ بات جانتے ہوتے کہ اللہ کا عذاب آجاتا ہے تو ٹلتا نہیں ہے۔

96 کفار کی روح قبض کرتے وقت ملائکہ عذاب کی وعید سناتے ہیں۔ (النحل:28,29)

الَّذِينَ تَتَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِي أَنفُسِهِمْ فَأَلْقَوُا السَّلَمَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِن سُوءٍ بَلَى إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ (28) فَادْخُلُوا أَبْوَابَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِينَ (29)

جو اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں فرشتے جب ان کی جان قبض کرنے لگتے ہیں اس وقت وہ جھک جاتے ہیں کہ ہم برائی نہیں کرتے

آخرت کا بیان

90 آخرت کا انکار خدا کا انکار ہے (الرعد: 5)

وَإِن تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ أَئِذَا كُنَّا تُرَاباً أَئِنَّا لَفِي خَلْقٍ جَدِيدٍ أُوْلَـئِكَ الَّذِينَ كَفَرُواْ بِرَبِّهِمْ وَأُوْلَـئِكَ الأَغْلاَلُ فِي أَعْنَاقِهِمْ وَأُوْلَـئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدونَ(5)

اگر تجھے تعجب ہو تو واقعی ان کا یہ کہنا عجیب ہے کہ کیا جب ہم مٹی ہو جائیں گے تو کیا ہم نئی پیدائش میں ہوں گے؟ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب سے کفر کیا۔ یہی ہیں جن کی گردنوں میں طوق ہوں گے، اور یہی ہیں جو جہنم کے رہنے والے ہیں جو اس میں ہمیشہ ہمیش رہیں گے۔(5)

آخرت پر ایمان: فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کوئی بندہ اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ چار چیزوں کی شہادت نہ دے۔
۱۔ خدا کے سواء کوئی معبود نہیں۔ ۲۔ میں (محمد ﷺ) اللہ کا رسول ہوں مجھے حق (قرآن) کیساتھ بھیجا گیا۔
۳۔ موت پر اور موت کے بعد اُٹھائے جانے پر۔ ۴۔ تقدیر پر ایمان لائے (بخاری ومسلم)

91 آخرت کے بارے میں یہ شک میں پڑے ہوئے ہیں، بلکہ اس سے اندھے ہیں (النمل:66)

بَلِ ادَّارَكَ عِلْمُهُمْ فِي الْآخِرَةِ بَلْ هُمْ فِي شَكٍّ مِّنْهَا بَلْ هُم مِّنْهَا عَمُونَ (66)

بلکہ آخرت کے بارے میں ان کا علم ختم ہو چکا ہے، بلکہ یہ اس کی طرف سے شک میں ہیں، بلکہ یہ اس سے اندھے ہیں*۔(66)

* یعنی دنیا میں آخرت کے بارے میں شک میں ہیں بلکہ اندھے ہیں۔ کہ اختلال عقل وبصیرت کی وجہ سے آخرت پر یقین سے محروم ہیں۔

92 ہر قوم کی ایک مہلت کی مدت مقرر ہے۔ (الاعراف:34)

وَلِكُلِّ أُمَّةٍ أَجَلٌ فَإِذَا جَاء أَجَلُهُمْ لاَ يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً وَلاَ يَسْتَقْدِمُونَ (34)

اور ہر گروہ کے لئے ایک میعاد معین ہے سو جس وقت ان کی میعاد معین* آجائیگی اس وقت ایک ساعت نہ پیچھے ہٹ سکیں گے اور نہ آگے بڑھ سکیں گے۔

*میعاد معین سے مراد وہ مہلت عمل ہے جو اللہ تعالیٰ ہر گروہ کو آزمانے کے لئے عطا فرماتا ہے کہ وہ اس مہلت سے فائدہ اٹھا کر اللہ کو راضی کرنے کی کوشش کرتا ہے یا اسکی بغاوت وسرکشی میں مزید اضافہ ہوتا ہے۔

93 جو شخص اپنے دین سے پھر گیا سو وہی اپنا نقصان کریگا (المائدہ:54)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ مَن يَرْتَدَّ مِنكُمْ عَن دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِينَ يُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللّهِ وَلاَ يَخَافُونَ لَوْمَةَ لآئِمٍ ذَلِكَ فَضْلُ اللّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ وَاللّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ (54)

100 قیامت کب آئے گی (الاعراف:187)

يَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسَاهَا قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِندَ رَبِّي لَا يُجَلِّيهَا لِوَقْتِهَا إِلَّا هُوَ ثَقُلَتْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ لَا تَأْتِيكُمْ إِلَّا بَغْتَةً يَسْأَلُونَكَ كَأَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِندَ اللَّهِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ(187)

یہ لوگ آپ سے قیامت کے متعلق سوال کرتے ہیں کہ اسکا وقوع کب ہوگا؟ آپ فرما دیجئے۔ کہ اسکا علم صرف میرے رب ہی کے پاس ہے اس کے وقت پر اسکو سوائے اللہ کے کوئی اور ظاہر نہ کرے گا وہ آسمانوں اور زمین میں بڑا بھاری (حادثہ) ہوگا وہ تم پر محض اچانک آپڑے گی۔ وہ آپ سے اس طرح پوچھتے ہیں جیسے گویا آپ اسکی تحقیق کر چکے ہیں۔ آپ فرما دیجئے کہ اسکا علم خاص اللہ ہی کے پاس ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

101 قیامت کے دن کو جھٹلانے والوں کی بڑی خرابی ہے (المطففین:10-12)

وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ (10) الَّذِينَ يُكَذِّبُونَ بِيَوْمِ الدِّينِ (11)

قیامت کے دن جھٹلانے والوں کی بڑی خرابی ہے (10) جو جزا و سزا کے دن کو جھٹلاتے رہے (11) اسے صرف وہی جھٹلاتا ہے جو حد سے آگے نکل جانے والا (اور) گناہ گار ہوتا ہے۔ (12)

102 اللہ کے حکم کن فیکون سے قیامت واقع ہو جائے گی (الانعام:73)

وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ وَيَوْمَ يَقُولُ كُن فَيَكُونُ قَوْلُهُ الْحَقُّ وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ يُنفَخُ فِي الصُّورِ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ(73)

اور جس وقت اللہ تعالیٰ اتنا کہہ دے گا تو ہو جا بس وہ (قیامت) ہو پڑیگی۔ اسکا کہنا حق اور با اثر ہے۔ اور ساری حکومت خاص اسی کی ہوگی جب کہ صور میں پھونک ماری جائے گی۔ وہ جاننے والا ہے پوشیدہ چیزوں کا اور ظاہر چیزوں کا اور وہی ہے بڑی حکمت والا پوری خبر رکھنے والا۔

103 قیامت کے دن دنیا میں کئے ہوئے اعمال کا پورا پورا بدلہ ملے گا (آلِ عمران:185)

كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ وَإِنَّمَا تُوَفَّوْنَ أُجُورَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَمَن زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ (185)

ہر جان موت کا مزہ چکھنے والی ہے۔ اور قیامت کے دن تم کو اپنے بدلے پورے پورے دیئے جائیں گے۔ پس جو شخص آگ سے ہٹا دیا جائے اور جنت میں داخل کر دیا جائے بے شک وہ کامیاب ہوگیا اور دنیا کی زندگی تو صرف دھوکے کی جنس ہے۔ (185) موت سے کسی کو مفر نہیں۔ دنیا میں جس نے اچھا یا برا جو کچھ کیا ہوگا۔ اسکو پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔ کامیاب اصل میں وہ ہے جس نے دنیا میں رہ کر اپنے رب کو راضی کر لیا۔ جسکے نتیجہ میں وہ جہنم سے دور اور جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔ اور یہ کہ دنیا

تھے * کیوں نہیں؟ اللہ تعالیٰ خوب جاننے والا ہے۔ جو کچھ تم کرتے تھے **۔(28) پس اب تو ہمیشگی کے طور پر تم جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ ***۔ پس کیا ہی برا ٹھکانہ ہے غرور کرنے والوں کا۔(29)

امام ابن کثیر فرماتے ہیں۔ ان کی موت کے فوراً بعد ان کی روحیں جہنم میں چلی جاتی ہیں۔ اور ان کے جسم قبر میں رہتے ہیں۔* مشرک ظالم میدان محشر میں اللہ کی روبرو بھی جھوٹی قسمیں کھائیں گے۔** فرشتے جواب دیں گے کیوں نہیں؟ یعنی تم جھوٹ بولتے ہو' تمہاری تو ساری عمر برائیوں میں گذری ہے۔ اور اللہ کے پاس تمہارے سارے اعمال کا ریکارڈ محفوظ ہے' تمہارے انکار سے اب کیا ہوگا۔*** جہاں اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کاملہ سے جسم و روح میں دوری کے باوجود۔ ان میں ایک گونہ تعلق پیدا کر کے انکو عذاب دیتا ہے۔ اور صبح و شام ان پر آگ پیش کی جاتی ہے)۔ پھر جب قیامت برپا ہوگی تو ان کی روحیں ان کے جسموں میں لوٹ آئیں گی اور ہمیشہ کے لئے یہ جہنم میں داخل کر دیئے جائیں گے۔

97 متقین کی روح قبض کرتے وقت فرشتوں کا خوش خبری دینا (النحل:32)

لَّذِيْنَ تَتَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ طَيِّبِيْنَ يَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ عَلَيْكُمُ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ (32)

وہ جنکی جانیں فرشتے اس حال میں قبض کرتے ہیں کہ وہ پاک صاف ہوں۔ کہتے ہیں کہ تمہارے لئے سلامتی ہے *۔ جاؤ جنت میں اپنے ان اعمال کے بدلے جو تم کرتے تھے **۔

* اس آیت میں اہل ایمان و تقویٰ کا کردار اور انکا حسن انجام بیان فرمایا گیا۔ جعلنا اللہ منھم آمین یارب العالمین** یعنی یہ ہدایت جس سے ہمیں ایمان اور عمل صالح کی زندگی نصیب ہوئی اور پھر انہیں بارگاہ الٰہی میں قبولیت کا درجہ بھی حاصل ہوا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت ہے جس میں نبی ﷺ نے فرمایا ''یہ بات اچھی طرح جان لو کہ تم میں سے کسی کو محض اس کا عمل جنت میں نہیں لے جائے گا، جب تک کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت نہ ہوگی۔ صحابہؓ نے پوچھا یا رسول اللہ! آپ ﷺ بھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں میں بھی، اس وقت تک جنت میں نہیں جاؤں گا جب تک کہ رحمت الٰہی مجھے اپنے دامن میں نہیں سمیٹ لے گی'' (صحیح بخاری) اس آیت میں فرمایا جا رہا ہے کہ تم اپنے عملوں کے بدلے جنت میں داخل ہو جاؤ، تو ان میں دارصل کوئی منافات نہیں، کیونکہ اللہ کی رحمت کے حصول کے لئے اعمال صالحہ ضروری ہیں۔ گویا عمل صالح، اللہ کی رحمت کا ذریعہ ہے، اس لئے عمل کی اہمیت بھی بجائے خود مسلم ہے، اس سے صرف نظر نہیں کیا جا سکتا، اس کے بغیر آخرت میں اللہ کی رحمت مل ہی نہیں سکتی۔ اس لئے حدیث مذکور کا مفہوم بھی اپنی جگہ صحیح ہے اور عمل کی اہمیت بھی اپنی جگہ برقرار ہے۔

98 بدکاروں کے اعمال نامے سجّین میں (المطففین: 7)

كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِيْ سِجِّيْنٍ (7)

یقیناً بدکاروں کے نامہ اعمال سجّین میں ہے۔ (یہ زمین کے سب سے نچلے حصے میں ایک جگہ ہے۔ جہاں کافروں۔ ظالموں اور مشرکوں کی روحیں اور ان کے اعمال نامے جمع اور محفوظ ہوتے ہیں۔

99 نیکوکاروں کے اعمال نامے علّیین میں (المطففین: 18)

كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِيْ عِلِّيِّيْنَ (18)

یقیناً نیکوکاروں کے اعمال علیین میں ہیں۔ (علّیین آسمانوں میں یا جنت میں یا سدرۃ المنتہیٰ یا عرش کے پاس جگہ ہے جہاں نیک لوگوں کی روحیں اور ان کے اعمال نامے محفوظ ہوتے ہیں۔ جس کے پاس مقرب فرشتے حاضر ہوتے ہیں)۔

108 قیامت کے دن انسانوں میں کوئی رشتہ نہ ہوگا (لقمان:33)

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ وَاخْشَوْا يَوْماً لَّا يَجْزِي وَالِدٌ عَن وَلَدِهِ وَلَا مَوْلُودٌ هُوَ جَازٍ عَن وَالِدِهِ شَيْئاً إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا وَلَا يَغُرَّنَّكُم بِاللَّهِ الْغَرُورُ (33)

لوگوں اپنے رب سے ڈرو اور اس دن (قیامت کے دن) کا خوف کرو جس دن باپ اپنے بیٹے کو کوئی نفع نہ پہنچا سکے گا اور نہ بیٹا اپنے باپ کا ذرا سا بھی نفع کرنے والا ہوگا۔ (یاد رکھو) اللہ کا وعدہ سچا ہے (دیکھو) تمہیں دنیا کی زندگی دھوکے میں نہ ڈالے اور نہ دھوکے باز (شیطان) تمہیں دھوکے میں ڈالدے۔

حشر

109 میدانِ حشر (ابراہیم:48)

يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمَاوَاتُ وَبَرَزُوا لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ (48)

جس دن زمین اس زمین کے سوا اور ہی بدل دی جائے گی اور آسمان بھی اور سب کے سب اللہ واحد القہار (واحد غلبے والے) کے روبرو ہوں گے۔

110 گنہگار دوزخ کی طرف ہان کے جائیں گے، ان کا حال (ابراہیم:49-51)

وَتَرَى الْمُجْرِمِينَ يَوْمَئِذٍ مُّقَرَّنِينَ فِي الْأَصْفَادِ (49)سَرَابِيلُهُم مِّن قَطِرَانٍ وَتَغْشَى وُجُوهَهُمُ النَّارُ (50) لِيَجْزِيَ اللَّهُ كُلَّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ (51)

آپ اس دن گناہ گاروں کو دیکھیں گے کہ زنجیروں میں ملے جلے ایک جگہ جکڑے ہوئے ہوں گے۔(49) ان کے لباس گندھک کے ہوں گے اور آگ ان کے چہروں پر بھی چڑھی ہوئی ہوگی۔(50) یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ہر شخص کو اس کے لئے کئے ہوئے اعمال کا بدلہ دے، بیشک اللہ تعالیٰ کو حساب لیتے کچھ دیر نہیں لگتی۔(51)

111 بے نمازی کا اقرار، جنتی و دوزخی کی آپس میں گفتگو (مدثر:40-47)

فِي جَنَّاتٍ يَتَسَاءلُونَ (40)عَنِ الْمُجْرِمِينَ (41)مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ (42)قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ (43)وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِينَ (44)وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْخَائِضِينَ (45)وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّينِ (46) حَتَّى أَتَانَا الْيَقِينُ (47)

(جنتی لوگ) وہ سوال کرتے ہوں گے۔ تمہیں دوزخ میں کس چیز نے ڈالا وہ جواب دیں گے کہ ہم نمازی نہ تھے۔ نہ مسکینوں کو کھانا کھلاتے تھے۔ اور ہم بحث کرنے والے (انکاریوں) کا ساتھ دے کر بحث مباحثہ میں مشغول رہا کرتے تھے۔ اور روز جزا کو جھٹلاتے تھے۔ یہاں تک کہ ہمیں موت آگئی۔

کی زندگی سامانِ فریب ہے۔ جو اس سے دامن بچا کر نکل گیا وہ خوش نصیب اور جو فریب میں پھنس گیا وہ ناکام و نامراد ہے۔

104 قیامت کا ابتدائی زلزلہ (الحج:1,2)

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ (1) يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّا أَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَى وَمَا هُم بِسُكَارَى وَلَكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ (2)

لوگو اپنے رب سے ڈرو۔ بلاشبہ قیامت کا زلزلہ بہت ہی بڑی (ہولناک) چیز ہے۔ جس دن تم اسے دیکھ لو گے ہر دودھ پلانے والی اپنے دودھ پیتے بچہ کو بھول جائے گی اور تمام حمل والیوں کے حمل گر جائیں گے اور تو دیکھے گا کہ لوگ مدھوش دکھائی دیں گے حالانکہ درحقیقت وہ نشہ میں نہ ہوں گے۔ لیکن اللہ کا عذاب بڑا ہی سخت ہے۔

105 جب صور پھونکا جائے گا (النمل:87)

وَيَوْمَ يُنفَخُ فِي الصُّورِ فَفَزِعَ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَمَن فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَن شَاءَ اللَّهُ وَكُلٌّ أَتَوْهُ دَاخِرِينَ (87)

جس دن صور پھونکا جائے گا تو سب کے سب آسمانوں والے اور زمین والے گھبرا اٹھیں گے مگر جسے اللہ تعالیٰ چاہے (تمام اہل ایمان اس گھبراہٹ سے محفوظ ہوں گے) اور سارے کے سارے عاجز و پست ہو کر اسکے سامنے حاضر ہوں گے۔ (پہاڑ بادل کی طرح اُڑتے پھریں گے)۔

106 جس دن صور پھونکا جائے گا (النبا:18)

يَوْمَ يُنفَخُ فِي الصُّورِ فَتَأْتُونَ أَفْوَاجًا (18)

جس دن صور پھونکا جائے گا پھر تم فوج در فوج چلے آؤ گے۔(18)

یہ دوسرا صور ہوگا جس میں سب لوگ قبروں سے زندہ اُٹھ کر نکل آئیں گے۔ اللہ تعالیٰ آسمان سے پانی نازل فرمائے گا۔ جس سے انسان کھیتی کی طرح اُگ آئے گا۔ انسان کی ہر چیز بوسیدہ ہو جائے گی۔ سوائے ریڑھ کی ہڈی کے آخری سرے کے۔ اسی سے قیامت والے دن تمام مخلوق کی دوبارہ ترکیب ہوگی۔ (صحیح بخاری)

107 قیامت بڑی سخت اور کڑوی چیز ہے (القمر:46-50)

بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهَى وَأَمَرُّ (46) إِنَّ الْمُجْرِمِينَ فِي ضَلَالٍ وَسُعُرٍ (47) يَوْمَ يُسْحَبُونَ فِي النَّارِ عَلَى وُجُوهِهِمْ ذُوقُوا مَسَّ سَقَرَ (48) إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ (49) وَمَا أَمْرُنَا إِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ (50)

بلکہ قیامت کی گھڑی ان کے وعدے کے وقت ہے اور قیامت بڑی سخت اور کڑوی چیز ہے۔(46) بے شک گنہگار گمراہی میں اور عذاب میں ہیں۔(47) جس دن وہ اپنے منہ کے بل آگ میں گھسٹے جائیں گے۔ (اور ان سے کہا جائیگا) دوزخ کی آگ کا مزہ چکھو۔ (یعنی جہنم کی حرارت اور شدت عذاب کا مزہ چکھو)(48) بے شک ہم نے ہر چیز ایک مقررہ اندازے پر پیدا کیا ہے۔(49) اور ہمارا حکم صرف ایک دفعہ (کا ایک کلمہ) ہی ہوتا ہے) جیسے آنکھ کا جھپکنا(50)

* منافقین کچھ فاصلہ تک اہل ایمان کے ساتھ ان کی روشنی میں چلیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ منافقین پر اندھیرا مسلط فرمادے گا۔ اس وقت وہ اہل ایمان سے یہ کہیں گے۔** اس کا مطلب یہ ہے کہ دنیا میں جاکر اسی طرح ایمان اور عمل صالح کی پونجی لے کر آؤ، جس طرح ہم لائے ہیں۔ یا استہزا کے طور پر اہل ایمان کہیں گے کہ پیچھے جہاں سے ہم یہ نور لائے تھے وہیں جاکر اسے تلاش کرو۔*** ایمان والوں اور منافقوں۔**** یعنی اللہ کے حکم اور اسکی قانون مہلت کی وجہ سے تمہیں شیطان نے دھوکے میں ڈالے رکھا۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم : میدان محشر میں عرش کے سایہ میں کون؟ (متفقہ علیہ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن سات قسم کے آدمیوں کو اپنے سایہ میں جگہ دے گا۔ اس دن سوائے اس سایہ کے اور کوئی سایہ نہ ہوگا۔

1۔ عادل بادشاہ۔ یعنی وہ بادشاہ۔ صدر۔ یا وزیر اعظم جو عدل کے مطابق حکومت کرتا ہے۔

2۔ وہ نوجوان جسکی زندگی اللہ کی عبادت میں گذری۔

3۔ وہ آدمی جس نے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا (اسکی محبت یا اسکے ڈر سے) اسکی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔

4۔ وہ آدمی جسکا دل مسجد میں اٹکا ہوا ہو۔ یعنی وہ ہمیشہ مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز ادا کرتا ہے۔ نماز کے بعد جب وہ مسجد سے باہر آتا

ہے تو دوسری بار نماز کے لئے مسجد میں جانے کا انتظار کرتا رہتا ہے۔

5۔ وہ دو آدمی جو صرف اللہ کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں۔ یہی جذبہ انکو اکٹھا کرتا ہے۔ اور یہی جذبہ لئے ہوئے وہ الگ ہوتے ہیں۔ وہ کسی دنیوی مفاد کی غرض سے نہیں بلکہ صرف اللہ کی رضا کیلئے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں۔

6۔ وہ مرد جو کسی اونچے گھرانے کی حسین خوبصورت کی دعوتِ عیش کو یہ کہہ کر ٹھکرادے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔

7۔ وہ آدمی جو اللہ کی راہ میں صدقہ کرنے میں اس حد تک رازداری سے کام لے کہ اسکا بایاں ہاتھ بھی نہ جانتا کہ دایاں ہاتھ کیا دے رہا ہے۔

رحیم وکریم آقا اپنے ان خاص بندوں کو اپنی حفاظت میں لے کر ان کی عزت افزائی کرے گا۔ اور میدان حشر کی گرمی اور بے چینی۔ گھبراہٹ سے محفوظ رکھے گا۔ جب کہ سورج ایک میل کے فاصلہ سے سخت گرمی برسا کر لوگوں کو پسینہ اور حبس میں مبتلا کرے گا۔ اس وقت عرشِ الٰہی کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہوگا۔

112 میدان محشر میں اہل ایمان کا نور (الحدید: 12)

يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ يَسْعَى نُورُهُم بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِم بُشْرَاكُمُ الْيَوْمَ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ (12)

(قیامت کے) اس دن تو دیکھے گا کہ ایماندار مردوں اور عورتوں کا نور ان کے آگے آگے اور ان کے دائیں دوڑ رہا ہوگا*۔ آج تمہیں ان جنتوں کی خوشخبری ہے جن کے نیچے نہریں جاری ہیں جن میں ہمیشہ کی رہائش ہے۔ یہ ہے بڑی کامیابی۔(12)

* یہ عرصہ محشر میں پل صراط میں ہوگا۔ یہ نور ان کے ایمان اور عمل صالح کا ہوگا جس کی روشنی میں وہ جنت کا راستہ آسانی سے طے کرلیں گے اور انکے دائیں ہاتھ میں ان کے اعمال نامے ہونگے)۔(ابن کثیر)

113 مومن اللہ سے تکمیل نور کی دُعا کریں گے (التحریم: 8)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تُوبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَّصُوحاً عَسَى رَبُّكُمْ أَن يُكَفِّرَ عَنكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ يَوْمَ لَا يُخْزِي اللَّهُ النَّبِيَّ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ نُورُهُمْ يَسْعَى بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَتْمِمْ لَنَا نُورَنَا وَاغْفِرْ لَنَا إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (8)

اے ہمارے رب ہمیں کامل نور عطا فرما اور ہمیں بخش دے یقیناً تو ہر چیز پر قادر ہے۔ (یہ دعا اہل ایمان اس وقت کریں گے جب منافقین کا نور بجھا دیا جائے گا جیسا کہ سورہ الحدید آیت۔14 میں تفصیل گذری۔ اہل ایمان کہیں گے۔ جنت میں داخل ہونے تک ہمارے اس نور کو باقی رکھ اور اسکا اتمام فرما)۔

114 میدان محشر میں منافقین نورِ ایمانی سے استفادہ کی درخواست کریں گے (الحدید:13,14)

يَوْمَ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالْمُنَافِقَاتُ لِلَّذِينَ آمَنُوا انظُرُونَا نَقْتَبِسْ مِن نُّورِكُمْ قِيلَ ارْجِعُوا وَرَاءَكُمْ فَالْتَمِسُوا نُوراً فَضُرِبَ بَيْنَهُم بِسُورٍ لَّهُ بَابٌ بَاطِنُهُ فِيهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهُ مِن قِبَلِهِ الْعَذَابُ (13) يُنَادُونَهُمْ أَلَمْ نَكُن مَّعَكُمْ قَالُوا بَلَى وَلَكِنَّكُمْ فَتَنتُمْ أَنفُسَكُمْ وَتَرَبَّصْتُمْ وَارْتَبْتُمْ وَغَرَّتْكُمُ الْأَمَانِيُّ حَتَّى جَاءَ أَمْرُ اللَّهِ وَغَرَّكُم بِاللَّهِ الْغَرُورُ (14)

اس دن منافق مرد وعورت ایمانداروں سے کہیں گے کہ ہمارا انتظار تو کرو کہ ہم بھی تمہارے نور سے کچھ روشنی حاصل کرلیں*۔ جواب دیا جائے گا کہ تم اپنے پیچھے لوٹ جاؤ**۔ اور روشنی تلاش کرو۔ پھر ان کے اور اُن کے *** ۔ درمیان ایک دیوار حائل کردی جائے گی جس میں دروازہ بھی ہوگا۔ اسکے اندرونی حصہ میں تو رحمت ہوگی اور باہر کی طرف عذاب ہوگا۔) (13) یہ چلا چلا کر ان سے کہیں گے کہ کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے۔ وہ کہیں گے ہاں تھے تو سہی لیکن تم نے اپنے آپکو فتنہ میں پھنسا رکھا تھا۔ اور انتظار میں ہی رہے اور شک وشبہ کرتے رہے۔ اور تمہیں تمہاری فضول تمناؤں نے دھوکے میں ہی رکھا۔ یہاں تک کہ اللہ کا حکم آپہنچا اور تمہیں اللہ کے بارے میں دھوکہ دینے والے نے دھوکے میں ہی رکھا**** ۔(14)

حساب وکتاب

121 اللہ کی نعمتوں کو گن نہیں سکتے (ابراھیم:34)

وَآتَاكُم مِّن كُلِّ مَا سَأَلْتُمُوهُ وَإِن تَعُدُّوا نِعْمَتَ اللَّهِ لَا تُحْصُوهَا إِنَّ الْإِنسَانَ لَظَلُومٌ كَفَّارٌ (34)

اگر تم اللہ کے احسان (نعمتوں کو) گننا چاہو تو انہیں پورے گن بھی نہیں سکتے۔

122 نعمتوں کے بارے میں جواب طلبی (التکاثر:8)

ثُمَّ لَتُسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ (8)

پھر اس دن (قیامت کے دن) تم سے ضرور بالضرور نعمتوں کا سوال ہوگا*۔(8)

یہ سوال ان نعمتوں کے بارے میں ہوگا، جو اللہ نے دنیا میں عطا کی ہوں گی۔ جیسے آنکھ، کان، دل، دماغ، امن وصحت، مال و دولت اور اولاد وغیرہ۔ بعض کہتے ہیں، یہ سوال صرف کافروں سے ہوگا۔ بعض کہتے ہیں، ہر ایک سے ہی ہوگا۔

123 اللہ کا حکم ماننے والوں کیلئے بھلائی (الرعد:18) پہلا حصہ

لِلَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِرَبِّهِمُ الْحُسْنَىٰ وَالَّذِينَ لَمْ يَسْتَجِيبُوا لَهُ لَوْ أَنَّ لَهُم مَّا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا وَمِثْلَهُ مَعَهُ لَافْتَدَوْا بِهِ أُولَٰئِكَ لَهُمْ سُوءُ الْحِسَابِ وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمِهَادُ (18)

جن لوگوں نے اپنے رب کے حکم کی بجا آوری کی ان کے لئے بھلائی ہے۔(18)

124 اللہ حساب لینے کے لئے کافی ہے (الانبیاء:47) آخری حصہ

وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَإِن كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ أَتَيْنَا بِهَا وَكَفَىٰ بِنَا حَاسِبِينَ (47)

اور ہم کافی ہیں حساب کرنے والے۔(47)

125 ہاتھ اور پاؤں کی گواہی (یٰسین:65)

الْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلَىٰ أَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَا أَيْدِيهِمْ وَتَشْهَدُ أَرْجُلُهُم بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ (65)

ہم آج کے دن ان کے منہ پر مہریں لگا دیں گے اور ان کے ہاتھ ہم سے باتیں کریں گے اور ان کے پاؤں گواہیاں دیں گے۔ ان کاموں کی جو وہ کرتے تھے*۔(65)

* یہ مہر لگانے کی ضرورت اس لئے پیش آئے گی کہ ابتداء مشرکین قیامت والے دن بھی جھوٹ بولیں گے اور کہیں گے۔(الانعام23) ''اللہ کی قسم، جو ہمارا رب ہے، ہم مشرک نہیں تھے۔'' چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کے مونہوں پر مہر لگا دے گا۔ جس سے وہ خود تو بولنے کی طاقت سے محروم ہو جائیں گے البتہ اللہ تعالیٰ اعضائے انسانی کو قوت گویائی عطا فرما دے گا ہاتھ بولیں گے کہ ہم اس نے فلاں فلاں کام لیا تھا۔ اور پاؤں اس پر گواہی دیں گے۔ یوں گویا اقرار اور شہادت

دونوں مرحلے طے ہو جائیں گے۔ (صحیح مسلم)

126 قیامت کے دن۔ کان۔ آنکھ جسم کی کھالیں گواہی دیں گے (حٰمٓ السجدہ:19,20)

عربی عبارت ویوم یحشر ..... یعملون (آیت نمبر 19 اور 20)

اور جس دن اللہ کے دشمن دوزخ کی طرف لائے جائیں گے اور ان سب کو جمع کر دیا جائیگا۔ یہاں تک کہ جب بالکل جہنم کے پاس آ جائیں گے ان پر ان کے کان اور ان کی آنکھیں اور ان کی کھالیں ان کے اعمال کی گواہی دیں گے۔

127 زمین کی گواہی (زلزال:4,5)

يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا (4)بِأَنَّ رَبَّكَ أَوْحَى لَهَا (5)

اس دن زمین اپنی سب خبریں بیان کر دے گی اس لئے کہ تیرے رب نے اسے حکم دیا ہوگا۔

128 کان آنکھ دل سے بھی باز پرس ہوگی (بنی اسرائیل:36)

وَلاَ تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولـئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْؤُولاً (36)

جس بات کی تجھے خبر ہی نہ ہو اسکے پیچھے مت پڑ۔ کیونکہ کان اور آنکھ اور دل ان میں سے ہر ایک سے پوچھ گچھ کی جانے والی ہے۔

* یعنی جس چیز کے پیچھے تم پڑو گے اس کے متعلق کان سے سوال ہوگا کہ کیا اس نے سنا تھا، آنکھ سے سوال ہوگا کہ کیا اس نے دیکھا تھا اور دل سے سوال ہوگا کیا اس نے جانا تھا؟ کیوں کہ یہی تینوں علم کا ذریعہ ہیں۔ یعنی ان اعضاء کو اللہ تعالیٰ قیامت والے دن قوت گویائی عطا فرمائے گا اور ان سے پوچھا جائے گا۔

129 حساب یسر: ہلکا حساب (الانشقاق:7,8)

فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ (7)فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَاباً يَسِيراً (8)

تو (قیامت کے دن) جس شخص کے داہنے ہاتھ میں اعمال نامہ دیا جائے گا۔ (7) اسکا حساب تو بڑی آسانی سے لیا جائیگا۔ (8)

حدیث شریف: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی نماز میں یہ کہتے سنا کہ اَللّٰھُمَّ حَاسِبْنِی حِسَاباً یَسِیْراً: ترجمہ اے اللہ مجھ سے میرے اعمال کا آسان حساب لے۔ میں نے پوچھا۔ اے اللہ کے نبیؐ! آسان حساب کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا۔ بندہ کو اسکے اعمال میں دکھایا جائے گا (یعنی اسکا گناہ) پھر معاف کر دیا جائے گا۔ اے عائشہؓ اس روز جس سے حساب کی پوری جانچ ہوگی اور پورا پورا حساب لیا جائے گا وہ ہلاک ہوا (احمد)

130 حساب سُوءَ : بھاری حساب (الرعد:18)

لِلَّذِينَ اسْتَجَابُواْ لِرَبِّهِمُ الْحُسْنَى وَالَّذِينَ لَمْ يَسْتَجِيبُواْ لَهُ لَوْ أَنَّ لَهُم مَّا فِي الأَرْضِ جَمِيعاً وَمِثْلَهُ مَعَهُ لاَفْتَدَوْاْ بِهِ أُوْلَـئِكَ لَهُمْ سُوءُ الْحِسَابِ وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمِهَادُ(18)

جن لوگوں نے اس کی حکم برادری نہ کی اگر ان کے لئے زمین میں جو کچھ ہے سب کچھ ہو اور اسی کے ساتھ ویسا ہی اور بھی ہو تو وہ سب کچھ اپنے بدلے میں دے دیں۔ یہی ہیں جن کے لئے برا حساب ہے اور جن کا ٹھکانہ جہنم ہے جو بہت بری جگہ ہے۔ (18)

حدیث شریف: (ترمذی۔ابوداؤد)

اللہ کی عدالت (قیامت میں) جوابدہی کا ہمہ گیر تصور۔

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ تم میں سے ہر ایک نگران اور جوابدہ ہے۔

1۔اسلامی ریاست کا صدر نگران ہے۔اس سے اسکی رعیت کے متعلق پوچھا جائے گا۔

2۔ہر شخص اپنے بال بچوں کا حاکم ہے اور اپنی ذمہ داریوں کے لئے اللہ کے ہاں جوابدہ ہے۔

3۔عورت اپنے شوہر کے گھر اور اسکے بچوں کی ذمہ دار ہے۔گھریلو انتظام کے سلسلے میں اس سے باز پرس ہوگی۔

4۔نوکر اپنے آقا کی نگرانی میں ہے۔آقا سے باز پرس ہوگی۔

5۔بیٹا اپنے باپ کی جائیداد کا امین اور محافظ ہے۔اللہ کے ہاں اس پر ان سے محاسبہ ہوگا۔(غور سے سنو) تم میں سے ہر ایک اپنے اپنے دائرہ میں حاکم ونگران ہے۔اور تم میں سے ہر ایک سے ان لوگوں کی بابت پوچھا جائے گا جو اسکی نگرانی میں ہیں۔

(بخاری کتاب الجمعہ۔کتاب فی الاستقراض' کتاب السحاح۔ترمذی۔ابوداؤد)

حدیث شریف۔(ترمذی)

پانچ چیزوں کی جواب طلبی: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی عدالت سے کوئی شخص ہٹ نہ سکے گا یہاں تک کہ اس سے یہ نہ پوچھ لیا جائے کہ

1۔اس نے اپنی عمر کس کام میں کھپائی؟ 2۔دین کے علم پر کہاں تک عمل کیا؟ 3۔مال کہاں سے کمایا؟

4۔اور اُسے کہاں خرچ کیا؟ 5۔اپنے جسم اور جوانی کو کس کام میں گھلایا؟

انسان ان پانچ باتوں کا صحیح جواب نہیں دے سکتا جب تک کہ وہ دنیا میں اللہ کا بندہ بن کر نہ رہے۔اور زندگی کے ہر معاملے میں اللہ تعالیٰ کی پیروی نہ کرے (ترمذی)

بے حساب جنت میں داخل ہونے والے

حضرت اسماء بنت یزیدؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔قیامت کے دن لوگوں کو ایک میدان میں جمع کیا جائے گا۔پھر ایک منادی اعلان کریگا کہاں ہیں وہ لوگ جن کے پہلو بستروں اور خوابگاہوں سے جدا رہتے تھے۔یعنی تہجد کی نماز پڑھنے والے۔یہ سن کر تھوڑے سے لوگ میدان سے اُٹھیں گے اور بے حساب جنت میں داخل ہوں گے۔پھر باقی لوگوں سے حساب لینے کا حکم دیا جائے گا (بیہقی)

131 نامۂ اعمال میں ہر لمحہ اعمال لکھے جا رہے ہیں (الجاثیہ:29)

وَتَرَى كُلَّ أُمَّةٍ جَاثِيَةً كُلُّ أُمَّةٍ تُدْعَى إِلَى كِتَابِهَا الْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ (28)

یہ ہے ہماری کتاب جو تمہارے بارے میں میں سچ سچ بول رہی ہے *۔ہم تمہارے اعمال لکھواتے جاتے تھے **۔

* اس کتاب سے مراد' وہ رجسٹر ہیں جن میں انسان کے تمام اعمال درج ہوں گے۔(الزمر۔69)''اعمال نامے سامنے لائے جائیں گے' نبیوں اور شہداء کو گواہی کے لئے پیش کیا جائے گا''یہ اعمال نامے انسانی زندگی کے ایسے مکمل ریکارڈ ہوں گے جن میں کسی قسم کی کمی بیشی نہیں ہوگی انسان اکو

دیکھ کر پکار اُٹھے گا۔ ''یہ کیسا اعمال نامہ ہے جس نے چھوٹی بڑی چیز کسی کو بھی نہیں چھوڑا' سب کچھ ہی تو اس میں درج ہے'' (الکھف 49)** یعنی ہمارے علم کے علاوہ فرشتے بھی ہمارے حکم سے تمہاری ہر چیز نوٹ کرتے ہیں اور محفوظ رکھتے ہیں۔

132 معزز نگران فرشتے کراماً کاتبین (الانفطار:12-10)

(9)وَإِنَّ عَلَيْكُمْ لَحَافِظِينَ (10)كِرَاماً كَاتِبِينَ (11)يَعْلَمُونَ مَا تَفْعَلُونَ (12)

یقیناً تم پر نگہبان عزت والے(10) لکھنے والے مقرر ہیں(11) جو کچھ تم کرتے ہو وہ جانتے ہیں(12)

133 آخرت کی پیشی اور نامۂ اعمال کی تقسیم (الجاثیہ:28)

تَرَى كُلَّ أُمَّةٍ جَاثِيَةً كُلُّ أُمَّةٍ تُدْعَى إِلَى كِتَابِهَا الْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ (28)

اور آپ دیکھیں گے کہ ہر امت گھٹنوں کے بل گری ہوئی ہوگی۔ ہر گروہ اپنے نامۂ اعمال کی طرف بلایا جائے گا۔ آج تمہیں اپنے کئے کا بدلہ دیا جائے گا۔

134 نامۂ اعمال کا سیدھے ہاتھ میں دیا جانا (الحاقہ:23-19)

فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَيَقُولُ هَاؤُمُ اقْرَؤُوا كِتَابِيَهْ (19)إِنِّي ظَنَنتُ أَنِّي مُلَاقٍ حِسَابِيَهْ (20)فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَّاضِيَةٍ (21)فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ (22)قُطُوفُهَا دَانِيَةٌ (23)

سو جسے اسکا نامۂ اعمال اسکے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ کہنے لگے گا لو۔ میرا نامۂ اعمال پڑھو۔ مجھے تو کامل یقین تھا کہ مجھے اپنا حساب ملنا ہے۔ پس وہ ایک دل پسند زندگی میں ہوگا۔ بلند و بالا جنت میں جسکے میوے جھکے پڑے ہوں گے۔

135 سیدھے ہاتھ میں نامۂ اعمال لے کر خوشی خوشی اپنے لوگوں کی طرف پلٹنا (الانشقاق:9-7)

فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ (7)فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَاباً يَسِيراً (8)وَيَنقَلِبُ إِلَى أَهْلِهِ مَسْرُوراً (9)

تو (اسوقت) جس شخص کے داہنے ہاتھ میں اعمال نامہ دیا جائے گا۔ اسکا حساب تو بڑی آسانی سے لیا جائیگا اور وہ اپنے اہل کی طرف ہنسی خوشی لوٹ آئے گا۔

136 نامۂ اعمال کا بائیں ہاتھ میں دیا جانا (الحاقہ:27-25)

وَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِشِمَالِهِ فَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي لَمْ أُوتَ كِتَابِيَهْ (25)وَلَمْ أَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ (26)يَا لَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ (27)

لیکن جسے (اسکے اعمال) اسکی کتاب اسکے بائیں ہاتھ میں دی جائیگی وہ تو کہے گا کہ کاش کہ مجھے میری کتاب ہی نہ دی جاتی۔(25) اور میں جانتا ہی نہ تھا کہ حساب کیا ہے۔(26) کاش! کہ موت (میرا) کام ہی تمام کر دیتی *۔(27)

* یعنی موت فیصلہ کن ہوتی اور دوبارہ زندہ نہ کیا جاتا کہ روز بد نہ دیکھنا پڑتا۔

137 جسکے بائیں ہاتھ میں نامۂ اعمال ہوگا وہ بھڑکتی آگ میں ڈالا جائیگا (الانشقاق:12-10)

وَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ وَرَاءَ ظَهْرِهِ (10)فَسَوْفَ يَدْعُو ثُبُوراً (11)وَيَصْلَى سَعِيراً (12)

ہاں جس شخص کا اعمال نامہ اسکی پیٹھ کے پیچھے سے دیا جائے گا (10) تو وہ موت کو بلانے لگے گا۔ (11) اور بھڑکتی ہوئی جہنم میں داخل ہوگا۔ (12)

دُعا۔ اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِیَمِیْنِیْ۔ اے اللہ۔ میرا نامہ اعمال میرے داہنے ہاتھ میں عطا فرما۔ آمین۔

138 پُل صراط جہنم کے اوپر راستہ ہے جنت تک پہنچنے کا (المریم:71,72)

وَاِنْ مِّنْکُمْ اِلَّا وَارِدُھَا کَانَ عَلٰی رَبِّکَ حَتْمًا مَّقْضِیًّا (71) ثُمَّ نُنَجِّی الَّذِیْنَ اتَّقَوا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِیْنَ فِیْھَا جِثِیًّا (72)

''تم میں سے ہر ایک وہاں ضرور وارد ہونے والا ہے۔ یہ تیرے رب کے ذمے قطعی۔ فیصل شدہ امر ہے۔ پھر ہم پرہیز گاروں کو تو بچالیں گے اور نافرمانوں کو اسی میں گھٹنوں کے بل گرا ہوا چھوڑ دیں گے۔''

اسکی تفسیر صحیح احادیث میں اسطرح بیان کی گئی ہے کہ جہنم کے اوپر پل بنایا جائے گا۔ جس میں سے ہر مومن و کافر کو گذرنا ہوگا۔ مومن تو اپنے اپنے اعمال کے مطابق جلد یا بہ دیر گذر جائیں گے کچھ تو پلک جھپکتے میں۔ کچھ بجلی اور ہوا کی طرح۔ کچھ پرندوں کی طرح اور کچھ عمدہ گھوڑوں اور دیگر سواریوں کی طرح گذر جائیں گے یوں کچھ بالکل صحیح سالم۔ کچھ زخمی تاہم پل عبور کرلیں گے کچھ جہنم میں گر پڑیں گے جنھیں بعد میں شفاعت کے ذریعے سے نکال لیا جائے گا۔ لیکن کافر اس پل کو عبور کرنے میں کامیاب نہیں ہوں گے اور سب جہنم میں گر پڑیں گے۔ اسکی تائید اس حدیث سے بھی ہوتی ہے جس میں آتا ہے کہ جسکے تین بچے بلوغت کو پہنچنے سے پہلے وفات پاگئے اسے آگ نہیں چھوئے گی۔ مگر صرف قسم حلال کرنے کیلئے (البخاری۔ کتاب الجنائز ومسلم کتاب البر) یہ وہی قسم ہے جسے اس آیت میں حتماً مَقْضِیًّا (قطعی فیصل شدہ امر) کیا گیا ہے۔ یعنی اسکا ورود جہنم میں صرف پل سے گذرنے کی حد تک ہی ہوگا (تفصیل کے لئے دیکھئے ابن کثیر والسیر التفاسیر) حدیث شریف: پل صراط ایک راستہ ہوگا جو جہنم کے اوپر سے ہوکر گذرے گا اور ہر انسان کو لازماً اسکے اوپر سے گذرنا ہوگا۔ چاہے وہ نیک ہو یا بد۔ قیامت کے روز سب لوگ پل صراط پر ہوں گے (حدیث شریف)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کے متعلق (ابراہیم۔ 48) یعنی اس روز زمین کو دوسری زمین میں تبدیل کردیا جائے گا اور آسمان کو دوسرے آسمانوں میں) یہ پوچھا کہ لوگ اس روز کہاں ہوں گے؟ آپؐ نے فرمایا کہ ''پل صراط پر''

تین مقامات جہاں پر کوئی کسی کو یاد نہ رکھے گا۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ مجھ کو دوزخ کی یاد آگئی اور میں رو پڑی۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کیوں روتی ہو؟ میں نے عرض کیا دوزخ کی یاد آگئی اور میں رو پڑی' کیا قیامت کے دن آپؐ اپنے اہل وعیال کو یاد رکھیں گے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

''تین مقامات ایسے ہیں جہاں کوئی کسی کو یاد نہ کرے گا۔ ایک تو میزان اعمال پر۔ جب تک کہ یہ نہ معلوم ہوجائے کہ اسکا نامۂ اعمال کا پلہ بھاری ہے یا ہلکا۔ دوسرے اعمال نامے ہاتھوں میں حوالے کئے جانے کے وقت جب تک کہ یہ نہ معلوم ہوجائے کہ اسکے نامۂ اعمال کا دائیں ہاتھ میں دیا گیا یا بائیں ہاتھ میں۔ اور جبکہ دائیں ہاتھ میں اعمال نامہ پانے والا (خوش سے) یہ نہ کہہ اُٹھے کہ آؤ میرا اعمال نامہ پڑھو۔ تیسرے پل صراط کے قریب جب کہ پل صراط کو جہنم کی پشت پر رکھا جائے گا۔ (ابوداؤد)

حدیث شریف:

حضرت ابی سعیدؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''مسلمانوں کو دوزخ سے نکالا جائیگا اور اس پر روک دیا جائے گا جو جنت و دوزخ کے درمیان ہے۔ (یعنی پل صراط پر) پھر ان سے ان حقوق کا بدلہ لیا جائیگا جو ایک دوسرے پر ہوں گے۔ یہاں تک کہ جب وہ بالکل پاک ہو جائیں گے۔ انکو جنت میں داخل ہونے کی اجازت دے دی جائیگی قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمدؐ کی جان ہے۔ کہ ان میں سے ہر ایک اپنے اس مکان کو جو جنت میں ہوگا دنیا کے مکان سے زیادہ پہچاننے والا ہوگا۔ (بخاری)

حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے۔

حضور ﷺ نے فرمایا کہ ''قیامت کے دن پل صراط پر اہل ایمان کا امتیازی وظیفہ یہ دعائیہ کلمات ہونگے۔''

رَبِّ سَلِّمْ ، رَبِّ سَلِّمْ اے ہمارے رب ہمیں سلامت رکھ اور سلامتی سے پار لگا۔ (ترمذی)

139 ایمان والوں کے چار اہم صفات (سورہ عصر)

وَالْعَصْرِ (1)إِنَّ الْإِنسَانَ لَفِي خُسْرٍ (2)إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ (3)

زمانے کی قسم * بیشک (بالیقین) انسان سرتا سر نقصان میں ہے ** سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے *** اور (جنہوں نے) آپس میں حق **** کی وصیت کی اور ایک دوسرے کو صبر ***** کی نصیحت کی۔

* زمانے سے مراد، شب و روز کی یہ گردش اور ان کا ادل بدل کر آنا ہے۔ رات آتی ہے تو اندھیرا چھا جاتا ہے اور دن طلوع ہوتا ہے تو ہر چیز روشن ہو جاتی ہے۔ علاوہ ازیں کبھی رات لمبی، دن چھوٹا اور کبھی دن لمبا، رات چھوٹی ہو جاتی ہے۔ یہی مراد ایام، زمانہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی قدرت اور کاریگری پر دلالت کرتا ہے۔ اسی لئے رب نے اس کی قسم کھائی ہے۔ یہ پہلے تبلایا جا چکا ہے کہ اللہ تعالیٰ تو اپنی مخلوق میں سے جس کی چاہے قسم کھا سکتا ہے لیکن انسانوں کے لئے اللہ کی قسم کے علاوہ کسی چیز کی قسم جائز نہیں ہے۔ ** یہ جواب قسم ہے۔ انسان کا خسارہ اور ہلاکت واضح ہے کہ جب تک وہ زندہ رہتا ہے، اس کے شب و روز سخت محنت کرتے ہوئے گزرتے ہیں پھر جب موت سے ہم کنار ہوتا ہے تو موت کے بھی آرام و راحت نصیب نہیں ہوتی، بلکہ وہ جہنم کا ایندھن بنتا ہے۔ *** ہاں اس خسارے سے وہ لوگ محفوظ ہیں جو ایمان اور عمل صالح کے جامع ہیں، کیوں کہ ان کی زندگی چاہے جیسی بھی گزری ہو، موت کے بعد وہ بہر حال ابدی نعمتوں اور جنت کی پر آسائش زندگی سے بہرہ ور ہوں گے۔ آگے اہل ایمان کی مزید صفات کا تذکرہ ہے۔ **** یعنی اللہ کی شریعت کی پابندی اور محرمات و معاصی سے اجتناب کی تلقین۔ ***** یعنی مصائب و آلام پر صبر، احکام و فرائض شریعت پر عمل کرنے میں صبر، معاصی سے اجتناب پر صبر، لذات و خواہشات کی قربانی پر صبر، صبر بھی اگرچہ تواصی بالحق میں شامل ہے، تاہم اسے خصوصیت سے الگ ذکر کیا گیا، جس سے اس کا شرف و فضل اور خصال حق میں اس کا ممتاز ہونا واضح ہے۔

140 انسان جاہل ہے اللہ کی امانت اُٹھالیا۔ (الاحزاب : 72)

إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ فَأَبَيْنَ أَن يَحْمِلْنَهَا وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْإِنسَانُ إِنَّهُ كَانَ ظَلُومًا جَهُولًا (72)

ہم نے اپنی امانت * کو آسمانوں پر، زمین پر اور پہاڑوں پر پیش کیا لیکن سب نے اسکے اُٹھانے سے انکار کر دیا اور اس سے ڈر گئے مگر انسان نے اسے اٹھالیا ** ۔ وہ بڑا ہی ظالم جاہل ہے۔

امانت سے وہ احکامِ شریعہ اور فرائض و واجبات مراد ہیں جن کی ادائیگی پر ثواب اور ان سے انکار و اعراض (بچ نکلنا) پر عذاب ہوگا۔ جس طرح امانت کے ادائیگی واجب ہے اسی طرح احکامِ شریعہ کی ادائیگی بھی ضروری ہے۔ یعنی اس امانت کی قدر و قیمت سے غفلت کر کے جہالت کا مظاہرہ کیا۔ جب یہ تکالیف شرعیہ آسمان و زمین اور پہاڑوں پر پیش کی گئیں تو وہ ان کے اٹھانے سے ڈر گئے۔ لیکن جب انسان پر یہ چیز پیش کی گئی تو وہ اطاعت الٰہی (امانت) کے اجر و ثواب اور اس کی فضیلت کو دیکھ کر اس بار گراں کو اُٹھانے پر آمادہ ہوگیا۔ احکام شرعیہ کو امانت سے تعبیر کر کے اشارہ فرمادیا کہ ان کی ادائیگی انسانوں پر اسی طرح واجب ہے۔

141 اسماءِ اعظم (سورۃ الحشر:24-18)

يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ (18)وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِيْنَ نَسُوا اللَّهَ فَأَنسَاهُمْ أَنفُسَهُمْ أُوْلَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ (19)لَا يَسْتَوِيْ أَصْحَابُ النَّارِ وَأَصْحَابُ الْجَنَّةِ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَائِزُونَ (20)لَوْ أَنزَلْنَا هَذَا الْقُرْآنَ عَلَى جَبَلٍ لَّرَأَيْتَهُ خَاشِعاً مُّتَصَدِّعاً مِّنْ خَشْيَةِ اللَّهِ وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ (21)هُوَ اللَّهُ الَّذِيْ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيْمُ (22)هُوَ اللَّهُ الَّذِيْ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ (23)هُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ الْبَارِءُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (24)

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور ہر شخص دیکھ لے کہ کل (قیامت) کے واسطے اس نے (اعمال کا) کیا ذخیرہ) بھیجا ہے۔ اور (ہر وقت) اللہ سے ڈرتے رہو۔ اللہ تمہارے سب اعمال سے باخبر ہے(18) اور تم ان لوگوں کی طرح مت ہو جانا جنہوں نے اللہ (کے احکام) کو بھلا دیا تو اللہ نے بھی انہیں اپنی جانوں سے غافل کر دیا، اور ایسے ہی لوگ نافرمان (فاسق) ہوتے ہیں (19) اہل نار اور اہل جنت (باہم) دونوں برابر نہیں، جو اہل جنت ہیں وہی کامیاب ہیں (اور جو اہل نار ہیں وہ ناکام ہیں) (20) اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر اتارتے تو تو دیکھتا کہ خوف الٰہی سے وہ پست ہو کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا، ہم ان مثالوں کو لوگوں کے سامنے بیان کرتے ہیں تاکہ وہ غور و فکر کریں (21) وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، چھپے کھلے کا جاننے والا مہربان اور رحم کرنے والا (22) وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، بادشاہ، نہایت پاک، سب عیبوں سے صاف، امن دینے والا، نگہبان، غالب زور آور، اور بڑائی والا، پاک ہے اللہ ان چیزوں سے جنہیں یہ اس کا شریک بناتے ہیں (23) وہی اللہ ہے پیدا کرنے والا وجود بخشنے والا، صورت بنانے والا، اسی کے لئے (نہایت) اچھے نام ہیں، ہر چیز خواہ وہ آسمانوں میں ہو خواہ زمین میں ہو اس کی پاکی بیان کرتی ہے۔ اور وہی غالب حکمت والا ہے(24)

☆☆☆

باب سوم:

ایمانیات

نمبر	عنوان	سورہ	آیت نمبر	صفحہ نمبر
142	مومن کا ایمان کن چیزوں پر ہے	البقرہ	285	158
143	ایمانیات پر پختہ اور سچا یقین۔	النساء	136	〃
144	(1) بغیر کسی فرق کے تمام پیغمبروں پر ایمان لانا	النساء	152	〃
	(2) مسلمان یہودی نصاریٰ صابی جو کوئی اللہ پر اور قیامت پر ایمان لائے اور عمل کرے وہی اللہ کے پسندیدہ ہیں۔	البقرہ	62	
145	ایمان والے ہی اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں۔ وہ کون ہیں۔	البقرہ	3,4,5	160
146	کیا اللہ تعالیٰ کے دین کے علاوہ کسی اور دین کی تلاش ہے؟	آل عمران	83,84	〃
147	اللہ تعالیٰ اسلام کے سوا کوئی دین قبول نہیں فرمائیگا	آل عمران	85	161
148	ایمان دل میں داخل ہونے کے لئے اللہ کے احکام کی پابندی ضروری ہے	الحجرات	14	〃
149	نصرت رسول ﷺ	الاعراف	157	〃
150	اطاعت رسول ﷺ کا انعام	النساء	69,70	〃
151	ارشاداتِ رسول اللہ ﷺ (بخاری باب ۱ شریف)		4-8	162
152	اسلام میں محمد ﷺ کا مقام	الحشر	7	163
153	اُسوۂ حسنہ بہترین نمونہ	الاحزاب	21	〃
154	اطاعت رسول ﷺ	الحجرات	1	〃
155	احکام رسول ﷺ سے سرتابی کفر ہے	النساء	61	〃
156	اطاعت رسول ﷺ : معیار ایمان	النساء	65	164
157	اتباع رسول ﷺ کی اہمیت	آل عمران	31	〃
158	محبت رسول ﷺ کیا ہے۔	الاحزاب	6	〃
159	نبی ﷺ پر اللہ اور فرشتہ درود وسلام بھیجتے ہیں۔	الاحزاب	56	〃
160	ایمان لاکر کفر کرنیکا عذاب	النساء	137,138	165
161	قیامت کب آئیگی	الاعراف	187	〃

نمبر	عنوان	سورہ	آیت	صفحہ نمبر
162	قیامت کا منظر	النّزعات	34-41	165
163	قیامت کا دہشت ناک منظر	عبس	33-37	166
164	قیامت کا ہولناک منظر	التکویر	1-14	〃
165	نیک اعمال کرنیوالوں کے لئے بشارتیں	الکہف	30,31	〃
166	بے مثال اور لازوال نعمتیں	الدھر	11,12	167
167	جہنم کی ہولناکیاں۔ عیب ٹٹولنے والو اور مال جمع کر کے گنتے جانے والوں کے لئے خرابی	الھمزۃ	4-9	〃
168	جہنم میں نہ موت ہوگی نہ زندگی	طٰہٰ	74	168
169	جہنم کی آگ کبھی نہ بجھے گی	بنی اسرائیل	97	〃
170	جہنم غصے سے پھٹی پڑتی ہوگی	الملک	7,8	〃
171	کھال اُدھیڑ ڈالے گی۔	المعارج	15,16	〃
172	کھولتا پانی جو آنتوں کو کاٹ ڈالے گا	محمدؐ	15	〃
173	پگھلتی دھات جو منہ کو بھون ڈالے گی	الکھف	29	169
174	کچھ لہو، جو حلق سے نہ اُترے گا	ابراھیم	16,17	〃
175	خاردار جھاڑی کی غذا	الغاشیہ	6,7	〃
176	آگ کے کپڑے	الحجہ	19-22	〃
177	گردنوں میں طوق	المومن	71,72	〃
178	جان کنی کی حالت	الواقعہ	83-87	170
179	موت کے بعد قبر میں دفن کرنیکا حکم	عبس	21	〃
180	انسان قبرستان میں جا پہنچتا ہے	التکاثر	1-4	〃
181	عالم برزخ	المومنون	100	〃
182	ایک قبر کا راز، ایک لاش کا حال۔	.....	.....	174
183	ایمان والوں پر اللہ کا انعام	الاعراف	42	176
184	جنت میں داخل ہونیوالوں کا ترانہ	الاعراف	43	〃
185	اہل جنت اور اہل جہنم کا مکالمہ	الاعراف	44-48	〃

باب سوم

ایمانیات

142 مومن کا ایمان کن چیزوں پر ہے (البقرہ:285)

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيَ أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ فَمَن شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وَمَن كَانَ مَرِيضاً أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ يُرِيدُ اللّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلاَ يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُواْ الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُواْ اللّهَ عَلَى مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ (185)

رسول ایمان لایا اس چیز پر جو اس کی طرف اللہ تعالیٰ کی جانب سے اتری اور مومن بھی ایمان لائے، یہ سب اللہ تعالیٰ اور اس کی فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے، اس کے رسولوں میں سے کسی میں ہم تفریق نہیں کرتے * انہوں نے کہہ دیا کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی، ہم تیری بخشش طلب کرتے ہیں اے ہمارے رب! اور ہمیں تیری ہی طرف لوٹنا ہے (285)

* اس آیت میں پھر ان ایمانیات کا ذکر ہے جن پر اہل ایمان کو ایمان رکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔

143 ایمانیات پر پختہ اور سچا یقین (النساء:136)

(35)وَاعْبُدُواْ اللّهَ وَلاَ تُشْرِكُواْ بِهِ شَيْئاً وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَاناً وَبِذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبَى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالجَنبِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ إِنَّ اللّهَ لاَ يُحِبُّ مَن كَانَ مُخْتَالاً فَخُوراً (36)

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ پر اور اسکے رسول اللہ ﷺ پر اور اسکی کتاب پر جو اس نے اپنے رسول پر اتاری ہے اور ان کتابوں پر جو اس سے پہلے نازل فرمائی ایمان لاؤ * جو شخص اللہ تعالیٰ سے اور اسکے فرشتوں سے اور اسکی کتابوں سے اور اسکے رسولوں سے اور قیامت کے دن سے کفر کرے وہ تو بہت بڑی دور کی گمراہی میں جا پڑا**

* ایمان والوں کو ایمان لانے کی تاکید بہ تحصیل حاصل والی بات نہیں، بلکہ کمال ایمان اور اس پر استقرار و اثبات کا حکم ہے۔ جیسے ﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ﴾ کا مفہوم ہے۔

144 بغیر کسی فرق کے تمام پیغمبروں پر ایمان لانا (1) النساء:152

وَالَّذِينَ آمَنُواْ بِاللّهِ وَرُسُلِهِ وَلَمْ يُفَرِّقُواْ بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ أُوْلَـئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيهِمْ أُجُورَهُمْ وَكَانَ اللّهُ غَفُوراً رَّحِيماً (152)

اور جولوگ اللہ پر اور اس کے تمام پیغمبروں پر ایمان لاتے ہیں اور ان میں سے کسی میں فرق نہیں کرتے ، یہ ہیں جنہیں اللہ ان کو پورا ثواب دے گا ، اور اللہ بڑی مغفرت والا بڑی رحمت والا ہے (152)

(2) البقرۃ62:

مسلمان یہودی ، نصاری ، صابی جو کوئی بھی اللہ تعالیٰ پر اور قیامت پر ایمان لائے اور نیک عمل کرے وہی اللہ کے پسندیدہ بندہ ہیں *

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُواْ وَالَّذِينَ هَادُواْ وَالنَّصَارَى وَالصَّابِئِينَ مَنْ آمَنَ بِاللّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ وَعَمِلَ صَالِحاً فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ وَلاَ خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلاَ هُمْ يَحْزَنُونَ (62)

* بعض جدید مفسرین کو اس آیت کا مفہوم سمجھنے میں بڑی غلطی لگی ہے اور اس سے انہوں نے ''وحدت ادیان'' کا فلسفہ کشید کرنے کی مذموم سعی کی ہے۔ یعنی رسالت محمدیہ پر ایمان لانا ضروری نہیں ہے ، بلکہ جو بھی جس دین کو مانتا ہے اور اس کے مطابق ایمان رکھتا اور اچھے عمل کرتا ہے ، اس کی نجات ہو جائے گی ۔ یہ فلسفہ سخت گمراہ کن ہے ، آیت کی صحیح تفسیر یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے سابقہ آیات میں یہود کی بدعملیوں اور سرکشیوں اور اس کی بنا پر ان کے مستحق عذاب ہونے کا تذکرہ فرمایا تو ذہن میں اشکال پیدا ہو سکتا تھا کہ ان یہود میں جو لوگ صحیح ، کتاب الٰہی کے پیرو اور اپنے پیغمبر کی ہدایت کے مطابق زندگی گزارنے والے تھے ، ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کیا معاملہ فرمایا ؟ یا کیا معاملہ فرمائے گا ؟ اللہ تعالیٰ نے اس کی وضاحت فرمادی کہ صرف یہود ہی نہیں ، نصاریٰ اور صابی بھی اپنے اپنے وقت میں جنہوں نے اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھا اور عمل صالح کرتے رہے ، وہ سب نجات اخروی سے ہمکنار ہوں گے اور اسی طرح اب رسالت محمدیہ پر ایمان لانے والے مسلمان بھی اگر صحیح طریقے سے ایمان باللہ والیوم الآخر اور عمل صالح کا اہتمام کریں تو یہ بھی یقیناً آخرت کی ابدی نعمتوں کے مستحق قرار پائیں گے ۔ نجات اخروی سے ہمکنار ہوں گے اور اسی طرح اب رسالت محمدیہ پر ایمان لانے والے مسلمان بھی اگر صحیح طریقے سے ایمان باللہ والیوم الآخر اور عمل صالح کا اہتمام کریں تو یہ بھی یقیناً آخرت کی ابدی نعمتوں کے مستحق قرار پائیں گے ۔ نجات اخروی میں کسی کے ساتھ امتیاز نہیں کیا جائے گا ۔ وہاں بے لاگ فیصلہ ہوگا ۔ چاہے مسلمان ہوں یا رسول آخر الزماں ﷺ سے پہلے گزر جانے والے یہودی ، عیسائی اور صابی وغیرہم ۔ اس کی تائید بعض مرسل آثار سے ہوتی ہے ، مثلاً مجاہد حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں جس میں وہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے ان اہل دین کے بارے میں پوچھا جو میرے ساتھی تھے ، عبادت گزار اور نمازی تھے (یعنی رسالت محمدیہ سے قبل وہ اپنے دین کے پابند تھے) تو اس موقعے پر یہ آیت نازل ہوئی ۔ ﴿ **ان الذین آمنو والذین هادوا** ﴾ الآیۃ ۔ (ابن کثیر) قرآن کریم کے دوسرے مقامات سے اس کی مزید تائید ہوتی ہے مثلاً ﴿ **ان الدین عند الله الاسلام** ﴾ (آل عمران : ۱۹) ''اللہ کے نزدیک دین صرف اسلام ہی ہے ۔'' ﴿ **ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن تقبل منه** ﴾ (آل عمران : ۸۵) ''جو اسلام کے سوا کسی اور دین کا متلاشی ہوگا ، وہ ہرگز مقبول نہیں ہوگا'' اور احادیث میں بھی نبی ﷺ نے وضاحت فرمادی کہ اب میری رسالت پر ایمان لائے بغیر کسی شخص کی نجات نہیں ہو سکتی ، مثلاً فرمایا ''**والذی نفسی بیده ! لا یسمع بی رجل من هذه الامة یهودی ولا نصرانی ثم لا یومن بی الا دخل النا**'' (صحیح مسلم ، کتاب الایمان ، باب وجوب الایمان برسالة نبینا محمد ﷺ ''قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میری اس امت میں جو شخص بھی میری بابت سن لے ، وہ یہودی ہو یا عیسائی ، پھر وہ مجھ پر ایمان نہ لائے تو وہ جہنم میں جائے گا'' اس کا مطلب یہ ہے کہ وحدت ادیان کی گمراہی ، جہاں دیگر آیات قرآنی کو نظر انداز کرنے کا نتیجہ ہے ، وہاں احادیث کے بغیر قرآن کو سمجھنے کی مذموم سعی کا بھی اس میں بہت دخل ہے ۔ اسی لئے یہ کہنا بالکل صحیح ہے کہ احادیث صحیحہ کے بغیر قرآن کو نہیں سمجھا جا سکتا ۔

145 ایمان والے ہی اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں۔ وہ کون ہیں۔ (البقرہ:3,4,5)

الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ (3)وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنزِلَ مِن قَبْلِكَ وَبِالآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ(4)أُوْلَـئِكَ عَلَى هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ وَأُوْلَـئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (5)

جو لوگ غیب پر ایمان لاتے ہیں * اور نماز کو قائم رکھتے ہیں ** اور ہمارے دیئے (مال) میں سے خرچ کرتے ہیں *** اور جو لوگ ایمان لاتے ہیں اس پر جو آپکی طرف اتارا گیا اور جو آپ سے پہلے اتارا گیا **** اور آخرت پر بھی یقین رکھتے ہیں یہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں *****

* اُمور غیبہ سے مراد وہ چیزیں جن کا ادراک عقل وحواس سے ممکن نہیں جیسے ذاتِ باری تعالیٰ، وحی الٰہی، جنت، جہنم، ملائکہ، عذابِ قبر اور حشر اجساد وغیرہ سے معلوم ہوا کہ اللہ اور رسول اللہ کی بتلائی ہوئی ماورائے عقل کو احساس باتوں پر یقین رکھنا، جزء ایمان ہے۔ اور انکا انکار کفر وگمراہی ہے۔

** اقامت صلوٰۃ سے مراد پابندی سے اور سنت نبوی کے مطابق نماز کا اہتمام کرنا ہے، ورنہ نماز تو منافقین بھی پڑھتے ہیں۔ *** انفاق: کا لفظ عام ہے۔ جو صدقات واجبہ اور نافلہ دونوں کو شامل ہے۔ اہل ایمان حسب استطاعت دونوں میں کوتاہی نہیں کرتے۔ بلکہ ماں باپ اور اہل وعیال پر صحیح طریقے سے خرچ کرنا بھی اس میں داخل ہے اور باعث اجر وثواب ہے۔ **** پچھلی کتابوں پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ جو کتابیں انبیاء علیہم السلام پر نازل ہوئیں وہ سب سچی ہیں وہ اب اپنی اصلی شکل میں دنیا میں نہیں پائی جاتیں۔ نیز اب ان پر عمل بھی نہیں کیا جا سکتا۔ اب عمل صرف قرآن اور اسکی تشریح نبوی، حدیث پر ہی کیا جائیگا۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ وحی ورسالت کا سلسلہ محمد ﷺ پر ختم کر دیا گیا ورنہ ان پر بھی ایمان لانے کا ذکر اللہ تعالیٰ ضرور فرماتا۔ ***** یہ ان اہل ایمان کا انجام بیان کیا گیا ہے جو ایمان لانے کے بعد تقویٰ وعمل اور عقیدہ صحیحہ کا اہتمام کرتے ہیں۔ محض زبان سے اظہار ایمان کو کافی نہیں سمجھتے۔ کامیابی سے مراد آخرت میں رضاء الٰہی اور اسکی رحمت ومغفرت کا حصول ہے۔ اسکے ساتھ دنیا میں بھی خوش حالی اور سعادت وکامرانی مل جائے تو سبحان اللہ ورنہ اصل کامیابی آخرت ہی کی کامیابی ہے۔

146 کیا اللہ تعالیٰ کے دین کے علاوہ کسی اور دین کی تلاش ہے؟ (آلِ عمران:83,84)

أَفَغَيْرَ دِينِ اللّهِ يَبْغُونَ وَلَهُ أَسْلَمَ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ طَوْعاً وَكَرْهاً وَإِلَيْهِ يُرْجَعُونَ(83) قُلْ آمَنَّا بِاللّهِ وَمَا أُنزِلَ عَلَيْنَا وَمَا أُنزِلَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالأَسْبَاطِ وَمَا أُوتِيَ مُوسَى وَعِيسَى وَالنَّبِيُّونَ مِن رَّبِّهِمْ لاَ نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ (84)

کیا وہ اللہ تعالیٰ کے دین کے سوا اور دین کی تلاش میں ہے؟ حالانکہ تمام آسمان والے اور سب زمین والے اللہ تعالیٰ ہی کے فرمانبردار ہیں خوشی سے ہوں یا ناخوشی * سے سب اسی کی طرف لوٹائے جائیں گے(83) آپ کہہ دیجئے کہ ہم اللہ تعالیٰ پر اور جو کچھ ہم پر اتارا گیا ہے اور جو کچھ ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ اور ان کی اولاد پر اتارا گیا ہے اور جو کچھ موسیٰ وعیسیٰ علیہما السلام اور دوسرے انبیاء علیہم السلام اللہ کی طرف سے دیئے گئے ہیں، ان سب پر ایمان لائے۔ ہم ان میں سے کسی کے درمیان فرق نہیں کرتے اور ہم اللہ کے فرمانبردار ہیں۔(84)

* جب آسمان اور زمین کی کوئی چیز اللہ تعالیٰ کی قدرت ومشیت سے باہر نہیں، چاہے خوشی سے یا ناخوشی سے۔ تو پھر تم اس کے سامنے قبول اسلام سے

کیوں گریز کرتے ہو؟ اگلی آیات میں ایمان لانے کا طریقہ بتلا کر (کہ ہر نبی اور ہر منزل کتاب پر بغیر تفریق کے ایمان لانا ضروری ہے) پھر کہا جا رہا ہے کہ اسلام کے سوا کوئی اور دین قبول نہیں ہوگا، کسی اور دین کے پیروکاروں کے حصے میں سوائے گھاٹے کے اور کچھ نہیں آئے گا۔

147 اللہ تعالیٰ اسلام کے سوا کوئی دین قبول نہیں فرمائیگا (آلِ عمران:85)

وَمَن يَبْتَغِ غَيْرَ الإِسْلاَمِ دِيناً فَلَن يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ (85)

جو شخص اسلام کے سوا اور دین تلاش کرے اس کا دین قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان پانے والوں میں ہوگا۔

148 ایمان دل میں داخل ہونے کے لئے اللہ کے احکام کی پابندی ضروری ہے (الحجرات:14)

(3) قَالَتِ الْأَعْرَابُ آمَنَّا قُل لَّمْ تُؤْمِنُوا وَلَكِن قُولُوا أَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْإِيمَانُ فِي قُلُوبِكُمْ وَإِن تُطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَا يَلِتْكُم مِّنْ أَعْمَالِكُمْ شَيْئاً إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (14)

دیہاتی لوگ کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے آپ کہہ دیجئے کہ درحقیقت تم ایمان نہیں لائے لیکن تم یوں کہو کہ ہم اسلام لائے (مخالفت چھوڑ کر مطیع ہو گئے) حالانکہ ابھی تو تمہارے دلوں میں ایمان داخل ہی نہیں ہوا، تم اگر اللہ کی اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرنے لگو گے تو اللہ تمہارے اعمال میں سے کچھ بھی کم نہ کرے گا بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

149 نصرت رسول اللہ ﷺ (الاعراف: 157) اس آیت کی تصحیح کریں؟

الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوباً عِندَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَالإِنجِيلِ يَأْمُرُهُم بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَآئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالأَغْلاَلَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ فَالَّذِينَ آمَنُواْ بِهِ وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ وَاتَّبَعُواْ النُّورَ الَّذِي أُنزِلَ مَعَهُ أُوْلَـئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (157)

سو جو لوگ اس نبی پر ایمان لاتے ہیں اور ان کی حمایت کرتے ہیں اور ان کی مدد کرتے ہیں اور اس نور کا اتباع کرتے ہیں جو ان کے ساتھ بھیجا گیا ہے ایسے لوگ پوری فلاح پانے والے ہیں۔

150 اطاعت رسول ﷺ کا انعام (النساء: 69,70)

وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُوْلَـئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِم مِّنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاء وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَـئِكَ رَفِيقاً (69) ذَلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّهِ وَكَفَى بِاللّهِ عَلِيماً (70)

اور جو بھی اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کی فرمانبرداری کریگا وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوگا۔ جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا ہے، جیسے نبی، صدیق، شہداء اور نیک لوگ۔ یہ فضل اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور کافی ہے اللہ تعالیٰ جاننے والا

151 ارشاداتِ رسول اللہ ﷺ (بخاری شریف: باب 1, 15 to 4)

(1) اسلام کی (بنیاد) عمارت پانچ چیزوں میں ہے۔ حدیث شریف: بخاریؒ عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے۔ اسلام کی عمارت پانچ چیزوں پر استوار ہے۔ ۱.اس امر کی گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ ۲.اقامت صلوٰۃ، ۳.زکوٰۃ کی ادائیگی، ۴.حج کرنا، ۵.اور ماہ رمضان کے روزے رکھنا۔

(2) مسلمان وہ ہے جسکی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

(3) کسی نے رسول اللہ سے پوچھا۔ کس قسم کا اسلام اچھا ہے۔ فرمایا کھانا کھلاؤ اور جسے جانتے ہو یا نہیں اسے سلام کرو۔

(4) تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہوسکتا یہاں تک کہ اپنے بھائی کے لئے بھی وہی کچھ پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

(5) تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک میں اسے والدین، اولاد اور دنیا بھر کے لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہوں۔

(6) جس کسی میں یہ تین باتیں ہوگی وہ ایمان کی لذت سے بہرور ہوگا۔ (۱) اللہ اور رسول اسے سب سے زیادہ محبوب ہوں۔ (۲) محض اللہ کے لئے کسی سے دوستی رکھے۔ (۳) اسے دوبارہ کافر بننا اس قدر ناگوار ہو جیسے آگ میں جھونکا جانا۔

(7) حیا تو ایمان میں شامل ہے۔

(8) اللہ تعالیٰ اس شخص کے لئے جو اللہ کی راہ میں جہاد کو نکلے اور اللہ پر ایمان اور رسول کی تصدیق ہی نے اسے جہاد پر آمادہ کیا ہو اسکا ذمہ لے لیتا ہے کہ یا تو میں اسے ثواب اور مال غنیمت کے ساتھ واپس لوٹاؤنگا یا (شہید ہوتو) اسے جنت میں داخل کرونگا۔ (حضور فرماتے ہیں) اگر یہ میری امت پر گراں نہ ہوتا تو کسی چھوٹے لشکر کیساتھ جانے میں بھی تامل نہ کرتا کیونکہ یہ بات مجھے ازحد پسند ہیکہ اللہ کی راہ میں شہید کیا جاؤں پھر اُٹھایا جاؤں، پھر قتل کیا جاؤں اور پھر زندہ کیا جاؤں۔

(9) دین اسلام آسان ہے۔ اللہ کا پسندیدہ دین وہ ہے جو سیدھا اور معتدل ہو۔

(10) دین بہت آسان ہے جو اس میں ناروا سختی برتے گا تو دین اسی پر غالب آجائیگا۔ پس تم میانہ رو رہو۔ قریب تر رہو۔ (دین حنیف ملنے پر) خوش رہو۔ صبح وشام کی عبادات گذاری اور خیرات سے دینی قوت حاصل کرو۔

کسی کا بہترین اسلام

(11) جب کوئی مسلمان ہو جاتا اور حقیقی مسلمان بن جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسکے تمام گناہوں کو جنکا مرتکب ہوا معاف کر دیتا ہے پھر اسکے بعد ادلے کا بدلہ شروع ہو جاتا ہے کہ نیکی کا بدلہ دس سے سات سو گنا تک اور بدی کا صرف ایک برائی کی صورت میں دیا جاتا ہے اور وہ بھی اللہ چاہے تو معاف کر دیتا ہے۔

(12) اللہ کے نزدیک پسندیدہ عمل وہ ہے جو ہمیشہ کیا جائے۔

152 اسلام میں محمد ﷺ کا مقام (الحشر: 7)

مَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ مِنْ أَهْلِ الْقُرَىٰ فَلِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ كَيْ لَا يَكُونَ دُولَةً بَيْنَ الْأَغْنِيَاءِ مِنكُمْ ۚ وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانتَهُوا ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۖ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ (7)

اور اللہ کے رسول تمہیں جو کچھ دیں لے لو اور جس چیز سے روکیں اس سے رک جاؤ۔ اللہ سے ڈرتے رہا کرو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ سخت عذاب دینے والا ہے۔

153 اُسوۂ حسنہ: بہترین نمونہ (الاحزاب:21)

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا (21)

یقیناً تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ میں عمدہ نمونہ (موجود ہے) ہر اس شخص کے لئے جو اللہ تعالیٰ کی اور قیامت کے دن کی توقع رکھتا ہے اور بکثرت اللہ کو یاد کرتا ہے۔

154 اطاعت رسول ﷺ (الحجرات: 1)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ (1)

اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے آگے نہ بڑھو * اور اللہ سے ڈرتے رہا کرو یقیناً اللہ تعالیٰ جاننے والا اور سننے والا ہے۔

* اسکا مطلب ہے کہ دین کے معاملے میں اپنے طور پر کوئی فیصلہ نہ کرو نہ اپنی سمجھ اور رائے کو ترجیح دو بلکہ اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کرو۔ اپنی طرف سے دین میں اضافہ یا بدعات کی ایجاد، اللہ اور رسول اللہ ﷺ سے آگے بڑھنے کی ناپاک جسارت ہے جو کسی بھی صاحب ایمان کے لائق نہیں۔ اسی طرح کوئی فتویٰ، قرآن وحدیث میں غور وفکر کے بغیر نہ دیا جائے اور دینے کے بعد اگر اس کا نص شرعی کے خلاف ہونا واضح ہو جائے تو اس پر اصرار بھی اس آیت کے دیئے گئے حکم کے منافی ہے۔ مومن کی شان تو اللہ و رسول ﷺ کے احکام کے سامنے سر تسلیم و اطاعت خم کر دینا ہے۔ نہ کہ ان کے مقابلے میں اپنی بات پر یا کسی امام کی رائے پر اڑے رہنا۔

حدیث شریف: تم میں سے کوئی مومن نہیں ہو سکتا جب تک اسکے خواہشات اُس تعلیم و ہدایت کے تابع نہ ہو جائیں جو میں لیکر آیا ہوں۔

155 احکام رسول ﷺ سے سرتابی کفر ہے (النساء:61)

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا إِلَىٰ مَا أَنزَلَ اللَّهُ وَإِلَى الرَّسُولِ رَأَيْتَ الْمُنَافِقِينَ يَصُدُّونَ عَنكَ صُدُودًا (61)

ان سے (منافقوں سے) جب کبھی کہا جائے کہ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ کلام کی اور رسول اللہ ﷺ کی طرف آؤ تو آپ دیکھیں گے کہ یہ منافق آپ سے منہ پھیر کر کے جاتے ہیں۔

156 اطاعت رسول ﷺ : معیار ایمان (النساء:65)

فَلاَ وَرَبِّکَ لاَ یُؤْمِنُونَ حَتَّیَ یُحَکِّمُوکَ فِیمَا شَجَرَ بَیْنَهُمْ ثُمَّ لاَ یَجِدُواْ فِیَ أَنفُسِهِمْ حَرَجاً مِّمَّا قَضَیْتَ وَیُسَلِّمُواْ تَسْلِیماً(65)

آپؐ کے رب کی قسم یہ کبھی مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ یہ اپنے تمام آپس کے اختلافات میں آپ کو حاکم نہ مان لیں پھر آپ جو فیصلے کریں اس پر اپنے دلوں میں کسی طرح کی تنگی نہ محسوس کریں۔ بلکہ خوشدلی اور فرمانبرداری سے تسلیم کریں۔

157 اتباع رسول ﷺ کی اہمیت (آل عمران :31)

قُلْ إِن کُنتُمْ تُحِبُّونَ اللّهَ فَاتَّبِعُونِیَ یُحْبِبْکُمُ اللّهُ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوبَکُمْ وَاللّهُ غَفُورٌ رَّحِیمٌ (31)

کہہ دیجئے اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو میری تابعداری کرو خود اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ معاف فرما دیگا اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

158 محبت رسول ﷺ کیا ہے۔ (الاحزاب:6)

النَّبِیُّ أَوْلَیَ بِالْمُؤْمِنِینَ مِنْ أَنفُسِهِمْ وَأَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ وَأُوْلُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَیَ بِبَعْضٍ فِیَ کِتَابِ اللّهِ مِنَ الْمُؤْمِنِینَ وَالْمُهَاجِرِینَ إِلاَّ أَن تَفْعَلُوا إِلَیَ أَوْلِیَائِکُم مَّعْرُوفاً کَانَ ذَلِکَ فِیَ الْکِتَابِ مَسْطُوراً (6)

پیغمبر ﷺ مومنوں پر خود ان سے بھی زیادہ حق رکھنے والے ہیں *

* نبی ﷺ اپنی امت کے لئے جتنے شفیق اور خیر خواہ تھے محتاج وضاحت نہیں اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی اس شفقت اور خیر خواہی کو دیکھتے ہوئے اس آیت میں آپ ﷺ کو مومنوں کے اپنے نفسوں سے بھی زیادہ حقدار آپ ﷺ کی محبت کو دیگر تمام محبتوں سے فائق تر اور آپ ﷺ کے حکم کو اپنی تمام خواہشات سے اہم تر قرار دیا ہے اس لئے مومنوں کے لئے ضروری ہے کہ آپ ﷺ ان کے جن معنوں کا مطالبہ اللہ کے لئے کریں وہ آپ ﷺ پر نچھاور کر دیں چاہے انہیں خود کتنی ہی ضرورت ہو آپ ﷺ سے اپنے نفسوں سے بھی زیادہ محبت کریں، آپ کے حکم کو سب پر مقدم اور آپ ﷺ کی اطاعت کو سب سے اہم سمجھیں جب تک یہ خود سپردگی نہیں ہوگی آدمی مومن نہیں ہوگا اسی طرح جب تک آپ کی محبت تمام محبتوں پر غالب نہیں ہوگی وہ شخص مومن نہیں ہوگا ٹھیک اسی طرح اطاعت رسول میں کوتاہی بھی۔

159 نبی ﷺ پر اللہ اور فرشتہ درود وسلام بھیجتے ہیں۔ (الاحزاب:56)

إِنَّ اللّهَ وَمَلاَئِکَتَهُ یُصَلُّونَ عَلَیَ النَّبِیِّ یَا أَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِیماً (56)

''اللہ اور اسکے فرشتہ نبیؐ پر درود بھیجتے ہیں، مومنو! تم بھی ان پر درود وسلام بھیجو''۔

160 ایمان لاکر کفر کرنیکا عذاب (النساء:137,138)

الَّذِينَ يَبْخَلُونَ وَيَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُونَ مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ وَأَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ عَذَاباً مُّهِيناً (37) وَالَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ رِئَاء النَّاسِ وَلاَ يُؤْمِنُونَ بِاللّهِ وَلاَ بِالْيَوْمِ الآخِرِ وَمَن يَكُنِ الشَّيْطَانُ لَهُ قَرِيناً فَسَاء قَرِيناً (38)

جن لوگوں نے ایمان قبول کر کے پھر کفر کیا۔ پھر ایمان لاکر پھر کفر کیا پھر اپنے کفر میں بڑھ گئے اللہ تعالیٰ یقیناً انہیں نہ بخشے گا اور نہ انہیں راہِ ہدایت سمجھائیگا(137) منافقوں کو اس امر کی خبر پہنچادو کی ان کے لئے دردناک عذاب یقینی ہے۔(138)

161 قیامت کب آئیگی (الاعراف:187)

يَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسَاهَا قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِندَ رَبِّي لاَ يُجَلِّيهَا لِوَقْتِهَا إِلاَّ هُوَ ثَقُلَتْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ لاَ تَأْتِيكُمْ إِلاَّ بَغْتَةً يَسْأَلُونَكَ كَأَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِندَ اللّهِ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لاَ يَعْلَمُونَ(187)

یہ لوگ آپ سے قیامت سے متعلق سوال کرتے ہیں کہ اس کا وقوع کب ہوگا؟ آپ فرمادیجئے کہ اسکا علم صرف میرے رب ہی کے پاس ہے اس کے وقت پر اس کو سوا اللہ کے کوئی اور ظاہر نہ کرے گا وہ آسمانوں اور زمین میں بڑا بھاری حادثہ ہوگا وہ تم پر محض اچانک آپڑے گی وہ آپ سے اس طرح پوچھتے ہیں جیسے گویا آپ اس کی تحقیق کر چکے ہیں آپ فرمادیجئے کہ اس کا علم خاص اللہ ہی کے پاس ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

162 قیامت کا منظر (النّٰزعات:41-34)

فَإِذَا جَاءتِ الطَّامَّةُ الْكُبْرَى (34) يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْإِنسَانُ مَا سَعَى (35) وَبُرِّزَتِ الْجَحِيمُ لِمَن يَرَى (36) فَأَمَّا مَن طَغَى (37) وَآثَرَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا (38) فَإِنَّ الْجَحِيمَ هِيَ الْمَأْوَى (39) وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَى (40) فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوَى (41)

پس جب وہ بڑی آفت (قیامت) آجائیگی (34) جس دن کہ انسان اپنے کئے ہوئے کاموں کو یاد کریگا (35) ہر دیکھنے والے کے سامنے جہنم ظاہر کردی جائیگی (36) تو جس شخص نے سرکشی کی (ہوگی) (37) اور دنیا کی زندگی کو ترجیح دی (ہوگی) (38) اسکا ٹھکانہ جہنم ہی ہے (39) ہاں جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرتا رہا ہوگا اور اپنے نفس کو خواہش سے رُکا ہوگا (40) تو اسکا ٹھکانہ جنت ہی ہے (41)

163 قیامت کا دہشت ناک منظر (سورہ عبس : 33-37)00

(33)يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ (34)وَأُمِّهِ وَأَبِيهِ (35)وَصَاحِبَتِهِ وَبَنِيهِ (36)لِكُلِّ امْرِءٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ (37)

پس جب کہ کان بہرے کر دینے والی* (قیامت) آجائیگی (33) اس دن آدمی اپنے بھائی سے (34) اور اپنی ماں سے اور اپنے باپ سے (35) اور اپنی بیوی سے اور اپنی اولاد سے بھاگے گا (36) ان میں سے ہر ایک کو اس دن کی ایسی فکر (دامن گیر) ہوگی جو اس کے لئے کافی ہوگی** (37)

*وہ ایک نہایت سخت چیخ کے ساتھ واقع ہوگی جو کانوں کو بہرا کر دیگی۔** یعنی اپنے اقربا اور احباب سے بے نیاز بے پروا بھاگے گا۔ حدیث میں آتا ہے نبیؐ نے فرمایا کہ سب لوگ میدان محشر (قیامت کے دن) ننگے بدن، ننگے سر، پیدل اور غیر مختون ہوں گے۔

164 قیامت کا ہولناک منظر (سورہ التکویر : 1-14)

إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ (1)وَإِذَا النُّجُومُ انكَدَرَتْ (2)وَإِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ (3)وَإِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ (4)وَإِذَا الْوُحُوشُ حُشِرَتْ (5)وَإِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ (6)وَإِذَا النُّفُوسُ زُوِّجَتْ (7)وَإِذَا الْمَوْؤُودَةُ سُئِلَتْ (8)بِأَيِّ ذَنبٍ قُتِلَتْ (9)وَإِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ (10)وَإِذَا السَّمَاءُ كُشِطَتْ (11)وَإِذَا الْجَحِيمُ سُعِّرَتْ (12)وَإِذَا الْجَنَّةُ أُزْلِفَتْ (13)عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا أَحْضَرَتْ (14)

(قیامت اس وقت آئیگی) جب سورج لپیٹ لیا جائے گا (1) جب ستارے بے نور ہو جائیں گے (2) اور جب پہاڑ چلائے جائیں گے (3) اور جب دس ماہ کی حاملہ اونٹنیاں چھوڑ دی جائیں گی* (4) اور جب وحشی جانور اکٹھے کئے جائیں گے (5) اور جب سمندر بھڑکائے جائیں گے (6) اور جب جانیں (جسموں سے) ملا دی جائیں گی (7) اور جب زندہ گاڑی ہوئی لڑکی سے سوال کیا جائیگا (8) کہ کس گناہ کی وجہ سے وہ قتل کی گئی (9) اور جب نامہ اعمال کھولدیئے جائیں گے (10) اور جب آسمان کی کھال اتار لی جائیگی (11) اور جب جہنم بھڑکائی جائے گی (12) اور جب جنت نزدیک کر دی جائیگی (13) تو اس دن ہر شخص جان لے گا جو کچھ وہ لیکر آیا ہوگا (14)

*عربوں میں ایسی اونٹنیاں بہت نفیس اور قیمتی سمجھی جاتی تھیں۔ لیکن قیامت کی ہولناکیوں میں اس قسم کی قیمتی اونٹنی کی کوئی پرواہ نہ کریگا۔

165 نیک اعمال کرنے والوں کے لئے بشارتیں (الکہف :30,31)

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ إِنَّا لَا نُضِيعُ أَجْرَ مَنْ أَحْسَنَ عَمَلاً (30)أُوْلَئِكَ لَهُمْ جَنَّاتُ عَدْنٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِن ذَهَبٍ وَيَلْبَسُونَ ثِيَاباً خُضْراً مِّن سُندُسٍ وَإِسْتَبْرَقٍ مُّتَّكِئِينَ فِيهَا عَلَى الْأَرَائِكِ نِعْمَ الثَّوَابُ وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقاً (31)

یقیناً جولوگ ایمان لائیں اور نیک اعمال کریں تو ہم کسی نیک عمل کرنے والے کا ثواب ضائع نہیں کرتے *(30) ان کے لئے ہمیشگی والی جنتیں ہیں، ان کے نیچے سے نہریں جاری ہوں گی وہاں یہ سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے۔ **اور سبز رنگ کے نرم و باریک اور موٹے ریشم کے لباس پہنیں گے۔ ***وہاں تختوں کے اوپر تکیے لگائے ہوں گے کیا خوب بدلہ ہے اور کس قدر عمدہ آرام گاہ ہے۔*

* قرآن کے انداز بیان کے مطابق جہنمیوں کے ذکر کے بعد اہل جنت کا تذکرہ ہے تاکہ لوگوں کے اندر جنت حاصل کرنے کا شوق و رغبت پیدا ہو **زمانہ نزول قرآن اور اس سے ماقبل رواج تھا کہ بادشاہ رؤسا اور سرداران قبائل اپنے ہاتھوں میں سونے کے کڑے پہنتے تھے جس سے ان کی امتیازی حیثیت نمایاں ہوتی تھی اہل جنت کو بھی جنت میں کڑے پہنائے جائیں گے۔***دنیا میں مردوں کے لئے سونا اور ریشمی لباس ممنوع ہے جولوگ اس حکم پر عمل کرتے ہوئے دنیا میں ان محرمات سے اجتناب کریں گے انہیں جنت میں یہ ساری چیزیں میسر ہوں گی۔ وہاں کوئی چیز ممنوع نہیں ہوگی بلکہ اہل جنت جس چیز کی خواہش کریں گے وہ موجود ہوگی۔

11-22

نوٹ: یہ عنوان عبارت دائیں کی ضرورت ہے۔

166 بے مثال اور لازوال نعمتیں (الدھر : ~~11,12~~)

(10)فَوَقَاهُمُ اللَّهُ شَرَّ ذَٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقَّاهُمْ نَضْرَةً وَسُرُورًا (11)وَجَزَاهُم بِمَا صَبَرُوا جَنَّةً وَحَرِيرًا (12)

پس انہیں اللہ تعالیٰ نے اس دن کی برائی سے بچالیا اور انہیں تازگی اور خوشی پہونچائی (11) اور انہیں ان کے صبر کے بدلے جنت اور ریشمی لباس عطا فرمائے (12) یہ وہاں تختوں پر تکئے لگائے ہوئے بیٹھیں گے نہ وہاں آفتاب کی گرمی دیکھیں گے نہ جاڑے کی سختی (13) ان جنتوں کے سائے ان پر چھائے ہوئے ہوں گے اور ان کے (میوے اور) گچھے نیچے لٹکائے ہوئے ہوں گے (14) اور ان پر چاندی کے برتنوں اور ان جاموں کا دور کرایا جائے گا جو شیشے کے ہوں گے (15) شیشے بھی چاندی کے جن کو (ساقی) نے اندازے سے ناپ رکھا ہوگا (16) اور انہیں وہاں وہ جام پلائے جائیں گے جن کی آمیزش زنجبیل کی ہوگی (17) جنت کی ایک نہر ہے جس کا نام سلسبیل ہے (18) اور ان کے اردگرد گھومتے پھرتے ہوں گے وہ کم سن بچے جو ہمیشہ رہنے والے ہیں جب تو انہیں دیکھے تو سمجھے کہ وہ بکھرے ہوئے سچے موتی ہیں (19) تو وہاں جہاں کہیں بھی نظر ڈالے گا سراسر نعمتیں اور عظیم الشان سلطنت ہی دیکھے گا (20) ان کے جسموں پر سبز باریک اور موٹے ریشمی کپڑے ہوں گے اور انہیں چاندی کے کنگن کا زیور پہنایا جائے گا اور انہیں ان کا رب پاک صاف شراب پلائے گا (21) (کہا جائے گا) کہ یہ ہے تمہارے اعمال کا بدلہ اور تمہاری کوشش کی قدر کی گئی۔ (اور دیکھئے الواقعہ: 15-26، محمدؐ:15، الزخرف: 73-70، یٰسین :85-55)

167 جہنم کی ہولناکیاں: عیب ٹٹولنے والوں اور مال جمع کر کے گنتے جانے والوں کے لئے: (الھمزۃ : 9-4)

كَلَّا لَيُنبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ (4)وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْحُطَمَةُ (5)نَارُ اللَّهِ الْمُوقَدَةُ (6)الَّتِي تَطَّلِعُ عَلَى الْأَفْئِدَةِ (7)

إِنَّهَا عَلَيْهِم مُّؤْصَدَةٌ (8)فِي عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ (9)

بڑی خرابی ہے ہر ایسے شخص کی جو عیب ٹٹولنے والا غیبت کرنے والا ہو (1) جو مال کو جمع کرتا جائے اور گنتا جائے (2) وہ سمجھتا ہے کہ اس

کا مال اس کے پاس صدار ہے گا(3) ہرگز نہیں یہ تو ضرور توڑ پھوڑ دینے والی آگ میں پھینک دیا جائے گا اور تجھے کیا معلوم کہ ایسی آگ کیا ہوگی ۔ وہ اللہ تعالیٰ کی سلگائی ہوئی آگ ہوگی جو دلوں پر چڑھتی چلی جائے گا(7) اور ان پر بڑے بڑے ستونوں میں (8) ہر طرف سے بند کی ہوئی ہوگی(9)

168 جہنم میں نہ موت ہوگی نہ زندگی (طٰہٰ : 74)

إِنَّهُ مَن يَأْتِ رَبَّهُ مُجْرِماً فَإِنَّ لَهُ جَهَنَّمَ لَا يَمُوتُ فِيهَا وَلَا يَحْيَى (74)

بات یہی ہے کہ جو بھی گناہ گار بن کر اللہ تعالیٰ کے ہاں حاضر ہوگا اس کے لئے دوزخ ہے جہاں نہ موت * ہوگی نہ زندگی

* یعنی عذاب سے تنگ آ کر موت کی آرزو کریں گے تو موت نہیں آئے گی اور رات دن عذاب میں مبتلا رہنا کھانے پینے کو زخم جیسا تلخ درخت اور جہنمیوں کے جسموں سے نچڑا ہوا خون اور پیپ ملنا یہ کوئی زندگی ہوگی ؟ ''اَللّٰهُمَّ اَجِرْنَا مِنْ عَذَابِ الْجَهَنَّمَ''

169 جہنم کی آگ کبھی نہ بجھے گی (بنی اسرائیل : 97)

وَمَن يَهْدِ اللَّهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ وَمَن يُضْلِلْ فَلَن تَجِدَ لَهُمْ أَوْلِيَاء مِن دُونِهِ وَنَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى وُجُوهِهِمْ عُمْيًا وَبُكْماً وَصُمّاً مَّأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنَاهُمْ سَعِيراً (97)

اللہ جس کی رہنمائی کرے وہ تو ہدایت یافتہ ہے اور جسے وہ راہ سے بھٹکا دے ناممکن ہے کہ تو اس کا مددگار اس کے سوا اور کسی کو پائے ایسے لوگوں کا ہم بروز قیامت اوندھے منہ حشر کریں گے دراں حالیکہ وہ اندھے، گونگے اور بہرے ہوں گے ان کا ٹھکانہ جہنم ہوگا جب کبھی وہ بجھنے لگے گی ہم ان پر اسے اور بھڑکا دیں گے ۔

170 جہنم غصے سے پھٹی پڑتی ہوگی (الملک : 7, 8)

إِذَا أُلْقُوا فِيهَا سَمِعُوا لَهَا شَهِيقاً وَهِيَ تَفُورُ (7) تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ كُلَّمَا أُلْقِيَ فِيهَا فَوْجٌ سَأَلَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَذِيرٌ (8)

جب وہ اس میں ڈالے جائیں گے تو اسکی بڑے زور کی آواز سنیں گے روہ جوش مار رہی ہوگی ۔قریب ہے کہ (ابھی) غصہ کے مارے پھٹ جائے ۔

171 کھال اُدھیڑ ڈالے گی ۔ (المعارج :15, 16)

كَلَّا إِنَّهَا لَظَى (15) نَزَّاعَةً لِّلشَّوَى (16)

یقیناً وہ شعلے والی آگ ہے * جو منہ اور سر کی کھال کھینچ لانے والی ہے **

* یعنی وہ جہنم جس کی شدت حرارت کا بیان ہے ** یعنی گوشت اور کھال کو جلا کر راکھ کر دے گی انسان صرف ہڈیوں کا ڈھانچہ رہ جائے گا ۔

172 کھولتا پانی جو آنتوں کو کاٹ ڈالے گا (محمدؐ:15)

مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ فِيهَا أَنْهَارٌ مِّن مَّاء غَيْرِ آسِنٍ وَأَنْهَارٌ مِن لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهُ وَأَنْهَارٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ

لِّلشَّارِبِيْنَ وَأَنْهَارٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى وَلَهُمْ فِيْهَا مِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ وَمَغْفِرَةٌ مِّن رَّبِّهِمْ كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِي النَّارِ وَسُقُوا مَاءً حَمِيْماً فَقَطَّعَ أَمْعَاءَهُمْ (15)

اور جنہیں کھولتا ہوا پانی پلایا جائے گا جو انکی آنتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے گا۔

173 پگھلتی دھات جو منہ کو بھون ڈالے گی (الکہف:29)

وَقُلِ الْحَقُّ مِن رَّبِّكُمْ فَمَن شَاءَ فَلْيُؤْمِن وَمَن شَاءَ فَلْيَكْفُرْ إِنَّا أَعْتَدْنَا لِلظَّالِمِيْنَ نَاراً أَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا وَإِن يَسْتَغِيْثُوا يُغَاثُوا بِمَاءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوهَ بِئْسَ الشَّرَابُ وَسَاءَتْ مُرْتَفَقاً (29)

ظالموں کے لئے ہم نے وہ آگ تیار رکھی ہے جس کی خنا تیں انہیں گھیر لیں گی اگر وہ فریاد رسی چاہیں گے تو ان کی فریاد رسی اس پانی سے کی جائے گی جو تیل کی تلچھٹ جیسا ہوگا جو چہرہ بھون دے گا بڑا ہی برا پانی ہے اور بڑی بری آرام گاہ (دوزخ) ہے۔

174 کچ لہو، جو حلق سے نہ اُترے گا (ابراھیم :16, 17)

مِّن وَرَآئِهِ جَهَنَّمُ وَيُسْقَى مِن مَّاءٍ صَدِيْدٍ (16) يَتَجَرَّعُهُ وَلاَ يَكَادُ يُسِيْغُهُ وَيَأْتِيْهِ الْمَوْتُ مِن كُلِّ مَكَانٍ وَمَا هُوَ بِمَيِّتٍ وَمِن وَرَآئِهِ عَذَابٌ غَلِيْظٌ (17)

پھر اس کے سامنے دوزخ ہے جہاں وہ پیپ کا پانی پلایا جائے گا جسے وہ بمشکل گھونٹ گھونٹ پئے گا پھر بھی اسے گلے سے اتار نہ سکے گا۔

175 خاردار جھاڑی کی غذا (الغاشیہ :6, 7)

لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ إِلاَّ مِن ضَرِيْعٍ (6) لاَ يُسْمِنُ وَلاَ يُغْنِي مِن جُوعٍ (7)

ان کے لئے سوائے کانٹے دار درختوں کے اور کچھ کھانا نہ ہوگا جو نہ موٹا کرے گا نہ بھوک مٹائے گا۔

176 آگ کے کپڑے (الحجہ:19-22)

هَذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ فَالَّذِيْنَ كَفَرُوا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّن نَّارٍ يُصَبُّ مِن فَوْقِ رُؤُوسِهِمُ الْحَمِيْمُ (19) يُصْهَرُ بِهِ مَا فِي بُطُونِهِمْ وَالْجُلُودُ (20) وَلَهُم مَّقَامِعُ مِنْ حَدِيْدٍ (21) كُلَّمَا أَرَادُوا أَن يَخْرُجُوا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ أُعِيْدُوا فِيْهَا وَذُوقُوا عَذَابَ الْحَرِيْقِ (22)

پس کافروں کے لئے آگ کے کپڑے کاٹے جائیں گے۔ ان کے سروں پر سخت کھولتا پانی بہایا جائیگا کے جس سے انکی کھالیں ہی نہیں پیٹ کے اندر تک کے حصہ تک گل جائیں گے اور ان کی سزا کے لئے لوہے کے گرز ہوں گے۔ جب کبھی وہ گھبرا کر جہنم سے نکلنے کی کوشش کریں گے پھر اسی میں ڈھکیل دیئے جائیں گے۔ اور (کہا جائے گا) جلنے کے عذاب چکھو

177 گردنوں میں طوق (المومن:71,72)

إِذِ الْأَغْلاَلُ فِي أَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلاَسِلُ يُسْحَبُونَ (71) فِي الْحَمِيْمِ ثُمَّ فِي النَّارِ يُسْجَرُونَ (72)

جب انکی گردنوں میں طوق اور زنجیر ہوں گی گھسٹے جائیں گے کھولتے ہوئے پانی میں پھر آگ میں جلا دیئے جائیں گے۔

178 جان کنی کی حالت (الواقعہ:87-83)

فَلَوْلَا إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ (83)وَأَنتُمْ حِينَئِذٍ تَنظُرُونَ (84)وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنكُمْ وَلَكِن لَّا تُبْصِرُونَ (85)
فَلَوْلَا إِن كُنتُمْ غَيْرَ مَدِينِينَ (86)تَرْجِعُونَهَا إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ (87)

پس جب روح نرخرے تک پہنچ جائے (83) اور تم اس وقت آنکھوں سے دیکھتے رہتے ہو * ہم اس شخص سے بہ نسبت تمہارے بہت زیادہ قریب ہوتے ہیں، لیکن تم نہیں دیکھ سکتے (85) پس اگر تم کسی کے زیر فرمان نہیں (86) اور اس قول میں سچے ہو تو (ذرا) اس روح کو تو لوٹاؤ **

*یعنی روح نکلتے ہوئے دیکھتے ہو لیکن اسے ٹال سکنے کی یا اسے کوئی فائدہ پہنچانے کی قدرت نہیں رکھتے **یعنی اگر تمہارا کوئی آقا اور مالک نہیں جسکے تم زیر فرماں اور ماتحت ہو یا کوئی جزا سزا کا دن نہیں آئیگا تو اسکی قبض کی ہوئی روح کو اپنی جگہ پر واپس لوٹا کر دکھاؤ اور اگر تم ایسا نہیں کر سکتے تو اسکا مطلب صاف یہ ہیکہ تمہارا گمان باطل ہے۔ یقیناً تمہارا ایک آقا ہے اور یقیناً ایک دن آئیگا جس میں وہ آقا ہر ایک کو اسکے عمل کا جزا دیگا۔

179 موت کے بعد قبر میں دفن کرنیکا حکم (عبس :21)

ثُمَّ أَمَاتَهُ فَأَقْبَرَهُ (21)

پھر اسے موت دی اور پھر قبر میں دفن کیا *(انسان کو)

*یعنی موت کے بعد اسے قبر میں دفنانے کا حکم دیا تاکہ اسکا احترام برقرار رہے۔ ورنہ درندے اور پرندے لاش کو نوچ نوچ کر کھاتے جس سے اسکی بے توقیری ہوتی۔

180 انسان قبرستان میں جا پہنچتا ہے (التکاثر : 4-1)

أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ (1)حَتَّى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ (2)كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ (3)ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ (4)

زیادتی کی چاہت نے تمہیں غافل کر دیا (1) یہاں تک کہ تم قبرستان جا پہنچے۔(2) ہرگز نہیں پھر تمہیں جلد علم ہو جائیگا۔ ہرگز نہیں اگر تم عنقریب معلوم کر لو گے (3) ہرگز نہیں پھر تمہیں جلد علم ہو جائے گا (4)

181 عالم برزخ (المومنون:100)

فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّورِ فَلَا أَنسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَلَا يَتَسَاءَلُونَ (100)

انکے پس پشت تو ایک حجاب ہے انکے دوبارہ جی اُٹھنے کے دن تک۔(100)

(مرنے کے بعد میت کو قبر میں دفنا دیا جاتا ہے۔ مرنے کے بعد سے لیکر قیامت کے روز تک روح جس عالم میں رہتی ہے اُسے عالم برزخ کہتے ہیں۔ مرنے کے بعد اپنے اعمال کے لحاظ سے آدمی کی روح یا تو آرام اور راحت میں رہتی ہے یا تکلیف و مصیبت میں ہوتی ہے۔ جسم سے الگ ہونے کے بعد بھی روح میں تشخص باقی رہتا ہے۔ جسم سے الگ ہونے کے بعد روح فنا نہیں ہوتی بلکہ اپنی پوری شخصیت کے ساتھ جسکی تعمیر افکار و نظریات اور

اکتساب عمل کے ذریعہ دنیا میں ہوتی ہے باقی رہتی ہے۔ اور اُسے حالات سے دوچار ہونا پڑتا ہے اسے پورے طور پر سمجھنا ہمارے لئے مشکل ہے)۔

(i) مرنے والا خواہ زمین میں دفن ہو یا اسکی لاش کو جلا دیا جائے یا دریا میں ڈال دیا جائے اگر وہ عذاب کا مستحق ہے تو وہ عذاب میں گرفتار ہوگا اور اسکے اعمال اچھے ہیں اور وہ اللہ کی رحمت کا مستحق ہے تو اسکی روح کو وہ ساری آسائش میسر ہونگی جنکا اندازہ کرنا بھی ہمارے لئے مشکل ہے۔ مرنے کے بعد تکلیف و آرام کا تعلق براہ راست آدمی کی روح سے ہوتا ہے۔ جبکہ دنیا کی زندگی میں جسم درمیان میں واسطہ ہوتا ہے۔

(ii) عذابِ قبر

<u>ذکر اللہ اور عذاب قبر:</u> نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے۔ ''اللہ کے ذکر سے بڑھکر کسی آدمی کا کوئی عمل عذاب قبر سے زیادہ نجات دینے والا نہیں۔

(iii) عبداللہ بن عمرؓ سے رویت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی مرجاتا ہے تو صبح و شام اس کے سامنے اس کا ٹھکانہ پیش کیا جاتا ہے۔ اگر مرنے والا اہلِ جنت میں سے ہے تو جنت کے مقام میں سے، اور اگر اہل جہنم میں سے ہے تو جہنم کے مقام میں سے (اس کے سامنے پیش کیا جاتا ہے) اور کہا جاتا ہے کہ یہ تیری منزل ہے، یہاں تک کہ اللہ قیامت کے روز تجھے دوبارہ اُٹھا کر اس تک پہنچا دے گا۔''

(iv) جب نیک میت کو قبر میں دفنایا جاتا ہے تو

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ''جب مرنے والا قبر میں پہنچتا ہے (اگر وہ نیک ہے) تو وہ بغیر کسی خوف اور گھبراہٹ کے قبر میں بیٹھتا ہے، پھر اس سے کہا جاتا ہے کہ تم کس (دین) میں تھے، وہ کہتا ہے کہ میں اسلام میں تھا، پھر کہا جاتا ہے کہ یہ شخص کون ہیں؟ وہ کہتا ہے کہ یہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ جو اللہ کی طرف سے روشن دلائل لے کر تشریف لائے ہم نے انکی تصدیق کی، پھر اس سے کہا جاتا ہے کہ تم نے اللہ کو دیکھا ہے؟ وہ کہتا ہے کہ کسی کے ممکن نہیں کہ وہ (دنیا میں) اللہ کو دیکھ سکے پھر اس کے لئے دوزخ کی طرف ایک کھڑکی کھولی جاتی ہے یہ اسکی طرف دیکھتا ہے اس کا بعض حصہ بعض حصہ کو کھائے جا رہا ہے پھر اس سے کہا جاتا ہے کہ اس چیز کو دیکھ لے جس سے اللہ نے تجھے بچا لیا، پھر اسکے لئے جنت کی طرف ایک کھڑکی کھولی جاتی ہے وہ اسکی تازگی اور رونق اور جو کچھ اسکے اندر ہے دیکھتا ہے۔ اس سے کہا جاتا ہے کہ یہ تمہارا ٹھکانہ ہے۔ تم یقین پر قائم رہو۔ اسی پر تمہیں موت آئیگی اور اسی پر انشاء اللہ تم اٹھائے جاؤ گے۔

(v) جب بری میت کو قبر میں دفنا دیا جاتا ہے تو

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اور بُرا آدمی بھی قبر میں بیٹھتا ہے تو وہ خوف اور پریشانی کے عالم میں ہوتا ہے۔ اس سے کہا جاتا ہے کہ تو کس (دین) میں تھا؟ وہ کہتا ہے کہ میں نہیں جانتا۔ پھر کہا جاتا ہے کہ یہ کون شخص ہیں؟ کہتا ہے کہ

میں نے لوگوں کو جو بات کہتے سنا وہی بات میں نے بھی کہہ دی۔ اس وقت اس کے لئے جنت کی طرف کھڑکی کھولی جاتی ہے تو وہ اس کی رونق اور تازگی اور جو کچھ اس کے اندر ہے دیکھتا ہے، پھر اس سے کہا جاتا ہے کہ اس چیز کی طرف دیکھو جسے اللہ نے تمہاری طرف سے پھیر دیا ہے، پھر اس کے لئے دوزخ کی طرف ایک کھڑکی کھول دی جاتی ہے۔ وہ اس کی طرف دیکھتا ہے کہ اس کا بعض حصہ بعض حصہ کو کھائے جا رہا ہے۔ اس سے کہا جاتا ہے، یہ تمہارا ٹھکانا ہے۔ تم شک میں مبتلا تھے اور اسی پر تمہاری موت آئی اور اسی پر انشاء اللہ تعالیٰ تم اُٹھائے جاؤ گے۔

(vi) عذابِ قبر کتنی سخت چیز ہے۔

عذاب قبر کتنی سخت چیز ہے اس سے وہی لوگ واقف ہیں جن کے سامنے وہ احادیث ہیں جو عذابِ قبر کے بارے میں وارد ہوئی ہیں۔ حضرت عثمانؓ جب کسی قبر پر تشریف لے جاتے تو اسقدر روتے کہ داڑھی مُبارک تر ہو جاتی۔ کسی نے پوچھا کہ آپ جنت کے دوزخ کے ذکر سے ایسا نہیں روتے جیسا کہ قبر کے سامنے آجانے سے روتے ہیں۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ قبر آخرت کی منزلوں میں سب سے پہلی منزل ہے جو شخص اسے نجات پالے بعد کی سب منزلیں اس پر سہل ہو جاتی ہیں اور جو اس سے نجات نہ پائے بعد کی منزلیں دشوار ہی ہوتی جاتی ہیں۔

(vii) کوئی منظر قبر سے زیادہ گھبراہٹ والا نہیں

حضرت عثمانؓ سے روایت ہے حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں نے کوئی منظر قبر سے زیادہ گھبراہٹ والا نہیں دیکھا۔

(viii) ہر نماز کے بعد عذاب قبر سے پناہ مانگنا۔

حضرت عائشہؓ ارشاد فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ ہر نماز کے بعد عذابِ قبر سے پناہ مانگتے تھے۔

(ix) عذاب قبر کے علم ہو جانے سے تم مردوں کو دفن کرنا چھوڑ دو گے۔

حضرت زیدؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے یہ اندیشہ ہے کہ تم ڈر اور خوف کی وجہ سے مُردوں کا دفن کرنا چھوڑ دو گے ورنہ میں اسکی دُعا کرتا کہ اللہ جلّ شانہٗ تمہیں بھی عذابِ قبر سُنا دے۔ آدمیوں اور جنات کے سوا اور جاندار عذابِ قبر کو سنتے ہیں۔

(x) عذابِ قبر کی آواز سے اونٹنی کا بدکنا

نبی کریم ﷺ ایک مرتبہ سفر میں تشریف لیجا رہے تھے۔ کہ حضور ﷺ کی اونٹنی بدکنے لگی۔ کسی نے پوچھا حضورؐ کی اونٹنی کو کیا ہوا۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ایک آدمی کو قبر میں عذاب ہو رہا ہے اُسکی آواز سے بدکنے لگی۔

(xi) موت کو اکثر یاد کرو، آخرت کی تیاری کرو گے

ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ مسجد تشریف لے گئے تو چند آمیوں کو دیکھا کہ کھل کھلا کر ہنس رہے ہیں حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر موت کو اکثر یاد کرو تو یہ بات نہ ہو۔

(xii) قبر کا اعلان (مومن میت کے لئے)

کوئی دن قبر پر ایسا نہیں گذرتا جس میں وہ یہ اعلان نہیں کرتی کہ میں غربت کا گھر ہوں کیڑوں اور جانوروں کا گھر ہوں۔ جب کوئی مومن (کامل ایمان والا) دفن ہوتا ہے، تو قبر اس سے کہتی ہے تیرا آنا مبارک ہے تو نے بہت ہی اچھا کیا کہ آ گیا، جتنے لوگ میرے پشت پر (یعنی زمین پر) چلتے تھے تو ان سب میں تو مجھے محبوب تھا آج تو میرے سپرد ہوا تو میرا حُسنِ سلوک بھی دیکھے گا اسکے بعد وہ اسقدر وسیع ہو جاتی ہے کہ منتھائے نظر تک کھُل جاتی ہے اور جنت کا ایک دروازہ اُس میں کھل جاتا ہے جس سے وہاں کی ہوائیں خوشبوئیں وغیرہ پہنچتی رہتی ہیں۔

(xiii) قبر کا اعلان کافر، فاسق اور فاجر میت کے لئے

کوئی دن قبر پر ایسا نہیں گزرتا جس میں وہ یہ اعلان نہیں کرتی کہ میں غربت کا گھر ہوں کیڑوں اور جانوروں کا گھر ہوں۔ جب کوئی کافر، فاسق اور فاجر دفن کیا جاتا ہے۔ تو قبر کہتی ہے کہ تیرا آنا منحوس اور نا مبارک ہے کیا ضرورت تھی تیرے آنے کی جتنے آدمی میری پشت پر چلتے تھے سب میں زیادہ بغض مجھے تجھ سے تھا آج تو میرے سپرد ہوا تو میرا معاملہ بھی دیکھے گا۔ اسکے بعد اسکو اسقدر زور سے بھینچتی ہے کہ پسلیاں ایک دوسرے میں گھس جاتی ہیں جس طرح ہاتھ میں ہاتھ ڈالنے سے انگلیاں ایک دوسرے میں گھس جاتی ہیں۔ اسکے بعد نو یا ننانوے اژدہے اس پر مسلط ہو جاتے ہیں جو اسکو نوچتے رہتے ہیں۔ اور قیامت تک یہی ہوتا رہیگا۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ اگر ایک اژدہا اُن میں سے زمین پر پھنکار مار دے تو قیامت تک زمین میں گھاس نہ اُگے۔ اسکے بعد حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قبر جنت کا ایک باغ ہے یا جہنم کا ایک گڑھا۔

(xiv) عذاب قبر چغلخوری کے جرم میں یا پیشاب کی احتیاط نہ کرنے میں

نبی اکرم ﷺ کا دو قبروں پر گزر ہوا۔ ارشاد فرمایا کہ ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے۔ ایک چغلخوری کے جرم میں دوسرے کو پیشاب کی احتیاط نہ کرنے میں کہ بدن کو اس سے بچاتا نہ تھا۔

(xv) ایک حدیث نبویؐ

حضور ﷺ نے فرمایا قبر میں سب سے پہلے مطالبہ پیشاب کا ہوتا ہے بالجملہ عذابِ قبر نہایت سخت چیز ہے۔ (اور جیسا کہ اس کے ہونے میں بعض گناہوں کو خاص دخل ہے۔ اسی طرح اس سے بچنے میں بھی بعض عبادات کو خصوصی شرف حاصل ہے)

(xvi) حدیث نبویؐ عذابِ قبر سے بچنے کے لئے

معتدد احادیث میں وارد ہیکہ ''تبارک الذی'' ہر رات کو پڑھتے رہنا عذابِ قبر سے نجات کا سبب اور عذاب جہنم سے بھی حفاظت کا سبب ہے۔ اور اللہ کا ذکر تو سب سے بڑی چیز ہے۔(29:45)

182 ایک قبر کا راز، ایک لاش کا حال

وہ ایک لاش تھی مگر قابل رحم نہیں بلکہ عبرت ناک۔ جس کی آنکھیں پھٹی پڑی تھیں، پتھرائی آنکھوں میں خوف بھرا تھا، دہشت کی چھاپ تھی۔ تکلیف اور درد کی انتہا تھی مگر ان تکلیفوں سے کہیں زیادہ بے بسی تھی۔ ایسا لگ رہا تھا گویا ان آنکھوں نے نہ چاہتے ہوئے بھی ایسا کچھ دیکھا ہے جس کا تصور بھی انسان کو لرزا دے۔ لاش کی کوئی بھی ہڈی سلامت نہیں تھی۔ پسلیاں ایک دوسرے میں گھس گئی تھیں۔ لاش کے منہ اور ناک سے خون نکل کر جم گیا تھا۔ چہرے پر گہری چوٹوں کے نشان تھے۔ ایسا لگ رہا تھا کسی نے ایک بے جان جسم کو نہایت بے دردی کے ساتھ توڑ کر رکھ دیا ہو۔ جسم کالا پڑ چکا تھا۔ مجموعی طور پر لاش بدترین اذیت کا نمونہ تھی، مگر اذیتوں کے یہ نشان کسی انسانی طاقت کی کہانی نہیں بلکہ 'عذابِ قبر' کے جیتے جاگتے ثبوت تھے۔ وہ عذاب قبر جس کے بارے میں ہم اور آپ قرآن اور حدیث میں پڑھتے ہیں۔ جس کا خوف ہمیں گناہوں سے دور رکھتا ہے تو جس کا یقین ہمیں نماز اور عبادت گزاری کے قریب پہنچا دیتا ہے۔

جس کا حال مندرجہ بالا سطروں میں بیان کیا گیا ہے وہ عمان کے اٹھارہ سالہ ایک خوب صورت نوجوان کی ہے۔ معمولی بیماری کے بعد اسپتال میں مرنے والے نوجوان کی لاش کی یہ عبرت ناک حالت قبر میں تین گھنٹے گزارنے کے دوران ہوئی تھی، جس کے والد نے اسپتال کے علاج اور دواؤں پر شک ہونے کے بعد بیٹے کے پوسٹ مارٹم کے لئے قبر سے لاش نکالنے کا فتویٰ حاصل کیا تھا، مگر جب تدفین کے تین گھنٹے بعد قبر کو کھولا گیا تو لاش کی حالت دیکھ کر ہر کسی کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ لوگ کانپ اٹھے اور کمزور دل لرز گئے۔ قبر کھلی تو ڈاکٹروں اور علاج میں کوتاہی کے بجائے مرنے والے کی بداعمالی اور بدکاری کے ثبوت اور سزا کے نشان مل گئے۔ صرف تین گھنٹے میں لاش کی ایسی حالت ہوئی تھی گویا لگ رہا تھا کہ کسی نے قبر میں مردے پر قیامت ڈھا دی ہو۔

اس نوجوان کی لاش نکالنا تو دور کی بات کسی کے لئے چھونے کے قابل بھی نہیں تھی۔ جسم کو کوئی ہڈی سلامت نہ ہونے کے سبب لوگوں پر خوف طاری تھا۔ اپنے بیٹے کی ہیبت ناک اور خوف ناک لاش دیکھ کر غموں کے پہاڑ کا بوجھ ڈھونے والے باپ نے دواؤں اور ڈاکٹروں کے طریقۂ کار کے بجائے بیٹے کے اعمال کے بارے میں جو باتیں رشتہ داروں اور دیگر لوگوں کو بتائیں اس سے ثابت ہو گیا کہ ۱۸ سال کی زندگی کے بعد قبر میں تین گھنٹوں کے دوران عذب اور عتاب کا ایسا سبق ملا تو دیکھنے والوں کو گناہوں سے توبہ کرنے پر مجبور کر گیا۔ غموں سے نڈھال شخص نے اعتراف کیا کہ اس کا نوجوان بیٹا بدچلن، بداعمال اور بدکردار تھا اور گناہوں، بدکاری وعیاشی میں ڈوبا رہتا تھا۔ نافرمان بیٹے کا انجام اس باپ کے سامنے تھا جو دنیا کے لئے عبرت بن گیا۔

عمان میں علمائے کرام لاش کی حالت دیکھ کر عذاب قبر کی تصدیق کی ہے۔ لڑکے کا کردار اس کے والد نے نہ چاہتے ہوئے بھی بیان کر دیا۔ جب کہ نافرمان لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ'' جب نافرمانی کرنے والا قبر میں رکھا جاتا ہے تو قبر اس پر اتنی تنگ کر دی جاتی ہے کہ اس کی پسلیاں دوسری جانب کی پسلیوں میں گھس جاتی ہیں۔ اس پر کالے سانپ مسلط کر

دئے جاتے ہیں جو اس کی ناک اور پاؤں سے کاٹنا شروع کرتے ہیں۔ عذاب کے دوران دو فرشتوں 'منکر نکیر' کی آمد ہوتی ہے جو اس شخص سے دریافت کرتے ہیں کہ بتا تیرا رب کون ہے؟ ہر سوال پر نافرمان شخص کہتا ہے کہ وہ کچھ نہیں جانتا۔ جس کے بعد فرشتے کہتے ہیں کہ اے اللہ کے دشمن جا تیرا ٹھکانہ جہنم ہے۔ لہٰذا اس کے لئے جہنم کے دروازے قبر میں کھول دئے جاتے ہیں۔''

عمان کی نوجوان کی عبرتناک تصاویر آج انٹرنیٹ پر دنیا کے کونے کونے میں عبرت کا پیغام دے رہی ہیں۔ عذاب قبر کے بارے میں حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ''قبر پر کوئی دن ایسا نہیں گزرتا جس دن وہ یہ اعلان نہیں کرتی ہو کہ اے آدم کے بیٹے تو مجھے بھول گیا۔ میں تنہائی کا گھر ہوں میں وحشت کا گھر ہوں میں تنگوں کا گھر ہوں، کیڑوں کا گھر ہوں۔''

جب مردے کو قبر میں دفن کرتے ہیں تو قبر سے آواز آتی ہے کہ ''اے شخص تو کتنا غافل اور بے فکر تھا کہ تو میرے سینے کو سارے عمر بے دردی سے روندتا رہا۔ حالاں کہ جانتا تھا کہ تیری آخری منزل میں ہوں اور میرے اندر کیڑوں کی پناہ گاہیں ہیں۔ میں رنج و تکلیف کی جگہ ہوں، میں وہ ہیبت ناک جگہ اور مقام ہوں کہ جہاں صرف اندھیرا ہی اندھیرا ہے۔ میں ایسے نافرمان لوگوں کی لاش کے کفن پھاڑ دیتی ہوں بدن کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتی ہوں۔ خون سارا چوس لیتی ہوں، گوشت کھا لیتی ہوں اور آدمی کے جوڑ جدا کر دیتی ہوں۔

رسول کریم ﷺ کے ارشاد کی روشنی میں اگر اس نوجوان کی لاش کا جائزہ لیا جائے تو عذاب قبر کے بارے میں ہر لفظ حقیقت بن کر سامنے آتا ہے۔ عمان کے نوجوان کی پسلیاں ایک دوسرے میں گھس گئی تھیں تو جوڑ جوڑ کی ہڈیاں ٹوٹ چکی تھیں، کفن پھٹ چکا تھا تو جسم پر چوٹوں کے سبب، منہ سے خون آیا تھا۔ لاش کی تصاویر دیکھ کر راتوں کی نیند اُڑنا حیرت کی بات نہیں ہوگی، کیوں کہ لاش پر عذاب قبر کے جو نشانات تھے وہ رسول کریم ﷺ کی اس ارشاد کی یاد دلاتے ہیں کہ ''عذاب قبر سے نجات کی دعا کثرت سے مانگو، عذاب قبر بہت سخت ہے، اس سے ڈرو، پناہ مانگو اگر مجھے ڈر نہ ہوتا کہ تم خوف کی وجہ سے مُردوں کو دفنانا چھوڑ دو گے تو میں اللہ سے یہ دعا ضرور کرتا کہ تمہیں عذاب قبر سنا دے اور دکھا دے۔''

آج جو تصاویر دنیا کے سامنے ہیں وہ تو صرف عذاب قبر کی ایک جھلک ہے، کیوں کہ لاش تین گھنٹے بعد ہی قبر سے نکالی گئی تھی۔ اس نوجوان کی پھٹی ہوئی آنکھوں میں دہشت کی لہر ہے۔ اس سے صاف لگ رہا ہے کہ اسے بہت کچھ آنکھیں کھول کر دیکھنا پڑا۔ عذاب قبر کی دہشت کو نوجوان کی آنکھوں میں پڑھا جا سکتا ہے۔

رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ 'جب قبر میں منکر نکیر آتے ہیں تو ان کی آنکھیں بجلی کی طرح چمکتی ہیں اور آواز بادل کی گرج کی طرح ہوتی ہے، ان کے دانت گائے کے سینگوں کی طرح باہر نکلے ہوتے ہیں، ان کے منہ سے آگ کی لپٹیں نکلتی ہیں۔ مہربانی اور نرمی ان کے پاس بھی نہیں گزرتی لیکن سختی کا معاملہ مومنوں کے ساتھ نہیں کرتے۔ پھر بھی اسی ڈراونی شکل و صورت کی ہیبت بھی کیا کم ہے۔''

اس نوجوان کے لاش کی آنکھیں ایسے ہی مناظر اور عذاب قبر کی کہانی بیان کرتی ہیں جو عبرت کا مقام ہے۔

183 ایمان والوں پر اللہ کا انعام (الاعراف:42)

وَالَّذِيْنَ آمَنُواْ وَعَمِلُواْ الصَّالِحَاتِ لاَ نُكَلِّفُ نَفْساً إِلاَّ وُسْعَهَا أُوْلَـئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيْهَا خَالِدُونَ (42)

اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کئے ہم کسی شخص کو اسکی قدرت سے زیادہ کسی کا مکلف نہیں بناتے * وہی لوگ جنت والے ہیں اور وہ ہمیشہ اسی میں رہیں گے۔

*یعنی ایمان اور عمل صالح ایسی چیزیں نہیں جو کہ انسانی طاقت سے زیادہ ہوں۔ اور انسان ان پر عمل کرنے کی قدرت نہ رکھتا ہو۔ بلکہ ہر انسان انکو بآسانی اپنا سکتا ہے اور انکے تقاضوں کو پورا کر سکتا ہے۔

184 جنت میں داخل ہونیوالوں کا ترانہ (الاعراف:43)

وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُورِهِم مِّنْ غِلٍّ تَجْرِيْ مِن تَحْتِهِمُ الأَنْهَارُ وَقَالُواْ الْحَمْدُ لِلّهِ الَّذِيْ هَدَانَا لِهَـذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلا أَنْ هَدَانَا اللّهُ لَقَدْ جَاءتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ وَنُودُواْ أَن تِلْكُمُ الْجَنَّةُ أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ(43)

ایمان والے لوگوں کو جب اللہ اپنی رحمت سے جنت میں داخل کریگا تو انکا ترانہ یہ ہوگا۔ ''یہ لوگ کہیں گے اللہ کا (لاکھ لاکھ) شکر ہے جس نے ہم کو اس مقام تک پہنچایا اور ہماری کبھی رسائی نہ ہوگی اگر اللہ تعالیٰ ہم کو نہ پہنچاتا''۔ واقعی ہمارے رب کے پیغمبر سچی باتیں لے کر آئے تھے اور ان سے پکار کر کہا جائیگا کہ اس جنت کے تم وارث بنائے گئے ہو اپنے اعمال کے بدلے۔

(یعنی یہ اللہ کی ہی ہدایت جس سے ہمیں ایمان اور عمل صالح کی زندگی نصیب ہوئی اور پھر انہیں بارگاہِ الٰہی میں قبولیت کا درجہ بھی حاصل ہوا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے اور اسکا فضل ہے اگر یہ رحمت اور فضلِ الٰہی نہ ہوتا تو ہم یہاں تک نہ پہنچ سکتے۔ نبی ﷺ نے فرمایا ''یہ بات اچھی طرح جان لو کہ تم میں سے کسی کو محض اسکا عمل جنت میں نہیں لے جائے گا جب تک اللہ تعالیٰ کی رحمت نہ ہوگی۔ صحابہؓ نے پوچھا یا رسول اللہ! آپ بھی؟ آپؐ نے فرمایا ہاں میں بھی اس وقت تک جنت میں نہیں جاؤں گا جب تک کہ رحمت الٰہی مجھے دامن میں نہیں سمٹ لے گی۔ (صحیح بخاری)

185 اہل جنت اور اہل جہنم کا مکالمہ (الاعراف:51-44)

وَنَادَى أَصْحَابُ الْجَنَّةِ أَصْحَابَ النَّارِ أَن قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقّاً فَهَلْ وَجَدتُّم مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقّاً قَالُواْ نَعَمْ فَأَذَّنَ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ أَن لَّعْنَةُ اللّهِ عَلَى الظَّالِمِيْنَ (44)الَّذِيْنَ يَصُدُّونَ عَن سَبِيْلِ اللّهِ وَيَبْغُونَهَا عِوَجاً وَهُم بِالآخِرَةِ كَافِرُونَ (45)وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ وَعَلَى الأَعْرَافِ رِجَالٌ يَعْرِفُونَ كُلاًّ بِسِيمَاهُمْ وَنَادَوْاْ أَصْحَابَ الْجَنَّةِ أَن سَلاَمٌ عَلَيْكُمْ لَمْ يَدْخُلُوهَا وَهُمْ يَطْمَعُونَ (46)وَإِذَا صُرِفَتْ أَبْصَارُهُمْ تِلْقَاء أَصْحَابِ النَّارِ قَالُواْ رَبَّنَا لاَ تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِيْنَ (47)وَنَادَى أَصْحَابُ الأَعْرَافِ رِجَالاً يَعْرِفُونَهُم بِسِيمَاهُمْ قَالُواْ مَا أَغْنَى عَنكُمْ جَمْعُكُمْ وَمَا كُنتُمْ تَسْتَكْبِرُونَ (48)أَهَـؤُلاء الَّذِيْنَ أَقْسَمْتُمْ لاَ يَنَالُهُمُ اللّهُ بِرَحْمَةٍ ادْخُلُواْ الْجَنَّةَ لاَ

خَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَلاَ أَنتُمْ تَحْزَنُونَ (49)وَنَادَى أَصْحَابُ النَّارِ أَصْحَابَ الْجَنَّةِ أَنْ أَفِيضُواْ عَلَيْنَا مِنَ الْمَاء أَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّهُ قَالُواْ إِنَّ اللّهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكَافِرِينَ (50)الَّذِينَ اتَّخَذُواْ دِينَهُمْ لَهْواً وَلَعِباً وَغَرَّتْهُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا فَالْيَوْمَ نَنسَاهُمْ كَمَا نَسُواْ لِقَاء يَوْمِهِمْ هَـذَا وَمَا كَانُواْ بِآيَاتِنَا يَجْحَدُونَ(51)

اور اہل جنت اہل جہنم کو پکاریں گے کہ ہم سے جو ہمارے رب نے وعدہ فرمایا تھا ہم نے اسکو واقعہ کے مطابق پایا۔ سوتم جو تمہارے رب نے وعدہ کیا تھا تم نے بھی اسکو واقعہ کے مطابق پایا؟ وہ کہیں گے کہ ہاں۔ پھر ایک پکارنے والا دونوں کے درمیان میں پکارے گا کہ اللہ کی مار ہو ان ظالموں پر (44) جو اللہ کی راہ میں اعراض کرتے تھے۔ اور اس میں کجی تلاش کرتے تھے اور وہ لوگ آخرت کے منکر تھے۔(45) ان دونوں کے درمیان ایک آڑ ہوگی * اور اعراف کے اوپر بہت سے آدمی ہوں گے وہ لوگ ** ہر ایک کو ان کے قیافہ سے پہچانیں گے *** اور اہل جنت کو پکار کر کہیں گے۔ السلام علیکم! ابھی یہ اہل اعراف جنت میں داخل نہیں ہوئے ہوں گے۔ (46) اور اسکے امیدوار ہوں گے۔ اور جب انکی نگاہیں اہل دوزخ کی طرف پھیریں گی تو کہیں گے اے ہمارے رب! ہم کو ان ظالموں کے ساتھ شامل نہ کر۔(47) اور اہل اعراف بہت سے آدمیوں کو جنکو ان کے قیافہ سے پہچانیں گے پکاریں گے کہیں گے کہ تمہاری جماعت اور تمہارا اپنا بڑا سمجھنا تمہارے کچھ کام نہ آیا۔(48) کیا یہ وہی ہیں جنکی نسبت تم قسمیں کھا کھا کر کہا کرتے تھے۔ کہ اللہ تعالیٰ ان پر رحمت نہ کرے گا۔ ان کو یوں حکم ہوگا کہ جاؤ جنت میں تم پر نہ کچھ خوف ہے اور نہ تم مغموم ہوں گے۔(49) اور دوزخ والے جنت والوں کو پکاریں گے کہ ہمارے اوپر تھوڑا پانی ہی ڈال دو اور ہی کچھ دے دو۔ جو اللہ نے تم کو دے رکھا ہے۔ جنت والے کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے دونوں چیزوں کی کافروں کے لئے بندش کر دی ہے۔(50) جنہوں نے دنیا میں اپنے دین کو لہو لعب بنا رکھا تھا اور جنکو دنیاوی زندگی نے دھوکہ میں ڈال رکھا تھا۔ سو ہم (بھی) آج کے روز ان کا نام بھول جائیں گے جیسا کہ وہ اس دن کو بھول گئے **** اور جیسا کہ یہ ہماری آیتوں کا انکار کرتے تھے۔(51)

* یعنی جنت اور جہنم کے درمیان یا کافروں اور مومنوں کے درمیان ایک آڑ سے وہ فصیل مراد ہے جسکا ذکر سورہ حدید میں ہے یعنی کہ انکے درمیان ایک دیوار کھڑی کر دی جائیگی جس میں ایک دروازہ ہوگا۔ یہی اعراف کی دیوار ہے۔** جنکی نیکیاں اور برائیاں برابر ہوں گی۔ انکی نیکیاں جہنم میں جانے سے روکیں گی اور برائیاں جنت میں جانے سے روکیں گی اور یوں اللہ تعالیٰ کی طرف سے قطعی فیصلہ ہونے تک وہ درمیان میں معلق رہیں گے *** جنتیوں کے چہرے روشن اور تر و تازہ اور جہنمیوں کے چہرے سیاہ اور آنکھیں نیلی ہوں گی۔ اس طرح وہ دونوں قسم کے لوگوں کو پہچان لیں گے **** قرآن کریم کی اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ دین کو لہو لعب بنانے والے وہی ہوتے ہیں جو دنیا کے فریب میں مبتلاء ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے دلوں سے چونکہ آخرت کی فکر اور اللہ کا خوف نکل جاتا ہے۔ اسی لئے وہ دین میں بھی اپنی طرف سے جو چاہتے ہیں اضافہ کر لیتے ہیں اور دین کے جس حصے کو چاہتے ہیں کالعدم کر دیتے ہیں۔ یہ سب بڑا جرم ہے۔ کیوں کہ اس سے دین کھیل کود بن کر رہ جاتا ہے اور احکام و فرائض پر عمل کی اہمیت ختم ہو جاتی ہے۔

☆☆☆

باب چہارم:
احکام الٰہی

نمبر	عنوان	سورہ	آیت نمبر	صفحہ نمبر
186	سورہ فاتحہ	(1)		189
187	آسمانوں اور زمین کی کل مخلوق اللہ کی تسبیح کرتے ہیں	النور	41	〃
188	زمین و آسمان کی ہر چیز تسبیح کرتی ہے	بنی اسرائیل	44	〃
189	آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اللہ ہی کا ہے۔	لقمان	25	190
190	اللہ خالق کائنات ہے، مرنے کے بعد حساب لینے والا ہے۔	لقمان	28	〃
191	کیا ہم نے انسان کو یونہی بیکار پیدا کیا ہے؟	المومنون	115	〃
192	لوگو! اپنے رب سے ڈرو اور حساب کے دن کا خوف رکھو	لقمان	33	〃
193	اللہ دُعا قبول کرتا ہے۔	مومن	60	〃
194	انسان برائی کی دُعا مانگنے لگتا ہے۔	بنی اسرائیل	11	191
195	انسان کو ادھر ہی متوجہ کر دیں گے جدھر وہ خود متوجہ ہونا چاہتا ہے۔	النساء	115	〃
196	انسان کا اعمال نامہ اسکے گلے میں	بنی اسرائیل	13-15	〃
197	دنیا و آخرت کا طلبگار	بنی اسرائیل	18,19	〃
198	آخرت کے طلبگار	الشوریٰ	20	192
199	اولاد آدم سے اللہ کا قول و قرار لینا کہ شیطان کی عبادت نہ کرنا وہ تمہارا کھلا دشمن ہے	یٰسین	59-65	〃
200	دنیا کی حقیقت	کہف	45	193
201	دنیا کی حقیقت	الرعد	26	〃
202	دنیا کی زندگی کا دھوکہ	لقمان	33	194
203	مال اور اولاد تو دنیا کی زینت ہے	کہف	46	〃
204	مال اور اولاد اللہ کی آزمائش	التغابن	15	〃
205	مال اور اولاد فتنہ ہے	الانفال	28	〃
206	سچے اور پرہیزگار لوگوں کے اوصاف	البقرہ	177	195
207	آپؐ سے پوچھتے ہیں کہ کیا خرچ کریں؟	البقرہ	215	〃
208	صدقات کے مستحق کون؟ مسکین کون ہے	البقرہ	273	196

نمبر	عنوان	سورہ	آیت نمبر	صفحہ نمبر
209	درگزر کرتے ہوئے انفاق فی الاسلام کی تلقین	النور	22	196
210	اللہ کی راہ میں صدقہ و خیرات گناہوں کو مٹاتا ہے	البقرہ	271	〃
211	اللہ حکم دیتا ہے پوشیدہ اور اعلانیہ خرچ کرنے کا	ابراہیم	31	197
212	اللہ جسے چاہتا کشادہ رزق دیتا ہے جسے چاہے تنگ۔ پس حقداروں کے حقوق ادا کرو	الروم	37,38	〃
213	روزی کی کشادگی اور تنگی صرف اللہ کے ہاتھ میں ہے	بنی اسرائیل	30	〃
214	خیرات کا حکم	التغابن	16	198
215	اللہ کو قرض دینے سے آخرت میں اللہ بڑھا کر دیگا۔	التغابن	17,18	〃
216	اللہ ہر نیکی کو دگنی کر دیتا ہے	النساء	40	〃
217	خیرات و نذر صرف اللہ کے لئے	البقرہ	270	〃
218	اللہ کی راہ میں بھلی چیز دیکر اللہ کی رضامندی حاصل کرو	البقرہ	272	199
219	پاکیزہ کمائی اللہ کی راہ میں دینے کا حکم	البقرہ	267	〃
220	اللہ کا حکم ماننے سے حلال رزق کی وسعتیں بڑھتی ہیں۔	طلاق	2,3	〃
221	اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والوں کی مثال	البقرہ	261	200
222	اللہ کی راہ میں اللہ کی رضا کے لئے خرچ کرنے والے	البقرہ	262	〃
223	نرم بات کہہ دینا صدقہ سے بہتر ہے	البقرہ	263	〃
224	اللہ کی رضامندی کی طلب میں خوشی کے ساتھ خرچ کرنے والوں کی مثال سدا بہار باغ سے دی گئی ہے	البقرہ	265	〃
225	اللہ کی راہ میں خرچ کر کے احسان جتانے والوں کی مثال	البقرہ	264	〃

نمبر	عنوان	سورہ	آیت نمبر	صفحہ نمبر
226	اللہ کی راہ میں ریاکاری سے خرچ کرنے والوں کی مثال	البقرہ	266	201
227	اخراجات اپنے حدود میں کی جائیں	الاعراف	31	〃
228	خرچ کرنے میں اسراف نہ کریں مسرف شیطان کا بھائی ہے	بنی اسرائیل	26,27	〃
229	بخالت نہ کریں بلکہ اعتدال سے خرچ کریں	بنی اسرائیل	29	202
230	چھپے کھلے خرچ کرنیوالوں کا اجر	البقرہ	274	〃
231	کشادگی والے اپنی کشادگی سے خرچ کرنا چاہئے، ہر شخص کو اسکی طاقت کے حساب سے عمل کرنا چاہئے	طلاق	7	〃
232	اللہ جسے چاہتا ہے کشادہ رزق دیتا ہے	الشوریٰ	19	203
233	اگر اللہ اپنے (سب) بندوں کی روزی فراخ کردے تو فساد برپا کردیتے	الشوریٰ	27	〃
234	ہر شکر کرنے والا اپنے ہی نفع کے لئے شکر کرتا ہے	لقمان	12	〃
235	شکرگزاری سے نعمتوں میں اضافہ	ابراہیم	7	-
236	انفاق فی الاسلام کے انعامات (دنیا و آخرت میں)	فاطر	29,30	〃
237	انفاق فی الاسلام پر شیطان کا بہکانا	البقرہ	268	204
	شرک سے منع اور والدین سے حسن سلوک کے احکام			
238	I انفاق فی الاسلام میں اولین حق والدین کا	البقرہ	215	〃
239	II شرک سے منع، والدین کی فرمانبرداری اور حقوق العباد کے احکام	البقرہ	83	〃
240	(III) شرک سے منع، والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا حکم	النساء	36	205
241	(IV) احکام: شرک نہ کرنا، والدین کی ساتھ احسان کرنا و دیگر	الانعام	151,152	〃
242	(V) والدین کے ساتھ نرمی کے ساتھ باز و پست رکھنا، اُف تک نہ کہنا	بنی اسرائیل	23,24	〃
243	VI ہر انسان کو ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا حکم	العنکبوت	8	206
244	VII شرک بھاری ظلم ہے، ماں کا حمل کے دوران تکلیف اٹھانا، والدین کی شکرگزاری کا حکم	لقمان	13,14,15	207
245	VIII حسن سلوک ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرنیوالا جنتی ہے	الاحقاف	15,16	〃
	(2) ماں باپ کے ساتھ برا سلوک کرنیوالا جہنمی ہے	الاحقاف	17,18	〃
246	ارشادات رسول والدین کی فرمانبرداری کے احکام			208
	اخلاقیات			
247	(1) تمام انسان ایک ہی مرد و عورت سے پیدا کئے گئے	الحجرات	13	210
	(2) عزت والا کون؟	الحجرات	13	〃
248	عہدوں کو پورا کرنے اور رشتوں کو جوڑنے کا حکم صلہ رحمی کا حکم	الرعد	20,21	〃
249	صلہ رحمی کا حکم	النحل	90	210
250	باہمی تعلقات کی اصلاح کرو	الانفال	1	211
251	مسلمان مل جل کر رہیں	الحجرات	10	〃
252	ارشاداتِ رسول۔ صلہ رحمی کے احکام	.....	.....	〃
253	قطع رحمی گناہِ کبیرہ ہے	الرعد	25	212
254	قطع رحمی کرنیوالوں کو اللہ گمراہ کردیتا ہے	البقرہ	26,27	213
255	رشتے ناتوں کا توڑنا سخت گناہ کبیرہ ہے	النساء	1	〃
256	آپس میں اختلافات نہ کرو ورنہ بزدل ہو جاؤ گے	الانفال	46	〃
257	اللہ کے ساتھ سچے رہو، اگر تم کو حکومت مل جائے تو رشتے ناطے توڑ ڈالو گے	محمدؐ	21,22	213
258	تمہاری بعض بیویاں اور بعض بچے تمہارے دشمن ہیں	التغابن	14	214
259	اے مسلمانو! تمہارے مال اور اولاد تمہیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کردیں	المنافقون	9-11	〃
260	ارشاداتِ رسول: قطع رحمی کے متعلق			〃

نمبر	عنوان	سورہ	آیت نمبر	صفحہ نمبر
261	گناہوں سے معافی چاہتے ہوئے اللہ کی مدد حاصل کرنا	بنی اسرائیل	25	215
262	حقوق ادا کرتے رہو بیجا اخراجات سے بچو	بنی اسرائیل	26	〃
263	بیجا خرچ کرنے والے شیطانوں کے بھائی ہیں	بنی اسرائیل	27	216
264	انفاق سے منہ پھیرنا پڑے تو نرمی سے سمجھا دیں	بنی اسرائیل	28	〃
265	بخل کریں نہ اسراف کریں بلکہ اعتدال سے خرچ کریں	بنی اسرائیل	29	〃
266	روزی کی کشادگی اور تنگی صرف اور صرف اللہ ہی کے ہاتھ ہے	بنی اسرائیل	30	217
267	مفلسی کے ڈر سے اولاد کو قتل کرنا گناہ کبیرہ ہے	بنی اسرائیل	31	〃
268	زنا کے قریب بھی نہ پھٹکنا کہ یہ گناہ کبیرہ ہے	بنی اسرائیل	32	〃
269	ناحق قتل (ہرگز) نہ کرو	بنی اسرائیل	33	〃
270	یتیم کے مال کے قریب بھی نہ جاؤ	بنی اسرائیل	34	218
271	وعدے پورے کرو وعدوں کی بازپرس ہوگی	بنی اسرائیل	34	〃
272	بھرپور ناپو سیدھی ترازو سے تولا کرو	بنی اسرائیل	35	〃
273	علم نہ ہونے پر بدگمانی سے بچو	بنی اسرائیل	36	〃
274	اکڑ کر نہ چلو، اترانا اللہ کو سخت ناپسند ہے	بنی اسرائیل	37	219
275	آیت 23 سے 37 تک ان سب باتوں کی برائی اللہ کو سخت ناپسند ہے	بنی اسرائیل	38	〃
276	رائی کے دانے کے برابر نیکی یا بدی ظاہر کر دی جائے گی	لقمان	16	〃
277	نماز قائم کرنا اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی تلقین کرنا	لقمان	17	〃
278	غرور نہ کرنا اترا کر نہ چلنا	لقمان	18	〃
279	رفتار میانہ رو رکھ، آواز پست رکھ	لقمان	19	〃
280	فاسق کی خبر پر عمل کرنے سے پہلے اچھی طرح تحقیق کر لینے کا حکم	الحجرات	6	220
281	ایمان والوں کی نگاہ میں اللہ کفر اور نافرمانیوں کو ناپسندیدہ بنا دیا ہے	الحجرات	7	〃
282	اللہ کا احسان ہے کہ اللہ تعالیٰ ایمان تمہارے لئے محبوب بنا دیا ہے	الحجرات	8	220
283	اگر مسلمانوں کی دو جماعتیں آپس میں لڑ پڑیں تو انصاف سے صلح کروا دینے کا حکم	الحجرات	9	221
284	سارے مسلمان بھائی بھائی ہیں، پس اپنے دو بھائیوں میں ملاپ کرا دیا کرو	الحجرات	10	〃
285	آپس میں ایک دوسرے کا مذاق اُڑانے والے اور عیب لگانے والے ظالم لوگ ہیں	الحجرات	11	〃
286	ایمان والو بدگمانیوں سے بچو، غیبت نہ کرو	الحجرات	12	222
287	کسی کے مکان میں داخلے کے لئے اجازت لینے کا تاکیدی حکم	النور	27-29	〃
288	اللہ تعالیٰ کی اور رسول کی فرمانبرداری سے اللہ کی رحمت نازل ہوتی ہے۔	النور	56	〃
289	اللہ اور اُس کے رسول کی فرمانبرداری کرنے سے دلوں میں ایمان داخل ہوتا ہے	الحجرات	14	〃
290	اللہ ہر چیز کا جاننے والا ہے، اپنے دین داری سے اللہ کو آگاہ نہیں کر سکتے	الحجرات	16	223
291	اللہ کا ہم پر احسان ہے کہ ہمکو ایمان کی ہدایت عطا فرمایا	الحجرات	17	〃
	قصہ آدمؑ اور شیطان لعین کا			
292	(I) آدم کی تخلیق، تمام فرشتوں کو سجدہ کا حکم، شیطان تکبر کیا، سجدہ سے انکار کیا، کافروں سے ہوگیا، آدم سے دشمنی کی، آدم کو بہکا کر جنت سے نکلوا دیا۔	البقرۃ	30,39	〃
293	(II) شیطان، جسے اللہ نے لعنت کی ہے، انسان کو بھٹکانے کا عزم کیا ہے، مقرر حصہ لیکر جہنم میں جائیگا۔	النساء	117-21	225
294	(III) شیطان قیامت تک اللہ سے مہلت لیا ہے اور ہر خیر کے رستے پر بیٹھے گا اور بہکائے گا اللہ نے مہلت دے دی، اللہ انسان کو نصیحت کرتا ہے کہ شیطان سے بچنے کے لئے آعوذ باللہ پڑھیں	الاعراف	10-25	〃

نمبر	عنوان	سورہ	آیت نمبر	صفحہ نمبر
295	(IV) انسان کو اللہ اشرف المخلوقات بنایا ہے، تمام کائنات کو انسان کے لئے مسخر کر دیا، فرشتوں کو بھی سجدہ کا حکم دیا	الحجر	26-50	225
296	(V) شیطان کا عزم انسان کو بھٹکانے کا، شیطان کی تابعداری جہنم لیجاتی ہے	بنی اسرائیل	61-65	229
297	(VI) انسان کو اللہ نصیحت کرتا ہے، اے آدم شیطان تیرا اور تیری بیوی کا دشمن ہے، جو میرے (اللہ کے) احکام پر عمل کریگا شیطان اس کو بہکا نہ سکے گا، اور نہ کچھ بگاڑ سکے گا۔	طٰہٰ	116-127	230
298	(VII) شیطان غرور و تکبر کر کے مردود ہوا اللہ نے فرمایا سچ تو یہ ہے کہ تجھ سے اور تیرے ماننے والوں سے میں بھی جہنم بھر دونگا	ص	71-85	231

اللہ کے تاکیدی احکام شیطان سے بچنے کے لئے

نمبر	عنوان	سورہ	آیت نمبر	صفحہ نمبر
299	(1) شیطان کی پیروی مت کرو، وہ تمہارا صریح دشمن ہے	الانعام	142	232
	(2) کیا تم شیطان کو دوست بناؤ گے جبکہ وہ اللہ تعالیٰ کا اور تم سب کا دشمن ہے	کہف	50	〃
300	اللہ کی نصیحت اولادِ آدم کو شیطان سے بچنے کی	الاعراف	27	〃
301	اللہ کا حکم شیطان کی عبادت نہ کرنا صرف اللہ کی عبادت کرنا، وہ تو تمہارا کھلا دشمن ہے	یٰسین	60,61	233
302	انسان شیطان کے راستے پر چل کر خود کو راہ راست پر سمجھتے ہیں، یہ شیطان کا دھوکا ہے	الاعراف	30	〃
303	شیطان نے تو تم میں سے بہت سوں کو بھٹکا دیا	یٰسین	62	〃
304	شیطان کے پیروی کرنیوالے	النور	21	〃
305	شیطان تو انسان کو (وقت پر) دغا دینے والا ہے	الفرقان	25-29	234
306	اللہ کا وعدہ قیامت ضرور آئیگی اور شیطان کی دشمنی اولادِ آدم سے	فاطر	5,6,7	〃
307	جو شیاطین کے تابع ہیں وہی گمراہی میں کھینچے چلے جاتے ہیں	الاعراف	202	234
308	شیطان ہر جھوٹے گناہگار پر اُترتے ہیں	الشعراء	221,222	〃
309	شیطان کے فریب میں آنے کا نتیجہ	ابراہیم	22	〃
310	اللہ اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا	حم السجدۃ	41:46	235

شیطان سے بچنے کی دُعائیں

نمبر	عنوان	سورہ	آیت نمبر	صفحہ نمبر
311	شیطان کے وسوسوں سے بچنے	الاعراف	200	〃
312	قرآن پڑھنے کے وقت شیطان سے اللہ کی پناہ طلب کرو	النحل	98-100	236
313	شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ آئے تو اللہ کی پناہ طلب کرو	حٰمٓ سجدہ	36	〃
314	شیطان سے بچنے اللہ حکم اور دُعائیں	المومنون	97,98	〃
315	خداترس لوگوں کو شیطان سے خطرہ محسوس ہو تو وہ اللہ کے ذکر میں لگ جاتے ہیں	الاعراف	201	〃

احکام الٰہی

نمبر	عنوان	سورہ	آیت نمبر	صفحہ نمبر
316	اللہ کا حکم، انسان زبان سے اچھی بات نکالے	بنی اسرائیل	53	〃
317	شیطان بے حیائی کا حکم دیتا ہے۔	البقرہ	169	237
318	اللہ فحش (بے حیائی) سے منع کرتا ہے۔	الاعراف	33	〃
319	نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے	العنکبوت	45	238
320	پانچ فرض نمازوں کا ذکر	بنی اسرائیل	78	〃
321	رسول اللہ ﷺ کو تہجد پڑھنے کا حکم	بنی اسرائیل	79	〃
322	رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک جماعت تہجد پڑھتی تھی	المزمل	20	〃
323	نماز ایمان کے بعد اولین مطالبہ	طٰہٰ	14	239
324	نماز ہی اصل دین ہے۔	الروم	30,31	〃
325	اللہ کا حکم نماز کے لئے	الانعام	71,72	〃
326	متقی لوگ نماز قائم کرتے ہیں	البقرہ	2,3	240
327	نماز ہی اصل زندگی ہے۔	الانعام	162,3	〃
328	نماز دائرہ اسلام میں داخلہ کا ثبوت	التوبہ	11	〃
329	خدا سے وابستگی	الحج	78	〃
330	نماز اور صبر کیساتھ اللہ کی مدد طلب کرو	البقرہ	45	241
331	صبر اور نماز کے ذریعے اللہ کی مدد چاہو	البقرہ	153	〃

نمبر	عنوان	سورہ	آیت نمبر	صفحہ نمبر
332	گھر والوں کو نماز کی تاکید کرنا فرض ہے	طٰہٰ	132	241
333	آگ سے بچاؤ اپنے کو اور اپنے گھر والوں کو	التحریم	6	242
334	نماز سے غفلت برتنے والوں کا انجام	الماعون	4,5	〃
335	نماز: ریاکاروں کا بیان	الماعون	6,7	〃
336	نماز فیصلہ کی علامت	القیامۃ	31-32	243
337	نماز نہ پڑھنے والے جہنمی ہیں	المدثر	40-43	〃
338	خدا سے قرب	العلق	19	〃
339	نماز میں خشوع سے فلاح حاصل ہوتی ہے	المومنون	1,2	〃
	پردے کے احکام			
340	عورتوں کو پردے کے لئے چادر لٹکا لینے کا حکم	الاحزاب	59	〃
341	مسلمان مرد اپنی نگاہیں نیچے رکھیں	النور	30	244
342	مسلمان عورتوں کو حکم ہیکہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی عصمت میں فرق نہ آنے دیں۔	النور	31	
343	ایمان والوں کا قول	النور	51,52	245
344	رسول اللہ کے فیصلہ کے بعد کسی مسلمان مرد وعورت کو کسی امر میں اختیار نہیں	الاحزاب	36	〃
345	وہ لوگ جن کے لئے ثواب تیار ہے۔ اُن کے اوصاف کا بیان	الاحزاب	35	〃
346	نبی ﷺ اپنے بعض ازواج مطہرات سے راز کی بات کہنے پر آپس میں وہ خبر پھیلا دیئے جس پر اللہ کا یہ حکم نازل ہوا، غور وفکر کا مقام	التحریم	3-5	246
347	اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کے لئے (فرعون کی بیوی) حضرت بی بی آسیہؓ کی مثال بیان فرمائی	التحریم	11	〃
348	عورتوں کو اپنے ناموس کی حفاظت کرنے کے لئے بی بی مریم بنتِ عمران کی مثال دی گئی ہے	التحریم	12	247
349	اللہ تعالیٰ کافروں کے لئے نوحؑ اور لوطؑ کی بیوی کی مثال بیان فرمائی	التحریم	10	〃

نمبر	عنوان	سورہ	آیت نمبر	صفحہ نمبر
	اسلام میں عورتوں کے حقوق			
350	اللہ سے ڈرو جس کے نام پر ایک دوسرے سے اپنے حق مانگتے ہو، بے شک اللہ تم پر نگہبان ہے	النساء	1	248
351	یتیموں کا مال انہیں دیدو	النساء	2	〃
352	(1) دو دو، تین تین، چار چار نکاح کی اجازت عدل شرط ہے ورنہ ایک ہی بیوی پر اکتفاء کا حکم۔	النساء	3	249
	(2) تمام بیویوں میں عدل کرنے کی کوشش کرو اور اپنی اصلاح کرو	النساء	129	〃
353	مہر خوشی سے دیدو	النساء	4	〃
354	بے عقل لوگوں کو اپنے مال نہ دیدو	النساء	5	〃
355	یتیموں کے مال کی حفاظت کرو، انکے بالغ ہونے تک	النساء	6	〃
356	وراثت کے احکام، یتیم، مسکین کے حقوق	النساء	7	250
357	وراثت کی تقسیم کے وقت اگر کوئی قرابتدار یتیم اور مسکین ہو تو انکو بھی تھوڑا دیدو	النساء	8	〃
358	یتیم کی کفالت اپنی اولاد جیسی کرو، تقویٰ اختیار کرو	النساء	9	〃
359	ناحق یتیم کا مال کھانا، پیٹ کو آگ سے بھرنا ہے	النساء	10	〃
360	وراثت میں ایک لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے برابر، تفصیلات بیان ہیں	النساء	11	〃
361	بیوی کی میراث کے بارے میں احکام	النساء	12	251
362	وراثت کی حدیں معین کردی گئی ہیں، عمل کرنیوالوں کے لئے بشارتیں، عمل نہ کرنے والوں کے لئے وعیدیں	النساء	13	〃
363	وراثت کی حدوں پر عمل نہ کرنے والوں کے لئے وعیدیں	النساء	14	252
364	عورتوں کو بے حیائی سے روکنا فرض ہے	النساء	15	〃
365	بے حیائی کے مرتکب ہر دونوں کو سزا دینے کا حکم	النساء	16	〃

نمبر	عنوان	سورہ	آیت نمبر	صفحہ نمبر
366	سہواً غلطی کے بعد توبہ سے معافی	النساء	17	252
367	معلوم رکھکر غلطیاں کرتے جانے کا عذاب	النساء	18	〃
368	اگر تم عورت کو ناپسند کرو تو تم جس چیز کو برا جانو اللہ اس میں بہت سی بھلائی کر دے گا	النساء	19	253
369	(1) دوسری شادی کرنے کے لئے شرط	النساء	20,21	〃
	(2) پاک دامن با ایمان عورتوں پر تہمت لگانے والے ملعون ہیں	النور	23	
370	باپ جن عورتوں سے نکاح کیا ہے، بیٹے کو نکاح کے لئے وہ عورتیں حرام ہیں	النساء	22	254
371	رشتے جن سے نکاح حرام ہیں	النساء	23	〃
372	شوہر والی عورتیں حرام ہیں لیکن۔۔۔	النساء	24	〃
373	ایسے شخص کے لئے احکام، جو محصنات سے نکاح کرنے کی پوری وسعت و طاقت نہ رکھتا ہو	النساء	25	255
374	اللہ توبہ قبول کرنے والا ہے	النساء	26,27	〃
375	آپس کے مال ناجائز طریقے مت کھاؤ	النساء	28-29	〃
376	سرکشی کرنیوالے کے لئے آگ کی سزا تیار ہے	النساء	30	256
377	اگر تم کبائر سے بچتے رہو تو صغائر معاف کر دیں گے	النساء	31	〃
378	بعض کو بعض پر فضیلت (بزرگی) دی گئی ہے تم آرزو نہ کرو۔ پہلا حصہ	النساء	32	〃
379	مردوں کا حصہ مردوں کی کمائی میں سے ہے، اور عورتوں کا حصہ عورتوں کی کمائی میں سے ہے۔ دوسرا حصہ	النساء	32	〃
380	وراثت میں حقداروں کا حصہ دیدو	النساء	33	257
381	(1) عورتوں کے لئے ویسے ہی حقوق ہیں جیسے ان پر مردوں کے ہیں۔ پہلا حصہ	البقرہ	228	〃
	(2) مرد کو عورتوں پر فضیلت دی گئی ہے اس لئے کہ مرد اپنے مال خرچ کرتے ہیں	النساء	34	〃
382	اگر شوہر بیوی کے درمیان آپس میں ان بن ہو گئی تو ان کے لئے حکم	النساء	35	258
383	حقوق اللہ اور حقوق العباد کا بیان، تکبر کرنیوالوں کو اور شیخی خوروں کو اللہ پسند نہیں فرماتا	النساء	36	〃
384	خود بخیلی کرنیوالوں اور دوسروں کو بھی بخیلی کرنیکی ترغیب دینے والوں کے لئے ذلت کی مار ہے	النساء	37	
385	دکھاوے کے لئے مال خرچ کرنیوالے شیطان کے ساتھی	النساء	38	259
386	بھلا انکا کیا نقصان ہو جاتا اگر وہ اللہ کے دیئے ہوئے مال کو اللہ کے حکم کے مطابق خرچ کرتے	النساء	39	〃
387	مردوں کو عورتوں پر فضیلت دی گئی ہے	البقرہ	228	〃
388	اللہ ایک کا دوسرے پر رتبہ بڑھایا تاکہ تم کو آزمائے ان چیزوں میں جو تم کو دی گئی ہے	الانعام	165	12
389	پاکی کی حالت میں نماز پڑھنا، یتیم کے احکام	النساء	43	〃
390	وضو اور تیمم کا طریقہ	المائدہ	6	〃
391	اللہ تعالیٰ کا تاکیدی حکم کہ امانت والوں کو امانت پہنچادو، عدل وانصاف	النساء	58	260
392	مومنوں کو حکم دیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کریں	النساء	59	〃
393	مومن ہونے کی شرط، رسول اللہ ﷺ کی فرمانبرداری کریں اور ہر اختلاف میں آپ کے فیصلے کو خوشی سے قبول کریں	النساء	65	261
394	سلام کا اچھا جواب دینے کا حکم	النساء	86	〃
395	نیک کام کی سفارش سے نیکی اور بد کام کی سفارش سے بدی ملے گی	النساء	85	〃
396	اللہ واحد ہے قیامت کا آنا یقینی ہے	النساء	87	〃
397	یتیم لڑکیوں کی حق تلفی کرتے ہوئے نکاح کی رغبت رکھنے والوں کے لئے حکم	النساء	127	262
398	شوہر کی بددماغی اور لاپرواہی کی وجہ سے آپس میں صلح کر لینے کی اجازت	النساء	128	〃
399	اگر ناگزیز حالات میں میاں بیوی جدا ہو جائیں تو اللہ ہر ایک کو دوسرے سے بے نیاز کر دیگا	النساء	130	〃

نمبر	عنوان	سورہ	آیت نمبر	صفحہ نمبر
400	اللہ سے ڈرتے رہو احکام مانتے رہو اگر تم کفر کرو گے تو اللہ بہت بے نیاز ہے اور تعریف کیا گیا	النساء	131	262
401	اللہ پوری قدرت والا ہے وہ تم سبکو لے جائے اور دوسروں کو لے آئے	النساء	132,3	263
402	راہِ راست پر چلنے والے شخص کو گمراہ شخص سے کچھ نقصان نہیں	المائدہ	105	〃
403	عدل و انصاف کرنے والے اور سچی گواہی دینے والے بن جاؤ، قرابت داری کی وجہ سے پہلو تہی نہ کرو	النساء	135	〃
404	اللہ تعالیٰ کافروں کو ایمان والوں پر ہرگز راہ نہ دیگا	النساء	141	〃
405	اللہ منافقوں کو انکی چالبازیوں کا بدلہ دینے والا ہے، اللہ گمراہی میں ڈالدے تو کوئی راہ نہ پائیں گے	النساء	142,3	264
406	منافق یقیناً جہنم کے نچلے درجہ میں جائیں گے، لیکن اگر توبتا نصوحا کرلیں تو.....	النساء	145,6	〃
407	اللہ تم کو سزا دیکر کیا کریگا؟	النساء	147	〃
408	بُرائی کیساتھ آواز بلند کرنیکو اللہ پسند نہیں فرماتا مگر مظلوم کو اجازت ہے	النساء	148	265
	سود کے بارے میں بیان			
409	سود خوروں کی حالت قبر میں اور آخرت میں	البقرہ	275	〃
410	اللہ سود کو مٹاتا ہے اور صدقہ کو بڑھاتا ہے	البقرہ	276	266
411	اللہ سے ڈرو اور سود چھوڑ دو	البقرہ	278	〃
412	سود نہ چھوڑنے کی صورت میں اللہ اور رسول سے لڑنے تیار ہو جاؤ	البقرہ	279	〃
413	تنگی والے کو مہلت دینی چاہئے	البقرہ	280	〃
414	اللہ کے ہاں صدقہ و زکوٰۃ بڑھتا ہے (سود نہیں بڑھتا)	الروم	39	〃
	معاملات تحریر میں کیا کرو			
415	قرضے کا معاملہ (میعادِ مقرر پر) کرو تو اسے لکھ لیا کرو، دو مرد کی گواہی لے لو، خرید وفروخت کے وقت بھی گواہ مقرر کرلیا کرو	البقرہ	282	267

نمبر	عنوان	سورہ	آیت نمبر	صفحہ نمبر
416	سفر میں قرض دینا پڑے لکھنے والے کو نہ پاؤ تو رہن قبضہ میں رکھ لیا کرو، گواہی کو نہ چھپاؤ	البقرہ	283	268
417	اللہ ظاہر و پوشیدہ ہر چیز کا جاننے والا ہے	البقرہ	284	〃
418	اللہ کسی کو اس کے طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا	البقرہ	286	〃
	تجارت کے احکام			
419	وہ لوگ جن کو تجارت اور خرید وفروخت اللہ کے ذکر سے غافل نہیں کرتی	النور	37,38	〃
420	اللہ تعالیٰ نے تجارت کو حلال اور سود کو حرام کیا ہے۔	البقرہ	275	〃
421	جب ناپنے لگو تو بھرپور پیمانے سے ناپو اور سیدھی ترازو سے تولا کرو	بنی اسرائیل	35	〃
422	شعیب علیہ السلام اپنی قوم کو نصیحت کرتے ہیں۔	ھود	85	〃
423	شعیبؑ اپنی قوم کو نصیحت کرتے ہیں کہ ناپ تول انصاف کیساتھ پوری کرو، چیزیں کم نہ دو	ھود	86	270
424	جب قومِ شعیب کے کافر سرداروں نے کہا اگر تم شعیبؑ کی راہ پر چلو گے تو نقصان اٹھاؤ گے، بس اللہ کا عذاب نازل ہوا	الاعراف	92-90	〃
425	قومِ شعیبؑ نے شعیبؑ کی نصیحت کو نہ مانا اور اللہ کا حکم عذاب آپہنچا	ھود	94	〃
426	عذاب آنے کے بعد شعیبؑ منہ موڑ کر چلے	الاعراف	93	〃
427	عذاب آنے کے پہلے قوموں کو نبی بھیج کر ڈرانا اللہ کی سنت ہے	الاعراف	94	〃
428	اگر ایمان لاتے اور اللہ کے احکام مانتے تو اللہ ان پر برکتیں کھول دیتا	الاعراف	96	271
429	اچانک عذاب	الاعراف	95	〃
430	اللہ کے احکام نہ مان کر بے فکر ہو جانے سے اچانک عذاب آتا ہے	الاعراف	99-97	〃
431	اس قوم کی ہلاکت کے بعد جو بستی آباد ہوئی اگر اللہ چاہے تو ان کے جرائم کے سبب ہلاک کردالے	الاعراف	100	〃

نمبر	عنوان	سورہ	آیت نمبر	صفحہ نمبر
	یتیم کے احکام			
432	یتیموں کیساتھ نیک سلوک کرو	النساء	36	272
433	ان سے اولاد جیسا برتاؤ کرو	النساء	9	〃
434	انکو جھڑکی نہ دو	الضحیٰ	9	〃
435	ان پر اپنا مال خرچ کرو	البقرہ	215	〃
436	انکے مال کے قریب بھی نہ پھٹکو	الانعام	152	〃
437	یتیم کا مال کھانا جہنم کی آگ سے پیٹ بھرنا ہے	النساء	10	273
438	(1) یتیم کے اچھے مال سے برا مال نہ بدلو	النساء	2	〃
	(2) شرکت کے بہانے انکا مال نہ کھاؤ	النساء	2	〃
439	رہائش ساتھ رکھ سکتے ہو	البقرہ	220	〃
440	یتیم کے مال کے اخراجات کا حکم	النساء	5,6	〃
441	انصاف نہ کر سکنے پر یتیم لڑکیوں سے نکاح نہ کرو	النساء	3	274
442	مسکین کے بارے میں حکم	البقرہ	273	〃
443	مومن جو نیک عمل کئے وہ کبھی مغموم ہونگے نہ مایوس	البقرہ	277	〃
	لقمان کی نصیحت اپنے بیٹے کیلئے اور دیگر احکام			
444	قیامت کے دن سے ڈرنے کا حکم، لقمان صرف اللہ ہی کو قیامت کا علم ہے	لقمان	34	275
445	ایمان قبول کر کے نیک عمل کرنیوالوں کے لئے جنت کا وعدہ	لقمان	8,9	〃
446	اللہ کے احکام کے تابع ہونیوالے مضبوط کڑا تھام لیئے	لقمان	22	〃
447	ایسا شخص جسکے سامنے آیتیں پڑھی جائیں تو تکبر سے منہ پھیر لیتا ہے، اسکے لئے دردناک عذاب ہے	لقمان	7	〃
448	لغو باتوں کے بے علمی کی وجہ سے لوگوں میں میں پھیلا کر بے راہ کرنیوالے خسارہ پانیوالے ہیں	لقمان	6	〃
449	نماز قائم کرنیوالے، زکوٰۃ ادا کرنیوالے اور آخرت پر (کامل یقین رکھنے والے ہی فلاح پانیوالے ہیں	لقمان	3-5	〃

نمبر	عنوان	سورہ	آیت نمبر	صفحہ نمبر
450	جو سمجھنا نہیں چاہتے اللہ انکے دلوں پر مہر کر دیتا ہے	الروم	59	276
451	آپ کی تو بات صرف وہی مانتے ہیں جو ایمان والے ہیں۔ پہلا حصہ	الروم	53	〃
452	اللہ کا وعدہ سچا ہے	الروم	60	〃
453	بہت سے جانور جو اپنی روزی اٹھائے نہیں پھرتے ان سبکو اور تم کو بھی اللہ ہی روزی دیتا ہے	العنکبوت	60	〃
454	اللہ جسے چاہے فراخ روزی دیتا ہے اور جسے چاہے تنگ	العنکبوت	61	〃 277
455	وہ لوگ جنہوں نے اللہ سے وعدہ کے تھا کہ اگر اللہ انہیں مال دیگا تو وہ صدقہ کریں گے	التوبہ	75	〃
456	لیکن جب اللہ نے انہیں مال دیا تو بخیلی کرنے لگے	التوبہ	76	〃
457	پس اسکی سزا میں اللہ نے انکے دلوں میں نفاق ڈال دیا	التوبہ	77	〃
458	کیا وہ نہیں چاہتے کہ اللہ دل و دماغ کو بھیدوں کو جانتا ہے	التوبہ	78	〃
459	دل کھول کر خیرات کرنیوالوں پر جو طعنہ زنی کرتے ہیں انکے لئے دردناک عذاب ہے	التوبہ	79	〃
460	دنیا میں اپنے آپکو بڑا سمجھنے والے اپنی بری تدبیروں پر عمل کرنیوالوں کا انجام	فاطر	43,44	〃 278
461	مفسدین کو فساد سے باز آنے کے لئے اللہ دنیا میں بھی عذاب دیتا ہے	الروم	41	〃
462	انسان پر اللہ کی مہربانی ہو تو اتراتا ہے	الشوریٰ	48	〃
463	انسان کو مصیبت پہنچے تو اللہ واحد سے گڑگڑاتا ہے، رحمت کا مزہ چکھتا ہے تو اپنے رب کے ساتھ شرک کرتا ہے	الروم	33	〃
464	مصیبت انسانوں کے کرتوتوں کا نتیجہ	الشوریٰ	30	〃
465	اللہ کی نشانیوں کے بارے میں جھگڑنے والوں کو چھٹکارا نہیں	الشوریٰ	34,35	〃 279

نمبر	عنوان	سورہ	آیت نمبر	صفحہ نمبر
466	جسے اللہ تعالیٰ بہکا دے اسکا کوئی چارہ ساز نہیں	الشوریٰ	44	279

جہاد کے احکام

467	I ایمان والے جو جہاد کے لئے تیار ہیں وہ اپنی مراد کو پہنچے	آل عمران	200	〃
468	II اللہ نے مسلمانوں سے انکی جانوں اور مالوں کو جنت کے عوض خرید لیا ہے	التوبہ	111	〃
469	III ایسے مومن کے اوصاف جسکو اللہ تعالیٰ نے جنت کے عوض خرید لیا	التوبہ	112	280
470	IV جہاد وہ تجارت ہے جس سے اللہ کی محبت حاصل ہوتی ہے۔	الصف	4	〃
471	V اللہ کی راہ میں جہاد کرنا اور رغبت دلانا	النساء	84	〃
472	VI ایمان والو، تم اللہ کے دین کی مدد کرو وہ تمہاری مدد کریگا	محمدؐ	7	〃
473	اللہ تعالیٰ اپنی باتوں سے جھوٹ کو مٹا دیتا ہے اور سچ کو ثابت رکھتا ہے	الشوریٰ	24	281
474	نیکی کو علانیہ یا پوشیدہ کرنا یا کسی برائی سے درگذر کرنا، گناہوں کو مٹاتا ہے	النساء	149	〃
475	نیکی کا دس گنا اجر اور برائی کے برابر سزا ملے گی	الانعام	160	〃
476	جو شخص کوئی نیکی کرے تو اللہ اسکی نیکیوں میں اور نیکیاں بڑھا دیتا ہے	الشوریٰ	23	〃
477	اللہ نیکوکاروں کی سنتا ہے اور انہیں اپنے فضل سے اور بڑھا کر دیتا ہے	الشوریٰ	26	〃
478	اے ایمان والو! اللہ کے حقوق میں اور امانتوں میں خیانت مت کرو	الانفال	27	〃
479	تمہارے اموال واولاد امتحان کی چیز ہیں	الانفال	28	〃
480	ہر خیانت کرنیوالا خیانت کو لئے ہوئے قیامت کے دن حاضر ہوگا	آل عمران	161	282
481	اگر تم اللہ سے ڈرتے رہو گے تو اللہ تمکو ایک فیصلہ کی چیز دیگا	الانفال	29	〃
482	ایسے وبال سے بچو جو خاص کر صرف ان ہی لوگوں پر واقع نہ ہوگا جو گناہوں کے مرتکب ہوئے	الانفال	25	〃

نمبر	عنوان	سورہ	آیت نمبر
483	بلاشبہ تم سبکو اللہ ہی کے پاس جمع ہونا ہے	الانفال	24
484	اللہ تعالیٰ کسی شخص کو اسکی قدرت سے زیادہ کسی کا مکلف نہیں بناتا	الاعراف	42
485	ایمان والوں کو اللہ اپنے فضل سے جزا دیگا	الروم	45
486	ہر قوم کی طرف رسول، نبی بھیجے گئے تاکہ وہ نصیحت قبول کریں ۔ پہلا حصہ	الروم	47
487	اللہ کا فرمان کہ رسول اللہ ﷺ اپنا رخ اس سچے اور سیدھے دین کی طرف رکھیں	الروم	43,44
488	(1) اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اپنا برگزیدہ بنا لیتا ہے اور جو بھی اسکی طرف رجوع کرے وہ اسکی صحیح رہنمائی کرتا ہے	الشوریٰ	13
	(2) اللہ جسے گمراہ کرنا چاہے کر دیتا ہے اور جو اسکی طرف جھکے اسے راستہ دکھا دیتا ہے	الرعد	27
	(3) اگر تم نیک ہو تو وہ رجوع کرنے والوں کو بخشنے والا ہے۔		
	(4) ایمان والوں کا خود کارساز اللہ (محمدؐ) ہے اور کافروں کا کوئی کارساز نہیں		11
489	جس کو حکمت عطا کی گئی اس کو خیر کثیر مل گیا	البقرہ	269
490	ایمان والوں کے اوصاف	الشوریٰ	37-40
491	برائی کے ساتھ آواز بلند کرنیکو اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتا مگر مظلوم کو اجازت ہے	النساء	148
492	مظلوم برابر کا بدلہ لے سکتا ہے، ظالم کے لئے وعید	الشوریٰ	41,42
493	ہم پر مومنوں کی مدد کرنا لازم ہے۔ دوسرا حصہ	الروم	47
494	ایماندار کے لئے ہمیشگی والی جنتیں ہیں	طٰہٰ	75,76
495	گنہگار کے لئے جہنم ہے	طٰہٰ	74
496	اسلام میں پورے کے پورے داخل ہو جانے کا حکم	البقرہ	208
497	بعض احکام مان کر بعض احکام کی خلاف ورزی کا نتیجہ دنیا میں رسوائی اور قیامت کے دن سخت مار	البقرہ	85

نمبر	عنوان	سورہ	آیت نمبر	صفحہ نمبر
498	تمام جانداروں سے بدتر، اللہ کے نزدیک کافر ہیں	الانفال	55-56	287
499	مصیبتیں اپنے کرتوت کا بدلہ ہے، اللہ کے سوا کوئی کارساز و مددگار نہیں	الشوریٰ	30,31	〃
500	اللہ تعالیٰ اپنی نعمت انعام فرما کر کسی قوم سے اس وقت تک سلب نہیں کرتا جب تک نیک حالت کو بدی سے بدلیں	الانفال	53	288
501	خدا نے اس قوم کی حالت اس وقت تک نہیں بدلتا جب تک کہ وہ خود اپنی حالت کو بدلنا چاہیں	الرعد	11	〃
000	تم اللہ سے کیوں مغفرت نہیں چاہتے، استغفار کیوں نہیں کرتے تاکہ تم پر رحم کیا جائے	النمل	46	
	نبی، رسول، ان کے قوموں کی تباہی کے تذکرے۔			289
	ابراھیم علیہ السلام			
502	بیانِ توحید	الشعراء	77-85	〃
503	ابراہیم علیہ السلام توحید پر قائل کرتے ہیں اور انکو آگ میں ڈال دیا جاتا ہے	الانبیاء	51-73	291
504	اسمائیل علیہ السلام کو ذبح کرنے کا واقعہ	الصافات	99-111	292
505	(1) حضرت ابراہیم اور انکے ساتھیوں میں بہترین نمونہ	الممتحنہ	4-7	
	(2) دین ابراھیمی سے وہ بے رغبتی کریگا، جو محض بیوقوف ہے	البقرہ	130,1	
	قوموں کا رسولوں کو جھٹلانا اور ان پر عذاب			
506	قوم کا نوح علیہ السلام کو جھٹلانا	الشعراء	105,6	293
		الشعراء	116-18	〃
507	عذاب	ھود	39-47	
508	قوم عاد کا رسول کو جھٹلانا	الشعراء	123-25	295
			128-31	
			135	〃
509	عذاب	الشعراء	139	〃
510	قوم ثمود کا رسول کو جھٹلانا		141-43	296
			149-50	
			154-58	
511	قوم ثمود پر عذاب	الاعراف	78,79	296
512	قوم لوط کا رسول کو جھٹلانا	الشعراء	160-62	297
			165-71	〃
513	عذاب	الشعراء	172-73	298
		ھود	77-80	〃
514	عذاب	ھود	81-83	〃
515	قوم شعیب کا رسول کو جھٹلانا	الشعراء	176-88	299
516	عذاب	الشعراء	189	〃
517	عذاب	ھود	94	300
	قوم فرعون			
518	اللہ کا حکم موسیٰ کو	الشعراء	15-17	302
519	فرعون کا سوال، موسیٰ کا جواب	الشعراء	23-24	〃
520	موسیٰ اور فرعون کی گفتگو	الشعراء	29-34	〃
521	موسیٰ کا جادوگروں سے مقابلہ	الشعراء	38	303
			43-48	〃
522	موسیٰ کو وحی کی گئی	الشعراء	52,53	〃
523	عذاب	الشعراء	60-66	〃
524	اللہ کا عذاب کس کس طرح سے آتا ہے؟۔ صرف ترجمہ (بغیر عربی کے)	الاعراف	94-100	〃
	مرنے کے بعد قیامت میں کس طرح اُٹھایا جائیگا			
525	(I) عزیرؑ کو مرنے کے سو سال بعد اُٹھایا گیا	البقرہ	259	305
526	(II) ابراہیم علیہ السلام اور چار پرندوں کا قصہ	البقرہ	260	〃
527	(III) قصہ اصحاب کہف کا	کہف	9-21	306
528	(IV)(1) مردہ زمین کو زندہ کیا جانا	الاعراف	57	308
	(2) مردہ زمین کا زندہ ہونا	الروم	19	〃
529	(1) قیامت قریب آگئی	القمر	1,2	〃
	(2) جھٹلانے والوں کے نتیجہ کا وقت مقرر ہے، عبرت حاصل کریں	القمر	3,4	〃

نمبر	عنوان	سورہ	آیت نمبر	صفحہ نمبر
530	قیامت کا منظر	القمر	7,8	309
531	قوم نوح کی تباہی کا تذکرہ	القمر	9,16	〃
532	پس ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا؟	القمر	16,18	〃
533	قوم عاد کی تباہی کا تذکرہ	القمر	18,21	310
534	پس کیسی رہی میری سزا اور میرا ڈرانا؟	القمر	22	〃
535	ثمود کی تباہی کا تذکرہ	القمر	23-29	〃
536	پس کیونکر ہوا میرا عذاب میرا ڈرانا؟	القمر	30,31	311
537	اور ہم نے نصیحت کے لئے قرآن کو آسان کر دیا ہے، پس کیا ہے کوئی جو نصیحت قبول کرے؟	القمر	32	〃
538	قوم لوط کا تذکرہ	القمر	33-39	〃
539	اور یقیناً ہم نے قرآن کو پند و وعظ کے لئے آسان کر دیا، پس کیا کوئی ہے نصیحت پکڑنے والا؟	القمر	40	312
540	فرعونیوں کی تباہی	القمر	41	〃
541	قریشیوں کے لئے عبرت	القمر	43,44	〃
542	عنقریب (یہ) قریشیوں کے جماعت شکست دی جائے گی اور پیٹھ دے کر بھاگے گی	القمر	45	〃
	اور ہم نے تم جیسے بہتروں کو ہلاک کر دیا ہے پس کوئی ہے نصیحت لینے والا؟	القمر	51	
543	جو کچھ اپنوں نے اعمال کے ہیں سب نامۂ اعمال میں لکھے ہوئے ہیں (لوح محفوظ میں درج ہیں)	القمر	52-56	313
544	ایمان والوں کو اللہ کی نصیحتیں اور وعدہ	المائدہ	9-9,12	〃
545	سورہ اخلاص	.....		314
546	سورہ فلق	.....		〃
547	سورہ الناس	.....		〃

باب چہارم

احکام الٰہی

186 سورہ فاتحہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ(1)اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ (2)الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ(3)مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ(4)اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ (5)اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ (6)صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ(7)

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے۔(1) سب تعریف اللہ تعالیٰ کی لئے ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔(2) بڑا مہربان نہایت رحم کرنیوالا ہے۔(3) بدلے کے دن (یعنی قیامت) کا مالک ہے۔(4) ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔(5) ہمیں سیدھی اور سچی راہ دکھا۔(6) ان لوگوں کی راہ جن پر تو نے انعام کیا۔ان کی نہیں جن پر غضب کیا گیا اور نہ گمراہوں کی۔(7)

187 آسمانوں اور زمین کی کل مخلوق اللہ کی تسبیح کرتے ہیں (النور:41)

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰہَ یُسَبِّحُ لَہٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالطَّیْرُ صَآفّٰتٍ کُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَہٗ وَتَسْبِیْحَہٗ وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ بِمَا یَفْعَلُوْنَ (41)

یا آپ نے نہیں دیکھا کہ آسمانوں اور زمین کی کل مخلوق اور پر پھیلائے اُڑنے والے کل پرند اللہ کی تسبیح میں مشغول ہیں۔ ہر یک کی نماز اور تسبیح اسے (اللہ کو) معلوم ہے،لوگ جو کچھ کرایں اس سے اللہ بخوبی واقف ہے۔

188 زمین وآسمان کی ہر چیز تسبیح کرتی ہے (بنی اسرائیل:44)

تُسَبِّحُ لَہُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِیْھِنَّ وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِہٖ وَلٰکِنْ لَّا تَفْقَھُوْنَ تَسْبِیْحَھُمْ اِنَّہٗ کَانَ حَلِیْمًا غَفُوْرًا (44)

ساتوں آسمان اور زمین اور جو بھی ان میں ہے اسی کی (اللہ کی) تسبیح کررہے ہیں۔ایسی کوئی چیز نہیں جو اسے پاکیزگی اور تعریف کے ساتھ یاد نہ کرتی ہو۔ہاں یہ صحیح ہے کہ تم اسکی تسبیح سمجھ نہیں سکتے۔وہ بڑا بردبار اور بخشنے والا ہے۔

189 آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اللہ ہی کا ہے۔ (لقمان:25,26)

وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ قُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ (25) لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ (26)

اگر آپ ان سے دریافت کریں کہ آسمان و زمین کا خالق کون ہے؟ تو یہ ضرور جواب دیں گے کہ اللہ، تو کہہ دیجئے کہ سب تعریفوں کے لائق اللہ ہی ہے، لیکن ان میں کے اکثر بے علم ہیں۔(25) آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے وہ سب اللہ ہی کا ہے یقیناً اللہ تعالیٰ بڑا بے نیاز اور سزاوار حمد و ثنا ہے(26)

190 اللہ خالق کائنات ہے، مرنے کے بعد حساب لینے والا ہے۔ (لقمان:28)

مَّا خَلْقُكُمْ وَلَا بَعْثُكُمْ إِلَّا كَنَفْسٍ وَاحِدَةٍ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ 28)

تم سب کی پیدائش اور مرنے کے بعد جلانا ایسا ہی ہے جیسے ایک جی کا* بیشک اللہ تعالیٰ سننے والا دیکھنے والا ہے۔(28)

*یعنی اس کی قدرت اتنی عظیم ہے کہ تم سب کا پیدا کرنا یا قیامت والے دن زندہ کرنا، ایک نفس کے زندہ کرنے یا پیدا کرنے کی طرح، اس لئے کہ وہ جو چاہتا ہے لفظ کُن سے پلک جھپکتے میں معرض وجود میں آجاتا ہے۔

191 کیا ہم نے انسان کو یونہی بیکار پیدا کیا ہے؟ (المومنون:115)

أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا وَأَنَّكُمْ إِلَيْنَا لَا تُرْجَعُونَ (115)

کیا تم یہ گمان کئے ہوئے ہو کہ ہم نے تمہیں یونہی بیکار پیدا کیا ہے اور یہ کہ تم ہماری طرف لوٹا ہی نہ جاؤ گے۔(115)

192 لوگو! اپنے رب سے ڈرو اور حساب کے دن کا خوف رکھو (لقمان:33)

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ وَاخْشَوْا يَوْمًا لَّا يَجْزِي وَالِدٌ عَن وَلَدِهِ وَلَا مَوْلُودٌ هُوَ جَازٍ عَن وَالِدِهِ شَيْئًا إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا وَلَا يَغُرَّنَّكُم بِاللَّهِ الْغَرُورُ (33)

لوگو! اپنے رب سے ڈرو اور اس دن کا خوف کرو جس دن باپ اپنے بیٹے کو کوئی نفع نہ پہنچا سکے گا اور نہ بیٹا اپنے باپ کا ذرا سا بھی نفع کرنے والا ہوگا (یاد رکھو) اللہ کا وعدہ سچا ہے۔

193 اللہ دُعا قبول کرتا ہے۔ (مومن:60)

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ (60)

مجھ سے دُعا کرو میں قبول کروں گا۔

194 انسان برائی کی دُعا مانگنے لگتا ہے۔(بنی اسرائیل:11)

وَيَدْعُ الإِنسَانُ بِالشَّرِّ دُعَاءهُ بِالْخَيْرِ وَكَانَ الإِنسَانُ عَجُولاً (11)

اور انسان برائی کی دُعائیں مانگنے لگتا ہے بالکل اسکی اپنی بھلائی کی دُعا کی طرح۔انسان ہے ہی بڑا جلد باز* ہے

*انسان چونکہ جلد باز اور بے حوصلہ ہے۔اس لئے جب اسے تکلیف پہنچتی ہے تو اپنی ہلاکت کی لئے اسی طرح بدعا کرتا ہے، جس طرح بھلائی کے لئے اپنے رب سے دُعائیں کرتا ہے۔یہ تو رب کا فضل وکرم ہے کہ وہ اسکی بدعاؤں کو قبول نہیں کرتا۔یہی مضمون سورہ یونس 11 میں بھی ہے

195 انسان کو ادھر ہی متوجہ کر دیں گے جدھر وہ خود متوجہ ہونا چاہتا ہے۔ (النساء :115)

وَمَن يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّى وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءتْ مَصِيراً (115)

جو شخص باوجود راہ ہدایت کے واضح ہو جانے کے بھی رسول اللہ ﷺ کا خلاف کرے اور تمام مومنوں کی راہ چھوڑ کر چلے، ہم اسے ادھر ہی متوجہ کر دیں گے، جدھر وہ خود متوجہ ہو اور جہنم میں ڈالدیں گے۔وہ پہنچنے کی بہت ہی بُری جگہ ہے۔

196 انسان کا اعمال نامہ اسکے گلے میں (بنی اسرائیل:13,14,15)

وَكُلَّ إِنسَانٍ أَلْزَمْنَاهُ طَآئِرَهُ فِي عُنُقِهِ وَنُخْرِجُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كِتَاباً يَلْقَاهُ مَنشُوراً (13)اقْرَأْ كِتَابَكَ كَفَى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيباً (14)مَّنِ اهْتَدَى فَإِنَّمَا يَهْتَدِي لِنَفْسِهِ وَمَن ضَلَّ فَإِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا وَلاَ تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّى نَبْعَثَ رَسُولاً (15)

ہم نے ہر انسان کی برائی بھلائی کو اسکے گلے لگا دیا ہے اور بروز قیامت ہم اسکے سامنے اسکا نامۂ اعمال نکالیں گے جسے وہ اپنے اوپر کھلا ہوا پالے گا۔لے(13)خود ہی اپنی کتاب آپ پڑھ لے۔آج تو تو آپ ہی خود حساب لینے کافی ہے۔(14) جو راہ راست حاصل کرلے وہ خود اپنے ہی بھلے کے لئے راہ یافتہ ہوتا ہے اور جو بھٹک جائیگا اسکا بوجھ اسی کے اوپر ہے۔کوئی بوجھ والا کسی اور کا بوجھ اپنے اوپر نہ لادے گا۔اور ہماری سنت نہیں کہ رسول بھیجنے سے پہلے ہی عذاب کرنے لگیں۔(15)

197 دنیا و آخرت کا طلبگار (بنی اسرائیل:18, 19)

مَّن كَانَ يُرِيدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهُ فِيهَا مَا نَشَاء لِمَن نُّرِيدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهُ جَهَنَّمَ يَصْلاهَا مَذْمُوماً مَّدْحُوراً (18)

وَمَنْ أَرَادَ الآخِرَةَ وَسَعَى لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُوْلَئِكَ كَانَ سَعْيُهُم مَّشْكُوراً (19)

جسکا ارادہ صرف اس جلدی والی دنیا (فوری فائدہ) کا ہی ہو اسے ہم یہاں جس قدر جسکے لئے چاہیں سردست دیتے ہیں۔ بالآخر اسکے لئے ہم جہنم مقرر کر دیتے ہیں جہاں وہ برے حالوں دھتکارا ہوا داخل ہوگا۔(18) اور جس کا ارادہ آخرت کا ہو اور جیسی کوشش اس کے لئے ہونی چاہیے وہ کرتا بھی ہو اور وہ باایمان بھی ہو پس یہی لوگ ہیں جنکی کوشش کی اللہ کے ہاں پوری قدر دانی کی جائیگی۔(19)

198 آخرت کے طلبگار (الشوریٰ:20)

مَن كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الْآخِرَةِ نَزِدْ لَهُ فِي حَرْثِهِ وَمَن كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهِ مِنْهَا وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِن نَّصِيبٍ (20)

جسکا ارادہ آخرت کی کھیتی کا ہو ہم اسے اسکی کھیتی میں ترقی دیں گے * اور جو دنیا کی کھیتی کی طلب رکھتا ہو ہم اسے اس میں سے کچھ ہی دے دیں گے ** ایسے شخص کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ***

*مطلب یہ ہے کہ جو شخص دنیا میں اپنے اعمال ومحنت کے ذریعے سے آخرت کے اجر وثواب کا طالب ہے تو اللہ تعالیٰ اسکی آخرت کی کھیتی میں اضافہ فرمائیگا کہ ایک نیکی کا اجر دس گنا سے لیکر سات سو گنا بلکہ اس سے زیادہ تک بھی عطا کردیگا۔** یعنی طالب دنیا کو دنیا تو ملتی ہے لیکن اتنی نہیں جتنی وہ چاہتا ہے بلکہ اتنی ہی ملتی ہے جتنی اللہ کی مشیت اور تقدیر کے مطابق ہوتی ہے۔)*** مطلب یہ ہے کہ دنیا تو اللہ تعالیٰ ہر ایک کو اتنی ضرور دیتا ہے جتنی اس نے لکھدی ہے، کیوں کہ وہ سب کی روزی کا ذمہ لئے ہوئے ہے۔ طالب دنیا کو بھی اور طالب آخرت کو بھی۔ تاہم جو طالب آخرت ہوگا یعنی آخرت کے لئے کسب ومحنت کرے گا تو قیامت والے دن اللہ تعالیٰ اسے اَضْعَافًا مُّضَاعَفَةً اجر وثواب عطا فرمائیگا۔ جب کہ طالب دنیا کے لئے آخرت میں سوائے جہنم کے عذاب کے کچھ نہیں ہوگا۔ اب یہ انسان کو خود سوچ لینا چاہئے کہ اسکا فائدہ طالب دنیا بننے میں ہے طالب آخرت بننے میں۔

199 اولاد آدم سے اللہ کا قول وقرار لینا کہ شیطان کی عبادت نہ کرنا وہ تمہارا کھلا دشمن ہے (یٰسین:65-59)

سَلَامٌ قَوْلًا مِّن رَّبٍّ رَّحِيمٍ (58) وَامْتَازُوا الْيَوْمَ أَيُّهَا الْمُجْرِمُونَ (59) أَلَمْ أَعْهَدْ إِلَيْكُمْ يَا بَنِي آدَمَ أَن لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطَانَ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ (60) وَأَنِ اعْبُدُونِي هَذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ (61) وَلَقَدْ أَضَلَّ مِنكُمْ جِبِلًّا كَثِيرًا أَفَلَمْ تَكُونُوا تَعْقِلُونَ (62) هَذِهِ جَهَنَّمُ الَّتِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ (63) اصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنتُمْ تَكْفُرُونَ (64) الْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلَى أَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَا أَيْدِيهِمْ وَتَشْهَدُ أَرْجُلُهُم بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ (65)

اے گناہ گارو! آج تم الگ ہو جاؤ* (59) اے اولاد آدم! کیا میں نے تم سے قول وقرار ** نہیں لیا تھا کہ تم شیطان کی عبادت نہ کرنا وہ تو تمہارا کھلا دشمن ہے؟ (60) اور میری ہی عبادت کرنا *** سیدھی راہ یہی ہے۔ (61) شیطان نے تو تم میں سے بہت ساری مخلوق کو بہکا دیا۔ کیا تم عقل نہیں رکھتے ****(62) یہی وہ دوزخ ہے جس کا تمہیں وعدہ دیا جاتا تھا۔(63) اپنے کفر کا بدلہ پانے کے لئے آج اس میں داخل ہو جاؤ ***** (64) ہم آج کے دن انکے منہ پر مہریں لگا دیں گے ******

اور انکے ہاتھ ہم سے باتیں کریں گے اور انکے پاؤں گواہیاں دے گے۔ان کاموں کا جو کرتے تھے۔(65)

* یعنی میدان محشر میں اہل ایمان واطاعت اور اہل کفر ومعصیت الگ کر دیئے جائیں گے اور اہل کفر میں بھی مجرمین کو مختلف گروہوں میں الگ الگ کر دیا جائیگا۔ مثلاً یہودیوں کا گروہ، عسائیوں کا گروہ، صائبین کا گروہ، مجوسیوں کا گروہ، زانیوں کا، سرابیوں کا۔** یہاں قول وقرار سے مراد ''الست'' ہے جو حضرت آدمؑ کی پشت سے نکالے گئے وقت لیا گیا تھا یا وہ وصیت ہے جو پیغمبروں کی زبان لوگوں کو کی جاتی رہی۔اور تمہیں شیطان کی عبادت اور اسکے وسوسے قبول کرنے سے اس لئے روکا گیا تھا کہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے اور اس نے تمہیں ہر طرح گمراہ کرنیکی قسم کھا رکھی ہے۔*** یہ بھی عہد لیا تھا کہ تمہیں صرف میری ہی عبادت کرنی ہے۔میری عبادت میں کسی کو شریک نہیں کرنا۔اور صرف ایک اللہ کی عبادت کرنا یہی وہ سیدھا راستہ ہے جسکی طرف تمام انبیاء لوگوں کو بلاتے رہے اور یہی منزل مقصود یعنی جنت تک پہنچانے والا ہے۔**** یعنی اتنی عقل بھی تمہارے اندر نہیں کہ شیطان تمہارا دشمن ہے۔اسکی اطاعت نہیں کرنی چاہئے۔اور میں تمہارا رب ہوں۔میں ہی تمہیں روزی دیتا ہوں اور میں ہی تمہاری رات دن حفاظت کرتا ہوں۔لہٰذا تمہیں میری نافرمانی نہیں کرنی چاہئے۔تم شیطان کی عداوت کو اور میرے حق عبادت کو نہ سمجھ کر نہایت بے عقلی اور نادانی کا مظاہرہ کر رہے ہو۔***** یعنی اب اس بے عقلی کا نتیجہ بھگتو اور اپنے کفر کے سبب سے جہنم کی سختیوں کا مزہ چکھو۔****** یہ مہر لگانے کی ضرورت اس لئے پیش آئیگی کہ ابتداً مشرکین قیامت والے دن بھی جھوٹ بولیں گے اور کہیں گے۔''اللہ کی قسم، جو ہمارا رب ہے، ہم مشرک نہیں تھے۔'' چنانچہ اللہ تعالیٰ انکے منہ پر مہر لگا دے گا۔جس سے وہ خود تو بولنے کی طاقت سے محروم ہو جائیں گے اور اللہ تعالیٰ اعضائے انسانی کو قوت گویائی عطا فرما دے گا۔ ہاتھ بولیں گے کہ ہم سے اس نے فلاں فلاں کام لیا تھا۔اور پاؤں اس پر گواہی دیں گے یعنی اقرار وگواہی دونوں مرحلے طئے ہو جائیں گے۔

200 دنیا کی حقیقت (کہف:45)

وَاضْرِبْ لَهُم مَّثَلَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا كَمَاءٍ أَنزَلْنَاهُ مِنَ السَّمَاءِ فَاخْتَلَطَ بِهِ نَبَاتُ الْأَرْضِ فَأَصْبَحَ هَشِيمًا تَذْرُوهُ الرِّيَاحُ وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا(45)

انکے سامنے دنیا کی زندگی کی مثال (بھی) بیان کرو جیسے پانی جسے ہم آسمان سے اتارتے ہیں، اس سے زمین کا سبزہ ملا جلا (نکلا) ہے، پھر آخر کار وہ چورا چورا ہو جاتا ہے جسے ہوائیں اڑا لئے پھرتی ہیں۔اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے*

* اس آیت میں دنیا کی بے ثباتی اور ناپائیداری کو کھیتی کی ایک مثال کے ذریعہ سے واضح کیا گیا ہے کہ کھیتی میں لگے پودوں اور درختوں پر جب آسمان سے بارش برستی ہے تو پانی سے ملکر کھیتی لہلہاتی ہے۔اور فصل پک جائے تو پھر ہوائیں اُڑا لیجاتی ہیں) دنیا کی زندگی بھی ہوا کے ایک جھونکے یا پانی کے بلبلے یا کھیتی ہی کی طرح ہے۔جو اپنی چند روزہ بہار دکھا کر فنا کے گھاٹ اتر جاتی ہے۔اور یہ سارے تصرفات اس ہستی کے ہاتھ میں ہیں جو ایک ہے اور ہر چیز پر قادر ہے۔

حدیث شریف ''اگر دنیا کی اللہ کے ہاں اتنی حیثیت بھی ہوتی جتنی ایک مچھر کے پر کی ہوتی تو اللہ تعالیٰ کسی کافر کو اس دنیا سے ایک گھونٹ پانی بھی پینے نہ دیتا۔'' (ترمذی، ابن ماجہ)

201 دنیا کی حقیقت (الرعد :26)

اللَّهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ وَيَقْدِرُ وَفَرِحُوا بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا مَتَاعٌ (26)

اللہ تعالیٰ جس کی روزی چاہتا ہے بڑھاتا ہے اور گھٹاتا ہے۔ یہ تو دنیا کی زندگی میں مست ہو گئے، حالانکہ دنیا آخرت کے مقابلہ میں نہایت (حقیر) پونجی ہے۔ (حدیث میں آتا ہے کہ دنیا کی حیثیت آخرت کے مقابلے میں اسطرح ہے جیسے کوئی شخص اپنی انگلی سمندر میں ڈال کر نکالے تو دیکھے سمندر کے پانی کے مقابلہ میں اسکی انگلی میں کتنا پانی آیا ہے؟ (صحیح مسلم)

202 دنیا کی زندگی کا دھوکہ (سورہ لقمان:33)

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ وَاخْشَوْا يَوْمًا لَّا يَجْزِي وَالِدٌ عَن وَلَدِهِ وَلَا مَوْلُودٌ هُوَ جَازٍ عَن وَالِدِهِ شَيْئًا إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا وَلَا يَغُرَّنَّكُم بِاللَّهِ الْغَرُورُ (33)

(یاد رکھو) اللہ کا وعدہ سچا ہے (دیکھو) تمہیں دنیا کی زندگی دھوکہ میں نہ ڈالے اور نہ دھوکہ باز (شیطان) تمہیں دھوکہ میں ڈالدے۔

203 مال اور اولاد تو دنیا کی زینت ہے (کہف :46)

الْمَالُ وَالْبَنُونَ زِينَةُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَالْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ عِندَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَخَيْرٌ أَمَلًا (46)

مال اور اولاد تو دنیا کی زینت ہے * اور (ہاں) البتہ باقی رہنے والی نیکیاں ** تیرے رب کے نزدیک آئندہ روئے ثواب اور (آئندہ کی) اچھی توقع کے بہت بہتر ہیں۔

* یہ چیزیں تو دنیائے فانی کی عارضی زینت ہیں۔ آخرت میں یہ چیزیں کچھ کام نہیں آئیں گی** تمام فرائض و واجبات وسنن ونوافل سب باقیات صالحات ہیں بلکہ منہات سے اجتناب بھی ایک عمل صالح ہے۔ جس پر عنداللہ اجر وثواب کی اُمید ہے)

204 مال اور اولاد اللہ کی آزمائش (التغابن:15)

إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ وَاللَّهُ عِندَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ (15)

تمہارے مال اور اولاد تو سراسر تمہاری آزمائش * ہیں۔ اور بہت بڑا اجر اللہ کے پاس ہے **

* جو تمہیں کسب حرام پر اکساتے اور اللہ کے حقوق ادا کرنے سے روکتے ہیں پس اس آزمائش میں تم اسی وقت سرخرو ہو سکتے ہو جب تم اللہ کی معصیت میں ان کی اطاعت نہ کرو۔ مطلب یہ ہوا کہ مال واولاد جہاں اللہ کی نعمت ہیں وہاں یہ انسان کی آزمائش کا ذریعہ بھی ہیں، اس طریقہ سے اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے کہ میرا اطاعت گذار کون ہے اور نافرمان کون۔ ** یعنی اس شخص کے لئے جو مال واولاد کے محبت کی مقابلے میں اللہ کی اطاعت کو ترجیح دیتا ہے اور اس کی معصیت سے اجتناب کرتا ہے۔

205 مال اور اولاد فتنہ ہے (الانفال : 28)

وَاعْلَمُوا أَنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ وَأَنَّ اللَّهَ عِندَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ (28)

اور تم اس بات کو جان رکھو کہ تمہارے اموال اور تمہاری اولاد ایک امتحان کی چیز ہے *۔ اور اس بات کو بھی جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ کے پاس بڑا بھاری اجر ہے۔

* مال واولاد کی محبت ہی عام طور پر انسان کو خیانت پر اور اللہ اور رسول کی اطاعت سے گریز پر مجبور کرتی ہے اس لئے انکو فتنہ (آزمائش) قرار دیا گیا ہے یعنی اسکے ذریعہ سے انسان کی آزمائش ہوتی ہے کہ ان کی محبت میں امانت اور اطاعت کے تقاضے پورے کرتا ہے یا نہیں؟ اگر وہ پورے کرتا ہے تو سمجھ لو کہ وہ اس آزمائش میں کامیاب ہے۔ بصورت دیگر ناکام۔ اس صورت میں یہی مال اور اولاد اسکے لئے عذاب الٰہی کا باعث بن جائیں گے۔

206 سچے اور پرہیزگار لوگوں کے اوصاف (البقرہ:177)

لَّيْسَ الْبِرَّ أَن تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلَٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّينَ وَآتَى الْمَالَ عَلَىٰ حُبِّهِ ذَوِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ وَالسَّائِلِينَ وَفِي الرِّقَابِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَالْمُوفُونَ بِعَهْدِهِمْ إِذَا عَاهَدُوا وَالصَّابِرِينَ فِي الْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ وَحِينَ الْبَأْسِ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ صَدَقُوا وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ (177)

ساری اچھائی مشرق ومغرب کی طرف منہ کرنے میں ہی نہیں * بلکہ حقیقتاً اچھا وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ پر قیامت کے دن پر، فرشتوں پر، کتاب اللہ پر اور نبیوں پر ایمان رکھنے والا ہو جو مال سے محبت کرنے کے باوجود قرابت داروں ** یتیموں، مسکینوں، مسافروں اور سوال کرنیوالے کو دے۔ غلاموں کو آزاد کردے۔ نماز کی پابندی کرے اور زکوٰۃ کی ادائیگی کرے۔ جب وعدہ کرے تب اسے پورا کرے۔ تنگدستی، دکھ درد اور لڑائی کے وقت صبر کرے۔ یہی سچے لوگ ہیں اور یہی پرہیزگار ہیں۔

* مشرق ومغرب کی طرف رخ کر لینا تو بذات خود کوئی نیکی نہیں یہ تو صرف مرکزیت اور اجتماعیت کے حصول کا ایک طریقہ ہے۔ ** قرابت داروں میں سب سے پہلے والدین پھر اہل وعیال پھر قرابتدار ہیں۔

انفاق فی الاسلام

207 آپؐ سے پوچھتے ہیں کہ کیا خرچ کریں؟ (البقرہ:215)

يَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنفِقُونَ قُلْ مَا أَنفَقْتُم مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ (215)

آپؐ سے پوچھتے ہیں کہ وہ کیا خرچ کریں؟ آپ کہہ دیجئے جو مال تم خرچ کرو وہ ماں باپ کے لئے ہے اور رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کے لئے ہے * اور تم جو کچھ بھلائی کرو گے اللہ تعالیٰ کو اسکا علم ہے *۔

*یعنی یہ سب سے زیادہ تمہارے مالی تعاون کے مستحق ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ انفاق کا یہ حکم صدقات نافلہ سے متعلق ہے۔ زکوٰۃ سے متعلق نہیں۔ کیوں کہ ماں باپ پر زکوٰۃ کی رقم خرچ کرنی جائز نہیں۔ مال خرچ کرنے کی ان جگہوں میں نہ طبلہ سارنگی کا ذکر ہے اور نہ چوبی تصویروں اور دیواروں پر لٹکائے جانیوالے آرائشی پردوں کا۔'' مطلب یہ کہ ان چیزوں پر مال خرچ کرنا ناپسندیدہ اور اسراف ہے۔ افسوس ہیکہ آج یہ مسرفانہ اور ناپسندیدہ اخراجات ہماری زندگی کا اسطرح لازمی حصہ بن گئے ہیں کہ اس میں کراہت کا کوئی پہلو ہی ہماری نظروں میں نہ رہا

208 صدقات کے مستحق کون؟ مسکین کون ہے (البقرہ:273)

لِلْفُقَرَاءِ الَّذِينَ أُحصِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا يَسْتَطِيعُونَ ضَرْبًا فِي الْأَرْضِ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ أَغْنِيَاءَ مِنَ التَّعَفُّفِ تَعْرِفُهُم بِسِيمَاهُمْ لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِلْحَافًا وَمَا تُنفِقُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ (273)

صدقات کے مستحق صرف وہ غربا ہیں جو اللہ کی راہ میں روک دیئے گئے، جو ملک میں چل پھر نہیں سکتے، نادان لوگ ان کی بے سوالی کی وجہ سے انہیں مال دار خیال کرتے ہیں، آپ ان کے چہرے دیکھ کر قیافہ سے انہیں پہچان لیں گے وہ لوگوں سے چمٹ کر سوال نہیں کرتے، تم جو کچھ مال خرچ کرو تو اللہ تعالیٰ اس کا جاننے والا ہے *۔(273)

* مسکین وہ نہیں ہیں جو ایک ایک دو دو کھجور یا ایک ایک دو دو لقمے کے لئے در در پر جا کر سوال کرتا ہے مسکین تو وہ ہے جو سوال سے بچتا ہے اسی لئے پیشہ ور گداگروں کی بجائے مہاجرین دین کے طلبہ علماء اور سفید پوش ضرورت مندوں کا پتہ چلا کر ان کی امداد کرنا چاہئے جو سوال کرنے سے گریز کرتے ہیں، کیونکہ دوسروں کے سامنے ہاتھ پھیلانا انسان کی عزت نفس اور خودداری کے خلاف ہے، ایک حدیث میں آتا ہے کہ جس کے پاس ما یغنی (یعنی اتنا سامان ہو جو اس کی کفایت کرتا ہو) لیکن اس کے باوجود وہ لوگوں سے سوال کرے گا تو قیامت والے دن اس کے چہرے پر زخم ہوں گے۔ بخاری و مسلم کی روایت میں ہے کہ ہمیشہ لوگوں سے سوال کرنے والے کے چہرے پر قیامت کے دن گوشت نہیں ہوگا۔

209 درگزر کرتے ہوئے انفاق فی الاسلام کی تلقین (النور:22)

وَلَا يَأْتَلِ أُولُوا الْفَضْلِ مِنكُمْ وَالسَّعَةِ أَن يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَى وَالْمَسَاكِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا أَلَا تُحِبُّونَ أَن يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (22)

تم میں سے جو بزرگی اور کشادگی والے ہیں انہیں اپنے قرابت داروں اور مسکینوں اور مہاجروں کو فی سبیل اللہ دینے سے قسم نہ کھا لینی چاہئے، بلکہ معاف کر دینا اور درگزر کر لینا چاہیے۔ کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے قصور معاف فرما دے؟ اللہ قصوروں کو معاف فرمانے والا مہربان ہے۔

210 اللہ کی راہ میں صدقہ و خیرات گناہوں کو مٹاتا ہے (البقرہ:271)

إِن تُبْدُوا الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا هِيَ وَإِن تُخْفُوهَا وَتُؤْتُوهَا الْفُقَرَاءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَيُكَفِّرُ عَنكُم مِّن سَيِّئَاتِكُمْ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ (271)

اگر تم صدقے خیرات کو ظاہر کر دو تو وہ بھی اچھا ہے اور اگر تم اسے پوشیدہ پوشیدہ مسکینوں کو دے دو تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے، * اللہ تعالیٰ تمہارے گناہوں کو مٹا دے گا اور اللہ تمہارے اعمال کی خبر رکھنے والا ہے۔(271)

* عام حالات میں خفیہ طور پر صدقہ کرنا افضل ہے، سوائے کسی ایسی صورت کے ہر علانیہ صدقہ دینے میں لوگوں کے لئے ترغیب کا پہلو ہو۔ اگر ریاکاری کا جذبہ شامل نہ ہو تو ایسے موقعوں پر پہل کرنیوالے جو خاص فضیلت حاصل کر سکتے ہیں وہ احادیث سے واضح ہے۔ تاہم اس قسم کی مخصوص صورتوں کے علاوہ دیگر مواقع پر خاموشی سے صدقہ و خیرات کرنا ہی بہتر ہے۔

211 اللہ حکم دیتا ہے پوشیدہ اور اعلانیہ خرچ کرنے کا (ابراہیم:31)

قُل لِّعِبَادِيَ الَّذِينَ آمَنُواْ يُقِيمُواْ الصَّلاَةَ وَيُنفِقُواْ مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرّاً وَعَلاَنِيَةً مِّن قَبْلِ أَن يَأْتِيَ يَوْمٌ لاَّ بَيْعٌ فِيهِ وَلاَ خِلاَلٌ (31)

میرے ایمان دار بندوں سے کہہ دیجئے کہ نمازوں کو قائم رکھیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے اس میں کچھ نہ کچھ پوشیدہ اور ظاہر خرچ کرتے رہیں اس سے پہلے کہ وہ دن آجائے جس میں نہ خرید وفروخت ہوگی نہ دوستی اور محبت۔(31)

212 اللہ جسے چاہتا کشادہ رزق دیتا ہے جسے چاہے تنگ۔ پس حقداروں کے حقوق ادا کرو (الروم:37,38)

أَوَلَمْ يَرَوْاْ أَنَّ اللّهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ وَيَقْدِرُ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ (37) فَآتِ ذَا الْقُرْبَى حَقَّهُ وَالْمِسْكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ ذَلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ يُرِيدُونَ وَجْهَ اللّهِ وَأُوْلَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (38)

کیا انہوں نے یہ نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ جسے چاہے کشادہ روزی دیتا ہے اور جسے چاہے تنگ * اس میں بھی ان لوگوں کے لئے جو ایمان لاتے ہیں نشانیاں ہیں۔(37) پس قرابت دار کو مسکین کو مسافر کو ہر ایک کو اس کا حق دیجئے، ** یہ انکے لئے بہتر ہے، جو اللہ تعالیٰ کا منہ دیکھنا چاہتے ہوں، ایسے ہی لوگ نجات پانے والے ہیں۔(38)

* یعنی اپنی حکمت ومصلحت سے وہ کسی کو مال ودولت زیادہ اور کسی کو کم دیتا ہے۔حتی کہ بعض دفعہ عقل وشعور میں اور ظاہری اسباب ووسائل میں دو انسان ایک جیسے ہی محسوس ہوتے ہیں، ایک جیسا ہی کاروبار بھی شروع کرتے ہیں، لیکن ایک کے کاروبار کو خوب فروغ ملتا ہے اور اس کے وارے نیارے ہوجاتے ہیں، جب کہ دوسرے شخص کا کاروبار محدود ہی رہتا ہے اور اسے وسعت نصیب نہیں ہوتی۔آخر یہ کون ہستی ہے، جس کے پاس تمام اختیارات ہیں اور وہ اس قسم کے تصرفات فرماتا ہے۔علاوہ ازیں وہ کبھی دولت فراواں کے مالک کو محتاج اور محتاج کو مال ودولت سے نواز دیتا ہے۔یہ سب اسی ایک اللہ کے ہاتھ میں ہے جس کا کوئی شریک نہیں۔** جب وسائل رزق تمام تر اللہ ہی کے اختیار میں ہیں اور وہ جس پر چاہے اس کے دروازے کھول دیتا ہے تو اصحاب ثروت کو چاہیے کہ وہ اللہ کے دیے ہوئے مال میں سے ان کا وہ حق ادا کرتے رہیں جو ان کے مال میں ان کے مستحق رشتے داروں، مساکین اور مسافروں کا رکھا گیا ہے، رشتے دار کا حق اس لیے مقدم کیا کہ اس کی فضیلت زیادہ ہے۔حدیث میں آتا ہے کہ غریب رشتے دار کے ساتھ احسان کرنا دوہرے اجر کا باعث ہے۔ایک صدقے کا اجر اور دوسرا صلۂ رحمی کا۔علاوہ ازیں اسے حق سے تعبیر کرکے اس طرف بھی اشارہ فرمادیا کہ امداد کرکے ان پر تم احسان نہیں کروگے بلکہ ایک حق کی ہی ادائیگی کروگے۔

213 روزی کی کشادگی اور تنگی صرف اللہ کے ہاتھ میں ہے (بنی اسرائیل:30)

إِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ وَيَقْدِرُ إِنَّهُ كَانَ بِعِبَادِهِ خَبِيراً بَصِيراً (30)

یقیناً تیرا رب جس کے لئے چاہے روزی کشادہ کردیتا ہے اور جس کے لئے چاہے تنگ، * یقیناً وہ اپنے بندوں سے باخبر اور خوب دیکھنے والا ہے۔(30)

*اس میں اہل ایمان کے لیے تسلی ہے کہ ان کے پاس وسائل رزق کی فراوانی نہیں ہے، تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اللہ کے ہاں ان کا مقام نہیں ہے بلکہ یہ

رزق کی وسعت یا کمی، اس کا تعلق اللہ کی حکمت و مصلحت سے ہے جسے صرف وہی جانتا ہے۔ وہ اپنے دشمنوں کو قارون بنا دے اور اپنوں کو اتنا ہی دے کہ جس سے بہ مشکل وہ اپنا گزارہ کرسکیں۔ یہ اس کی مشیت ہے۔ جس کو وہ زیادہ دے، وہ اس کا محبوب نہیں اور قوت لایموت کا مالک اس کا مبغوض نہیں۔

214 خیرات کا حکم (التغابن:16)

فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوا وَأَطِيعُوا وَأَنفِقُوا خَيْرًا لِّأَنفُسِكُمْ وَمَن يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (16)

پس جہاں تک تم سے ہو سکے اللہ سے ڈرتے رہو اور سنتے اور مانتے چلے جاؤ * اور اللہ کی راہ میں خیرات کرتے رہو جو تمہارے لئے بہتر ** ہے اور جو شخص اپنے نفس کی حرص سے محفوظ رکھا جائے وہی کامیاب ہے۔

* یعنی اخلاص نیت اور طیب نفس کے ساتھ اللہ کی راہ میں خرچ کروگے۔ ** خیرا ی: انفا قا خیر، یکن الا نفاق خیرا نفاق عام ہے، صدقات واجبہ اور نافلہ دونوں کو شامل ہے۔

215 اللہ کو قرض دینے سے آخرت میں اللہ بڑھا کر دیگا۔ (التغابن:17,18)

إِن تُقْرِضُوا اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا يُضَاعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَاللَّهُ شَكُورٌ حَلِيمٌ (17) عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (18)

اگر تم اللہ کو اچھا قرض دوگے (یعنی اس کی راہ میں خرچ کروگے) * تو وہ اسے تمہارے لیے بڑھاتا جائے گا اور تمہارے گناہ بھی معاف فرمادیگا۔ ** اللہ بڑا قدردان بڑا بردبار ہے *** (17) وہ پوشیدہ اور ظاہر کا جاننے والا ہے زبردست حکمت والا ہے (18)

* یعنی اخلاص نیت اور طیب نفس کے ساتھ اللہ کی راہ میں خرچ کروگے۔ ** یعنی کئی کئی گنا بڑھانے کے ساتھ وہ تمہارے گناہ بھی معاف فرمادے گا۔ *** وہ اپنے اطاعت گزاروں کو اضعافا مضاعفۃ اجر وثواب سے نوازتا ہے اور معصیت کاروں کا فوری مؤاخذہ نہیں فرماتا۔

216 اللہ ہر نیکی کو دگنی کر دیتا ہے (النساء:40)

إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَإِن تَكُ حَسَنَةً يُضَاعِفْهَا وَيُؤْتِ مِن لَّدُنْهُ أَجْرًا عَظِيمًا (40)

بے شک اللہ تعالیٰ ایک ذرہ برابر ظلم نہیں کرتا اور اگر نیکی ہو تو اسے دوگنی کر دیتا ہے اور خاص اپنے پاس سے بہت بڑا ثواب دیتا ہے۔ (40)

217 خیرات و نذر صرف اللہ کے لئے (البقرہ:270)

وَمَا أَنفَقْتُم مِّن نَّفَقَةٍ أَوْ نَذَرْتُم مِّن نَّذْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُهُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنصَارٍ (270)

تم جتنا کچھ خرچ کرو یعنی خیرات اور جو کچھ نذر مانو * اسے اللہ تعالیٰ بخوبی جانتا ہے، اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔

* نذر کا مطلب ہے کہ میرا فلاں کام ہوگیا یا فلاں ابتلا سے نجات مل گئی تو میں اللہ کی راہ میں اتنا صدقہ کروں گا۔ اس نذر کا پورا کرنا ضروری ہے۔ اگر کسی نافرمانی یا ناجائز کام کی نذر مانی ہے تو اس کا پورا کرنا ضروری نہیں ہے۔ نذر بھی، نماز روزہ کی طرح، عبادت ہے۔ اس لیے اللہ کے سوا کسی اور کے نام کی نذر ماننا اس کی عبادت کرنا ہے جو شرک ہے، جیسا کہ آج کل مشہور قبروں پر نذر نیاز کا یہ سلسلہ عام ہے، اللہ تعالیٰ اس شرک سے بچائے۔ آمین!

218 اللہ کی راہ میں بھلی چیز دیکر اللہ کی رضا مندی حاصل کرو (البقرہ:272)

لَّيْسَ عَلَيْكَ هُدَاهُمْ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَن يَشَاءُ وَمَا تُنفِقُوا مِنْ خَيْرٍ فَلِأَنفُسِكُمْ وَمَا تُنفِقُونَ إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللَّهِ وَمَا تُنفِقُوا مِنْ خَيْرٍ يُوَفَّ إِلَيْكُمْ وَأَنتُمْ لَا تُظْلَمُونَ (272)

اور تم جو بھلی چیز اللہ کی راہ میں دو گے اس کا فائدہ خود پاؤ گے۔ تمہیں صرف اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کی طلب کے لئے ہی خرچ کرنا چاہئے تم جو کچھ مال خرچ کرو گے اس کا پورا پورا بدلہ تمہیں دیا جائے گا، * اور تمہارا حق نہ مارا جائے گا۔(272)

* تفسیری روایات میں اس کی شان نزول یہ بیان کی گئی ہے کہ مسلمان اپنے مشرک رشتے داروں کی مدد کرنا جائز نہیں سمجھتے تھے اور وہ چاہتے تھے کہ کہ وہ مسلمان ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہدایت کے راستے پر لگا دینا یہ صرف اللہ کے اختیار میں ہے۔ دوسری بات یہ ارشاد فرمائی کہ تم بوجہ اللہ جو بھی خرچ کرو گے، اس کا پورا اجر ملے گا جس سے یہ معلوم ہوا کہ غیر مسلم رشتے داروں کے ساتھ بھی صلۂ رحمی کرنا باعث اجر ہے۔ تاہم زکوٰۃ صرف مسلمانوں کا حق ہے یہ کسی غیر مسلم کو نہیں دی جا سکتی۔

219 پاکیزہ کمائی اللہ کی راہ میں دینے کا حکم (البقرہ:267)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنفِقُوا مِن طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُم مِّنَ الْأَرْضِ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنفِقُونَ وَلَسْتُم بِآخِذِيهِ إِلَّا أَن تُغْمِضُوا فِيهِ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ حَمِيدٌ (267)

اے ایمان والو! اپنی پاکیزہ کمائی میں سے اور زمین میں سے تمہارے لئے ہماری نکالی ہوئی چیزوں میں سے خرچ کرو، ان میں سے بری چیزوں کے خرچ کرنے کا قصد نہ کرنا، جسے تم خود لینے والے نہیں ہو، ہاں اگر آنکھیں بند کرلو تو، * اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ بے پرواہ اور خوبیوں والا ہے۔(267)

*یعنی جس طرح تم خود ردی چیزیں لینا پسند نہیں کرتے، اسی طرح اللہ کی راہ میں بھی اچھی چیز ہی خرچ کرو۔

220 اللہ کا حکم ماننے سے حلال رزق کی وسعتیں بڑھتی ہیں۔ (طلاق:2 آخری حصہ اور 3)

فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ أَوْ فَارِقُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ وَأَشْهِدُوا ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنكُمْ وَأَقِيمُوا الشَّهَادَةَ لِلَّهِ ذَٰلِكُمْ يُوعَظُ بِهِ مَن كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَمَن يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَل لَّهُ مَخْرَجاً (2) وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ إِنَّ اللَّهَ بَالِغُ أَمْرِهِ قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْراً (3)

جو اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اور جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اس کے لئے چھٹکارے کی شکل دیتا ہے۔(2) اور اسے ایسی جگہ سے روزی دیتا ہے جس کا اسے گمان بھی نہ ہو اور جو شخص اللہ پر توکل کرے گا اللہ اسے کافی ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اپنا کام پورا کر کے ہی رہے گا۔ * اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کا ایک اندازہ مقرر کر رکھا ہے۔ **(3)

* یعنی وہ جو چاہے۔ اسے کوئی روکنے والا نہیں۔ ** تنگیوں کے لئے بھی اور آسانیوں کے لئے بھی، یہ دونوں اپنے وقت پر انتہا پذیر ہو جاتے ہیں۔

221 اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والوں کی مثال (البقرہ:261)

مَّثَلُ الَّذِيْنَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنبُلَةٍ مِّئَةُ حَبَّةٍ وَاللّهُ يُضَاعِفُ لِمَن يَشَاءُ وَاللّهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ (261)

جولوگ اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اس کی مثال اس دانے جیسی ہے جس میں سے سات بالیاں نکلیں اور ہر بالی میں سو دانے ہوں، اور اللہ تعالیٰ جسے چاہے بڑھا چڑھا کر دے اور اللہ تعالیٰ کشادگی والا اور علم والا ہے۔(261)

222 اللہ کی راہ میں اللہ کی رضا کے لئے خرچ کرنے والے (البقرہ:262)

الَّذِيْنَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّهِ ثُمَّ لاَ يُتْبِعُونَ مَا أَنفَقُواْ مَنّاً وَلاَ أَذًى لَّهُمْ أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ وَلاَ خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلاَ هُمْ يَحْزَنُونَ (262)

جولوگ اپنا مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں پھر اس کے بعد نہ تو احسان جتاتے ہیں نہ ایذا دیتے ہیں، ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے ان پر نہ تو کچھ خوف ہے نہ وہ اداس ہوں گے(262)

223 نرم بات کہہ دینا صدقہ سے بہتر ہے (البقرہ:263)

قَوْلٌ مَّعْرُوفٌ وَمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّن صَدَقَةٍ يَتْبَعُهَا أَذًى وَاللّهُ غَنِيٌّ حَلِيْمٌ (263)

نرم بات کہنا اور معاف کر دینا اس صدقہ سے بہتر ہے جس کے بعد ایذا رسانی ہو اور اللہ تعالیٰ بے نیاز اور بردبار ہے(263)

224 اللہ کی رضامندی کی طلب میں خوشی کے ساتھ خرچ کرنے والوں کی مثال سدابہار باغ سے دی گئی ہے (البقرہ:265)

وَمَثَلُ الَّذِيْنَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمُ ابْتِغَاء مَرْضَاتِ اللّهِ وَتَثْبِيتاً مِّنْ أَنفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍ بِرَبْوَةٍ أَصَابَهَا وَابِلٌ فَآتَتْ أُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ فَإِن لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ وَاللّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيْرٌ (265)

ان لوگوں کی مثال جو اپنا مال اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کی طلب میں دل کی خوشی اور یقین کے ساتھ خرچ کرتے ہیں اس باغ جیسی ہے جو اونچی زمین پر ہو اور زوردار بارش اس پر برسے اور وہ اپنا پھل دگنا لاوے اور اگر اس پر بارش نہ بھی برسے تو پھوار ہی کافی ہے اور اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے(265)

225 اللہ کی راہ میں خرچ کر کے احسان جتانے والوں کی مثال (البقرہ:264)

يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُواْ لاَ تُبْطِلُواْ صَدَقَاتِكُم بِالْمَنِّ وَالأَذَى كَالَّذِيْ يُنفِقُ مَالَهُ رِئَاء النَّاسِ وَلاَ يُؤْمِنُ بِاللّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَأَصَابَهُ وَابِلٌ فَتَرَكَهُ صَلْداً لاَّ يَقْدِرُونَ عَلَى شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُواْ وَاللّهُ لاَ يَهْدِيْ الْقَوْمَ الْكَافِرِيْنَ (264)

اے ایمان والو! اپنی خیرات کو احسان جتا کر اور ایذا پہنچا کر برباد نہ کرو! جس طرح وہ شخص جو اپنا مال لوگوں کے دکھاوے لئے خرچ کرے اور نہ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھے نہ قیامت پر، اس کی مثال اس صاف پتھر کی طرح ہے جس پر تھوڑی سی مٹی ہو پھر اس پر زوردار مینہ برسے اور وہ اسے بالکل صاف اور سخت چھوڑ دے، ان ریاکاروں کو اپنی کمائی میں سے کوئی چیز ہاتھ نہیں لگتی اور اللہ تعالیٰ کافروں کی قوم کو (سیدھی) راہ نہیں دکھاتا (264)

226 اللہ کی راہ میں ریاکاری سے خرچ کرنے والوں کی مثال (البقرہ:266)

أَيَوَدُّ أَحَدُكُمْ أَن تَكُونَ لَهُ جَنَّةٌ مِّن نَّخِيلٍ وَأَعْنَابٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ لَهُ فِيهَا مِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ وَأَصَابَهُ الْكِبَرُ وَلَهُ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَاء فَأَصَابَهَا إِعْصَارٌ فِيهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللّهُ لَكُمُ الآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُونَ(266)

کیا تم میں سے کوئی بھی یہ چاہتا ہے کہ اس کا کھجوروں اور انگوروں کا باغ ہو، جس میں نہریں بہہ رہی ہوں اور ہر قسم کے پھل موجود ہوں، اس شخص کا بڑھاپا آ گیا ہو، اس کے ننھے ننھے سے بچے ہوں اور اچانک باغ کو بگولا لگ جائے جس میں آگ بھی ہو، پس وہ باغ جل جائے، اسی طرح اللہ تعالیٰ تمہارے لئے آیتیں بیان کرتا ہے تاکہ تم غور و فکر کرو۔ (266)

227 اخراجات اپنے حدود میں کی جائیں (الاعراف:31) دوسرا حصہ

يَا بَنِيْ آدَمَ خُذُواْ زِينَتَكُمْ عِندَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَكُلُواْ وَاشْرَبُواْ وَلاَ تُسْرِفُواْ إِنَّهُ لاَ يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ (31)

اور خوب کھاؤ اور پیو اور حد سے مت نکلو، بے شک اللہ حد سے نکل جانے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ (31)

228 خرچ کرنے میں اسراف نہ کریں مسرف شیطان کا بھائی ہے (بنی اسرائیل:26,27)

وَآتِ ذَا الْقُرْبَى حَقَّهُ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَلاَ تُبَذِّرْ تَبْذِيْراً (26)إِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُواْ إِخْوَانَ الشَّيَاطِيْنِ وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِرَبِّهِ كَفُوراً(27)

اور رشتے داروں کا اور مسکینوں اور مسافروں کا حق ادا کرتے رہو*، اور اسراف اور بیجا خرچ سے بچو۔(26) بیجا خرچ کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں، اور شیطان اپنے رب کا بڑا ہی ناشکرا ہے**۔(27)

* قرآن کریم کے ان الفاظ سے معلوم ہوا کہ غریب رشتے داروں، مساکین اور ضرورت مند مسافروں کی امداد کر کے، ان پر احسان نہیں جتلانا چاہئے، کیونکہ یہ ان پر احسان نہیں ہے، بلکہ مال کا وہ حق ہے جو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اصحاب مال کے مالوں میں مذکورہ ضرورت مندوں کا رکھا ہے، اگر صاحب مال یہ حق ادا نہیں کرے گا تو عنداللہ مجرم ہوگا۔ گویا یہ حق کی ادائیگی ہے، نہ کہ کسی پر احسان۔ علاوہ ازیں رشتے داروں کے پہلے ذکر سے ان کی اولیت اور حقیقت بھی واضح ہوتی ہے۔ رشتے داروں کے حقوق کی ادائیگی اور ان کے ساتھ حسن سلوک کو، صلہ رحمی کہا جاتا ہے، جس کی اسلام میں بڑی تاکید ہے۔** تبذیر کی اصل بذر (بیج) ہے، جس طرح زمین میں بیج ڈالتے ہوئے یہ نہیں دیکھا جاتا ہے کہ یہ صحیح جگہ پر پڑ رہا ہے

یا اس سے ادھر ادھر۔ بلکہ کسان بیج ڈالے چلا جاتا ہے تبذیر (فضول خرچی) بھی یہی ہے کہ انسان اپنا مال بیج کی طرح اُڑاتا پھرے اور خرچ کرنے میں حدِ شرعی سے تجاوز کرے اور بعض کہتے ہیں کہ تبذیر کے معنی ناجائز امور میں خرچ کرنا ہے چاہے تھوڑا ہی ہو۔ ہمارے خیال میں دونوں ہی صورتیں تبذیر میں آجاتی ہیں۔ اور یہ اتنا برا عمل ہے کہ اسکے مرتکب کو شیطان سے مماثلت نامہ ہے اور شیطان کے مماثلت سے بچنا، چاہے وہ کسی ایک ہی خصلت میں ہو۔ انسان کے لئے واجب ہے۔ پھر شیطان کو بہت ناشکرا کہہ کر مزید بچنے کی تاکید کردی ہے کہ اگر تم شیطان کی مماثلت اختیار کروگے تو تم بھی اس طرح کی کفور قرار دے دئے جاؤ گے۔ (فتح القدیر)

229 بخالت نہ کریں بلکہ اعتدال سے خرچ کریں (بنی اسرائیل:29)

وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلَى عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُومًا مَّحْسُورًا (29)

اپنا ہاتھ اپنی گردن سے بندھا ہوا نہ رکھ اور نہ اسے بالکل ہی کھول دے کہ پھر ملامت کیا ہوا در ماندہ بیٹھ جائے۔* (29)

* گذشتہ آیت میں انکار کرنے کا ادب بیان فرمایا اب انفاق کا ادب بیان کیا جارہا ہے اور وہ یہ ہے کہ انسان بخل کرے کہ اپنی اور اپنے اہل و عیال کی ضروریات پر بھی خرچ نہ کرے۔ اور نہ فضول خرچی ہی کرے کہ اپنی وسعت اور گنجائش دیکھے بغیر ہی بے دریغ خرچ کرتا رہے۔ بخل کا نتیجہ یہ ہوگا کہ انسان ملوم، یعنی قابل مذمت قرار پائے گا۔ اور فضول خرچی کے نتیجہ میں محسور (تھکا ہارا اور پچھتانے والا محسور اس جانور کو کہتے ہیں جو چل چل کر تھک چکا اور چلنے سے عاجز ہو چکا ہو) فضول خرچی کرنے والا بھی بالآخر خالی ہاتھ ہو کر بیٹھ جاتا ہے۔ اپنے ہاتھ کو اپنی گردن سے بندھا ہوا نہ رہ یہ بخل کے لئے استعمال ہوا ہے اور نہ اسے بالکل ہی کھولدے۔ یہ فضول خرچی کے لئے استعمال ہوا ہے۔ ملوم بخل کا اور محسور فضول خرچی کا نتیجہ ہے۔

230 چھپے کھلے خرچ کرنے والوں کا اجر (البقرہ:274)

ثُمَّ قَسَتْ قُلُوبُكُم مِّن بَعْدِ ذَٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ أَوْ أَشَدُّ قَسْوَةً وَإِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْأَنْهَارُ وَإِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَاءُ وَإِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ (74)

جولوگ اپنے مالوں کو رات دن چھپے کھلے خرچ کرتے ہیں ان کے لئے ان کے رب تعالیٰ کے پاس اجر ہے اور نہ انہیں خوف ہے اور غمگینی۔

231 کشادگی والے اپنی کشادگی سے خرچ کرنا چاہئے، ہر شخص کو اسکی طاقت کے حساب سے عمل کرنا چاہئے (طلاق:7)

لِيُنفِقْ ذُو سَعَةٍ مِّن سَعَتِهِ وَمَن قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ فَلْيُنفِقْ مِمَّا آتَاهُ اللَّهُ لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا مَا آتَاهَا سَيَجْعَلُ اللَّهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُسْرًا (7)

کشادگی والے کو اپنی کشادگی سے خرچ کرنا چاہئے اور جس پر اس کے رزق کی تنگی کی گئی ہو، اسے چاہئے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اسے دے رکھا ہے اسی میں سے (اپنی حسب حیثیت) دے، کسی شخص کو اللہ تعالیٰ تکلیف نہیں دیتا مگر اتنی جتنی طاقت اسے دے رکھی ہے، اللہ تنگی کے بعد آسانی وفراغت بھی کردے گا۔* (7)

*چنانچہ جو اللہ پر اعتماد و توکل کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کو آسانی و کشادگی سے بھی نواز دیتا ہے

232 اللہ جسے چاہتا ہے کشادہ رزق دیتا ہے (الشوریٰ:19)

اللَّهُ لَطِيفٌ بِعِبَادِهِ يَرْزُقُ مَن يَشَاءُ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيزُ (19)

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بڑا ہی لطف کرنے والا ہے، جسے چاہتا ہے کشادہ روزی دیتا ہے اور وہ بڑی طاقت، بڑے غلبہ والا ہے۔(19)

233 اگر اللہ اپنے (سب) بندوں کی روزی فراخ کر دے تو فساد برپا کر دیتے (الشوریٰ:27)

وَلَوْ بَسَطَ اللَّهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهِ لَبَغَوْا فِي الْأَرْضِ وَلَٰكِن يُنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَاءُ إِنَّهُ بِعِبَادِهِ خَبِيرٌ بَصِيرٌ (27)

اگر اللہ تعالیٰ اپنے (سب) بندوں کی روزی فراخ کر دیتا تو وہ زمین میں فساد برپا* کر دیتے لیکن وہ اندازے کے ساتھ جو کچھ چاہتا ہے نازل فرماتا ہے، وہ اپنے بندوں سے پورا خبردار ہے اور خوب دیکھنے والا ہے۔(27)

* یعنی اگر اللہ تعالیٰ ہر شخص کو حاجت وضرورت سے زیادہ یکساں طور پر وسائل رزق عطا فرما دیتا تو اس کا نتیجہ یہ ہوتا کہ کوئی کسی کی ماتحتی قبول نہ کرتا، ہر شخص شر و فساد اور بغی و عدوان میں ایک سے بڑھ کر ایک ہوتا، جس سے زمین فساد سے بھر جاتی۔

234 ہر شکر کرنے والا اپنے ہی نفع کے لئے شکر کرتا ہے (لقمان:12)

وَلَقَدْ آتَيْنَا لُقْمَانَ الْحِكْمَةَ أَنِ اشْكُرْ لِلَّهِ وَمَن يَشْكُرْ فَإِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهِ وَمَن كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ حَمِيدٌ (12)

اور ہم نے یقیناً لقمان کو حکمت دی تھی کہ تو اللہ تعالیٰ کا شکر کر ہر شکر کرنے والا اپنے ہی نفع کے لئے شکر کرتا ہے جو بھی ناشکری کرے وہ جان لے کہ اللہ تعالیٰ بے نیاز اور تعریفوں والا ہے۔(12) (حکمت یعنی عقل وفہم اور دینی بصیرت میں ممتاز مقام)

235 شکر گزاری سے نعمتوں میں اضافہ (ابراہیم: 7)

وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِن شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ وَلَئِن كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ (7)

اور جب تمہارے رب نے تمہیں آگاہ * کر دیا کہ اگر تم شکر گزاری کرو گے تو بیشک میں تمہیں زیادہ دوں گا ** اور اگر تم ناشکری کرو گے تو یقیناً میرا عذاب بہت سخت ہے۔ ***(7)

* یہ احتمال بھی ہے کہ یہ قسم کے معنی میں ہو یعنی جب تمہارے رب نے اپنی عظمت وجلال اور کبریائی کی قسم کھا کر کہا۔ ** نعمت پر شکر کرنے پر مزید انعامات سے نوازوں گا۔ *** کفران نعمت (ناشکری) اللہ کو سخت ناپسند ہے (ابن کثیر) جس پر سخت وعید بیان فرمائی گئی ہے۔

236 انفاق فی الاسلام کے انعامات (دنیا و آخرت میں) (فاطر: 29,30)

إِنَّ الَّذِينَ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَنفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً يَرْجُونَ تِجَارَةً لَّن تَبُورَ (29)

لِيُوَفِّيَهُمْ أُجُورَهُمْ وَيَزِيدَهُم مِّن فَضْلِهِ إِنَّهُ غَفُورٌ شَكُورٌ (30)

جو لوگ کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہیں اور نماز کی پابندی رکھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو عطا فرمایا ہے اس میں سے پوشیدہ

اور علانیہ خرچ کرتے ہیں وہ ایسی تجارت کے امیدوار ہیں جو کبھی خسارہ میں نہ ہوگی۔(29) تاکہ ان کو ان کی اجرتیں پوری دے اور ان کو اپنے فضل سے اور زیادہ دے بیشک وہ بڑا بخشنے والا قدردان ہے۔(30)

237 انفاق فی الاسلام پر شیطان کا بہکانا (البقرہ:268)

الشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَأْمُرُكُم بِالْفَحْشَاء وَاللّهُ يَعِدُكُم مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلاً وَاللّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ (268)

شیطان تمہیں فقیری سے دھمکاتا ہے اور بے حیائی کا حکم دیتا ہے، * اور اللہ تعالیٰ تم سے اپنی بخشش اور فضل کا وعدہ کرتا ہے، اللہ تعالیٰ وسعت والا اور علم والا ہے۔(268)

* یعنی بھلے کام میں مال خرچ کرنا ہو تو شیطان ڈراتا ہے کہ مفلس اور قلاش ہو جاؤ گے۔ لیکن برے کام پر خرچ کرنا ہو تو ایسے اندیشوں کو نزدیک نہیں پھٹکنے دیتا۔ بلکہ ان برے کاموں کو اس طرح سجا اور سنوار کر پیش کرتا ہے اور ان کے لیے خفیہ آرزوؤں کو اس طرح جگاتا ہے کہ ان پر انسان بڑی سے بڑی رقم بے دھڑک خرچ کر ڈالتا ہے۔ چنانچہ دیکھا گیا ہے کہ مسجد، مدرسے یا اور کسی کار خیر کے لیے کوئی چندہ لینے پہنچ جائے تو صاحب مال سو، دو سو کے لیے بار بار اپنے حساب کی جانچ پڑتال کرتا ہے۔ اور مانگنے والے کو بسا اوقات کئی کئی بار دوڑاتا اور پلٹاتا ہے۔ لیکن یہی شخص سینما، ٹیلی ویژن، شراب، بدکاری اور مقدمے بازی وغیرہ کے جال میں پھنستا ہے تو اپنا مال بے تحاشا خرچ کرتا ہے۔ اور اس سے کسی قسم کی ہچکچاہٹ اور تردد کا ظہور نہیں ہوتا۔

شرک سے منع اور والدین سے حسن سلوک کے احکام

238 I انفاق فی الاسلام میں اولین حق والدین کا (البقرہ:215)

يَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنفِقُونَ قُلْ مَا أَنفَقْتُم مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالأَقْرَبِينَ وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَمَا تَفْعَلُواْ مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللّهَ بِهِ عَلِيمٌ (215)

آپ سے پوچھتے ہیں کہ وہ کیا خرچ کریں؟ آپ کہہ دیجئے جو مال تم خرچ کرو وہ ماں باپ کے لئے ہے اور رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کے لئے ہے اور تم جو کچھ بھلائی کرو گے اللہ تعالیٰ کو اس کا علم ہے (215)

239 II شرک سے منع، والدین کی فرمانبرداری اور حقوق العباد کے احکام (البقرہ:83)

وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَائِيلَ لاَ تَعْبُدُونَ إِلاَّ اللّهَ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَاناً وَذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَقُولُواْ لِلنَّاسِ حُسْناً وَأَقِيمُواْ الصَّلاَةَ وَآتُواْ الزَّكَاةَ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ إِلاَّ قَلِيلاً مِّنكُمْ وَأَنتُم مُّعْرِضُونَ (83)

اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے وعدہ لیا کہ تم اللہ تعالیٰ کے سوا دوسرے کی عبادت نہ کرنا اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنا، اسی طرح قرابتداروں، یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ اور لوگوں کو اچھی باتیں کہنا، نمازیں قائم رکھنا اور زکوٰۃ دیتے رہا کرنا، لیکن تھوڑے سے لوگوں کے علاوہ تم سب پھر گئے اور منہ موڑ لیا۔

240 III شرک سے منع، والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا حکم (النساء: 36)

وَاعْبُدُواْ اللّهَ وَلاَ تُشْرِكُواْ بِهِ شَيْئاً وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَاناً وَبِذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبَى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنبِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ إِنَّ اللّهَ لاَ يُحِبُّ مَن كَانَ مُخْتَالاً فَخُوراً (36)

اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ سلوک و احسان کرو اور رشتہ داروں سے اور یتیموں سے اور مسکینوں سے اور قرابت دار ہمسایہ اور اجنبی ہمسایہ اور پہلو کے ساتھی سے اور راہ کے مسافر سے اور ان سے جن کے مالک تمہارے ہاتھ ہیں، (غلام کنیز) یقیناً اللہ تعالیٰ تکبر کرنے والوں اور شیخی خوروں کو پسند نہیں فرماتا۔

241 IV احکام۔شرک نہ کرنا۔والدین کی ساتھ احسان کرنا و دیگر (الانعام:151,152)

وَأَنذِرْ بِهِ الَّذِينَ يَخَافُونَ أَن يُحْشَرُواْ إِلَى رَبِّهِمْ لَيْسَ لَهُم مِّن دُونِهِ وَلِيٌّ وَلاَ شَفِيعٌ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ (51)وَلاَ تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُم بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِم مِّن شَيْءٍ وَمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِم مِّن شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُونَ مِنَ الظَّالِمِينَ(52)

آپ کہیے کہ آؤ میں تم کو وہ چیزیں پڑھ کر سناؤں جن (یعنی جن کی مخالفت) کو تمہارے رب نے تم پر حرام* فرما دیا ہے، وہ یہ کہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت ٹھہراؤ، اور ماں باپ کے ساتھ احسان کرو اور اپنی اولاد کو افلاس کے سبب قتل نہ کرو۔ہم تم کو اور ان کو رزق دیتے ہیں اور بے حیائی کے جتنے طریقے ہیں ان کے پاس بھی مت جاؤ خواہ وہ علانیہ ہوں خواہ پوشیدہ، اور جس کا خون کرنا اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا ہے اس کو قتل مت کرو، ہاں مگر حق کے ساتھ، ان کا تم کو تاکیدی حکم دیا ہے تاکہ تم سمجھو۔(151) اور یتیم کے مال کے پاس نہ جاؤ مگر ایسے طریقے سے جو مستحسن ہے یہاں تک کہ وہ اپنے سن رشد کو پہنچ جائے اور ناپ تول پوری پوری کرو، انصاف کے ساتھ، ہم کسی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے۔اور جب تم بات کرو تو انصاف کرو، گو وہ شخص قرابت دار ہی ہو اور اللہ تعالیٰ سے جو عہد کیا اس کو پورا کرو، ان کا اللہ تعالیٰ نے تم کو تاکیدی حکم دے رہا ہے تاکہ تم یاد رکھو۔(152)

* حرام تو وہ چیزیں ہیں جس کو تمہارے رب نے حرام کیا ہے۔

242 V والدین کے ساتھ نرمی کے ساتھ بازو پست رکھنا، اُف تک نہ کہنا (بنی اسرائیل:23,24)

وَقَضَى رَبُّكَ أَلاَّ تَعْبُدُواْ إِلاَّ إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَاناً إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِندَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلاَهُمَا فَلاَ تَقُل لَّهُمَا أُفٍّ وَلاَ تَنْهَرْهُمَا وَقُل لَّهُمَا قَوْلاً كَرِيماً (23)وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُل رَّبِّ

ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِيْ صَغِيْراً (24)

اور تیرا رب صاف صاف حکم دے چکا ہے کہ تم اس کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرنا اور ماں باپ کے ساتھ احسان کرنا۔ اگر تیری موجودگی میں ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کے آگے اف تک نہ کہنا، نہ انہیں ڈانٹ ڈپٹ کرنا بلکہ ان کے ساتھ ادب و احترام سے بات چیت کرنا* (23) اور عاجزی اور محبت کے ساتھ ان کے سامنے تواضع کا بازو پست رکھے رکھنا ** اور دُعا کرتے رہنا کہ اے میرے رب! ان پر ویسا ہی رحم کر جیسا انہوں نے میرے بچپن میں میری پرورش کی ہے (24)

*اس آیت میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی عبادت کے بعد دوسرے نمبر پر والدین کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا ہے۔ جس سے والدین کی اطاعت، انکی خدمت اور ان کے ادب و احترام کی اہمیت واضح ہے۔ گویا ربوبیت الٰہی کے تقاضوں کے ساتھ اطاعت والدین کے تقاضوں کی ادائیگی ضروری ہے۔ احادیث میں بھی اسکی اہمیت اور تاکید کو خوب واضح کر دیا گیا ہے۔ پھر بڑھاپے میں بطور خاص انکے سامنے ''ہوں'' تک کہنے اور انکو ڈانٹنے ڈپٹنے سے منع کیا ہے۔ کیونکہ بڑھاپے میں والدین تو کمزور، بے بس اور لاچار ہو جاتے ہیں۔ جب کہ اولاد جوان اور وسائل معاش پر قابض و متصرف ہوتی ہے۔ اور جوانی کے دیوانی جذبات اور بڑھاپے کے سرگرم چشیدہ تجربات میں تصادم ہوتا ہے۔ ان حالات میں والدین کے ادب و احترام کے تقاضوں کو ملحوظ رکھنا بہت ہی مشکل مرحلہ ہوتا ہے۔ تاہم اللہ کے ہاں سرخرو وہی ہوگا جو ان تقاضوں کو ملحوظ رکھے گا۔** پرندہ جب اپنے بچوں کو سایۂ شفقت میں لیتا ہے۔ تو ان کے لئے اپنے بازو پست کر دیتا ہے۔ یعنی تو بھی والدین کے ساتھ اسی طرح اچھا اور پر شفقت معاملہ کرنا اور ان کی اسی طرح کفالت کر جس طرح انہوں نے بچپن میں تیری کی۔ اور یہ معنی ہیں کہ پرندہ اُڑنے اور بلند ہونے کا ارادہ کرتا ہے تو اپنے بازو پھیلا لیتا ہے اور جب نیچے اترتا ہے تو بازوؤں کو پست کر لیتا ہے۔ اس اعتبار سے بازوؤں کے پست کرنے کے معنی، والدین کے سامنے تواضع اور عاجزی کا اظہار کے ہوں گے۔

243 VI ہر انسان کو ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا حکم (العنکبوت:8)

وَوَصَّيْنَا الْإِنسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْناً وَإِن جَاهَدَاكَ لِتُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ (8)

ہم نے ہر انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی نصیحت کی ہے، ہاں اگر وہ یہ کوشش کریں کہ آپ میرے ساتھ اسے شریک کر لیں جس کا آپ کو علم نہیں تو ان کا کہنا نہ مانیئے، تم سب کا لوٹنا میری ہی طرف ہے پھر میں ہر چیز سے جو تم کرتے تھے تمہیں خبر دوں گا۔ (8)

244 VII شرک بھاری ظلم ہے، ماں کا حمل کے دوران تکلیف اٹھانا، والدین کی شکر گزاری کا حکم (لقمان:13,14,15)

وَإِذْ قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ وَهُوَ يَعِظُهُ يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ (13) وَوَصَّيْنَا الْإِنسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْناً عَلَى وَهْنٍ وَفِصَالُهُ فِيْ عَامَيْنِ أَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ إِلَيَّ الْمَصِيْرُ (14) وَإِن جَاهَدَاكَ عَلَى أَن تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفاً وَاتَّبِعْ سَبِيْلَ

مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ ثُمَّ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ (15)

اللہ کے ساتھ شریک نہ کرنا بے شک شرک بڑا بھاری ظلم ہے۔(13) ہم نے انسان کو اسکے ماں باپ کے متعلق نصیحت کی ہے۔* اسکی ماں نے دکھ پر دکھ اُٹھا کر اسے حمل میں رکھا اور اسکی دودھ چھڑائی دو برس میں ہے۔ کہ تو میری اور اپنے ماں باپ کی شکر گذاری کر (تم سبکو) میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے۔(14) اور اگر وہ دونوں تجھ پر اس بات کا دباؤ ڈالیں کہ تو میرے ساتھ شرک کرے جسکا تجھے علم نہ ہو تو انکا کہنا نہ ماننا۔ ہاں دنیا میں انکے ساتھ اچھی طرح بسر کرنا اور اسکی راہ چلنا جو میرے طرف جھکا ہوا ہو۔ تمہارا سبکا لوٹنا میری ہی طرف ہے۔ تم جو کچھ کرتے ہو اس سے پھر میں تمہیں خبردار کردونگا (15)

* توحید وعبادت الٰہی کے ساتھ ہی والدین کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید سے اس نصیحت کی اہمیت واضح ہے۔ دکھ پر دکھ کا مطلب ہے کہ رحم مادر میں بچہ جس حساب سے بڑھتا جاتا ہے ماں پر بوجھ بڑھتا جاتا ہے۔ جس سے عورت کمزور سے کمزور تر ہوتی چلی جاتی ہے۔ ماں کی مشقت کے ذکر سے اس طرف بھی اشارہ نکلتا ہے کہ والدین کے ساتھ احسان کرتے وقت ماں کو مقدم رکھا جائے جیسا کہ حدیث میں بھی ہے۔

245(1) VIII ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرنے والا جنتی ہے۔ (الاحقاف:15,16)

وَوَصَّيْنَا الْإِنسَانَ بِوَالِدَيْهِ إِحْسَاناً حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهاً وَوَضَعَتْهُ كُرْهاً وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلاثُونَ شَهْراً حَتَّى إِذَا بَلَغَ أَشُدَّهُ وَبَلَغَ أَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِيَ أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَى وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحاً تَرْضَاهُ وَأَصْلِحْ لِي فِي ذُرِّيَّتِي إِنِّي تُبْتُ إِلَيْكَ وَإِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ (15) أُوْلَئِكَ الَّذِينَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ أَحْسَنَ مَا عَمِلُوا وَنَتَجَاوَزُ عَن سَيِّئَاتِهِمْ فِي أَصْحَابِ الْجَنَّةِ وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ (16)

اور ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرنیکا حکم دیا ہے۔ اسکی ماں نے اسے تکلیف جھیل کر پیٹ میں رکھا اور تکلیف برداشت کر کے اسے جنا۔* اس کے حمل کا اور اسکے دودھ چھڑانے کا زمانہ تیس ماہ ہے یہاں تک کہ جب وہ اپنی پختگی اور چالیس سال کی عمر کو پہنچا تو کہنے لگا اے میرے اللہ! مجھے توفیق دے کہ میں تیری اس نعمت کا شکر بجالاؤں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر انعام کی ہے اور یہ کہ میں ایسے نیک عمل کروں جن سے تو خوش ہو جائے اور تو میری اولاد کو بھی صالح بنا میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور میں مسلمانوں میں سے ہوں۔(15) یہی لوگ ہیں جن کے اعمال تو ہم قبول فرمالیتے ہیں اور جن کے بداعمال سے درگذر کر لیتے ہیں (یہ) جنتی لوگوں میں ہیں۔ اس سچے وعدے کے مطابق جو ان سے کیا جاتا تھا۔(16)

* اس مشقت وتکلیف کا ذکر والدین کیساتھ حسن سلوک کے حکم میں مزید تاکید کے لئے ہے۔ جس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ماں، اس حکم احسان میں باپ سے مقدم ہے، کیونکہ نو ماہ تک مسلسل حمل کی تکلیف اور پھر زچگی کی تکلیف، صرف تنہا ماں ہی اٹھاتی ہے باپ کی اس میں شرکت نہیں۔ اس لیے حدیث میں بھی ماں کیساتھ حسن سلوک کو اولیت دی گئی ہے۔ اور باپ کا درجہ اسکے بعد بتلایا گیا ہے۔

245(2) VIII ماں باپ کے ساتھ بُرا سلوک کرنے والا جہنمی ہے۔ (الاحقاف:17,18)

وَالَّذِي قَالَ لِوَالِدَيْهِ أُفٍّ لَّكُمَا أَتَعِدَانِنِي أَنْ أُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُونُ مِن قَبْلِي وَهُمَا يَسْتَغِيثَانِ اللَّهَ وَيْلَكَ

آمِنْ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ فَيَقُولُ مَا هَذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ (17)أُولَٰئِكَ الَّذِينَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِي أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِم مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ إِنَّهُمْ كَانُوا خَاسِرِينَ (18)

اور جس نے اپنے ماں باپ سے کہا کہ تم سے میں تنگ آ گیا * تم مجھ سے یہی کہتے رہو گے کہ میں مرنے کے بعد پھر زندہ کیا جاؤ نگا مجھ سے پہلے بھی امتیں گذر چکی ہیں۔ وہ دونوں جناب باری میں فریادیں کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں تجھے خرابی ہو تو ایمان لے آ بے شک اللہ کا وعدہ حق ہے۔ وہ جواب دیتا ہے کہ یہ تو صرف اگلوں کے افسانے ہیں۔(17) وہ لوگ ہیں جن پر (اللہ کا عذاب) وعدہ صادق آ گیا ان جنات اور انسانوں کے گروہوں کے ساتھ جو ان سے پہلے گذر چکے (یعنی یہ بھی کافروں میں شامل ہو گئے) یقیناً یہ نقصان پانے والے تھے۔(18)

* آیت 15 میں سعادت مند اولاد کا تذکرہ تھا جو ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک بھی کرتی ہے اور ان کے حق میں دُعائے خیر بھی۔ اب اسکے مقابلے میں بد بخت اور نافرمان اولاد کا ذکر کیا جا رہا ہے جو ماں باپ کے ساتھ گستاخی سے پیش آتی ہے۔

(246) ارشادات رسول ﷺ۔ والدین کے حقوق

(۱) حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا ﷺ نے فرمایا: ''رب کی رضامندی باپ کی رضامندی میں ہے اور رب کی ناراضی باپ کی ناراضی میں ہے۔*

* یہی حکم ماں کے بارے میں بھی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ خدا کی رضا جوئی کے لیے والدین کی رضا جوئی لازمی ہے۔ والدین کو ناراض کر کے کوئی خدا کو راضی نہیں کر سکتا۔ قرآن میں خدا کا ارشاد ہے (بنی اسرائیل: ۲۳) ''تمہارے رب نے فیصلہ کر دیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی بندگی نہ کرو، اور ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرو۔''

(۲) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول، میری اچھی رفاقت کا (یعنی میری جانب سے حسن سلوک و خدمت کا) سب سے زیادہ مستحق کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ''تمہاری ماں'' اس نے عرض کیا: پھر کون؟ فرمایا ؟ ''تمہاری ماں'' اس نے عرض کیا: پھر کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارا باپ**۔'' ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے (اس شخص کے سوال کے جواب میں) فرمایا: ''تمہاری ماں، پھر تمہاری ماں، پھر تمہاری ماں، پھر تمہارا باپ، پھر تمہارا وہ عزیز جسے نزدیک کی قرابت حاصل ہو پھر ان کے بعد جو قریبی رشتہ دار ہوں۔''

** والدین کی خدمت اور ان کا ادب و احترام کرنا اولاد کے لیے ضروری ہے۔ اس سلسلہ میں ماں، اولاد کی توجہ کی کچھ زیادہ ہی مستحق ہوتی ہے جیسا کہ اس حدیث سے اس کا واضح ثبوت ملتا ہے۔ ماں عورت ہونے کی وجہ سے ایک تو باپ کے مقابلہ میں کمزور اور ناتواں ہوتی ہے لہذا اس کی طرف اولاد کو خصوصی توجہ دینی چاہیے۔ دوسرے یہ کہ اولاد کی پرورش میں باپ کے مقابلہ میں ماں کا حصہ زیادہ ہوتا ہے۔ حمل کا بوجھ وہی اٹھاتی ہے، وہی ولادت کی تکلیف برداشت کرتی اور بچہ کو دودھ پلانے کی خدمت انجام دیتی ہے۔

(۳) حضرت بہز بن حکیمؒ اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میں نے عرض کیا کہ یا

رسول اللہ ﷺ، میں کس کے ساتھ بھلائی کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنی ماں کے ساتھ''۔ میں نے عرض کیا: پھر کس کے ساتھ؟ فرمایا: ''اپنی ماں کے ساتھ''۔ میں نے عرض کیا: پھر کس کے ساتھ؟ آپ نے فرمایا: ''اپنے باپ کے ساتھ۔ اور اس کے ساتھ جو تمہارا قریب تر عزیز ہو۔ اور پھر اس کے ساتھ جو ان کے بعد دوسروں سے زیادہ قریبی عزیز۔''

(۴) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''خاک آلود ہو ناک اس شخص کی خاک آلود ہو ناک اس شخص کی'' پوچھا گیا یا رسول اللہ کس کی (ناک خاک آلود ہو)؟ فرمایا ''اس شخص کی جو اپنے والدین میں سے کسی ایک یا دو یا دونوں ہی کو بڑھاپے کی حالت میں پائے اور پھر جنت میں داخل نہ ہو***

*** والدین کی خدمت جنت کے حصول کا خاص ذریعہ ہے اس کے برخلاف ان کی نافرمانی اور ایذا رسانی آدمی کو دوزخ کا مستحق بنا دیتی ہے والدین جب بڑھاپے کی عمر کو پہنچ جاتے ہیں تو وہ خدمت اور راحت رسانی کے زیادہ محتاج ہوتے ہیں ایسی حالت میں ان کی خدمت کی اہمیت اور زیادہ ہو جاتی ہے بڑھاپے کی حالت میں ان کی خدمت خدا کے نزدیک نہایت محبوب اور پسندیدہ عمل ہے جس سے آدمی کے لئے جنت کی راہ ہموار ہوتی ہے جس شخص کو اپنے بوڑھے باپ یا بوڑھی ماں کی خدمت کا موقع میسر ہو اور وہ ان کی خدمت کر کے جنت کا مستحق نہ بن سکے اس سے بڑھ کر بدنصیب اور رسوا و ذلیل دوسرا کون ہو سکتا ہے؟

(۵) حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ اولاد پر والدین کا کیا حق ہے؟ آپ نے فرمایا تمہارے والدین تمہاری جنت بھی ہے اور جہنم بھی۔

(۶) حضرت ابو درداءؓ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول خدا ﷺ کو بیان کرتے ہوئے سنا والد جنت کے دروازوں میں سے بہترین دروازہ ہے اب تمہیں اختیار ہے کہ چاہو تو اس دروازے کی محافظت کرو اور چاہو تو اس کو ضائع کر دو۔

(۷) حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''کسی شخص کا اپنے والدین کو گالی دینا کبیرہ گناہوں میں سے ہے عرض کیا گیا کہ اے اللہ کے رسول کیا کوئی اپنے والدین کو بھی گالی دے سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں اس کی صورت یہ ہے کہ کوئی شخص کسی آدمی کے باپ کو گالی دے جواب میں وہ اس کے باپ کو گالی دے اور وہ اس کی ماں کو گالی دے۔

(معلوم ہوا کہ ماں باپ کو گالی دینا گناہ کبیرہ ہے اور یہ کہ یہ بھی اپنے ماں باپ کو گالی دینا ہے کہ کوئی شخص اگر چہ خود تو اپنے والدین کو گالی نہ دے لیکن اس کے غلط رویہ کی وجہ سے اس کے والدین کو گالیاں سننی پڑیں، اس طرح وہ گویا خود اپنے والدین کو گالی دے کر گناہ کبیرہ کا ارتکاب کرتا ہے۔

اخلاقیات

247 (1) تمام انسان ایک ہی مرد وعورت سے پیدا کئے گئے(49:13)

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن ذَكَرٍ وَأُنثَى وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوباً وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ (13)

اے لوگو! ہم نے تم سب کو ایک (ہی) مرد وعورت سے پیدا کیا ہے اور اس لئے کہ تم آپس میں ایک دوسرے کو پہچانو کنبے اور قبیلے بنا دیئے۔

247 (2) عزت والا کون؟(49:13)

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن ذَكَرٍ وَأُنثَى وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوباً وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ (13)

اللہ کے نزدیک تم سب میں باعزت وہ ہے جو سب سے زیادہ (اللہ سے) ڈرنے والا ہو، یقین مانو کہ اللہ دانا اور باخبر ہے۔

248 عہدوں کو پورا کرنے اور رشتوں کو جوڑنے کا حکم (صلہ رحمی کا حکم) (الرعد:20, 21)

الَّذِينَ يُوفُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَلاَ يَنقُضُونَ الْمِيثَاقَ (20)وَالَّذِينَ يَصِلُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَن يُوصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُونَ سُوءَ الْحِسَابِ (21)

جو اللہ کے عہد* (و پیمان) کو پورا کرتے ہیں اور قول وقرار کو توڑتے نہیں۔**(20) اور اللہ نے جن چیزوں کے جوڑنے کا حکم دیا ہے وہ اسے جوڑتے ہیں اور وہ اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور حساب کی سختی کا اندیشہ رکھتے ہیں۔(21)

* اللہ کے عہد سے مراد اس کے احکام اوامر ونواہی ہیں جنہیں وہ بجالاتے ہیں ** یعنی رشتوں اور قرابتوں کو توڑتے نہیں بلکہ ان کو جوڑتے اور صلہ رحمی کرتے ہیں

249 صلہ رحمی کا حکم (النحل:90)

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالإِحْسَانِ وَإِيتَاء ذِي الْقُرْبَى وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاء وَالْمُنكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ (90)

اللہ تعالیٰ عدل کا بھلائی کا اور قرابت داروں کے ساتھ سلوک کرنے کا (صلہ رحمی * کا) حکم دیتا ہے اور بے حیائی کے کاموں ناشائستہ حرکتوں اور ظلم وزیادتی سے روکتا ہے وہ خود تمہیں نصیحت کر رہا ہے کہ تم نصیحت حاصل کرو۔

*رشتے داروں کا حق ادا کرنا یعنی انکی امداد کرنا اسے حدیث میں صلہ رحمی کہا گیا ہے اور اسکی نہایت تاکید احادیث میں بیان کی گئی ہے۔

250 باہمی تعلقات کی اصلاح کرو (الانفال:1)

يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنفَالِ قُلِ الْأَنفَالُ لِلَّهِ وَالرَّسُولِ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِكُمْ وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ (1)

پس تم اللہ سے ڈرو اور اپنے باہمی تعلقات کی اصلاح کرو۔ اور اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول کی اطاعت کرو اگر تم ایمان والے ہو۔
(اس سے تقویٰ، اصلاح ذات البین، اللہ اور رسول کی اطاعت کی اہمیت واضح ہے)

251 مسلمان مل جل کر رہیں (الحجرات:10)

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ (10)

(یاد رکھو) سارے مسلمان بھائی بھائی ہیں پس اپنے دو بھائیوں میں ملاپ کرادیا کرو۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔(10)

(252) ارشادات رسول ﷺ۔ صلہ رحمی کے احکام

(۱) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رحم رحمٰن سے نکلا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو تجھے جوڑے گا میں بھی اسے جوڑوں گا اور جو تجھے توڑے گا میں بھی اسے توڑوں گا۔ (بخاری)

(۲) حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حقیقی صلہ رحمی کرنے والا وہ نہیں ہے جو بدلہ چکائے بلکہ صلہ رحمی کرنے والا وہ ہے کہ جب اس کی قرابت کو منقطع کر دیا جائے تو وہ اس قرابت کو قائم رکھے (عربی زبان میں رحم کا لفظ بطور استعارہ رشتہ داری اور قرابت کے لئے استعمال ہوتا ہے ایک شخص کے تمام ہی رشتہ دار اس کے ذوی الارحام ہیں خواہ وہ رشتہ دار دور کے ہوں یا قریب کے البتہ جس سے جتنا زیادہ قریب کا رشتہ ہوگا اس کا حق بھی اتنا ہی زیادہ ہوگا) اور اس سے قطع رحمی کرنا اتنا ہی بڑا گناہ قرار پائے گا صلہ رحمی سے مراد یہ ہے کہ اپنے رشتہ داروں کے ساتھ آدمی جو نیکی اور بھلائی کر سکتا ہو وہ اس سے دریغ نہ کرے قطع رحمی یہ ہے کہ آدمی کا سلوک اپنے رشتہ دار کے ساتھ اچھا نہ ہو یا اپنے رشتہ دار کے ساتھ جس بھلائی کی استطاعت اس میں ہو اس سے وہ پہلو تہی کرے بخاری کی ایک دوسری روایت کے الفاظ یہ ہیں ''رحم اور قرابت (رحمان سے ملی ہوئی) ایک شاخ ہے جو اس سے ملے میں اس سے ملتا ہوں اور جو اس سے قطع تعلق کرے میں اس سے قطع تعلق کرتا ہوں'' مطلب یہ ہے کہ یہ ناطے رشتے درحقیقت رحمان سے جڑے ہوئے ہیں یعنی یہ اللہ کی رحمت کے آثار میں سے ہیں جو شخص ناطے رشتوں کے حقوق کو نہیں پہچانتا اور اپنے رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش نہیں آتا وہ حقیقت میں اللہ کی رحمت سے اپنا تعلق منقطع کرتا ہے اللہ بھی ایسے شخص سے اپنا تعلق توڑ لیتا ہے۔)

(۳) حضرت عمرو بن شعیبؒ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں مالدار ہوں اور میرے والد میرے مال کے ضرورتمند ہیں آپ نے فرمایا ''تم اور تمہارا مال دونوں

ہی تمہارے باپ کے ہیں کیوں کہ تمہاری اولاد تمہاری بہترین کمائی ہے لہٰذا اپنی اولاد کی کمائی میں سے (بے تکلف) کھاؤ''۔ (یعنی تمہارے باپ کو پورا حق حاصل ہے کہ وہ تم سے اپنے خدمت کا کام لیں اور تمہارے مال سے بھی فائدہ اٹھائیں تمہیں نہایت خوش دلی کے ساتھ باپ کی خدمت کرنی چاہئے اور ان پر اپنا مال بھی خرچ کرنا چاہئے اور اس کو اپنی سعادت سمجھنی چاہئے یہ جو فرمایا کہ تمہاری اولاد تمہاری بہترین کمائی ہے اس سے یہ بتانا مقصود ہے کہ اولاد کی کمائی سے مستفید ہونے میں کوئی قباحت محسوس نہیں کرنا چاہئے۔

(۴) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول میرے کچھ رشتہ دار ہیں ان کے حقوق کا پاس ولحاظ رکھتا ہوں مگر ان کا سلوک میرے ساتھ اس میں مختلف ہوتا ہے میں ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرتا ہوں اور وہ مجھ سے بدسلوکی سے پیش آتے ہیں میرا سلوک ان کے ساتھ حلم اور بردباری کا ہوتا ہے اور وہ میرے ساتھ جاہلانہ سلوک اختیار کرتے ہیں آپ نے فرمایا ''اگر تم ایسے ہی ہو جیسا کہ تمہارا بیان ہے تو گویا تم ان کے منہ میں گرم راکھ ڈال رہے ہو۔ اور اللہ ان کے مقابلے میں ہمیشہ تمہاری پشت پناہی فرمائے گا جب تک کہ تم اپنی روش پر قائم رہو گے''

(۵) حضرت سلمان بن عامرؓ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا کسی مسکین کو صدقہ دینا صرف صدقہ ہے اور غریب رشتہ دار کو صدقہ دینا صدقہ بھی ہے اور صلہ رحمی بھی (یعنی اس میں دوہرا ثواب ہے ایک صدقہ کرنے کا اور دوسرا رشتہ داری کا حق ادا کرنے کا)

(۶) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کے رزق میں فراخی ہو اور اس کی موت میں تاخیر کی جائے اس کو چاہئے کہ وہ اپنے رشتہ داروں سے حسن سلوک اور ان کے ساتھ احسان کرے۔

(معلوم ہوا کہ رزق میں وسعت اور فراخی اور درازئ عمر کے ظاہری اسباب کے علاوہ اس کے اخلاقی اسباب بھی ہوتے ہیں یہ چیز عقیدۂ قضاء وقدر سے ہرگز متصادم نہیں ہے اس لئے کہ اسباب وعوامل بھی قضاء وقدر میں شامل وداخل ہوتے ہیں اس کے علاوہ وسعت رزق اور درازئ عمر میں برکت کا مفہوم بھی شامل ہے یعنی اسے اپنے رزق میں برکت محسوس ہوگی۔ اور اسی طرح اپنے اوقات وحیات میں بھی اس کو برکات کا احساس ہوگا اس کے تھوڑے وقت کو بھی خدا زیادہ کارآمد اور موجب خیر بنا دیتا ہے اور جو رزق بھی اس کے حصہ میں ہوگا اس سے غیر معمولی فائدہ اٹھائے گا کہ لوگوں کو اس سے حیرانی اور تعجب ہوسکتا ہے۔ اس کے علاوہ آدمی کی اپنی اولاد اس کے حق میں دعاء مغفرت کرتی ہے اور راہ نیک اختیار کرکے اس کے ذکر خیر کو دیر تک زندہ رکھتی ہے)

253 قطع رحمی گناہِ کبیرہ ہے (الرعد:25)

وَالَّذِيْنَ يَنقُضُونَ عَهْدَ اللّٰهِ مِن بَعْدِ مِيْثَاقِهِ وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللّٰهُ بِهِ أَن يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ أُوْلَئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ (25)

اور جو اللہ کے عہد کو اسکی مضبوطی کے بعد توڑتے ہیں اور جن چیزوں کو جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا ہے انہیں توڑتے ہیں اور زمین میں فساد پھیلاتے ہیں ان کے لئے لعنتیں ہیں اور ان کے لئے برا گھر ہے۔

254 قطع رحمی کرنیوالوں کو اللہ گمراہ کر دیتا ہے۔ (البقرہ:26,27)

إِنَّ اللَّهَ لاَ يَسْتَحْيِيَ أَن يَضْرِبَ مَثَلاً مَّا بَعُوضَةً فَمَا فَوْقَهَا فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُواْ فَيَعْلَمُونَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِن رَّبِّهِمْ وَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُواْ فَيَقُولُونَ مَاذَا أَرَادَ اللّهُ بِهَـذَا مَثَلاً يُضِلُّ بِهِ كَثِيراً وَيَهْدِي بِهِ كَثِيراً وَمَا يُضِلُّ بِهِ إِلاَّ الْفَاسِقِينَ (26)الَّذِينَ يَنقُضُونَ عَهْدَ اللّهِ مِن بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللّهُ بِهِ أَن يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الأَرْضِ أُولَئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ (27)

اللہ گمراہ تو صرف فاسقوں کو ہی کرتا ہے جو لوگ اللہ تعالیٰ کے مضبوط عہدوں کو توڑ دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے جن چیزوں کو جوڑنے کا حکم دیا ہے (صلہ رحمی کا) انہیں کاٹتے اور زمین میں فساد پھیلاتے ہیں۔ یہی لوگ نقصان اُٹھانے والے ہیں۔
(ظاہر بات ہے کہ نقصان اللہ کی نافرمانی کرنے والوں کو ہی ہوگا، اللہ کا یا اسکے پیغمبروں اور داعیوں کا کچھ نہ بگڑے گا۔

255 رشتے ناتوں کا توڑنا سخت گناہ کبیرہ ہے (النساء: 1)

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُواْ رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالاً كَثِيراً وَنِسَاء وَاتَّقُواْ اللّهَ الَّذِي تَسَاءلُونَ بِهِ وَالأَرْحَامَ إِنَّ اللّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيباً (1)

اس اللہ سے ڈرو جس کے نام پر ایک دوسرے سے مانگتے ہو اور رشتے ناطے توڑنے سے بھی بچو، * بے شک اللہ تعالیٰ تم پر نگہبان ہے (1)

*رحموں (رشتوں ناطوں) کو توڑنے سے بھی بچو اَرحام، رَحم کی جمع ہے۔ مراد رشتے داریاں ہیں جو رحم مادر کی بنیاد پر ہی قائم ہوتی ہیں۔ اس سے محرم اور غیر محرم دونوں رشتے مراد ہیں رشتوں ناطوں کا توڑنا سخت کبیرہ گناہ ہے جسے قطع رحمی کہتے ہیں، احادیث میں قرابت داریوں کو ہر صورت میں قائم رکھنے اور ان کے حقوق ادا کرنے کی بڑی تاکید اور فضیلت بیان کی گئی ہے جسے صلہ رحمی کہا جاتا ہے۔

256 آپس میں اختلافات نہ کرو ورنہ بزدل ہو جاؤ گے۔ (الانفال:46)

وَأَطِيعُواْ اللّهَ وَرَسُولَهُ وَلاَ تَنَازَعُواْ فَتَفْشَلُواْ وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ وَاصْبِرُواْ إِنَّ اللّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ(46)

اور اللہ کی اور اسکے رسول کی فرمانبرداری کرتے رہو۔ آپس میں اختلافات نہ کرو ورنہ بزدل ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائیگی اور صبر و سہار رکھو، یقیناً اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ *

* ایک مسلمان کے لئے تو ہر حالت میں اللہ و رسول کی اطاعت ضروری ہے اور ساتھ ہی یہ حکم دیا جا رہا ہے کہ آپس میں اختلافات نہ کرو۔ یہ جملہ مسلمان کے لئے ہے۔ تو صلہ رحمی کے بارے میں تو بہت سختی سے عمل پیرا ہونے کا حکم ہے۔

257 اللہ کے ساتھ سچے رہو، اگر تم کو حکومت مل جائے تو رشتے ناطے توڑ ڈالو گے۔ (محمدؐ:21,22)

طَاعَةٌ وَقَوْلٌ مَّعْرُوفٌ فَإِذَا عَزَمَ الأَمْرُ فَلَوْ صَدَقُوا اللّهَ لَكَانَ خَيْراً لَّهُمْ (21)فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِن تَوَلَّيْتُمْ أَن

تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ 22)

فرمان کا بجالانا اور اچھی بات کا کہنا۔ پھر جب کام مقرر ہو جائے، تو اگر اللہ کے ساتھ سچے رہیں تو ان کے لئے بہتری ہے۔(21) اور تم سے یہ بھی بعید نہیں کہ اگر تم کو حکومت مل جائے تو تم زمین میں فساد برپا کر دو اور رشتے ناتے توڑ ڈالو۔(22)

258 تمہاری بعض بیویاں اور بعض بچے تمہارے دشمن ہیں۔ (التغابن :14)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ وَأَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوهُمْ وَإِن تَعْفُوا وَتَصْفَحُوا وَتَغْفِرُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (14)

اے ایمان والو! تمہاری بعض بیویاں اور بعض بچے تمہارے دشمن ہیں۔ * پس ان سے ہوشیار رہنا۔ ** (14)

* یعنی جو تمہیں عمل صالح اور اطاعت الٰہی سے روکیں، سمجھ لو وہ تمہارے خیر خواہ نہیں دشمن ہیں۔ یعنی انکے پیچھے لگنے سے بچو بلکہ انہیں اپنے پیچھے لگاؤ تا کہ وہ بھی اطاعت الٰہی اختیار کریں۔ نہ کہ تم ان کے پیچھے لگ کر اپنی عاقبت خراب کرلو۔** جو تمہیں کسب حرام پر اکساتے اور اللہ کے حقوق ادا کرنے سے روکتے ہیں۔ پس اس آزمائش میں تم اسی وقت سرخرو ہو سکتے ہو جب تم اللہ کی معصیت میں انکی اطاعت نہ کرو۔ مطلب یہ ہوا کہ مال و اولاد جہاں اللہ کی نعمت ہیں وہاں یہ انسان کی آزمائش کا ذریعہ بھی ہیں اس طریقے سے اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے کہ میرا اطاعت گذار کون ہے اور نافرمان کون؟ یعنی اس شخص کے لئے جو مال و اولاد کی محبت کے مقابلے میں اللہ کی اطاعت کو ترجیح دیتا ہے۔ اور اسکی معصیت سے اجتناب کرتا ہے۔

259 اے مسلمانو! تمہارے مال اور اولاد تمہیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کر دیں (المنافقون :11-9)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُلْهِكُمْ أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ عَن ذِكْرِ اللَّهِ وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ (9)وَأَنفِقُوا مِن مَّا رَزَقْنَاكُم مِّن قَبْلِ أَن يَأْتِيَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُولَ رَبِّ لَوْلَا أَخَّرْتَنِي إِلَىٰ أَجَلٍ قَرِيبٍ فَأَصَّدَّقَ وَأَكُن مِّنَ الصَّالِحِينَ (10) وان ..... تعملون (نمبر ۱۱ آیت پڑھا نہیں)

اے مسلمانوں تمہارے مال اور تمہاری اولاد تمہیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کر دیں * اور جو ایسا کریں وہ بڑے ہی زیاں کار لوگ ہیں(9) اور جو کچھ ہم نے تمہیں دے رکھا ہے اس میں سے ہماری راہ میں اس سے پہلے خرچ کرو** کہ تم میں سے کسی کو موت آجائے تو کہنے لگے اے میرے رب مجھے تو تھوڑی دیر کی مہلت کیوں نہیں دیتا؟ کہ میں صدقہ کروں اور نیک لوگوں میں سے ہو جاؤں۔(10) اور جب کسی کا مقررہ وقت آجاتا ہے پھر اسے اللہ تعالیٰ ہرگز مہلت نہیں دیتا اور جو کچھ تم کرتے ہو اس سے اللہ تعالیٰ بخوبی واقف ہے(11)

* یعنی مال اور اولاد کی محبت تم پر اتنی غالب نہ آجائے کہ تم اللہ کے بتائے ہوئے احکام و فرائض سے غافل ہو جاؤ اور اللہ کی قائم کردہ حلال و حرام کی حدوں کی پرواہ نہ کرو۔** خرچ کرنے سے مراد زکوٰۃ کی ادائے گی اور دیگر امور خیر میں خرچ کرنا ہے۔

(260)ارشادات رسول ﷺ۔ قطع رحمی کے احکام

(۱) حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تین طرح کے لوگ جنت میں داخل نہ ہوسکیں گے: ہمیشہ

شراب پینے والا، ناطے رشتے کا توڑنے والا اور جادو پر یقین کرنے والا:

(۲) حضرت عبداللہ بن ابی اوفیؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسولِ خدا ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''اس قوم پر رحمت نازل نہیں ہوتی جس میں قاطع رحم (ناطے رشتے کو توڑنے والا) موجود ہو۔''

(۳) حضرت جبیر بن مطعمؓ سے روایت ہے کہ رسولِ اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قطع رحمی * کرنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا۔''

* قاطع رحم ایک منحوس وجود ہوتا ہے۔ اس کی نحوست سے پوری قوم گرفتار بلا ہوسکتی ہے۔ قوم سے مراد یہاں وہ لوگ ہیں جو اس قاطعِ رحم سے ہمدردی رکھتے ہوں اور اس کے حامی اور مددگار ہوں۔ اور اسے قطع رحمی سے باز آنے کی تلقین نہ کریں۔ رحمت نازل نہ ہونے کے سبب سے یہ بھی ممکن ہے کہ اس قوم کی سرزمین بارش سے محروم رہے اور وہ قوم قحط سالی کے عذاب میں مبتلا ہو جائے۔

(۴) حضرت ابوبکرہؓ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا ﷺ نے فرمایا: ''کوئی بھی گناہ امامِ وقت کے خلاف بغاوت اور قطع رحم سے بڑھ کر اس بات کا جواز فراہم نہیں کرتا کہ خدا ان کے مرتکب کے لیے آخرت میں جو ذخیرہ کرے گا (یعنی جو عذاب مہیا رکھنے کا نظم کرے گا) اس کے ساتھ دنیا میں بھی اسے سزا دینے میں تعجیل کرے۔''

** قطع رحمی اسلامی شریعت میں قطعاً حرام ہے۔ یہ انسانی فطرت کے بھی منافی ہے کہ انسان اپنے رشتہ داروں سے حسن سلوک نہ کرے۔ خلافِ فطرت روش اختیار کرنے والا شخص آخر اس راحت اور انجامِ نیک کا مستحق کیسے ہوسکتا ہے جو درحقیقت ان کے لیے مقرر ہے جن کی زندگی دینِ فطرت کی پیروی میں بسر ہوتی ہے۔ رشتہ عرش سے تعلق رکھتا ہے کہتا ہے جو مجھے ملائے گا خدا اسے اپنے سے ملائے گا جو مجھے کاٹے گا خدا اسے اپنے سے کاٹے گا۔'' یعنی رشتہ اور ناطہ کوئی معمولی چیز نہیں ہے۔ اس کا سرا عرش اور خدا سے ملا ہوا ہے۔ بلاوجہ رشتہ ناطہ منقطع کرنا اور درحقیقت خدا سے اپنا رشتہ منقطع کرنا ہے۔ رشتہ کو باقی رکھنا اور اس کا پاس ولحاظ رکھنا تقویٰ اللہ میں شامل ہے۔

(۵) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے باپ سے نفرت نہ کرو (یعنی غیر شخص سے اپنا نسبی تعلق نہ جوڑو) کیونکہ جس کسی نے اپنے باپ سے نفرت کی اس نے کفر کیا۔'' *

* زمانہ جاہلیت میں یہ ایک عام برائی رہی ہے کہ بعض لوگ بڑائی کی خاطر اپنے اصل باپ سے اپنے نسب کا انکار کر کے دوسروں کو اپنا باپ قرار دے لیتے تھے۔ اسلام اسے عملِ کفر قرار دیا ہے۔

261 گناہوں سے معافی چاہتے ہوئے اللہ کی مدد حاصل کرنا (بنی اسرائیل:25)

رَّبُّكُمْ أَعْلَمُ بِمَا فِي نُفُوسِكُمْ إِن تَكُونُوا صَالِحِينَ فَإِنَّهُ كَانَ لِلْأَوَّابِينَ غَفُورًا (25)

جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اسے تمہارا رب بخوبی جانتا ہے اگر تم نیک ہو تو وہ تو رجوع کرنے والوں کو بخشنے والا ہے۔ (25)

(یعنی جو اپنے گناہوں کی معافی چاہتے ہوئے اللہ سے مغفرت مانگیں ان کو اللہ بخشنے والا ہے۔)

262 حقوق ادا کرتے رہو بیجا خرچ سے بچو (بنی اسرائیل:26)

وَآتِ ذَا الْقُرْبَى حَقَّهُ وَالْمِسْكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيرًا (26)

اور رشتے داروں کا اور مسکینوں اور مسافروں کا حق ادا کرتے رہو * اور اسراف اور بیجا خرچ سے بچو۔(26)

* قرآن کریم کے ان الفاظ سے معلوم ہوا کہ غریب رشتہ داروں، مساکین اور ضرورت مند مسافروں کی امداد کر کے ان احسان نہیں جتلانا چاہئے۔ کیونکہ یہ ان پر احسان نہیں ہے، بلکہ مال کا وہ حق ہے جو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اصحاب مال کے مالوں میں مذکورہ ضرورت مندوں کا رکھا ہے۔ اگر صاحب مال یہ حق ادا نہیں کرے گا تو عنداللہ مجرم ہوگا۔ گویا یہ حق کی ادائیگی ہے نہ کہ کسی پر احسان۔ اور یہ کہ رشتہ داروں کے پہلے ذکر سے ان کی اولیت اور اہمیت بھی واضح ہوتی ہے۔ رشتے داروں کے حقوق کی ادائیگی اور ان کے ساتھ حسن سلوک کو صلہ رحمی کہا جاتا ہے جسکی اسلام میں بڑی تاکید آئی ہے۔

263 بیجا خرچ کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں (بنی اسرائیل:27)

إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِرَبِّهِ كَفُورًا(27)

بیجا خرچ کرنے والے شیطانوں کے بھائی ہیں۔ اور شیطان اپنے رب کا بڑا ہی ناشکرا ہے *۔(27)

* تبذیر کی اصل بیج (بذر) ہے۔ جس طرح زمین میں بیج ڈالتے ہوئے یہ نہیں دیکھا جاتا ہے کہ یہ صحیح جگہ پر پڑ رہا ہے یا اس سے ادھر ادھر۔ بلکہ کسان بیج ڈالے چلا جاتا ہے تبذیر (فضول خرچی) بھی یہی ہے کہ انسان اپنا مال بیج کی طرح اُڑاتا پھرے اور خرچ کرنے میں حدِ شرعی سے تجاوز کرے اور بعض کہتے ہیں کہ تبذیر کے معنی ناجائز امور میں خرچ کرنا ہے چاہے تھوڑا ہی ہو۔ ہمارے خیال میں دونوں ہی صورتیں تبذیر میں آجاتی ہیں۔ اور یہ تابراعمل ہے کہ اسکے مرتکب کو شیطان سے مماثلت نامہ ہے اور شیطان کے مماثلت سے بچنا، چاہے وہ کسی ایک ہی خصلت میں ہو۔ انسان کے لئے واجب ہے۔ پھر شیطان کو بہت ناشکرا کہہ کر مزید بچنے کی تاکید کردی ہے کہ اگر تم شیطان کی مماثلت اختیار کروگے تو تم بھی اس طرح کی کفور قرار دے دئے جاؤ گے۔ (فتح القدیر)

264 انفاق سے منہ پھیرنا پڑے تو نرمی سے سمجھادیں (بنی اسرائیل:28)

وَإِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ ابْتِغَاءَ رَحْمَةٍ مِّن رَّبِّكَ تَرْجُوهَا فَقُل لَّهُمْ قَوْلًا مَّيْسُورًا (28)

اور اگر تجھے ان سے منہ پھیر لینا پڑے اپنے رب کی اس رحمت کی جستجو میں، جس کی تو امید رکھتا ہے تو بھی تجھے چاہئے کہ عمدگی اور نرمی سے انہیں سمجھادیں۔(28)

(یعنی مالی استطاعت کے فقدان کی وجہ سے، جسکے دور ہونے کی اور کشائش رزق کی تو اپنے رب سے اُمید رکھتا ہے۔ اگر تجھے غریب رشتہ داروں، مسکینوں اور ضرورت مندوں سے اعراض کرنا یعنی اظہار معذرت کرنا پڑے تو نرمی اور عمدگی کے ساتھ معذرت کر، یعنی جواب بھی دیا جائے تو نرمی اور پیار اور محبت کے لہجے میں نہ کہ ترش اور بداخلاقی کے ساتھ، جیسا کہ عام طور پر لوگ ضرورت مندوں اور غریبوں کیساتھ کرتے ہیں۔

265 بخل کریں نہ اسراف کریں بلکہ اعتدال سے خرچ کریں (بنی اسرائیل:29)

وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلَى عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُومًا مَّحْسُورًا (29)

اپنا ہاتھ گردن سے بندھا ہوا نہ رکھ اور نہ اسے بالکل ہی کھولدے پھر ملامت کیا ہوا اور درماندہ بیٹھ جائے۔(29)

گذشتہ آیت میں انکار کرنے کا ادب بیان فرمایا اب انفاق کا ادب بیان کیا جارہا ہے اور وہ یہ ہے کہ انسان بخل کرے کہ اپنی اور اپنے اہل وعیال کی ضروریات پر بھی خرچ نہ کرے۔ اور نہ فضول خرچی ہی کرے کہ اپنی وسعت اور گنجائش دیکھے بغیر ہی بے دریغ خرچ کرتا رہے۔ بخل کا نتیجہ یہ ہوگا

کہ انسان ملوم، یعنی قابل مذمت قرار پائے گا۔ اور فضول خرچی کے نتیجہ میں محسور (تھکا ہارا اور پچھتانے والا محسور اس جانور کو کہتے ہیں جو چل چل کر تھک چکا اور چلنے سے عاجز ہو چکا ہو) فضول خرچی کرنے والا بھی بالآخر خالی ہاتھ ہو کر بیٹھ جاتا ہے۔ اپنے ہاتھ کو اپنی گردن سے بندھا ہوا نہ رکھ یہ بخل کے لئے استعمال ہوا ہے اور نہ اسے بالکل ہی کھولدے۔ یہ فضول خرچی کے لئے استعمال ہوا ہے۔ ملوم بخل کا اور محسور فضول خرچی کا نتیجہ ہے۔

266 روزی کی کشادگی اور تنگی صرف اور صرف اللہ ہی کے ہاتھ ہے (بنی اسرائیل:30)

إِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ وَيَقْدِرُ إِنَّهُ كَانَ بِعِبَادِهِ خَبِيراً بَصِيراً (30)

یقیناً تیرا رب جس کے لئے چاہے روزی کشادہ کر دیتا ہے اور جس کے لئے چاہے تنگ، یقیناً وہ اپنے بندوں سے باخبر اور خوب دیکھنے والا ہے۔(30)

اس میں اہل ایمان کے لئے تسلی ہے کہ انکے پاس وسائل رزق کی فراوانی نہیں ہے تو اسکا مطلب یہ نہیں کہ اللہ کے ہاں انکا مقام نہیں ہے۔ بلکہ یہ برزق کی وسعت یا کمی، اسکا تعلق اللہ کی حکمت و مصلحت سے ہے جسے صرف وہی جانتا ہے۔ وہ اپنے دشمنوں کو قارون بنا دے اور اپنوں کو اتنا ہی دے کہ جس سے وہ بہ مشکل اپنا گذار کر سکیں۔ یہ اسکی مشیت ہے۔ جسکو وہ زیادہ دے، وہ اسکا محبوب نہیں اور قوت لایموت کا مالک اسکا مبغوض نہیں اَ

267 مفلسی کے ڈر سے اولاد کو قتل کرنا گناہ کبیرہ ہے (بنی اسرائیل:31)

وَلاَ تَقْتُلُواْ أَوْلاَدَكُمْ خَشْيَةَ إِمْلاقٍ نَّحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَإِيَّاكُمْ إِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْءاً كَبِيراً (31)

اور مفلسی کے خوف سے اپنی اولاد کو نہ مار ڈالو۔ انکو اور تم کو ہم ہی رزق دیتے ہیں۔ یقیناً انکا قتل کرنا کبیرہ گناہ ہے۔(31)

آجکل قتل اولاد کا گناہ عظیم نہایت منظم طریقے سے اور خاندانی منصوبہ بندی کے حسین عنوان سے پوری دنیا میں ہو رہا ہے اور مرد حضرات، بہتر تعلیم و تربیت کے نام پر اور خواتین اپنے حسن کو برقرار رکھنے کے لئے اس جرم کا عام ارتکاب کر رہی ہیں اَعَاذَنَا اللہ مِنہُ اَ

268 زنا کے قریب بھی نہ پھٹکنا کہ یہ گناہِ کبیرہ ہے (بنی اسرائیل: 32)

وَلاَ تَقْرَبُواْ الزِّنَى إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاء سَبِيلاً (32)

خبردار زنا کے قریب بھی نہ پھٹکنا کیوں کہ وہ بڑی بے حیائی ہے اور بہت ہی بری راہ ہے۔(32)

(اسلام میں زنا چونکہ بہت بڑا جرم ہے۔ اتنا بڑا کہ کوئی شادی شدہ مرد یا عورت اسکا ارتکاب کر لے تو اسے اسلامی معاشرہ میں زندہ رہنے کا ہی حق نہیں ہے۔ پھر اسے تلوار کے ایک وار سے مار دینا ہی کافی نہیں بلکہ حکم ہے کہ پتھر مار مار کر اسکی زندگی کا خاتمہ کیا جائے۔ تاکہ وہ معاشرہ میں نشان عبرت بن جائے۔ اس لیے یہاں فرمایا کہ زنا کے قریب مت جاؤ۔ یعنی اسکے دواعی اور اسباب سے بھی بچ کر رہو۔ مثلاً غیر محرم عورت کو دیکھنا، ان سے اختلاط و کلام کی راہیں پیدا کرنا، اسی طرح عورتوں کا بے پردہ اور بن سنور کر گھروں سے باہر نکلنا وغیرہ ان تمام امور سے اجتناب ضروری ہے۔ تاکہ اس بے حیائی سے بچا جا سکے۔)

269 ناحق قتل (ہرگز) نہ کرو (بنی اسرائیل:33)

وَلاَ تَقْتُلُواْ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّهُ إِلاَّ بِالحَقِّ وَمَن قُتِلَ مَظْلُوماً فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهِ سُلْطَاناً فَلاَ يُسْرِف فِّي الْقَتْلِ إِنَّهُ

كَانَ مَنْصُوراً (33)

اور کسی جان کو جسکا مارنا اللہ نے حرام کر دیا ہے ہرگز ناحق قتل نہ کرو، اور جو شخص مظلوم ہونیکی صورت میں مارڈالا جائے ہم اسکے وارث کو طاقت دے رکھی ہے۔ پس اسے چاہئے کہ مارڈالنے میں زیادتی نہ کرے بے شک وہ مدد کیا گیا ہے۔* (33)

*یعنی مقتول کے وارثوں کو یہ حق یا غلبہ یا طاقت دی گئی ہے کہ وہ قاتل کو حاکم وقت کے شرعی فیصلہ کے بعد قصاص میں قتل کریں۔ یا اس سے دیت لے لیں یا معاف کر دیں۔ اور اگر قصاص ہی لینا ہے تو اس میں زیادتی نہ کریں کہ ایک کے بدلے میں دو یا تین یا چار کو ماردیں یا اسکا مثلہ کر کے یا عذاب دے دے کر ماریں۔ مقتول کا وارث منصور ہے۔ یعنی امراء و حکام کو اسکی مدد کرنیکی تاکید کی گئی ہے۔ اس لئے اس پر اللہ کا شکر ادا کرنا چاہئے۔ نہ کہ زیادتی کا ارتکاب کر کے اللہ کی ناشکری کرے۔

270 یتیم کے مال کے قریب بھی نہ جاؤ (بنی اسرائیل:34)

وَلاَ تَقْرَبُواْ مَالَ الْيَتِيمِ إِلاَّ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ حَتَّى يَبْلُغَ أَشُدَّهُ (34)

اور یتیم کے مال کے قریب بھی نہ جاؤ بجز اس طریقہ کے جو بہت ہی بہتر ہو یہاں تک کہ وہ اپنی بلوغت کو پہنچ جائے۔

271 وعدے پورے کرو وعدوں کی باز پرس ہوگی (بنی اسرائیل:34)

وَأَوْفُواْ بِالْعَهْدِ إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْؤُولاً (34)

اور وعدہ پورے کرو کیونکہ قول وقرار کی باز پرس ہونیوالی ہے۔* (34)

*عہد سے وہ میثاق بھی مراد ہے جو اللہ اور اسکے بندے کے درمیان ہے اور وہ بھی جو انسان آپس میں ایک دوسرے سے کرتے ہیں دونوں قسم کی عہدوں کا پورا کرنا ضروری ہے۔ اور نقض عہد کی صورت میں باز پرس ہوگی۔

272 بھرپور ناپو سیدھی ترازو سے تولا کرو (بنی اسرائیل:35)

وَأَوْفُوا الْكَيْلَ إِذَا كِلْتُمْ وَزِنُواْ بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيمِ ذَلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلاً (35)

اور جب ناپنے لگو تو بھرپور پیمانے سے ناپو اور سیدھی ترازو سے تولا کرو یہی بہتر ہے۔* اور انجام کے لحاظ سے بہت اچھا ہے۔(35)

*اجر وثواب کے لحاظ سے بہتر ہے اور لوگوں کے اندر اعتماد پیدا کرنے میں بھی ناپ تول میں دیانتداری مفید ہے۔

273 علم نہ ہونے پر بدگمانی سے بچو (بنی اسرائیل:36)

وَلاَ تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَـئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْؤُولاً (36)

جس بات کی تجھے خبر ہی نہ ہو اسکے پیچھے مت پڑ کیونکہ کان اور آنکھ اور دل ان میں سے ہر ایک سے پوچھ گچھ کی جانیوالی ہے۔*(36)

*کسی چیز کا علم نہ ہونے پر بدگمانی مت کرو۔ کسی کی ٹوہ میں مت رہو۔ اسی طرح جس چیز کا علم نہ ہو اس پر عمل مت کرو۔ یعنی جس چیز کے پیچھے تم پڑو گے اسکے متعلق کان سے سوال ہوگا، کہ کیا اس نے سنا تھا۔ آنکھ سے سوال ہوگا کہ کیا اس نے دیکھا تھا اور دل سے سوال ہوگا کہ کیا اس نے جانا تھا؟

274 اکڑ کر نہ چلو، اترانا اللہ کو سخت ناپسند ہے (بنی اسرائیل:37)

وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحاً إِنَّكَ لَن تَخْرِقَ الْأَرْضَ وَلَن تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُولاً (37)

اور زمین پر اکڑ کر نہ چل کہ نہ تو زمین کو پھاڑ سکتا ہے اور نہ لمبائی میں پہاڑوں کو پہنچ سکتا ہے۔*(37)

*اترا کر اور اکڑ کر چلنا اللہ کو سخت ناپسندیدہ ہے (اللہ کو تواضع اور عاجزی پسند ہے۔)۔قارون کو اسی بناء پر اسکے گھر اور خزانوں سمیت زمین میں دھنسا دیا گیا۔ (القصص:81) حدیث میں آتا ہے ''ایک شخص دو چادریں پہنے اکڑ کر چل رہا تھا کہ اسکو زمین میں دھنسا دیا گیا اور وہ قیامت تک دھنستا چلا جائیگا۔

275 آیت 23 سے 37 تک ان سب باتوں کی برائی اللہ کو سخت ناپسند ہے (بنی اسرائیل:38)

كُلُّ ذَٰلِكَ كَانَ سَيِّئُهُ عِندَ رَبِّكَ مَكْرُوهاً(38)

276 رائی کے دانے کے برابر نیکی یا بدی ظاہر کر دی جائے گی (لقمان:16)

يَا بُنَيَّ إِنَّهَا إِن تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُن فِي صَخْرَةٍ أَوْ فِي السَّمَاوَاتِ أَوْ فِي الْأَرْضِ يَأْتِ بِهَا اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ لَطِيفٌ خَبِيرٌ (16)

پیارے بیٹے! اگر کوئی چیز رائی کے دانے کے برابر ہو پھر وہ (بھی) خواہ کسی چٹان میں ہو یا آسمانوں میں ہو یا زمین میں ہو اسے اللہ تعالیٰ ضرور لائے گا اللہ تعالیٰ بڑا باریک بین اور خبردار ہے۔(16)

277 نماز قائم کرنا اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی تلقین کرنا (لقمان:17)

يَا بُنَيَّ أَقِمِ الصَّلَاةَ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنكَرِ وَاصْبِرْ عَلَى مَا أَصَابَكَ إِنَّ ذَٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ (17)

اے میرے پیارے بیٹے! تو نماز قائم رکھنا۔اچھے کاموں کی نصیحت کرتے رہنا برے کاموں سے منع کیا کرنا اور جو مصیبت تجھ پر آجائے صبر کرنا*(یقین مان) کہ یہ بڑے تاکیدی کاموں میں سے ہے۔

*(اقم الصلوۃ (۱) وامر بالمعروف ونہی عن المنکر (۲) اور مصائب پر صبر کرنا (۳) کا اس لئے ذکر کیا گیا کہ یہ تینوں اہم ترین عبادات اور امور خیر کی بنیاد ہیں۔یہ ان کاموں میں سے ہیں جنکی اللہ تعالیٰ نے تاکید فرمائی اور بندوں پر انہیں فرض قرار دیا یہ ترغیب ہے عزم وہمت پیدا کرنیکی کیوں کہ عزم وہمت کے بغیر طاعات مذکورہ پر عمل ممکن نہیں۔جب نیک کام کا حکم دیں اور برے کام سے روکنے کی کوشش کریں تو اس راہ میں شدید مصائب اور طعن وملامت سے دوچار ہونا پڑیگا۔اس لئے اسکے فوراً بعد صبر کی تلقین کر کے واضح کر دیا گیا کہ صبر کا دامن تھامے رکھنا کہ یہ عزم وہمت کے کاموں میں سے ہے اور اہل عزم وہمت کا ایک بڑا ہتیار ہے اسکے بغیر فریضہ تبلیغ ممکن نہیں

278 غرور نہ کرنا اترا کر نہ چلنا (لقمان:18)

وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحاً إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ (18)

لوگوں کے سامنے اپنے گال نہ پھلا۔*اور زمین پر اترا کر نہ چل۔** کسی تکبر کرنے والے شیخی خورے کو اللہ پسند نہیں فرماتا۔(18)

*یعنی تکبر نہ کر کہ لوگوں کو حقیر سمجھے اور جب وہ تجھ سے ہم کلام ہوں تو تو ان سے منہ پھیر لے یا گفتگو کے وقت منہ پھیرے (رکھے) ** یعنی ایسی چال یا رویہ نہ رکھ کہ جس سے مال و دولت یا جاہ منصب یا قوت و طاقت کی وجہ سے فخر و غرور کا اظہار ہوتا ہو یہ اللہ کو ناپسند ہے۔ اس لئے کہ انسان ایک بندہ عاجز و حقیر ہے۔ اللہ تعالیٰ کو یہی پسند ہے کہ وہ اپنی حیثیت کے مطابق عاجزی و انکساری ہی اختیار کئے رکھ۔ اس سے تجاوز کر کے بڑائی کا اظہار نہ کرے کہ بڑائی صرف اللہ ہی کے لئے زیبا ہے جو تمام اختیارات کا مالک اور تمام خوبیوں کا منبع ہے۔ اسی لئے حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ ''وہ شخص جنت میں نہیں جائے گا جس کے دل میں ایک رائی کے دانے کے برابر بھی تکبر ہوگا۔ تاہم تکبر کا اظہار کئے بغیر اللہ کے انعامات کا ذکر یا اچھے لباس یا خوارک وغیرہ کا استعمال جائز ہے۔

279 رفتار میانہ رو رکھ، آواز پست رکھ (لقمان:19)

وَاقْصِدْ فِي مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِن صَوْتِكَ إِنَّ أَنكَرَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيرِ (19)

اپنی رفتار میں میانہ روی اختیار کر* اور اپنی آواز پست کر** یقیناً آوازوں میں سب سے بدتر آواز گدھوں کی آواز ہے۔(19)

* یعنی چال اتنی سست نہ ہو جیسے کوئی بیمار ہو اور نہ اتنی تیز ہو کہ شرف و وقار کے خلاف ہو۔(الفرقان: 63) اللہ کے بندے زمین پر وقار و سکوت کے ساتھ چلتے ہیں۔ ** یعنی چیخ یا چلا کر بات نہ کر۔ اس لئے کہ زیادہ اونچی آواز سے بات کرنا پسندیدہ ہوتا تو گدھے کی آواز سب سے اچھی سمجھی جاتی لیکن ایسا نہیں ہے بلکہ گدھے کی آواز سب سے بدتر اور کراہت والی ہے۔ اسی لئے حدیث میں آتا ہے کہ گدھے کی آواز سنو تو شیطان سے پناہ مانگو۔

280 فاسق کی خبر پر عمل کرنے سے پہلے اچھی طرح تحقیق کر لینے کا حکم (الحجرات: 6)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا أَن تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَىٰ مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ (6)

اے مسلمانو! اگر تمہیں کوئی فاسق خبر دے تو تم اس کی اچھی طرح تحقیق کر لیا کرو۔ ایسا نہ ہو کہ نادانی میں کسی قوم کو ایذاء پہنچا دو پھر اپنے کئے پر پشیمانی اٹھاؤ۔

281 ایمان والوں کی نگاہ میں اللہ کفر اور نافرمانیوں کو ناپسندیدہ بنا دیا ہے (الحجرات: 7)

وَاعْلَمُوا أَنَّ فِيكُمْ رَسُولَ اللَّهِ لَوْ يُطِيعُكُمْ فِي كَثِيرٍ مِّنَ الْأَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ حَبَّبَ إِلَيْكُمُ الْإِيمَانَ وَزَيَّنَهُ فِي قُلُوبِكُمْ وَكَرَّهَ إِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ أُولَٰئِكَ هُمُ الرَّاشِدُونَ (7)

لیکن اللہ تعالیٰ نے ایمان کو تمہارے لئے محبوب بنا دیا ہے اور اسے تمہارے دلوں میں زینت دے رکھی ہے اور کفر کو اور گناہ کو اور نافرمانی کو تمہاری نگاہوں میں ناپسندیدہ بنا دیا ہے۔ یہی لوگ راہ یافتہ ہیں

282 اللہ کا احسان ہے کہ اللہ تعالیٰ ایمان تمہارے لئے محبوب بنا دیا۔ (الحجرات: 8)

فَضْلًا مِّنَ اللَّهِ وَنِعْمَةً وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ (8)

اللہ کے احسان انعام سے اور اللہ دانا اور باحکمت ہے*

* یہ آیت بھی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فضیلت ان کے ایمان اور ان کے رشد و ہدایت پر ہونے کی واضح دلیل ہے۔ ''ولوکرہ الکافرون''

283 اگر مسلمانوں کی دو جماعتیں آپس میں لڑ پڑیں تو انصاف سے صلح کروا دینے کا حکم (الحجرات: 9)

وَإِن طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا فَإِن بَغَتْ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتَّى تَفِيءَ إِلَى أَمْرِ اللَّهِ فَإِن فَاءَتْ فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَأَقْسِطُوا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ (9)

اور اگر مسلمانوں کی دو جماعتیں آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں میل ملاپ کرا دو * ۔ ایک جماعت دوسری جماعت پر زیادتی کرے تو تم (سب) اس گروہ سے جو زیادتی کرتا ہے لڑو، یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف لوٹ آئے ** اگر لوٹ آئے تو پھر انصاف کے ساتھ صلح کرا دو *** اور عدل کرو بے شک اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے **** ۔

* اور اصلاح کا طریقہ یہ ہے کہ انہیں قرآن و حدیث کی طرف بلایا جائے یعنی ان کی روشنی میں ان کے اختلاف کا حل تلاش کیا جائے ۔ ** یعنی اللہ اور رسول ﷺ کے احکام کے مطابق اپنا اختلاف دور کرنے پر آمادہ نہ ہوں بلکہ بغاوت کی روش اختیار کرے تو دوسرے مسلمانوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ سب مل کر بغاوت کرنے والے گروہ سے لڑائی کریں تا کہ وہ اللہ کے حکم کو ماننے کے لئے تیار ہو جائے ۔ *** یعنی باغی گروہ، بغاوت سے باز آجائے تو پھر عدل کے ساتھ یعنی قرآن و حدیث کی روشنی میں دونوں گروہوں کے درمیان صلح کرا دی جائے **** اور ہر معاملہ میں انصاف کرو اس لئے کہ اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے اور اس کی یہ پسند اس بات کو مستلزم ہے کہ وہ انصاف کرنے والوں کو بہترین جزاء سے نوازے گا۔

284 سارے مسلمان بھائی بھائی ہے پس اپنے دو بھائیوں میں ملاپ کرا دیا کرو (الحجرات:10)

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ (10)

یاد رکھو سارے مسلمان بھائی بھائی ہیں پس اپنے دو بھائیوں میں ملاپ کرا دیا کرو * اور اللہ سے ڈرتے رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے **

* اس اصل کی اہمیت کا تقاضا ہے کہ ایک ہی دین پر ایمان رکھنے والے آپس میں نہ لڑیں بلکہ ایک دوسرے کے دست و بازو ہمدرد و غمگسار اور مونس و خیر خواہ بن کر رہیں اور کبھی غلط فہمی سے ان کے درمیان بغض اور نفرت پیدا ہو جائے تو اسے دور کر کے انہیں آپس میں دوبارہ جوڑ دیا جائے ** اور ہر معاملہ میں اللہ سے ڈرو شاید اس کی وجہ سے تم اللہ کی رحمت کے مستحق قرار پا جاؤ۔

285 آپس میں ایک دوسرے کا مذاق اڑانے والے اور عیب نکالنے والے ظالم لوگ ہیں (الحجرات:11)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّن قَوْمٍ عَسَى أَن يَكُونُوا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَاء مِّن نِّسَاء عَسَى أَن يَكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ وَلَا تَلْمِزُوا أَنفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ وَمَن لَّمْ يَتُبْ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ (11)

اے ایمان والو مرد دوسرے مردوں کا مذاق نہ اڑائیں ممکن ہیں کہ یہ ان سے بہتر ہو اور نہ عورتیں عورتوں کا مذاق اڑائیں ممکن ہے یہ ان سے بہتر ہوں، اور آپس میں ایک دوسرے کو عیب نہ لگاؤ اور نہ کسی کو بُرے لقب دو ایمان کے بعد فسق برا نام ہے اور جو توبہ نہ کریں وہی ظالم لوگ ہیں۔

286 ایمان والو بدگمانیوں سے بچو غیبت نہ کرو (الحجرات :12)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيراً مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا يَغْتَب بَّعْضُكُم بَعْضاً أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَن يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتاً فَكَرِهْتُمُوهُ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ رَّحِيمٌ (12)

اے ایمان والو بہت بدگمانیوں سے بچو یقین مانو کہ بعض بدگمانیاں گناہ ہیں اور بھید نہ ٹٹولا کرو اور نہ تم میں سے کوئی کسی کی غیبت کرے کیا تم میں سے کوئی بھی اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا پسند کرتا ہے؟ تم کو اس سے گھن آئے گی * ۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو بیشک اللہ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

* یعنی کسی مسلمان بھائی کی کسی کے سامنے برائی کرنا ایسے ہی ہے جیسے مردار بھائی کا گوشت کھانا مردار بھائی کا گوشت کھانا تو کوئی پسند نہیں کرتا، لیکن غیبت لوگوں کی نہایت مرغوب غذا ہے۔

287 کسی کے مکان میں داخل ہونے کے لئے اجازت لینے کا تاکیدی حکم (النور :29-27)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتاً غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتَّى تَسْتَأْنِسُوا وَتُسَلِّمُوا عَلَى أَهْلِهَا ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ (27) فَإِن لَّمْ تَجِدُوا فِيهَا أَحَداً فَلَا تَدْخُلُوهَا حَتَّى يُؤْذَنَ لَكُمْ وَإِن قِيلَ لَكُمُ ارْجِعُوا فَارْجِعُوا هُوَ أَزْكَى لَكُمْ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ (28) لَّيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَن تَدْخُلُوا بُيُوتاً غَيْرَ مَسْكُونَةٍ فِيهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا تَكْتُمُونَ (29)

اے ایمان والو! اپنے گھروں کے سوا اور گھروں میں نہ جاؤ جب تک کہ اجازت نہ لے لو اور وہاں کے رہنے والوں کو سلام نہ کرلو یہی تمہارے لئے سراسر بہتر ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو (27) اگر وہاں تمہیں کوئی بھی نہ مل سکے تو پھر اجازت ملے بغیر اندر نہ جاؤ اور اگر تم سے لوٹ جانے کو کہا جائے تو تم لوٹ ہی جاؤ یہی بات تمہارے لئے پاکیزہ ہے اور جو کچھ تم کر رہے ہو وہ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے (28) ہاں غیر آباد گھروں میں جہاں تمہارا کوئی فائدہ یا اسباب ہو جانے میں تم پر کوئی گناہ نہیں تم جو کچھ بھی ظاہر کرتے ہو اور جو چھپاتے ہو اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے۔ (29)

288 اللہ تعالیٰ کی اور رسول اللہ ﷺ کی فرمانبرداری سے اللہ کی رحمت نازل ہوتی ہے۔ (النور:56)

وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ (56)

نماز کی پابندی کرو زکوٰۃ ادا کرو، اور اللہ تعالیٰ کے رسول کی فرمانبرداری میں لگے رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

289 اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرنے سے دلوں میں ایمان داخل ہوتا ہے۔ (الحجرات :14)

قَالَتِ الْأَعْرَابُ آمَنَّا قُل لَّمْ تُؤْمِنُوا وَلَكِن قُولُوا أَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْإِيمَانُ فِي قُلُوبِكُمْ وَإِن تُطِيعُوا اللَّهَ

وَرَسُولَهُ لَا يَلِتْكُم مِّنْ أَعْمَالِكُمْ شَيْئاً إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (14)

دیہاتی لوگ کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے آپ کہہ دیجئے کہ درحقیقت تم ایمان نہیں لائے لیکن تم یوں کہو کہ ہم اسلام لائے (مخالفت چھوڑ کر مطیع ہو گئے) حالانکہ ابھی تم تمہارے دلوں میں ایمان داخل ہی نہیں ہوا تم اگر اللہ کی اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرنے لگو گے تو اللہ تمہارے اعمال میں سے کچھ بھی کم نہ کرے گا اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

290 اللہ ہر چیز کا جاننے والا ہے اپنی دینداری سے اللہ کو آگاہ نہیں کر سکتے (الحجرات:16)

قُلْ أَتُعَلِّمُونَ اللَّهَ بِدِينِكُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ (16)

کہہ دیجئے کہ کیا تم اللہ تعالیٰ کو اپنی دینداری سے آگاہ کر رہے ہو اللہ ہر چیز سے جو آسمانوں میں اور زمین میں ہے بخوبی آگاہ ہے اور اللہ ہر چیز کا جاننے والا ہے

291 اللہ کا ہم پر احسان ہے کہ ہم کو ایمان کی ہدایت عطا فرمایا (الحجرات:17)

يَمُنُّونَ عَلَيْكَ أَنْ أَسْلَمُوا قُل لَّا تَمُنُّوا عَلَيَّ إِسْلَامَكُم بَلِ اللَّهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ أَنْ هَدَاكُمْ لِلْإِيمَانِ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ (17)

اپنے مسلمان ہونے کا آپ پر احسان جتاتے ہیں آپ کہہ دیجئے کہ اپنے مسلمان ہونے کا احسان مجھ پر نہ رکھو بلکہ دراصل اللہ کا تم پر احسان ہے کہ اس نے تمہیں ایمان کی ہدایت کی اگر تم راست گو ہو۔

ooo یقین مانو کہ آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ باتیں اللہ خوب جانتا ہے اور جو کچھ تم کر رہے ہو اسے اللہ خوب دیکھ رہا ہے۔ (الحجرات:18)

إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ غَيْبَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ (18)

قصہ آدمؑ اور شیطان لعین کا

292 (ا) آدم کی تخلیق، تمام فرشتوں کو سجدہ کا حکم، شیطان تکبر کیا، سجدہ سے انکار کیا، کافروں سے ہو گیا، آدم سے دشمنی کی، آدم کو بہکا کر جنت سے نکلوا دیا۔ (البقرۃ:30-39)

وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً قَالُوا أَتَجْعَلُ فِيهَا مَن يُفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ قَالَ إِنِّي أَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ (30)وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا ثُمَّ

عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلآئِكَةِ فَقَالَ أَنبِئُونِي بِأَسْمَاء هَـؤُلاء إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ (31)قَالُواْ سُبْحَانَكَ لاَ عِلْمَ لَنَا إِلاَّ مَا عَلَّمْتَنَا إِنَّكَ أَنتَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ (32)قَالَ يَا آدَمُ أَنبِئْهُم بِأَسْمَآئِهِمْ فَلَمَّا أَنبَأَهُم بِأَسْمَآئِهِمْ قَالَ أَلَمْ أَقُل لَّكُمْ إِنِّيَ أَعْلَمُ غَيْبَ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ وَأَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا كُنتُمْ تَكْتُمُونَ (33)وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلآئِكَةِ اسْجُدُواْ لآدَمَ فَسَجَدُواْ إِلاَّ إِبْلِيسَ أَبَى وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ (34)وَقُلْنَا يَا آدَمُ اسْكُنْ أَنتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلاَ مِنْهَا رَغَداً حَيْثُ شِئْتُمَا وَلاَ تَقْرَبَا هَـذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ الظَّالِمِينَ (35)فَأَزَلَّهُمَا الشَّيْطَانُ عَنْهَا فَأَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيهِ وَقُلْنَا اهْبِطُواْ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ وَلَكُمْ فِي الأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَمَتَاعٌ إِلَى حِينٍ (36)فَتَلَقَّى آدَمُ مِن رَّبِّهِ كَلِمَاتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ إِنَّهُ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ (37) قُلْنَا اهْبِطُواْ مِنْهَا جَمِيعاً فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُم مِّنِّي هُدًى فَمَن تَبِعَ هُدَايَ فَلاَ خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلاَ هُمْ يَحْزَنُونَ (38)وَالَّذِينَ كَفَرواْ وَكَذَّبُواْ بِآيَاتِنَا أُولَـئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ (39)

اور جب تیرے رب نے فرشتوں سے کہا میں زمین میں خلیفہ بنانے والا ہوں تو انہوں نے کہا ایسے شخص کو کیوں پیدا کرتا ہے جو زمین میں فساد کرے اور خون بہائے۔ ہم تیری تسبیح حمد اور پاکیزگی بیان کرنیوالے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے(30) اور اللہ تعالیٰ نے آدم کو تمام نام سکھا کر ان چیزوں کو فرشتوں کے سامنے پیش کیا۔ اور فرمایا اگر تم سچے ہو تو ان چیزوں کے نام بتلاؤ(31) ان سب نے کہا اے اللہ! تیری ذات پاک ہے ہمیں تو صرف اتنا ہی علم ہے جتنا تو نے ہمیں سکھا رکھا ہے۔ پورے علم وحکمت والا تو تو ہی ہے(32) اللہ تعالیٰ نے (حضرت) آدم (علیہ السلام) سے فرمایا تم ان کے نام بتادو۔ جب انہوں نے بتادیئے تو فرمایا کہ کیا میں نے تمہیں (پہلے ہی) نہ کہا تھا کہ زمین وآسمانوں کا غیب میں ہی جانتا ہوں اور میرے علم میں ہے جو تم ظاہر کررہے ہو اور جو تم چھپاتے تھے۔(33) اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو۔ تو ابلیس کے سوا سب نے سجدہ کیا اس نے انکار کے۔ اور تکبر کیا اور کافروں میں سے ہوگیا۔(34) اور ہم نے کہہ دیا کہ اے آدم تم اور تمہاری بیوی جنت میں رہو اور جہاں کہیں سے چاہو بافراغت کھاؤ لیکن اس درخت کے قریب بھی نہ جانا ورنہ ظالم ہو جاؤ گے۔ (35) لیکن شیطان نے انکو بہکا کر وہاں سے نکلوا ہی دیا اور ہم نے کہہ دیا کہ اتر جاؤ! تم ایک دوسرے کے دشمن ہو اور ایک وقت مقرر تک تمہارے لئے زمین میں ٹھہرنا اور فائدہ اُٹھانا ہے۔(36) (حضرت) آدم (علیہ السلام) نے اپنے رب سے چند باتیں سیکھ لیں اور اللہ تعالیٰ نے انکی توبہ قبول فرمالی۔ بے شک وہی توبہ قبول کرنیوالا اور رحم کرنیولا ہے۔(37) ہم نے کہا تم سب یہاں سے چلے جاؤ۔ جب کبھی تمہارے پاس میری ہدایت پہنچے تو اسکی تابعداری کرنیوالوں پر کوئی خوف وغم نہیں۔(38) اور جو انکار کر کے ہماری آیتوں کو جھٹلائیں وہ جہنمی ہیں اور اس میں ہمیشہ رہیں گے۔(39)

293(II) شیطان، جسے اللہ نے لعنت کی ہے، انسان کو بھٹکانے کا عزم کیا ہے، مقررہ حصہ لیکر جہنم میں جائیگا۔(النساء:121-117)

إِن يَدْعُونَ مِن دُونِهِ إِلاَّ إِنَاثاً وَإِن يَدْعُونَ إِلاَّ شَيْطَاناً مَّرِيداً (117)لَّعَنَهُ اللّهُ وَقَالَ لَأَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيباً مَّفْرُوضاً (118)وَلأُضِلَّنَّهُمْ وَلأُمَنِّيَنَّهُمْ وَلآمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ آذَانَ الأَنْعَامِ وَلآمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّهِ وَمَن يَتَّخِذِ الشَّيْطَانَ وَلِيّاً مِّن دُونِ اللّهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَاناً مُّبِيناً (119)يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيهِمْ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطَانُ إِلاَّ غُرُوراً (120)أُوْلَـئِكَ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَلاَ يَجِدُونَ عَنْهَا مَحِيصاً(121)

یہ تو اللہ کو چھوڑ کر صرف عورتوں کو پکارتے ہیں اور دراصل یہ صرف شیطان سرکش کو پوجتے ہیں۔(117) جسے اللہ نے لعنت کی ہے اور اس نے بیڑا اُٹھایا ہے کہ تیرے بندوں میں سے مقررشدہ حصہ لے کر رہوں گا۔*(118) اور انہیں راہ سے بہکاتا رہوں گا اور باطل اُمیدیں دلاتا رہوں گا۔ اور انہیں سکھاؤنگا کہ جانوروں کے کان چیر دیں اور ان سے کہوں گا کہ اللہ کی بنائی ہوئی صورت کو بگاڑ دیں۔ سنو جو شخص اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو اپنا رفیق بنائے گا وہ صریح نقصان میں ڈوبے گا۔(119) وہ ان سے زبانی وعدے کرتا رہے گا اور سبز باغ دکھاتا رہے گا (مگر یاد رکھو) شیطان کے جو وعدے ہیں وہ سراسر فریب کاریاں ہیں۔(120) یہ وہ لوگ ہیں جنکی جگہ جہنم ہے۔ جہاں سے انہیں چھٹکارا نہ ملے گا۔(121)

*یہ وہ باطل امیدیں ہیں جو شیطانوں کے وسوسوں اور دخل اندازی سے پیدا ہوتی ہیں اور انسانوں کی گمراہی کا سبب بنتی ہیں۔

294 (III) شیطان قیامت تک اللہ سے مہلت لیا ہے اور ہر خیر کے راستے پر بیٹھے گا اور بہکائے گا اللہ نے مہلت دے دی، اللہ انسان کو نصیحت کرتا ہے کہ شیطان سے بچنے کے لئے آعوذ باللہ پڑھیں (الاعراف:25-10)

وَلَقَدْ مَكَّنَّاكُمْ فِي الأَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا مَعَايِشَ قَلِيلاً مَّا تَشْكُرُونَ (10)وَلَقَدْ خَلَقْنَاكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنَاكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلآئِكَةِ اسْجُدُواْ لآدَمَ فَسَجَدُواْ إِلاَّ إِبْلِيسَ لَمْ يَكُن مِّنَ السَّاجِدِينَ(11) قَالَ مَا مَنَعَكَ أَلاَّ تَسْجُدَ إِذْ أَمَرْتُكَ قَالَ أَنَاْ خَيْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِي مِن نَّارٍ وَخَلَقْتَهُ مِن طِينٍ (12)قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُونُ لَكَ أَن تَتَكَبَّرَ فِيهَا فَاخْرُجْ إِنَّكَ مِنَ الصَّاغِرِينَ (13)قَالَ أَنظِرْنِي إِلَى يَوْمِ يُبْعَثُونَ (14)قَالَ إِنَّكَ مِنَ الْمُنظَرِينَ (15)قَالَ فَبِمَا أَغْوَيْتَنِي لأَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيمَ (16)ثُمَّ لآتِيَنَّهُم مِّن بَيْنِ أَيْدِيهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ أَيْمَانِهِمْ وَعَن شَمَآئِلِهِمْ وَلاَ تَجِدُ أَكْثَرَهُمْ شَاكِرِينَ (17)قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْؤُوماً مَّدْحُوراً لَّمَن تَبِعَكَ مِنْهُمْ لأَمْلأَنَّ جَهَنَّمَ مِنكُمْ أَجْمَعِينَ (18)وَيَا آدَمُ اسْكُنْ أَنتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ فَكُلاَ مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا وَلاَ تَقْرَبَا هَـذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ الظَّالِمِينَ (19)فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطَانُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا وُورِيَ عَنْهُمَا مِن سَوْءَاتِهِمَا وَقَالَ مَا نَهَاكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هَـذِهِ الشَّجَرَةِ إِلاَّ أَن تَكُونَا مَلَكَيْنِ أَوْ تَكُونَا مِنَ الْخَالِدِينَ (20)وَقَاسَمَهُمَا إِنِّي

لَكُمَا لَمِنَ النَّاصِحِينَ (21)فَدَلَّاهُمَا بِغُرُورٍ فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْءَاتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفَانِ عَلَيْهِمَا مِن وَرَقِ الْجَنَّةِ وَنَادَاهُمَا رَبُّهُمَا أَلَمْ أَنْهَكُمَا عَن تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ وَأَقُل لَّكُمَا إِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِينٌ(22) قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنفُسَنَا وَإِن لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ (23)قَالَ اهْبِطُوا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَمَتَاعٌ إِلَى حِينٍ (24)قَالَ فِيهَا تَحْيَوْنَ وَفِيهَا تَمُوتُونَ وَمِنْهَا تُخْرَجُونَ (25)

اور بے شک ہم نے تم کو زمین پر رہنے کی جگہ دی اور ہم نے تمہارے لئے سامان رزق پیدا کیا۔تم لوگ بہت ہی کم شکر کرتے ہو(10) اور ہم نے تم کو پیدا کیا۔ پھر ہم ہی نے تمہاری صورت بنائی پھر ہم نے فرشتوں سے کہا آدم کو سجدہ کرو۔سو سب نے سجدہ کیا۔ ابلیس کے وہ سجدہ کرنیوالوں میں شامل نہ ہوا(11) حق تعالیٰ نے فرمایا تو جو سجدہ نہیں کرتا تو تجھکو اس سے کون امر مانع ہے، جبکہ میں تجھ کو حکم دے چکا کہنے لگا میں اس سے بہتر ہوں آپ نے مجھے آگ سے پیدا کیا ہے اور اسکو آپ نے خاک سے پیدا کیا۔*(12) شیطان کے تکبر کی وجہ سے راندہ درگاہ ہوا۔) حق تعالیٰ نے فرمایا تو آسمان سے اتر۔تجھکو کوئی حق حاصل نہیں کہ تو آسمان میں رہ کر تکبر کرے سو نکل بے شک تو ذلیلوں میں سے ہے**(13) اس نے کہا کہ مجھکو مہلت دیجئے قیامت کے دن تک(14) اللہ تعالیٰ نے فرمایا تجھکو مہلت دی گئی***(15) اس نے کہا بہ سبب اس کے کہ آپ نے مجھکو گمراہ کیا ہے میں قسم کھاتا ہوں کہ میں ان کے لئے آپکی سیدھی راہ پر بیٹھونگا۔(16) پھر ان پر حملہ کروں گا ان کے آگے سے بھی اور ان کے پیچھے سے بھی اور انکی داہنی جانب سے بھی اور انکی بائیں جانب سے بھی۔(17) (مطلب یہ ہے کہ ہر خیر اور شر کے راستہ پر بیٹھونگا خیر سے انکو روکونگا اور شر کو انکی نظروں میں پسندیدہ بنا کر ان کو اختیار کرنے کی ترغیب دونگا۔)

آیت(17) اللہ تعالیٰ نے جواب میں کہا کہ مجھے اپنی عزت اور بزرگی کی قسم میں اپنے بندوں کو''اعوذ'' پڑھنے کا حکم دونگا۔ جب وہ ایسا کریں گے تو انکی اسطرح حفاظت کرونگا انکے دائیں جانب اپنی ہدایت کردونگا بائیں طرف اپنی مہربانی انکے پیچھے اپنی نگہبانی اور آگے اپنی نصرت اور مدد کردونگا۔اے ملعون ایسی صورت میں تو اسے کوئی ضرر نہ پہنچا سکے گا۔) اور آپ ان میں سے اکثر کو شکرگزار نہ پائے گا۔(شیطان نے اپنا یہ گمان فی الواقع سچا کر دکھایا۔سورہ سبا:20 ''شیطان نے اپنا گمان سچا کر دکھایا اور مومنوں کے ایک گروہ کو چھوڑ کر سب لوگ اسکے پیچھے لگ گئے)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہاں سے ذلیل وخوار ہو کر نکل جا جو شخص ان میں سے تیرا کہنا مانے گا میں ضرور تم سب سے جہنم کو بھر دونگا۔(18) اور ہم نے حکم دیا کہ اے آدم! تم اور تمہاری بیوی جنت میں رہو۔پھر جس جگہ سے چاہو دونوں کھاؤ۔اور اس درخت کے پاس مت جاؤ۔ورنہ تم دونوں ظالموں میں سے ہوجاؤ گے۔(19) پھر شیطان نے ان دونوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالا**** تاکہ انکی شرمگاہیں جو ایک دوسرے سے پوشیدہ تھیں دونوں کے روبرو بے پردہ کردے اور کہنے لگا کہ تمہارے رب نے تم دونوں کو اس درخت سے اور کسی سبب منع نہیں فرمایا' مگر محض اس وجہ سے کہ تم دونوں کہیں فرشتے ہو جاؤ یا کہیں ہمیشہ

زندہ رہنے والوں میں سے ہوجاؤ۔(20) اوران دونوں کے روبروقسم کھالی کہ یقین جانئے میں تم دونوں کا خیر خواہ ہوں۔ (21) سوان دونوں کوفریب سے نیچے لے آیا پس ان دونوں نے جب درخت کو چکھا دونوں کی شرم گاہیں ایک دوسرے کے روبرو بے پردہ ہوگئیں اور دونوں اپنے اوپر جنت کے پتے جوڑ جوڑ کر رکھنے لگے اوران کارب نے انکو پکارا کیا میں تم دونوں کو اس درخت سے منع نہ کر چکا تھا اور یہ نہ کہہ چکا تھا کہ شیطان تمہارا صریح دشمن ہے۔(22) (یعنی اس تنبیہ کے باوجود شیطان کے وسوسوں کا شکار ہوگئے۔اس سے معلوم ہوا کہ شیطان کے جال بڑے حسین اور دلفریب ہوتے ہیں اور جن سے بچنے کے لئے بڑی کاوش ومحنت اور ہر وقت اس سے چوکنا رہنے کی ضرورت ہے۔اس سے بچنے کے لئے ہر وقت اللہ ہی کی مدد چاہتے رہنا ضروری ہے۔) دونوں نے کہا اے ہمارے رب! ہم نے اپنے آپ کا بڑا نقصان کیا اور اگر تو ہماری مغفرت نہ کریگا اور ہم پر رحم نہ کرے گا تو واقعی ہم نقصان پانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔*****(23) حق تعالیٰ نے فرمایا کہ نیچے ایسی حالت میں جاؤ کے تم باہم ایک دوسرے کے دشمن ہوگے اور تمہارے واسطے زمین میں رہنے کی جگہ ہے اور نفع حاصل کرنا ایک وقت تک۔(24) فرمایا تم کو وہاں ہی زندگی بسر کرنا ہے اور وہاں ہی مرنا ہے اور اسی میں سے پھر نکالے جاؤ گے۔(25)

* شیطان کا یہ عذر ''عذر گناہ بدتر از گناہ'' کا آئینہ دار ہے۔اصل چیز تو اللہ کا حکم ہے۔افضل وغیر افضل کی بحث اللہ سے سرتابی ہے۔اس نے بہتر ہونے کی دلیل یہ دی کہ میں آگ سے پیدا ہوا ہوں اور یہ مٹی سے لیکن اس نے اس شرف وعظمت کو نظر انداز کر دیا جو حضرت آدم علیہ السلام کو حاصل ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے ہاتھ سے بنایا اور اپنی طرف سے اس میں روح پھونکی کیا اس شرف کے مقابلہ میں دنیا کی کوئی چیز بھی ہوسکتی ہے؟ تیسرا نص کے مقابلہ میں قیاس سے کام لیا جو کسی بھی اللہ کو ماننے والے کا شیوہ نہیں ہوسکتا علاوہ ازیں اس کا قیاس بھی قیاس فاسد تھا۔آگ، مٹی سے کس طرح بہتر ہے آگ میں سوائے تیزی بھڑکنے اور جلانے کے کیا ہے؟ جب کہ مٹی میں سکون وثبات ہے اس میں نبات ونمو اور اصلاح کی صلاحیت ہے یہ صفات آگ سے بہر حال بہتر اور زیادہ مفید ہیں اس آیت سے یہ معلوم ہوا کہ شیطان کی تخلیق آگ سے ہوئی جیسا کہ حدیث میں بھی آتا ہے فرشتہ نور سے، ابلیس آگ کی لپٹ سے اور آدم علیہ السلام مٹی سے پیدا کئے گئے۔(صحیح مسلم: کتاب الزہد، باب فی احادیث متفرقہ)** نافرمانی سے ذلت کا مستحق ہوا)*** اللہ شیطان کو مہلت دیکر انسان کو آزمانا چاہتا ہے کہ کون رحمان کا بندہ بنتا ہے اور کون شیطان کا پجاری؟)***** نفس کی بات۔شیطان دل میں جو بری باتیں ڈالتا ہے اسکو وسوسہ کہتے ہیں***** حضرت آدمؑ جب پشیمانی میں ڈوبے دنیا میں تشریف لائے تو توبہ واستغفار میں مصروف ہوگئے۔اس موقع پر بھی اللہ تعالیٰ نے رہنمائی ودست گیری فرمائی اور توبہ اور استغفار کے یہ وہی کلمات ہیں جو حضرت آدم علیہ السلام نے اللہ تبارک وتعالیٰ سے سیکھے اور حضرت آدم علیہ السلام نے اپنی غلطی پر ندامت اور پشیمانی کا اظہار کیا اور بارگاہ الٰہی میں توبہ واستغفار کا اہتمام کیا تو اللہ کی رحمت ومغفرت کے مستحق قرار پائے۔جبکہ شیطان نے اللہ کی نافرمانی کا ارتکاب کیا اور اسکے بعد وہ اس پر نہ صرف اڑ گیا بلکہ اسکے ثبوت میں عقلی وقیاسی دلائل دینے لگا۔نتیجتاً وہ راندہ درگاہ ہوگیا اور ہمیشہ کے لئے ملعون قرار پایا۔ اس سے گویا دونوں راستوں کی نشاندہی ہوگئی۔شیطانی راستے کی بھی اور اللہ والوں کے راستے کی بھی۔گناہ کر کے اترانا، اصرار کرنا اور اسکو صحیح ثابت کرنے کے لئے دلائل کے انبار فراہم کرنا شیطانی راستہ ہے۔اور گناہ کے بعد احساس ندامت سے مغلوب ہوکر بارگاہ الٰہی میں جھک جانا اور توبہ واستغفار کا اہتمام کرنا بندگان الٰہی کا راستہ ہے۔

295(IV) انسان کو اللہ اشرف المخلوقات بنایا ہے، تمام کائنات کو انسان کے لئے مسخر کر دیا، فرشتوں کو بھی سجدہ کا حکم دیا (الحجر:50-26)

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ مِن صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَإٍ مَّسْنُونٍ (26)وَالْجَآنَّ خَلَقْنَاهُ مِن قَبْلُ مِن نَّارِ السَّمُومِ (27)وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي خَالِقٌ بَشَراً مِّن صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَإٍ مَّسْنُونٍ (28)فَإِذَا سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِن رُّوحِي

فَقَعُواْ لَهُ سَاجِدِيْنَ (29)فَسَجَدَ الْمَلآئِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ (30)إِلاَّ إِبْلِيْسَ أَبَى أَن يَكُونَ مَعَ السَّاجِدِيْنَ (31) قَالَ يَا إِبْلِيْسُ مَا لَكَ أَلاَّ تَكُونَ مَعَ السَّاجِدِيْنَ (32)قَالَ لَمْ أَكُن لِّأَسْجُدَ لِبَشَرٍ خَلَقْتَهُ مِن صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَإٍ مَّسْنُونٍ (33)قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَإِنَّكَ رَجِيْمٌ (34)وَإِنَّ عَلَيْكَ اللَّعْنَةَ إِلَى يَوْمِ الدِّيْنِ (35)قَالَ رَبِّ فَأَنظِرْنِيْ إِلَى يَوْمِ يُبْعَثُونَ (36)قَالَ فَإِنَّكَ مِنَ الْمُنظَرِيْنَ (37)إِلَى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ (38)قَالَ رَبِّ بِمَا أَغْوَيْتَنِيْ لأُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِي الأَرْضِ وَلأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِيْنَ (39)إِلاَّ عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ (40)قَالَ هَذَا صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيْمٌ (41)إِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ إِلاَّ مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْغَاوِيْنَ (42)وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ أَجْمَعِيْنَ (43)لَهَا سَبْعَةُ أَبْوَابٍ لِّكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُومٌ (44)إِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ (45) ادْخُلُوهَا بِسَلاَمٍ آمِنِيْنَ (46)وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُورِهِم مِّنْ غِلٍّ إِخْوَاناً عَلَى سُرُرٍ مُّتَقَابِلِيْنَ (47)لاَ يَمَسُّهُمْ فِيْهَا نَصَبٌ وَمَا هُم مِّنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ (48)نَبِّءْ عِبَادِيْ أَنِّيْ أَنَا الْغَفُورُ الرَّحِيْمُ (49)وَأَنَّ عَذَابِيْ هُوَ الْعَذَابُ الأَلِيْمُ (50)

یقیناً ہم نے انسان کو کالی اور سڑی ہوئی کھنکھناتی مٹی سے پیدا فرمایا ہے۔(26) اور اس سے پہلے جنات کو ہم نے لو والی آگ سے پیدا کیا۔(27) اور جب تیرے رب نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں ایک انسان کو کالی اور سڑی ہوئی کھنکھناتی مٹی سے پیدا کرنیوالا ہوں۔(29) تو جب میں اسے پورا بنا چکوں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں تو تم سب اسکے لئے سجدہ میں گر پڑنا۔(29) چنانچہ تمام فرشتوں نے سب کے سب نے سجدہ کرلیا۔(30) مگر ابلیس کے کہ اس نے سجدہ کرنیوالوں میں شامل ہونے سے (صاف) انکار کردیا۔(31) (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا اے ابلیس تجھے کیا ہوا کہ تو سجدہ کرنیوالوں میں شامل نہ ہوا؟(32) وہ بولا کہ میں ایسا نہیں کہ اس انسان کو سجدہ کروں جسے تو نے کالی اور سڑی ہوئی کھنکھناتی مٹی سے پیدا کیا ہے۔(33) فرمایا اب تو بہشت سے نکل جا۔ کیوں کہ تو راندۂ درگاہ ہے۔(34) اور تجھ پر میری پھٹکار ہے قیامت کے دن تک۔(35) کہنے لگا کہ اے میرے رب! مجھے اس دن تک ڈھیل دے کہ لوگ دوبارہ اٹھا کر کھڑا کئے جائیں گے۔(36) فرمایا کہ اچھا تو ان میں سے ہے جنہیں مہلت ملی ہے۔(37) روز مقرر وقت تک کی۔(38) شیطان نے کہا کہ اے میرے رب! چونکہ تو نے مجھے گمراہ کیا ہے مجھے بھی قسم ہے کہ میں بھی زمین میں ان کے لئے معاصی کو مزین کرونگا اور ان سبکو بہکاؤں گا۔ (39) سوائے تیرے ان بندوں کے جو منتخب کرلئے گئے ہیں۔(40) ارشاد ہوا کہ ہاں یہی مجھ تک پہنچنے کی سیدھی راہ ہے۔ (41) میرے بندوں (نیک بندوں) پر تجھے کوئی غلبہ نہیں * لیکن ہاں جو گمراہ لوگ تیری پیروی کریں۔(42) یقیناً جو لوگ تیری پیروی کریں ان سبکے وعدے کی جگہ جہنم ہے۔ (43) جسکے سات دروازہ ہیں۔ ہر پر دروازے کے لئے ان کا ایک حصہ بنا ہوا ہے **۔

*یعنی تم سبکو بالآخر میرے پاس ہی لوٹ کر آنا ہے۔ جنہوں نے میرا اور میرے رسولوں کی پیروی کی میں انہیں اچھی جزا دونگا اور جو شیطان کے پیچھے لگ کر گمراہی کے راستے پر چلتا رہا ہوگا اسے سخت سزا دونگا جو جہنم کی صورت میں تیار ہے۔** یعنی مشرکوں کے لئے ایک دروازہ، زانیوں کے لئے ایک، سودخوروں کے لئے ایک، چور ڈاکوں کے لئے ایک وغیرہ۔

اسی لحاظ سے جہنم کے ساتھ طبق اور درجے ہونگے۔(44) پرہیزگار جنتی لوگ باغوں اور چشموں میں ہونگے۔(45) (ان سے کہا جائیگا) سلامتی اور امن کیساتھ اس میں داخل ہو جاؤ۔(46) ان کے دلوں میں جو کچھ رنجش و کینہ تھا ہم سب کچھ نکال دیں گے وہ بھائی بنے ہوئے ایک دوسرے کہ آمنے سامنے تختوں پر بیٹھے ہوں گے (47) نہ تو وہاں انہیں کوئی تکلیف چھوسکتی ہے اور نہ وہ وہاں سے کبھی نکالے جائیں گے۔ میرے بندوں کو خبر دو کہ میں بہت ہی بخشنے والا اور بڑا ہی مہربان ہوں۔(49) اور ساتھ ہی میرے عذاب بھی نہایت دردناک ہیں۔(50)

296 (V) شیطان کا عزم انسان کو بھٹکانے کا، شیطان کی تابعداری جہنم لیجاتی ہے (بنی اسرائیل:65-61)

وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلآئِكَةِ اسْجُدُواْ لآدَمَ فَسَجَدُواْ إِلاَّ إِبْلِيسَ قَالَ أَأَسْجُدُ لِمَنْ خَلَقْتَ طِيناً (61)قَالَ أَرَأَيْتَكَ هَـذَا الَّذِي كَرَّمْتَ عَلَيَّ لَئِنْ أَخَّرْتَنِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لأَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهُ إِلاَّ قَلِيلاً (62)قَالَ اذْهَبْ فَمَن تَبِعَكَ مِنْهُمْ فَإِنَّ جَهَنَّمَ جَزَآؤُكُمْ جَزَاء مَّوْفُوراً (63)وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَأَجْلِبْ عَلَيْهِم بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ وَشَارِكْهُمْ فِي الأَمْوَالِ وَالأَوْلادِ وَعِدْهُمْ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطَانُ إِلاَّ غُرُوراً (64)إِنَّ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ وَكَفَى بِرَبِّكَ وَكِيلاً (65)

جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو تو ابلیس کے سوا سب نے کیا، اس نے کہا کیا میں اسے سجدہ کروں جسے تو نے مٹی سے پیدا کیا۔(61) اچھا دیکھ لے، اسے تو نے مجھ پر بزرگی تو دی ہے۔ لیکن اگر مجھے بھی قیامت تک تو نے ڈھیل دی تو میں اسکی اولاد کو بجز بہت تھوڑے لوگوں کو اپنے بس میں کرلوں گا۔ *(62) ارشاد ہوا کہ جا ان میں سے جو بھی تیرا تابعدار ہو جائیگا تو تم سبکی سزا جہنم ہے جو پورا پورا بدلہ ہے۔(63) ان میں سے تو جسے بھی اپنی آواز سے بہکا سکے بہکا لے ** اور ان پر اپنے سوار اور پیادے چڑھا لا۔ *** اور انکے مال اور اولاد میں سے اپنا بھی ساجھی لگا۔**** ان سے جتنے بھی وعدے شیطان کے ہوتے ہیں سب کے سب سراسر فریب ہیں ***** میرے سچے بندوں پر تیرا کوئی قابو اور بس نہیں، تیرا رب کارسازی کرنیوالا کافی ہے۔****** (65)

*یعنی اس پر غلبہ حاصل کرلوں گا اور اسے جس طرح چاہوں گا گمراہ کرلوں گا البتہ تھوڑے سے لوگ میرے داو سے بچ جائیں گے۔** آواز سے مراد پرفریب گانے، موسیقی اور لہولعب کے دیگر آلات ہیں۔*** ان لشکروں سے مراد انسانوں اور جنوں کے وہ سوار اور پیادے لشکر ہیں جو شیطان کے چیلے اور پیروکار ہیں شیطان ہی کی طرح انسانوں کو گمراہ کرتے ہیں۔**** مال میں شیطان کا ساجھی لگانے کا مطلب حرام ذریعہ سے مال کمانا۔ شیطان کا اولاد میں ساجھی لگانا سے مطلب زنا کاری یا غیر اسلامی طریقے سے اولاد کی تربیت کرنا کہ وہ برے اخلاق و کردار کے حامل ہوں یا بغیر

مسنون دُعا پڑھے بیوی سے ہم بستری کرنا وغیرہ۔ ان تمام صورتوں میں شیطان کی شرکت ہو جاتی ہے۔) اور انہیں جھوٹے وعدے دے لے کہ کوئی جنت دوزخ نہیں ہے یا مرنے کے بعد دوبارہ زندگی نہیں ہے وغیرہ۔***** غلط کام کو مزین کر کے دکھاتا کہ وہ اچھا اور درست لگے۔******یعنی جو سچے معنوں میں اللہ کا بندہ بن جاتا ہے۔ اسی پر اعتماد اور توکل کرتا ہے تو اللہ بھی اسکا دوست اور کارساز بن جاتا ہے۔

297 (VI) انسان کو اللہ نصیحت کرتا ہے، اے آدم شیطان تیرا اور تیری بیوی دشمن ہے، جو میرے (اللہ کے) احکام پر عمل کریگا شیطان اس کو بہکا نہ سکے گا، اور نہ کچھ بگاڑ سکے گا۔ (طٰہٰ:115-127)

وَلَقَدْ عَهِدْنَا إِلَى آدَمَ مِن قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهُ عَزْماً (115)وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ أَبَى (116)فَقُلْنَا يَا آدَمُ إِنَّ هَذَا عَدُوٌّ لَّكَ وَلِزَوْجِكَ فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقَى (117)إِنَّ لَكَ أَلَّا تَجُوعَ فِيهَا وَلَا تَعْرَى (118)وَأَنَّكَ لَا تَظْمَأُ فِيهَا وَلَا تَضْحَى (119)فَوَسْوَسَ إِلَيْهِ الشَّيْطَانُ قَالَ يَا آدَمُ هَلْ أَدُلُّكَ عَلَى شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَمُلْكٍ لَّا يَبْلَى (120)فَأَكَلَا مِنْهَا فَبَدَتْ لَهُمَا سَوْآتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفَانِ عَلَيْهِمَا مِن وَرَقِ الْجَنَّةِ وَعَصَى آدَمُ رَبَّهُ فَغَوَى (121)ثُمَّ اجْتَبَاهُ رَبُّهُ فَتَابَ عَلَيْهِ وَهَدَى (122)قَالَ اهْبِطَا مِنْهَا جَمِيعاً بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُم مِّنِّي هُدًى فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقَى (123) وَمَنْ أَعْرَضَ عَن ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنكاً وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَى (124)قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِي أَعْمَى وَقَدْ كُنتُ بَصِيراً(125) قَالَ كَذَلِكَ أَتَتْكَ آيَاتُنَا فَنَسِيتَهَا وَكَذَلِكَ الْيَوْمَ تُنسَى (126)وَكَذَلِكَ نَجْزِي مَنْ أَسْرَفَ وَلَمْ يُؤْمِن بِآيَاتِ رَبِّهِ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَشَدُّ وَأَبْقَى (127)

ہم نے آدم کو تاکیدی حکم دے دیا تھا۔ لیکن وہ بھول گیا * اور ہم نے اس میں کوئی عزم نہیں پایا۔(115) اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدمؑ کو سجدہ کرو تو ابلیس کے سوا سب نے کیا اس نے صاف انکار کر دیا۔(116) تو ہم نے کہا اے آدم! یہ تیرا اور تیری بیوی کا دشمن ہے (خیال رکھنا) ایسا نہ ہو کہ وہ تم دونوں کو جنت سے نکلوا دے کہ تو مصیبت ** میں پڑ جائے۔ (117) یہاں تو تجھے یہ آرام ہے کہ تو بھوکا ہوتا ہے نہ ننگا۔(118) لیکن شیطان نے اسے وسوسہ میں ڈالا۔ کہنے لگا کہ کیا میں تجھے دائمی زندگی کا درخت اور بادشاہت بتلاؤں کہ جو کبھی پرانی نہ ہو۔(119) چنانچہ ان دونوں نے اس درخت سے کچھ کھا لیا پس انکے ستر کھل گئے اور بہشت کے پتے اوپر ٹانکنے لگے۔ آدمؑ نے اپنے رب کی نافرمانی کی پس وہ بہک گیا۔(121) (یعنی وہ مطلوب یا راہ راست سے بہک گیا۔) پھر اسکے رب نے نوازا۔ اسکی توبہ قبول کی اور اسکی رہنمائی کی۔(122) فرمایا، تم دونوں یہاں سے اتر جاؤ تم آپس میں ایک دوسرے کے دشمن ہو۔ اب تمہارے پاس کبھی میرے طرف سے ہدایت پہنچے تو جو میری ہدایت کی پیروی کرے نہ تو وہ بہکے گا اور نہ تکلیف میں پڑے گا۔ (123) اور ہاں جو میری یاد سے روگردانی کرے گا اسکی زندگی تنگی میں رہے گی۔(124) (اس تنگی سے بعض نے عذاب قبر اور بعض نے وہ قلق غم و اضطراب بے چینی و بے کلی

مراد لی ہے جس میں اللہ کی یاد سے غافل بڑے بڑے دولت مند مبتلا رہتے ہیں۔ اور ہم اسے بروز قیامت اندھا اُٹھائیں گے۔) (قیامت میں اندھے اُٹھنے والے) وہ کہے گا کہ الٰہی! مجھے تو نے اندھا کیوں بنا کر اُٹھایا؟ حالانکہ میں تو دیکھتا بھالتا تھا۔(125) (جواب ملے گا) اسی طرح ہونا چاہئے تھا تو میری آئی ہوئی آیتوں کو بھول گیا تو آج تو بھی بھلا دیا جاتا ہے۔(126) ہم ایسا ہی بدلہ ہر اس شخص کو دیا کرتے ہیں جو حد سے گذر جائے اور اپنے رب کی آیتوں پر ایمان نہ لائے اور بے شک آخرت کا عذاب نہایت ہی سخت اور باقی رہنے والا ہے۔(127)

* نسیان (بھول جانا) اور ارادے کے کمزوری یعنی فقدان عزم۔ یہ دونوں کمزوریاں ہی شیطان کے وسوسوں میں پھنس جانے کا باعث بنتی ہیں۔ اگر ان کمزوریوں میں اللہ کے حکم سے بغاوت وسرکشی کا جذبہ اور اللہ کی نافرمانی کا عزم شامل نہ ہو تو بھول اور ضعف ارادہ سے ہونیوالی غلطی عظمت وکمال نبوت کے منافی نہیں کیوں کہ اسکے بعد انسان فوراً نادم ہوکر اللہ کی بارگاہ میں جھک جاتا اور توبہ واستغفار میں مصروف ہو جاتا ہے۔** یعنی جنت میں کھانے پینے لباس اور مسکن کی جو سہولتیں بغیر کسی محنت کے حاصل ہیں۔ جنت سے نکل جانے کی صورت میں ان چاروں چیزوں کے لئے محنت و مشقت کرنی پڑے گی۔

298 (VII) شیطان غرور وتکبر کر کے مردود ہوا اللہ نے فرمایا سچ تو یہ ہے کہ تجھ سے اور تیرے ماننے والوں سے میں بھی جہنم بھر دونگا (ص :85-71)

إِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي خَالِقٌ بَشَراً مِن طِينٍ (71)فَإِذَا سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِن رُّوحِي فَقَعُوا لَهُ سَاجِدِينَ (72)فَسَجَدَ الْمَلَائِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ (73)إِلَّا إِبْلِيسَ اسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ (74)قَالَ يَا إِبْلِيسُ مَا مَنَعَكَ أَن تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ أَسْتَكْبَرْتَ أَمْ كُنتَ مِنَ الْعَالِينَ (75)قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِي مِن نَّارٍ وَخَلَقْتَهُ مِن طِينٍ (76)قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَإِنَّكَ رَجِيمٌ (77)وَإِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِي إِلَى يَوْمِ الدِّينِ (78)قَالَ رَبِّ فَأَنظِرْنِي إِلَى يَوْمِ يُبْعَثُونَ (79)قَالَ فَإِنَّكَ مِنَ الْمُنظَرِينَ (80)إِلَى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ (81)قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ (82)إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ (83) قَالَ فَالْحَقُّ وَالْحَقَّ أَقُولُ (84) لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنكَ وَمِمَّن تَبِعَكَ مِنْهُمْ أَجْمَعِينَ (85)

جبکہ آپکے رب نے فرشتوں سے ارشاد فرمایا کہ میں مٹی سے انسان کو پیدا کرنیوالا ہوں۔(71) سو جب میں اسے ٹھیک ٹھاک کرلوں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں تو تم سب اسکے سامنے سجدہ میں گر پڑنا۔(72) چنانچہ تمام فرشتوں نے سجدہ کیا۔(73) مگر ابلیس نے (نہ کیا) اس نے تکبر کیا اور تھا کافروں میں سے۔*(74) (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا اے ابلیس! تجھے اسے سجدہ کرنے سے کس چیز نے روکا جسے میں نے اپنے ہاتھوں سے پیدا کیا (یہ بھی انسان کے شرف وعظمت کے اظہار کے لئے فرمایا) کیا تو کچھ گھمنڈ میں آگیا ہے۔؟ یا تو بڑے درجے والوں میں سے ہے۔(75) اس نے جواب دیا میں اس سے بہتر ہوں

تو نے مجھے آگ سے بنایا اور اسے مٹی سے بنایا ہے** ۔(76) ارشاد ہوا کہ تو یہاں سے نکل جا تو مردود ہوا۔(77) اور تجھ پر قیامت کے دن تک میری لعنت و پھٹکار ہے۔(78) کہنے لگا میرے رب مجھے لوگوں کے اُٹھ کھڑے ہونے تک مہلت دے۔ (79) (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا تو مہلت والوں میں سے ہے۔(80) متعین وقت کے دن تک(81) کہنے لگا پھر تو تیری عزت کی قسم! میں ان سبکو یقیناً بہکا دوں گا۔(82) بجز تیرے ان بندوں کے جو چیدہ اور پسندیدہ ہیں۔(83) فرمایا سچ تو یہ ہے اور میں سچ ہی کہا کرتا ہوں۔(84) کہ تجھ سے اور تیرے ماننے والوں سے میں (بھی) جہنم بھر دونگا۔(85)

*یعنی اللہ کے حکم کی مخالفت اور اسکی اطاعت سے استکبار کی وجہ سے وہ کافر ہوگیا)** اللہ مٹی سے آدم علیہ السلام کو اپنے ہاتھوں سے بنایا اور پھر اس میں اپنی روح پھونکی۔ اس لحاظ سے مٹی ہی کو آگ کے مقابلے میں شرف وعظمت حاصل ہے۔ اور یہ کہ آگ کا کام جلا کر خاکستر کر دینا ہے۔ جبکہ مٹی اسکے برعکس انواع واقسام کے پیداور کا ماخذ ہے۔

اللہ کے تاکیدی احکام شیطان سے بچنے کے لئے

299 (1) شیطان کی پیروی مت کرو، وہ تمہارا صریح دشمن ہے (الانعام:142)

وَمِنَ الْأَنْعَامِ حَمُولَةً وَفَرْشًا كُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ(142)

جو کچھ اللہ نے تم کو دیا ہے کھاؤ، اور شیطان کے قدم بقدم مت چلو، بلا شک وہ تمہارا صریح دشمن ہے۔(142)

299 (2) کیا تم شیطان کو دوست بناؤ گے جبکہ وہ اللہ تعالیٰ کا نافرمان اور تم سب کا دشمن ہے۔(کہف:15)

وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ أَمْرِ رَبِّهِ أَفَتَتَّخِذُونَهُ وَذُرِّيَّتَهُ أَوْلِيَاءَ مِن دُونِي وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ بِئْسَ لِلظَّالِمِينَ بَدَلًا (50)

اور جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ تم آدم کو سجدہ کرو تو ابلیس کے سوا سب نے سجدہ کیا۔ یہ جنوں میں سے تھا۔ اس نے اپنے رب کی نافرمانی کی۔ کیا پھر بھی تم اسے اور اس کی اولاد کو مجھے چھوڑ کر اپنا دوست بنا رہے ہو؟ حالانکہ وہ تم سب کا دشمن ہے۔ ایسے ظالموں کا کیا ہی برا بدل ہے۔

300 اللہ کی نصیحت اولادِ آدم کو شیطان سے بچنے کے لئے (الاعراف:27)

يَا بَنِي آدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطَانُ كَمَا أَخْرَجَ أَبَوَيْكُم مِّنَ الْجَنَّةِ يَنزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوْآتِهِمَا إِنَّهُ يَرَاكُمْ هُوَ وَقَبِيلُهُ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ إِنَّا جَعَلْنَا الشَّيَاطِينَ أَوْلِيَاءَ لِلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ (27)

اے اولادِ آدم! شیطان تم کو کسی خرابی میں نہ ڈال دے جیسا اس نے تمہارے ماں باپ کو جنت سے باہر کرادیا ایسی حالت میں ان کا لباس بھی اتروادیا تاکہ وہ ان کو ان کی شرم گاہیں دکھائے، وہ اور اس کا لشکر تم کو ایسے طور پر دیکھتا ہے کہ تم ان کو نہیں

دیکھتے ہو، ہم نے شیطان کو ان ہی لوگوں کا دوست بنایا ہے جو ایمان نہیں لاتے۔(27)

301 اللہ کا حکم شیطان کی عبادت نہ کرنا صرف اللہ کی عبادت کرنا، وہ تو تمہارا کھلا دشمن ہے (یٰسین :60-61)

أَلَمْ أَعْهَدْ إِلَيْكُمْ يَا بَنِي آدَمَ أَن لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطَانَ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ (60)وَأَنِ اعْبُدُونِي هَذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ (61)

اے اولاد آدم! کیا میں نے تم سے قول قرار نہیں لیا تھا کہ تم شیطان کی عبادت نہ کرنا، وہ تو تمہارا کھلا دشمن ہے۔(60) اور میری ہی عبادت کرنا، سیدھی راہ یہی ہے۔(61)

302 انسان شیطان کے راستے پر چل کر خود کو راہِ راست پر سمجھتے ہیں، یہ شیطان کا دھوکا ہے (الاعراف :30)

فَرِيقاً هَدَى وَفَرِيقاً حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلَالَةُ إِنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّيَاطِينَ أَوْلِيَاء مِن دُونِ اللّهِ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُم مُّهْتَدُونَ(30)

بعض لوگوں کو اللہ نے ہدایت دی ہے اور بعض پر گمراہی ثابت ہوگئی ہے۔ ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر شیطانوں کو دوست بنالیا ہے اور خیال رکھتے ہیں کہ وہ راست پر ہیں۔(30)

303 شیطان نے تو تم میں سے بہت سوں کو بھٹکا دیا (یٰسین :62)

وَلَقَدْ أَضَلَّ مِنكُمْ جِبِلّاً كَثِيراً أَفَلَمْ تَكُونُوا تَعْقِلُونَ (62)

شیطان نے تو تم میں سے بہت ساری مخلوق کو بہکا دیا۔ کیا تم عقل نہیں رکھتے۔(62)

304 شیطان کے پیروی کرنے والے (النور:21)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ وَمَن يَتَّبِعْ خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهُ يَأْمُرُ بِالْفَحْشَاء وَالْمُنكَرِ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ مَا زَكَا مِنكُم مِّنْ أَحَدٍ أَبَداً وَلَكِنَّ اللّهَ يُزَكِّي مَن يَشَاءُ وَاللّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ (21)

ایمان والو، شیطان کے قدم بقدم نہ چلو۔ جو شخص شیطانی قدموں کے پیروی کرے تو وہ تو بے حیائی اور برے کاموں کا ہی حکم کرے گا۔ اور اگر اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم تم پر نہ ہوتا تو تم میں سے کوئی بھی کبھی بھی پاک صاف نہ ہوتا لیکن اللہ جسے پاک کرنا چاہے کر دیتا ہے۔ * اور اللہ سب سننے والا سب جاننے والا ہے۔

*اس لئے شیطان کے داؤ اور فریب سے بچنے کے لئے ایک تو ہر وقت اللہ سے مدد طلب کرتے رہو اور اسکی طرف رجوع کرتے رہو۔ اور دوسرے جو لوگ اپنے نفس کی کمزوری سے شیطان کے فریب کا شکار ہو گئے ہیں انکو زیادہ ہدف ملامت نہ بناؤ، بلکہ خیر خواہانہ طریقے سے انکی اصلاح کی کوشش کرو۔

305 شیطان تو انسان کو (وقت پر) دغا دینے والا ہے (الفرقان:29-25)

وَيَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَاء بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلآئِكَةُ تَنزِيلاً (25)الْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ الْحَقُّ لِلرَّحْمَنِ وَكَانَ يَوْماً عَلَى الْكَافِرِينَ عَسِيراً (26)وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلَى يَدَيْهِ يَقُولُ يَا لَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُولِ سَبِيلاً (27)يَا وَيْلَتَى لَيْتَنِي لَمْ أَتَّخِذْ فُلاناً خَلِيلاً (28)لَقَدْ أَضَلَّنِي عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ إِذْ جَاءنِي وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِلْإِنسَانِ خَذُولاً (29)

اور جس دن آسمان بادل سمیت پھٹ جائیگا* اور فرشتے لگا تار اُتارے جائیں گے(25) اس دن صحیح طور پر ملک صرف رحمان کا ہی ہوگا اور یہ دن کافروں پر بڑا بھاری ہوگا(26) اور اس دن ظالم شخص اپنے ہاتھوں کو چبا چبا کر کہے گا ہائے کاش کہ میں نے رسول اللہ (ﷺ) کی راہ اختیار کی ہوتی(27) ہائے افسوس کاش کہ میں نے فلاں کو دوست نہ بنایا ہوتا**(28) اس نے تو مجھے اسکے بعد گمراہ کر دیا کہ نصیحت میرے پاس آ پہنچی تھی اور شیطان تو انسان کو (وقت پر) دغا دینے والا ہے۔(29

* میدان حشر کا منظر ** حدیث: صحبت صالح سے انسان اچھا اور صحبت طالع سے انسان برا بنتا ہے۔ اکثر لوگوں کی گمراہی کی وجہ غلط دوستوں کا انتخاب اور صحبت بد کا اختیار کرنا ہی ہے۔ اس لئے حدیث میں بھی صالحین کی صحبت کی تاکید اور بری صحبت سے اجتناب کی تاکید کی گئی ہے۔)

306 اللہ کا وعدہ قیامت ضرور آئیگی اور شیطان کی دشمنی اولادِ آدم سے (فاطر: 5,6,7)

إِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوهُ عَدُوّاً إِنَّمَا يَدْعُو حِزْبَهُ لِيَكُونُوا مِنْ أَصْحَابِ السَّعِيرِ (6)الَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ (7)

لوگو! اللہ کا وعدہ سچا ہے کہ قیامت برپا ہوگی نیک و بد کو جزا و سزا ملے گی تمہیں دنیا کی زندگانی دھوکہ میں نہ ڈالے اور نہ دھوکہ باز شیطان تم کو دھوکہ میں ڈالے۔ یاد رکھو شیطان تمہارا دشمن ہے۔ تم اسے دشمن ہی جانو وہ تو اپنے گروہ کو صرف اس لئے بلاتا ہے کہ وہ سب جہنم واصل ہو جائیں۔ جو لوگ کافر ہوئے ان کے لئے سخت سزا ہے۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے ان کے لئے بخشش ہے اور بہت بڑا اجر ہے۔

307 جو شیاطین کے تابع ہیں وہی گمراہی میں کھینچے چلے جاتے ہیں (الاعراف:202)

وَإِخْوَانُهُمْ يَمُدُّونَهُمْ فِي الْغَيِّ ثُمَّ لاَ يُقْصِرُونَ (202)

اور جو شیاطین کے تابع ہیں وہ ان کو گمراہی میں کھینچے لے جاتے ہیں پس وہ باز نہیں آتے*

* شیطان کافروں کو گمراہی کی طرف کھینچے لے جاتے ہیں پھر وہ کافر (گمراہی کی طرف جانے میں) یا شیطان ان کو لے جانے میں کوتاہی یا کمی نہیں کرتے۔

308 شیطان ہر جھوٹے گناہگار پر اُترتے ہیں (الشعراء:221,222)

هَلْ أُنَبِّئُكُمْ عَلَى مَن تَنَزَّلُ الشَّيَاطِينُ (221)تَنَزَّلُ عَلَى كُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ (222)

کیا میں تمہیں بتاؤں کہ شیطان کس پر اترتے ہیں(221) وہ ہر ایک جھوٹے گنہگار پر اترتے ہیں(222)*

*یعنی اس قرآن کے نزول میں شیطان کا کوئی دخل نہیں ہے کیوں کہ شیطان تو جھوٹوں اور گنہ گاروں (یعنی کاہنوں اور نجومیوں وغیرہ) پر اترتے ہیں نہ کہ انبیاء وصالحین پر

309 شیطان کے فریب میں آنے کا نتیجہ (ابراہیم: 22)

وَقَالَ الشَّيْطَانُ لَمَّا قُضِيَ الْأَمْرُ إِنَّ اللَّهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدتُّكُمْ فَأَخْلَفْتُكُمْ وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُم مِّن سُلْطَانٍ إِلَّا أَن دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِي فَلَا تَلُومُونِي وَلُومُوا أَنفُسَكُم مَّا أَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَا أَنتُم بِمُصْرِخِيَّ إِنِّي كَفَرْتُ بِمَا أَشْرَكْتُمُونِ مِن قَبْلُ إِنَّ الظَّالِمِينَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ (22)

جب اور کام کا فیصلہ کر دیا جائے گا تو شیطان کہے گا * اللہ نے تو تمہیں سچا وعدہ دیا تھا اور میں نے تم سے جو وعدے کئے تھے انکے خلاف کیا۔ میرا تم پر کوئی دباؤ نہیں، ہاں میں نے پکارا اور تم نے میری مان لی پس تم مجھے الزام نہ لگاؤ بلکہ خود اپنے آپ کو ملامت کرو۔ نہ میں تمہارا فریاد رس نہ تم میری فریاد کو پہنچنے والے ** یقیناً ظالموں کے لئے دردناک عذاب ہے۔ میں تو سرے سے مانتا ہی نہیں کہ تم مجھے اس سے پہلے اللہ کا شریک مانتے رہے۔ ***

* یعنی اہل ایمان جنت میں اور اہل کفر وشرک جہنم میں چلے جائیں گے تو شیطان جہنمیوں سے کہے گا۔** یعنی نہ میں تمہیں اس عذاب سے نکلوا سکتا ہوں جس میں تم مبتلا ہو اور نہ تم اس قہر وغضب سے مجھے بچا سکتے ہو جو اللہ کی طرف سے مجھ پر ہے۔ تجھ سے اور تیرے ماننے والوں سے میں (بھی) جہنم بھر دونگا۔ (ص:85) *** مجھے اس بات کا بھی انکار ہے کہ میں اللہ کا شریک ہوں، اگر تم مجھے یا کسی اور کو اللہ کا شریک گردانتے رہے ہو تو تمہاری اپنی غلطی اور نادانی تھی۔ جس اللہ نے ساری کائنات بنائی تھی اور اسکی تدبیر بھی وہی کرتا ہے بھلا اسکا کوئی شریک کیوں کر ہو سکتا تھا؟

310 اللہ اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا (حم السجدۃ:46)

مَنْ عَمِلَ صَالِحاً فَلِنَفْسِهِ وَمَنْ أَسَاء فَعَلَيْهَا وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ (46)

جو شخص نیک کام کرے گا وہ اپنے نفع کے لئے اور جو برا کام کرے گا اس کا وبال بھی اسی پر ہے اور آپ کا رب بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں۔*

*اس لئے کہ وہ عذاب صرف اسی کو دیتا ہے جو گنہگار رہوتا ہے نہ کہ جس کو چاہے یونہی عذاب میں مبتلا کر دے۔

شیطان کے وسوسوں سے بچنے کی دُعائیں

311 شیطان کے وسوسوں سے بچنے (الاعراف:200)

وَإِمَّا يَنزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ إِنَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ (200)

اور اگر آپ کو کوئی وسوسہ شیطان کی طرف سے آنے لگے تو اللہ کی پناہ مانگ لیا کیجئے، بلاشبہ وہ خوب سننے والا، خوب جاننے والا ہے۔(200)

312 قرآن پڑھنے کے وقت شیطان سے اللہ کی پناہ طلب کرو (النحل:100-98)

فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ (98)إِنَّهُ لَيْسَ لَهُ سُلْطَانٌ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ (99)إِنَّمَا سُلْطَانُهُ عَلَى الَّذِينَ يَتَوَلَّوْنَهُ وَالَّذِينَ هُم بِهِ مُشْرِكُونَ (100)

قرآن پڑھتے وقت راندے ہوئے شیطان سے اللہ کی پناہ طلب کرو(98) (خطاب اگر چہ نبی ﷺ سے ہے لیکن مخاطب ساری امت ہے یعنی تلاوت کے آغاز میں اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھا جائے)۔ ایمان والو اور اپنے رب پر بھروسہ رکھنے والوں پر اس کا (شیطان) زور نہیں چلتا(99) ہاں اس کا غلبہ ان پر تو یقیناً ہے جو اس سے رفاقت کریں اور اسے اللہ کا شریک ٹھہرائیں۔(100)

313 شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ آئے تو اللہ کی پناہ طلب کرو (حٰمٓ سجدہ: 36)

وَإِمَّا يَنزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ (36)

اور اگر شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ آئے تو اللہ کی مدد طلب کرو * یقیناً وہ بہت سننے والا اور جاننے والا ہے **

* شیطان شریعت کے کام سے پھیرنا چاہے یا احسن طریقہ سے برائی کے دفعہ کرنے میں رکاوٹ ڈالے تو اس کے شر سے بچنے کے لئے اللہ کی پناہ طلب کرو۔** اور جو ایسا ہو یعنی ہر ایک کی سننے والا اور ہر بات کو جاننے والا وہی پناہ کے طلب گاروں کو پناہ دے سکتا ہے۔

314 شیطان سے بچنے اللہ حکم اور دُعائیں (المومنون:97,98)

وَقُل رَّبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ (97)

اور دُعا کریں کہ اے میرے رب میں شیطانوں کے وسوسوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔(97) اور اے رب! میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ وہ میرے پاس آجائیں۔(98)

315 خداترس لوگوں کو شیطان سے خطرہ محسوس ہو تو وہ اللہ کے ذکر میں لگ جاتے ہیں (الاعراف:201)

إِنَّ الَّذِينَ اتَّقَوا إِذَا مَسَّهُمْ طَائِفٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ تَذَكَّرُوا فَإِذَا هُم مُّبْصِرُونَ (201)

یقیناً جو لوگ خداترس ہیں جب ان کو کوئی خطرہ شیطان کی طرف سے آجاتا ہے وہ (اللہ کی) یاد میں لگ جاتے ہیں، سو یکایک ان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں۔(201)

شیطان سے بچنے کے لئے اللہ کے تاکیدی احکام

316 اللہ کا حکم، انسان زبان سے اچھی بات نکالے (بنی اسرائیل:53)

وَقُل لِّعِبَادِي يَقُولُوا الَّتِي هِيَ أَحْسَنُ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنزَغُ بَيْنَهُمْ إِنَّ الشَّيْطَانَ كَانَ لِلْإِنسَانِ عَدُوًّا مُّبِينًا

اور میرے بندوں سے کہہ دیجئے کہ وہ بہت ہی اچھی بات منہ سے نکالا کریں* ۔ کیونکہ شیطان آپس میں فساد ڈلواتا ہے۔ ** بے شک شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔

*یعنی آپس میں گفتگو کرتے وقت زبان کو احتیاط سے استعمال کریں۔ اچھے کلمات بولیں۔ اسی طرح کفار ومشرکین اور اہل کتاب سے اگر مخاطبت کی ضرورت پیش آئے تو ان سے بھی مشفقانہ اور نرم لہجے میں گفتگو کریں۔** زبان کی ذرا سی بے اعتدالی سے شیطان جو تمہارا کھلا اور ازلی دشمن ہے۔ تمہارے درمیان آپس میں فساد ڈلوا سکتا ہے یا کفار ومشرکین کے دلوں میں تمہارے لئے زیادہ بغض وعناد پیدا کرسکتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے نبی ﷺ نے فرمایا ''تم میں سے کوئی شخص، اپنے بھائی (مسلمان) کی طرف ہتھیار کے ساتھ اشارہ نہ کرے۔ اس لئے کہ وہ نہیں جانتا کہ شاید اسکے ہاتھ وہ ہتھیار چلوا دے (اور وہ اس مسلمان بھائی کو جا لگے۔ جس سے اسکی موت واقع ہو جائے) پس وہ جہنم کے گڑھے میں جا گرے۔''

317 شیطان بے حیائی کا حکم دیتا ہے (البقرہ:168,169)

يَا أَيُّهَا النَّاسُ كُلُواْ مِمَّا فِي الأَرْضِ حَلاَلاً طَيِّباً وَلاَ تَتَّبِعُواْ خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ (168) إِنَّمَا يَأْمُرُكُم بِالسُّوءِ وَالْفَحْشَاء وَأَن تَقُولُواْ عَلَى اللّهِ مَا لاَ تَعْلَمُونَ (169)

اور شیطانی راہ پر نہ چلو، وہ تمہارا کھلا ہوا دشمن ہے (168) وہ تمہیں (شیطان) صرف برائی اور بے حیائی کا اور اللہ پر ان باتوں کے کہنے کا حکم دیتا ہے جنکا تم کو علم نہیں۔ (169)

318 اللہ فحش (بے حیائی) سے منع کرتا ہے۔ (الاعراف:33)

قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالإِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَأَن تُشْرِكُواْ بِاللّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ سُلْطَاناً وَأَن تَقُولُواْ عَلَى اللّهِ مَا لاَ تَعْلَمُونَ (33)

آپ فرمائیے کہ البتہ میرے رب نے صرف حرام کیا ہے ان تمام فحش باتوں کو جو علانیہ ہیں اور جو پوشیدہ ہیں اور ہر گناہ کی بات کو اور ناحق کسی پر ظلم کرنے کو اور اس بات کو کہ تم اللہ کے ساتھ کسی ایسی چیز کو شریک ٹھہراؤ جس کی اللہ نے کوئی سند نازل نہیں کی اور اس بات کو کہ تم اللہ کے ذمہ ایسی بات لگا دو جس کو تم نہیں جانتے۔

(علانیہ فحش باتوں سے مراد بعض کے نزدیک طوائفوں کے اڈوں پر جا کر بدکاری اور پوشیدہ سے مراد کسی 'گرل فرینڈ' سے خصوصی تعلق قائم کرنا ہے۔ صحیح بات یہ ہے کہ یہ کسی ایک صورت کے ساتھ خاص نہیں بلکہ عام ہے اور ہر قسم کی ظاہری اور بے حیائی کو شامل ہے جسے فلمیں، ڈرامے، ٹی وی، فحش اخبارات ورسائل، رقص وسرور اور مجروں کی محفلیں، عورتوں کے بے پردگی اور مردوں سے انکا بے باکانہ اختلاط، مہندی اور شادی کے رسموں میں بے حیائی کے کھلے عام مظاہرہ وغیرہ یہ سب فواحش ظاہر ہیں۔ اور پوشیدہ ہر گناہ کی بات کو اور ناحق کسی پر ظلم کرنے کو۔ ('گناہ' اللہ کی نافرمانی کا نام ہے۔ ایک حدیث میں ہے۔ 'گناہ وہ ہے جو تیرے سینے میں کھٹکے اور لوگوں کے اس پر مطلع ہونے کو تو برا سمجھے'۔ بعض کہتے ہیں گناہ وہ ہے جسکا اثر کرنیوالے کی اپنی ذات تک محدود ہو۔ اور بغی (بغاوت، سرکشی) یہ ہے کہ اسکے اثرات دوسروں تک پہنچیں۔ یعنی ناحق ظلم وزیادتی مثلاً لوگوں کا حق غصب کر لینا۔ کسی کا مال ہتیا لینا وغیرہ)

319 نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے (العنکبوت:45)

اتْلُ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ وَأَقِمِ الصَّلَاةَ إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ وَلَذِكْرُ اللَّهِ أَكْبَرُ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُونَ (45)

اور نماز قائم کریں۔ یقیناً نماز بے حیائی * اور برائی سے روکتی ہے۔ بے شک اللہ کا ذکر بہت بڑی چیز ہے اور تم جو کچھ کر رہے ہو اس سے اللہ خبردار ہے۔

* کیونکہ نماز سے انسان کا تعلق خصوصی اللہ کے ساتھ قائم ہو جاتا ہے۔ جس سے انسان کو اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل ہوتی ہے جو زندگی کے ہر موڑ پر اسکے عزم وثبات کا باعث اور ہدایت کا ذریعہ ثابت ہوتی ہے۔ نماز بے حیائی اور برائی کو روکنے کا سبب اور ذریعہ بنتی ہے جس طرح مختلف بیماریوں کے لئے علحدہ علحدہ دوائیاں ہوتی ہیں اور اسکے ساتھ مخصوص پرہیز بھی کیا جاتا ہے جس سے دواؤں کا اثر تیزی سے ظاہر ہوتا ہے اور بیماری سے نجات حاصل ہوتی ہے۔ اسی طرح نماز کے اندر بھی یقیناً اللہ نے ایسی روحانی تاثیر رکھی ہے کہ یہ انسان کو بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے۔ لیکن اسی وقت جب نماز کو سنت نبوی ﷺ کے مطابق ان آداب وشرائط کے ساتھ پڑھا جائے جو اسکی صحت وقبولیت کے لئے ضروری ہیں۔ شرائط نماز یہ ہیں: (1) اخلاص۔ خلوص نیت سے اللہ کے حضور میں ٹھہریں۔ (2) طہارت قلب: یعنی نماز میں اللہ کے سوا کسی اور طرف خیال نہ رہے۔ اسکے لئے دُعا ہے: (3) باجماعت اوقات مقررہ پر اسکا اہتمام۔ (4) خشوع وخضوع اور رقت کی کیفیت کہ اللہ ہمکو دیکھ رہا ہے۔ (5) پابندی کیساتھ۔ (6) رزق حلال کا اہتمام

320 پانچ فرض نمازوں کا ذکر (بنی اسرائیل:78)

أَقِمِ الصَّلَاةَ لِدُلُوكِ الشَّمْسِ إِلَى غَسَقِ اللَّيْلِ وَقُرْآنَ الْفَجْرِ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا (78)

نماز قائم کریں آفتاب کے ڈھلنے سے لے کر رات کی تاریکی تک۔ اور فجر کا قرآن پڑھنا بھی۔ یقیناً فجر کے وقت کا قرآن پڑھنا حاضر کیا گیا ہے۔

(آفتاب کے ڈھلنے کے بعد، ظہر اور عصر کی نماز اور رات کی تاریکی سے مراد مغرب اور عشاء کی نمازیں ہیں اور قرآن الفجر سے مراد فجر کی نماز ہے۔ قرآن کے معنی میں ہے۔ اسکو قرآن اس لئے تعبیر کیا گیا ہے کہ فجر میں قرائت لمبی ہوتی ہے۔ اسطرح اس آیت میں پانچوں فرض نمازوں کا اجمالی ذکر آجاتا ہے۔ جنکی تفصیلات احادیث میں ملتی ہیں۔ اور امت کے عملی تواتر سے بھی ثابت ہیں۔)

321 رسول اللہ ﷺ کو تہجد پڑھنے کا حکم (بنی اسرائیل:79)

وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِ نَافِلَةً لَّكَ عَسَى أَن يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا (79)

رات کے کچھ حصے میں تہجد کی نماز میں قرآن کی تلاوت کریں یہ زیادتی آپ کے لئے ہے عنقریب آپ کا رب آپ کو مقام محمود میں کھڑا کرے گا۔ (79)

322 رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک جماعت تہجد پڑھتی تھی (المزمل:20)

إِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُومُ أَدْنَى مِن ثُلُثَيِ اللَّيْلِ وَنِصْفَهُ وَثُلُثَهُ وَطَائِفَةٌ مِّنَ الَّذِينَ مَعَكَ وَاللَّهُ يُقَدِّرُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ عَلِمَ أَن لَّن تُحْصُوهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ فَاقْرَؤُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ عَلِمَ أَن سَيَكُونُ مِنكُم مَّرْضَى وَآخَرُونَ يَضْرِبُونَ فِي الْأَرْضِ يَبْتَغُونَ مِن فَضْلِ اللَّهِ وَآخَرُونَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَاقْرَؤُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَقْرِضُوا اللَّهَ قَرْضاً حَسَناً وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنفُسِكُم مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِندَ اللَّهِ هُوَ خَيْراً وَأَعْظَمَ أَجْراً وَاسْتَغْفِرُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (20)

آپ کا رب بخوبی جانتا ہے کہ آپ اور آپ کے ساتھ کے لوگوں کی ایک جماعت قریب دو تہائی رات کے اور آدھی رات کے اور ایک تہائی رات کے تہجد پڑھتی ہے اور رات دن کا پورا اندازہ اللہ تعالیٰ کو ہی ہے، وہ (خوب) جانتا ہے کہ تم اسے ہرگز نہ نبھا سکو گے پس اس نے تم پر مہربانی کی لہٰذا جتنا قرآن تمہارے لئے آسان ہو اتنا ہی پڑھو، وہ جانتا ہے کہ تم میں سے بعض بیمار بھی ہوں گے، بعض دوسرے زمین میں چل پھر کر اللہ تعالیٰ کا فضل (یعنی روزی بھی) تلاش کریں گے اور کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد بھی کریں گے، سو تم بہ آسانی جتنا قرآن پڑھ سکو پڑھو اور نماز کی پابندی رکھو اور زکوٰۃ دیتے رہا کرو اور اللہ تعالیٰ کو اچھا قرض دو۔ اور جو نیکی تم اپنے لئے آگے بھیجو گے اسے اللہ تعالیٰ کے ہاں بہتر سے بہتر اور ثواب میں بہت زیادہ پاؤ گے۔

323 نماز ایمان کے بعد اولین مطالبہ (طٰہٰ:14)

إِنَّنِي أَنَا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدْنِي وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي (14)

حقیقت یہ ہے کہ میں ہی اللہ ہوں۔ میرے سوا کوئی خدا نہیں ہے پس تم میری بندگی کرو۔ اور میری یاد کے لئے نماز قائم کرو۔

324 نماز ہی اصل دین ہے۔ (الروم:30,31)

فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفاً فِطْرَةَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ ذَلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ (30) مُنِيبِينَ إِلَيْهِ وَاتَّقُوهُ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ (31)

پس تم یکسو ہو کر اپنا رخ اس دین کی سمت میں جما دو۔ جمے رہو اس فطرت پر جس پر اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو پیدا فرمایا ہے۔ خدا کی بنائی ہوئی ساخت بدلی نہیں جا سکتی۔ یہی سیدھا سچا دین ہے مگر بہت سے لوگ جانتے نہیں۔ اسی خدا کی طرف رجوع کئے رہو اور ڈرتے رہو اس سے اور نماز قائم کرو اور مشرکوں میں سے نہ ہو جاؤ۔

325 اللہ کا حکم نماز کے لئے (الانعام:71,72)

قُلْ أَنَدْعُو مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنفَعُنَا وَلَا يَضُرُّنَا وَنُرَدُّ عَلَى أَعْقَابِنَا بَعْدَ إِذْ هَدَانَا اللَّهُ كَالَّذِي اسْتَهْوَتْهُ الشَّيَاطِينُ

فِي الْأَرْضِ حَيْرَانَ لَهُ أَصْحَابٌ يَدْعُونَهُ إِلَى الْهُدَى ائْتِنَا قُلْ إِنَّ هُدَى اللَّهِ هُوَ الْهُدَى وَأُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ (71) وَأَنْ أَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَاتَّقُوهُ وَهُوَ الَّذِي إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ (72)

کہہ دیجئے حقیقت میں صحیح رہنمائی تو بس اللہ ہی کی رہنمائی ہے اور اسکی طرف سے ہمیں یہ حکم ملا ہے کہ مالک کائنات کے آگے سر اطاعت خم کردو۔ نماز قائم کرو۔ اسکا تقویٰ اختیار کرو۔ اور وہی ہے جسکی طرف تم سب سمیٹے جاؤ گے۔

326 متقی لوگ نماز قائم کرتے ہیں (البقرہ:2,3)

(1) ذَلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِلْمُتَّقِينَ (2) الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ (3)

اس کتاب میں کوئی شک نہیں پرہیزگاروں کو راہ دکھانے والی ہے جو غیب پر ایمان لاتے ہیں اور نماز قائم رکھتے ہیں۔ اور ہمارے دیئے ہوئے مال میں سے خرچ کرتے ہیں۔

327 نماز ہی اصل زندگی ہے۔ (الانعام:162,163)

ثُمَّ رُدُّوا إِلَى اللَّهِ مَوْلَاهُمُ الْحَقِّ أَلَا لَهُ الْحُكْمُ وَهُوَ أَسْرَعُ الْحَاسِبِينَ (62) قُلْ مَن يُنَجِّيكُم مِّن ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَدْعُونَهُ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً لَّئِنْ أَنجَانَا مِنْ هَٰذِهِ لَنَكُونَنَّ مِنَ الشَّاكِرِينَ (63)

آپ فرمادیجئے کہ بالیقین میری نماز اور میری ساری عبادت اور میرا جینا اور میرا مرنا یہ سب خالص اللہ ہی کا ہے جو سارے جہاں کا مالک ہے۔(162) کہہ دیجئے کہ بے شک میری نماز میری قربانی میری زندگی اور میری موت سب کچھ اللہ رب العالمین کے لئے ہے جسکا کوئی شریک نہیں۔(163)

328 نماز دائرہ اسلام میں داخلہ کا ثبوت (التوبہ:11)

فَإِن تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ وَنُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ (11)

پس اگر یہ توبہ کرلیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں تو یہ تمہارے دینی بھائی ہیں۔ ہم تو جاننے والوں کے لئے اپنی آیتیں کھول کھول کر بیان کررہے ہیں۔(11)

329 خدا سے وابستگی (الحج:78)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ارْكَعُوا وَاسْجُدُوا وَاعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ) (77)

پس تمہیں چاہیے کہ نمازیں قائم رکھو اور زکوٰۃ ادا کرتے رہو اور اللہ کو مضبوط تھام لو، وہی تمہارا ولی اور مالک ہے۔ پس کیا ہی اچھا مالک ہے اور کتنا ہی بہتر مددگار ہے۔

330 نماز اور صبر کیساتھ اللہ کی مدد طلب کرو (البقرہ:45)

وَاسْتَعِيْنُواْ بِالصَّبْرِ وَالصَّلاَةِ وَإِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ إِلاَّ عَلَى الْخَاشِعِيْنَ (45)

اور صبر اور نماز کے ساتھ مدد طلب کرو۔ یہ چیز بڑی سخت ہے مگر ڈر رکھنے والوں پر (آسان ہے)(45)

صبر اور نماز اللہ والے کے دو بڑے ہتیار ہیں۔ نماز کے ذریعے سے ایک مومن کا رابطہ وتعلق اللہ تعالیٰ سے استوار ہوتا ہے جس سے اسے اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت حاصل ہوتی ہے۔ صبر کے ذریعے سے کردار کی پختگی اور دین میں استقامت حاصل ہوتی ہے۔ (حدیث: رسول اللہ ﷺ کو جب بھی کوئی اہم معاملہ پیش آتا تو آپ فوراً نماز کا اہتمام فرماتے۔) نماز کی پابندی عام لوگوں کے لئے گراں ہے لیکن اخلاص کیساتھ اللہ سے ڈرنے والوں کے لئے یہ آسان بلکہ اطمینان وراحت کا باعث ہے۔ یہ کون ہیں؟ وہ جو قیامت پر پورا یقین رکھتے ہیں۔ یعنی قیامت پر یقین اعمال کو آسان کر دیتا ہے اور آخرت سے بےفکری انسان کو بےعمل بلکہ بدعمل بنا دیتی ہے۔

331 صبر اور نماز کے ذریعے اللہ کی مدد چاہو (البقرہ:153)

يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُواْ اسْتَعِيْنُواْ بِالصَّبْرِ وَالصَّلاَةِ إِنَّ اللّهَ مَعَ الصَّابِرِيْنَ (153)

اے ایمان والو! صبر ونماز کے ذریعے مدد چاہو۔ اللہ تعالیٰ صبر والوں کا ساتھ دیتا ہے۔

انسان کی دو ہی حالتیں ہوتی ہیں۔ آرام وراحت (نعمت) یا تکلیف وپریشانی۔ نعمت میں شکر الٰہی کی تلقین اور تکلیف میں صبر اور اللہ سے استعانت کی تاکید ہے۔ حدیث میں ہے ''مومنوں کا معاملہ بھی عجیب ہے اسے جب خوشی پہنچتی ہے تو اللہ کا شکر ادا کرتا ہے اور تکلیف پہنچتی ہے تو صبر کرتا ہے۔ دونوں ہی حالتیں اسکے لئے خیر ہیں۔ صبر کی دو قسمیں ہیں۔ ایک محرمات اور معاصی کے ترک اور اس سے بچنے پر اور لذتوں کے قربان اور عارضی فائدوں کے نقصان پر صبر۔ دوسرا احکام الٰہی کے بجالانے میں جو مشقتیں اور تکالیف آتیں، انہیں صبر وضبط سے برداشت کرنا۔ اسکی اور ایک تعبیر لی جاتی ہے کہ اللہ کے پسندیدہ باتوں پر عمل کرنا چاہیے، چاہے اسکے لئے نفس اور بدن پر کتنی ہی گرانی گزرتی ہو صبر ہے۔ اور اللہ کی ناپسندیدہ باتوں سے بچنا چاہیے۔ چاہے خواہشات اور لذت اسکو اسکی طرف کتنا ہی کھینچیں۔ (ابن کثیر)

332 گھر والوں کو نماز کی تاکید کرنا فرض ہے (طٰہٰ:132)

وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلاَةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا لاَ نَسْأَلُكَ رِزْقاً نَّحْنُ نَرْزُقُكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوَى (132)

اپنے گھرانے کے لوگوں پر نماز کی تاکید رکھ اور خود بھی اس پر جمارہ۔ ہم تجھ سے روزی نہیں مانگتے بلکہ ہم خود تجھے روزی دیتے ہیں۔ آخر میں بول بالا پرہیزگاری ہی کا ہے۔(132)

اس خطاب میں ساری امت محمد ﷺ کے تابع ہے۔ یعنی مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ نماز کی پابندی کرے اور اپنے گھر والوں کو بھی نماز کی تاکید کرتا رہ۔

333 آگ سے بچاؤ اپنے کو اور اپنے گھر والوں کو (التحریم:6)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلَائِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ (6)

اے ایمان والو! تم اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جسکا ایندھن انسان اور پتھر ہیں۔

اس میں اہل ایمان کو انکی ایک نہایت اہم ذمہ داری کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ اور وہ ہے اپنے ساتھ اپنے گھر والوں کی بھی اصلاح اور انکی اسلامی تعلیم و تربیت کا اہتمام کرو تاکہ یہ سب جہنم کا ایندھن بننے سے بچ جائیں۔ اس لئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب بچہ سات سال کی عمر کو پہنچ جائے تو اسے نماز کی تلقین کرو اور دس سال عمر کے بچوں میں نماز سے تساہل دیکھو تو انہیں سرزنش کرو۔ فقہاء نے کہا ہے اسی طرح روزے ان سے رکھوائیں جائیں اور دیگر احکام کے اتباع کی تلقین انہیں کی جائے۔ تاکہ جب وہ شعور کی عمر کو پہنچ جائیں تو اس دین حق کا شعور بھی انہیں حاصل ہو چکا ہو۔ (ابن کثیر)

334 نماز سے غفلت برتنے والوں کا انجام (الماعون:4,5)

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ (4) الَّذِينَ هُمْ عَن صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ (5)

ان نمازیوں کے لئے افسوس (اور ویل نامی جہنم کی جگہ) ہے۔(4) جو اپنی نماز سے غافل ہیں۔(5)

اس سے وہ لوگ مراد ہیں جو نماز پڑھتے ہی نہیں۔ یا پہلے پڑھتے رہے ہوں، پھر سست ہو گئے یا نماز کو اس کے اپنے مسنون وقت میں نہیں پڑھ لیتے ہیں یا تاخیر سے پڑھنے کو معمول بنا لیتے ہیں یا خشوع خضوع کے ساتھ نہیں پڑھتے۔ یہ سارے ہی مفہوم اس میں آجاتے ہیں، اس لئے نماز کی مذکورہ ساری ہی کوتاہیوں سے بچنا چاہئے۔ یہاں اس مقام پر ذکر کرنے سے یہ بھی واضح ہے کہ نماز میں ان کوتاہیوں کے مرتکب وہی لوگ ہوتے ہیں جو آخرت کی جزا اور حساب کتاب پر یقین نہیں رکھتے۔ اسی لئے منافقین کے ایک صفت یہ بھی بیان کی گئی ہے۔

335 نماز: ریاکاروں کا بیان (الماعون:6,7)

الَّذِينَ هُمْ يُرَاؤُونَ (6) وَيَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ (7)

جو ریاکاری کرتے ہیں۔(6) اور برتنے کی چیز روکتے ہیں۔(7)

یعنی ایسے لوگوں کا شیوہ یہ ہوتا ہے، کہ لوگوں کے ساتھ ہوئے تو نماز پڑھ لی، بصورت دیگر نماز پڑھنے کی ضرورت ہی نہیں سمجھتے، یعنی صرف نمود و نمائش اور ریاکاری کے لئے نماز پڑھتے ہیں۔

336 نماز فیصلہ کی علامت (القیامۃ:32-31)

(30)فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلَّى (31)وَلَٰكِن كَذَّبَ وَتَوَلَّى (32)

نہ وہ ایمان لایا اور نہ اس نے نماز پڑھی بلکہ حق کو جھٹلایا اور اس سے منہ پھیرا۔

337 نماز نہ پڑھنے والے جہنمی ہیں (المدثر:43-40)

فِي جَنَّاتٍ يَتَسَاءلُونَ (40)عَنِ الْمُجْرِمِينَ (41)مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ (42)قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ (43)

اہل بہشت پوچھ رہے ہوں گے جہنمی مجرموں کے بارے میں کس چیز نے تمہیں جہنم میں لا ڈالا؟ وہ جواب دیں گے کہ ہم نماز نہ پڑھتے تھے۔

338 خدا سے قرب (العلق:19)

كَلَّا لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ (19)

اور سجدہ کرو اور قریب ہو جاؤ۔

339 نماز میں خشوع سے فلاح حاصل ہوتی ہے (المومنون:1,2)

قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ (1)الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ (2)

یقیناً ایمان والوں نے فلاح حاصل کی جو اپنی نماز میں خشوع اختیار کرتے ہیں۔

پردے کے احکام

340 عورتوں کو پردے کے لئے چادر لٹکا لینے کا حکم (الاحزاب:59)

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُل لِّأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِن جَلَابِيبِهِنَّ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَن يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا

اے نبی! اپنی بیویوں سے اور اپنی صاحبزادیوں سے اور مسلمان عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنے اوپر اپنی چادریں * لٹکا لیا کریں۔ اس سے بہت جلد ان کی شناخت ** ہو جایا کرے گی پھر نہ ستائی جائیں گی *** اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔(59)

* جلابیب، جلباب کی جمع ہے، جو ایسی بڑی چادر کو کہتے ہیں جس سے پورا بدن ڈھک جائے۔ اپنے اوپر چادر لٹکانے سے مراد اپنے چہرے پر اس طرح گھونگٹ نکالنا ہے کہ جس سے چہرے کا بیشتر حصہ بھی چھپ جائے اور نظریں جھکا کر چلنے سے اسے راستہ بھی نظر آتا جائے۔

پھر بعد میں معاشرت میں وہ سادگی نہیں رہی جو عہد رسالت اور صحابہ و تابعین کے دور میں تھی۔ عورتیں نہایت سادہ لباس پہنتی تھیں، بناؤ سنگھار اور زیب و زینت کے اظہار کا کوئی جذبہ ان کے اندر نہیں ہوتا تھا۔ اس لئے ایک بڑی چادر سے بھی پردے کے تقاضے پورے ہو جاتے تھے۔ لیکن بعد میں یہ سادگی نہیں رہی، اس کی جگہ تجمل اور زینت نے لے لی اور عورتوں کے اندر زرق برق لباس اور زیورات کی نمائش عام ہوگئی، جس کی وجہ سے چادر سے پردہ کرنا مشکل ہوگیا اور اس کی جگہ مختلف انداز کے برقعے عام ہوگئے۔ گو اس سے بعض دفعہ عورت کو، بالخصوص سخت گرمی میں، کچھ دقت بھی محسوس ہوتی ہے۔ لیکن یہ ذرا سی تکلیف شریعت کے تقاضوں کے مقابلے میں کوئی اہمیت نہیں رکھتی۔ تاہم جو عورت برقعے کے بجائے پردے کے لئے بڑی چادر استعمال کرتی ہے اور پورے بدن کو ڈھانکتی اور چہرے پر صحیح معنوں میں گھونگٹ نکالتی ہے، وہ یقیناً پردے کے حکم بجالاتی ہے۔

** اس آیت میں نبی ﷺ کی بیویوں، بیٹیوں اور عام مومن عورتوں کو گھر سے باہر نکلتے وقت پردے کا حکم دیا گیا ہے، جس سے واضح ہے کہ پردے کا حکم علما کا ایجاد کردہ نہیں، بلکہ یہ اللہ کا حکم ہے جو قرآن کریم کی نص سے ثابت ہے، اس سے اعراض، انکار اور بے پردگی پر اصرار کفر تک پہنچا سکتا ہے۔

*** یہ پردے کی حکمت اور اس کے فائدے کا بیان ہے کہ اس سے ایک شریف زادی اور باحیا عورت اور بے شرم اور بدکار عورت کے درمیان پہچان ہوگی۔ پردے سے معلوم ہوگا کہ یہ خاندانی عورت ہے جس سے چھیڑ چھاڑ کی جرائت کسی کو نہیں ہوگی، اس کے برعکس بے پردہ عورت اوباشوں کی نگاہوں کا مرکز اور ان کی بوالہوسی کا نشانہ بنے گی۔

341 مسلمان مرد اپنی نگاہیں نیچے رکھیں (النور:30)

قُل لِّلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ذَلِكَ أَزْكَى لَهُمْ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا يَصْنَعُونَ (30)

مسلمان مردوں سے کہو کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں، اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت رکھیں۔ یہی انکے لئے پاکیزگی ہے، لوگ جو کچھ کریں اللہ تعالیٰ سب سے خبردار ہے۔(30)

جب کسی کے گھر میں داخل ہونے کے لئے اجازت لینے کو ضروری قرار دیا تو اس کے ساتھ ہی غض بصر (آنکھوں کو پست رکھنے یا بند رکھنے) کا حکم دے دیا، تاکہ اجازت طلب کرنے والا بھی بالخصوص اپنی نگاہوں پر کنٹرول رکھے۔ یعنی ناجائز استعمال سے اس کو بچائیں یا انہیں اس طرح چھپا رکھیں کہ ان پر کسی کی نظر نہ پڑے۔ اس کے یہ دونوں مفہوم صحیح ہیں کیوں کہ دونوں ہی مطلوب ہیں۔ علاوہ ازیں نظروں کا پہلے ذکر کیا کیونکہ اس میں بے احتیاطی ہی، حفظ فروج سے غفلت کا سبب بنتی ہے۔

342 مسلمان عورتوں کو حکم ہیکہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی عصمت میں فرق نہ آنے دیں۔ (النور:31)

وَقُل لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَى جُيُوبِهِنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ آبَائِهِنَّ أَوْ آبَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ أَبْنَائِهِنَّ أَوْ أَبْنَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي أَخَوَاتِهِنَّ أَوْ نِسَائِهِنَّ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ أَوِ التَّابِعِينَ غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ أَوِ الطِّفْلِ الَّذِينَ لَمْ يَظْهَرُوا عَلَى عَوْرَاتِ النِّسَاءِ وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِن زِينَتِهِنَّ وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ (31)

مسلمان عورتوں سے کہو کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی عصمت میں فرق نہ آنے دیں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں،

سوائے اسکے جو ظاہر ہے اور اپنے گریبانوں پر اپنی اوڑھنیاں ڈالے رہیں اور اپنی آرائش کو کسی کے سامنے ظاہر نہ کریں سوائے اپنے خاوندوں کے یا اپنے والد کے یا اپنے خسر کے یا اپنے لڑکوں کے یا اپنے خاوند کے لڑکوں کے یا اپنے بھائیوں کے یا اپنے بھتیجوں کے یا اپنے بھانجوں کے یا اپنے میل جول کی عورتوں کے یا غلاموں کے یا ایسے نوکر چاکر مردوں کے جو شہوت والے نہ ہوں یا ایسے بچوں کے جو عورتوں کے پردے کی باتوں سے مطلع نہیں اور اس طرح زور زور سے پاؤں مار کر نہ چلیں کہ ان کی پوشیدہ زینت معلوم ہو جائے۔ اے مسلمانو! تم سب کے سب اللہ کی جناب میں توبہ کرو تا کہ تم نجات پاؤ۔

343 ایمان والوں کا قول (النور:51,52)

إِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ أَن يَقُولُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا وَأُوْلَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (51)وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَخْشَ اللَّهَ وَيَتَّقْهِ فَأُوْلَئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ (52)

ایمان والوں کا قول تو یہ ہے کہ جب انہیں اس لئے بلایا جاتا ہے کہ اللہ اور اس کا رسول ان میں فیصلہ کر دے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم نے سنا اور مان لیا۔ یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں(51) جو بھی اللہ تعالیٰ کی، اس کے رسول کی فرماں برداری کریں، خوف الٰہی رکھیں اور اس کے عذابوں سے ڈرتے رہیں، وہی نجات پانے والے ہیں۔(52)

344 رسول اللہ کے فیصلہ کے بعد کسی مسلمان مرد وعورت کو کسی امر میں اختیار نہیں (الاحزاب:36)

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْراً أَن يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ وَمَن يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالاً مُّبِيناً (36)

اور دیکھو کسی مومن مرد وعورت کو اللہ اور اس کے رسول کے فیصلہ کے بعد اپنے کسی امر کا کوئی اختیار باقی نہیں رہتا۔ (یاد رکھو) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی جو بھی نافرمانی کرے گا وہ صریح گمراہی میں پڑے گا۔

345 جن لوگوں کے لئے ثواب تیار ہے۔ اُنکے اوصاف کا بیان (الاحزاب:35)

إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْقَانِتِينَ وَالْقَانِتَاتِ وَالصَّادِقِينَ وَالصَّادِقَاتِ وَالصَّابِرِينَ وَالصَّابِرَاتِ وَالْخَاشِعِينَ وَالْخَاشِعَاتِ وَالْمُتَصَدِّقِينَ وَالْمُتَصَدِّقَاتِ وَالصَّائِمِينَ وَالصَّائِمَاتِ وَالْحَافِظِينَ فُرُوجَهُمْ وَالْحَافِظَاتِ وَالذَّاكِرِينَ اللَّهَ كَثِيراً وَالذَّاكِرَاتِ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُم مَّغْفِرَةً وَأَجْراً عَظِيماً(35)

بیشک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں، مومن مرد اور مومن عورتیں، فرماں برداری کرنے والے مرد اور فرماں بردار عورتیں راست باز مرد اور راست باز عورتیں صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والے عورتیں، عاجزی کرنے والے مرد اور عاجزی

کرنے والی عورتیں، خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتیں، روزے رکھنے والے مرد اور روزے رکھنے والے عورتیں، اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرنے والے مرد، حفاظت کرنے والے والے عورتیں، بکثرت اللہ کا ذکر کرنے والے اور ذکر کرنے والیاں ان سب کیلئے اللہ تعالیٰ نے (وسیع) مغفرت اور بڑا ثواب تیار رکھا ہے۔

عورتوں کے لئے نصیحت وعبرت: غور وفکر کا مقام

346 نبی ﷺ اپنے بعض ازدواجِ مطہرات سے راز کی بات کہنے پر آپس میں وہ خبر پھیلا دیئے جس پر اللہ کا یہ حکم نازل ہوا، غور وفکر کا مقام (التحریم:5-3)

وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثاً فَلَمَّا نَبَّأَتْ بِهِ وَأَظْهَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهُ وَأَعْرَضَ عَن بَعْضٍ فَلَمَّا نَبَّأَهَا بِهِ قَالَتْ مَنْ أَنبَأَكَ هَذَا قَالَ نَبَّأَنِيَ الْعَلِيمُ الْخَبِيرُ (3)إِن تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا وَإِن تَظَاهَرَا عَلَيْهِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ مَوْلاهُ وَجِبْرِيلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمَلآئِكَةُ بَعْدَ ذَلِكَ ظَهِيرٌ (4)عَسَى رَبُّهُ إِن طَلَّقَكُنَّ أَن يُبْدِلَهُ أَزْوَاجاً خَيْراً مِّنكُنَّ مُسْلِمَاتٍ مُّؤْمِنَاتٍ قَانِتَاتٍ تَائِبَاتٍ عَابِدَاتٍ سَائِحَاتٍ ثَيِّبَاتٍ وَأَبْكَاراً (5)

اور یاد کر جب نبی نے اپنی بعض عورتوں سے ایک پوشیدہ بات کہی * پس جب اس نے اس بات کی خبر کر دی ** اور اللہ نے اپنے نبی کو اس پر آگاہ کر دیا تو نبی نے تھوڑی سی بات تو بتا دی اور تھوڑی سی ٹال گئے۔ *** پھر جب نبی نے اپنی اس بیوی کو یہ بات بتائی تو وہ کہنے لگی اس کی خبر آپ کو کس نے دی **** سب جاننے والے پوری خبر رکھنے والے اللہ نے مجھے یہ بتلایا ہے۔ *****

* وہ پوشیدہ بات شہد کو یا ماریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حرام کرنے والی بات تھی جو آپ ﷺ نے حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کی تھی ** یعنی حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے وہ بات حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو جا کر بتلا دی *** یعنی حفصہؓ کو بتلا دیا کہ تم نے میرا راز فاش کر دیا ہے تاہم اپنی تکریم وعظمت کے پیش نظر ساری بات بتلانے سے اعراض فرمایا **** جب نبی ﷺ نے حفصہؓ کو بتایا کہ تم نے میرا راز ظاہر کر دیا ہے تو وہ حیران ہوئیں کیوں کہ انہوں نے حضرت عائشہؓ کے علاوہ کسی کو یہ بات نہیں بتلائی تھیں اور عائشہؓ سے انہیں یہ توقع نہیں تھی کہ وہ آپ کو بتلا دیں گی کیوں کہ وہ شریک معاملہ تھیں۔ ***** اس سے معلوم ہوا کہ قرآن کے علاوہ بھی آپ ﷺ پر وحی کا نزول ہوتا تھا۔

347 اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کے لئے (فرعون کی بیوی) حضرت بی بی آسیہؓ کی مثال بیان فرمائی (التحریم:11)

وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلاً لِّلَّذِينَ آمَنُوا امْرَأَةَ فِرْعَوْنَ إِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِي عِندَكَ بَيْتاً فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِي مِن فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهِ وَنَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ (11)

اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کے لئے فرعون کے بیوی کی مثال بیان * فرمائی جب کہ اس نے دعا کی کہ اے میرے رب میرے لئے اپنے پاس جنت میں مکان بنا اور مجھے فرعون سے اور اس کے عمل سے بچا اور مجھے ظالم لوگوں سے خلاصی دے۔

* یعنی ان کی ترغیب ثبات قدمی، استقامت فی الدین اور شدائد میں صبر کے لئے نیز یہ بتلانے کے لئے کہ کفر کی صولت وشوکت، ایمان والوں کا کچھ

نہیں بگاڑ سکتی جیسے فرعون کی بیوی ہے، جو اپنے وقت کے سب سے بڑے کافر کے تحت تھی لیکن وہ اپنی بیوی کو ایمان سے نہیں روک سکا۔

348 عورتوں کو اپنے ناموس کی حفاظت کرنے کے لئے بی بی مریم بنتِ عمران کی مثال دی گئی ہے (التحریم: 12)

وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرَانَ الَّتِيْ أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهِ مِن رُّوحِنَا وَصَدَّقَتْ بِكَلِمَاتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهِ وَكَانَتْ مِنَ الْقَانِتِيْنَ (12)

اور مثال بیان فرمائی مریم بنت عمران کی * جس نے اپنے ناموس کی حفاظت کی پھر ہم نے اپنی طرف سے اس میں جان پھونک دی اور (مریم) اس نے اپنے رب کی باتوں ** اور اس کی کتابوں کی تصدیق کی اور عبادت گذاروں میں سے تھیں ***

* حضرت مریم علیہ السلام کے ذکر سے مقصود یہ بیان کرنا ہے کہ باوجود اس بات کے کہ وہ ایک بگڑی ہوئی قوم کے درمیان رہتی تھیں لیکن اللہ نے انہیں دنیا و آخرت میں شرف و کرامت سے سرفراز فرمایا اور تمام جہانوں کی عورتوں پر انہیں فضیلت عطا فرمایا۔** کلمات رب سے مراد شرائع الٰہی ہیں۔*** ایسے لوگوں میں سے یا خاندان میں سے تھیں جو فرمانبردار عبادت گذار اور صلاح و اطاعت میں ممتاز تھا۔ حدیث میں ہے، جنتی عورتوں میں سب سے افضل حضرت خدیجہ اور حضرت فاطمہ حضرت مریم اور فرعون کی بیوی آسیہ ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہن (مسند احمد)۔

ایک دوسری حدیث میں فرمایا مردوں میں تو کامل بہت ہوئے ہیں مگر عورتوں میں کامل صرف فرعون کی بیوی آسیہ مریم بنت عمران اور خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہن ہیں اور عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت عورتوں پر ایسے ہے جیسے ثرید کو تمام کھانوں پر فضیلت حاصل ہے۔ (صحیح بخاری و مسلم)

349 اللہ تعالیٰ کافروں کے لئے نوحؑ اور لوطؑ کی بیوی کی مثال بیان فرمائی (التحریم: 10)

ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلاً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوا امْرَأَةَ نُوحٍ وَامْرَأَةَ لُوطٍ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ فَخَانَتَاهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللَّهِ شَيْئاً وَقِيْلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدَّاخِلِيْنَ (10)

اللہ تعالیٰ نے کافروں کے لئے نوحؑ کی اور لوط کی بیوی کی مثال بیان فرمائی * یہ دونوں ہمارے بندوں میں سے دو (شائستہ اور) نیک بندوں کے گھر میں تھیں پھر ان کی انہوں نے خیانت کی ** پس وہ دونوں (نیک بندے) ان سے اللہ کے (کسی عذاب کو) نہ روک سکے *** اور حکم دے دیا گیا (اے عورتو) دوزخ میں جانے والوں کے ساتھ تم دونوں بھی چلے جاؤ۔

* مطلب یہ ہوا کہ ان کافروں کے حال کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک مثال بیان فرمائی ہے جو نوح اور لوط علیہما السلام کی بیوی کی ہے۔** یہاں خیانت سے مراد عصمت میں خیانت نہیں کیوں کہ اس بات پر اجماع ہے کہ کسی نبی کی بیوی بدکار نہیں ہوئی (فتح القدیر) خیانت سے مراد ہے کہ یہ اپنے خاوندوں پر ایمان نہیں لائیں نفاق میں مبتلا رہیں اور ان کی ہمدردیاں اپنی کافر قوموں کے ساتھ رہیں چنانچہ نوحؑ کی بیوی حضرت نوحؑ کی بابت لوگوں سے کہتی کہ یہ مجنون (دیوانہ) ہے۔ اور لوط علیہ السلام کی بیوی اپنی قوم کو گھر میں آنے والے مہمانوں کی اطلاع پہونچا دیتی تھیں بعض کہتے ہیں کہ یہ دونوں اپنی قوم کے لوگوں میں اپنے خاوندوں کی چغلیاں کھاتی تھیں۔*** یعنی نوح اور لوط علیہما السلام دونوں، باوجود اس بات کے کہ وہ اللہ کے پیغمبر تھے جو اللہ کے مقرب ترین بندوں میں سے ہوتے ہیں اپنی بیویوں کو اللہ کے عذاب سے نہیں بچا سکے۔

اسلام میں عورتوں کے حقوق

350 اللہ سے ڈرو جس کے نام پر ایک دوسرے سے اپنے حق مانگتے ہو، بے شک اللہ تم پر نگہبان ہے (النساء: 1)

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُواْ رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالاً كَثِيراً وَنِسَاء وَاتَّقُواْ اللّهَ الَّذِي تَسَاءلُونَ بِهِ وَالأَرْحَامَ إِنَّ اللّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيباً (1)

اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو، جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا* اور اسی سے اس کی بیوی کو پیدا کر کے ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلا دیں، اس اللہ سے ڈرو جس کے نام پر ایک دوسرے سے مانگتے ہو اور رشتے ناطے توڑنے سے بھی بچو ** بے شک اللہ تعالیٰ تم پر نگہبان ہے۔(1)

نساء کے معنی ہیں ''عورتیں'' اس سورت میں عورتوں کے بہت سے اہم مسائل کا تذکرہ ہے۔ اس لئے اسے سورۂ نساء کہا جاتا ہے۔

* حضرت ابن عباسؓ سے قول مروی ہے کہ حضرت حوا مرد (یعنی آدم علیہ السلام) سے پیدا ہوئیں۔ یعنی ان کی بائیں پسلی سے۔ ایک حدیث میں کہا گیا ہے۔ ''عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے اور پسلی میں سب سے ٹیڑھا حصہ، اس کا بالائی حصہ ہے۔ اگر تو اسے سیدھا کرنا چاہے تو توڑ بیٹھے گا اور اگر تو اس سے فائدہ اُٹھانا چاہے تو کجی کے ساتھ ہی فائدہ اٹھا سکتا ہے۔'' ** یعنی رحموں (رشتوں ناطوں) کو توڑنے سے بھی بچو اَرحام، رَحِم کی جمع ہے۔ مراد رشتے داریاں ہیں جو رحم مادر کی بنیاد پر ہی قائم ہوتی ہیں۔ اس سے محرم اور غیر محرم دونوں رشتے مراد ہیں رشتوں ناطوں کا توڑنا سخت کبیرہ گناہ ہے جسے قطع رحمی کہتے ہیں۔ احادیث میں قرابت داریوں کو ہر صورت میں قائم رکھنے اور ان کے حقوق ادا کرنے کی بڑی تاکید اور فضیلت بیان کی گئی ہے جسے صلہ رحمی کہا جاتا ہے۔

351 یتیموں کا مال انہیں دیدو (النساء: 2)

وَآتُواْ الْيَتَامَى أَمْوَالَهُمْ وَلاَ تَتَبَدَّلُواْ الْخَبِيثَ بِالطَّيِّبِ وَلاَ تَأْكُلُواْ أَمْوَالَهُمْ إِلَى أَمْوَالِكُمْ إِنَّهُ كَانَ حُوباً كَبِيراً(2)

اور یتیموں کو ان کے مال دے دو اور پاک اور حلال چیز کے بدلے ناپاک اور حرام چیز نہ بدلو، اور اپنے مالوں کے ساتھ ان کے مال ملا کر کھا نہ جاؤ، بے شک یہ بہت بڑا گناہ ہے۔(2)

یتیم جب بالغ اور باشعور ہو جائیں تو ان کا مال ان کے سپرد کر دو۔ خبیث سے گھٹیا چیزیں اور طیب سے عمدہ چیزیں مراد ہیں۔ یعنی ایسا نہ کرو کہ ان کے مال سے اچھی چیزیں لے لو اور محض گنتی پوری کرنے کے لئے گھٹیا چیزیں ان کے بدلے میں رکھ دو۔ ان گھٹیا چیزوں کو خبیث (ناپاک) اور عمدہ چیزوں کو طیب (پاک) سے تعبیر کر کے اس طرف اشارہ کر دیا کہ اس طرح بدلا یا گیا مال، جو اگرچہ اصل میں تو طیب (پاک اور حلال) ہے لیکن تمہاری اس بددیانتی نے اس میں خباثت داخل کر دی اور وہ اب طیب نہیں رہا، بلکہ تمہارے حق میں وہ خبیث (ناپاک اور حرام) ہو گیا۔ اسی طرح بددیانتی سے ان کا مال اپنے مال میں ملا کر کھانا بھی ممنوع ہے ورنہ اگر مقصد خیر خواہی ہو تو ان کے مال کو اپنے مال میں ملانا جائز ہے۔

352(1) دو دو، تین تین، چار چار نکاح کی اجازت عدل شرط ہے ورنہ ایک ہی بیوی پر اکتفاء کا حکم۔ (النساء: 3)

وَإِنْ خِفْتُمْ أَلاَّ تُقْسِطُواْ فِي الْيَتَامَى فَانكِحُواْ مَا طَابَ لَكُم مِّنَ النِّسَاء مَثْنَى وَثُلاَثَ وَرُبَاعَ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلاَّ تَعْدِلُواْ فَوَاحِدَةً أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ذَلِكَ أَدْنَى أَلاَّ تَعُولُواْ (3)

اگر تمہیں ڈر ہو کہ یتیم لڑکیوں سے نکاح کر کے تم انصاف نہ رکھ سکو گے تو اور عورتوں میں سے جو بھی تمہیں اچھی لگیں تم ان سے نکاح کر لو، دو دو، تین تین، چار چار سے، لیکن اگر تمہیں برابری نہ کر سکنے کا خوف ہو تو ایک ہی کافی ہے یا تمہاری ملکیت کی لونڈی یہ زیادہ قریب ہے، کہ (ایسا کرنے سے ناانصافی اور) ایک طرف جھک پڑنے سے بچ جاؤ۔ (3)

352(2) تمام بیویوں میں عدل کی کوشش کرو اور اپنی اصلاح کرو (النساء:129)

وَلَن تَسْتَطِيعُواْ أَن تَعْدِلُواْ بَيْنَ النِّسَاء وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلاَ تَمِيلُواْ كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوهَا كَالْمُعَلَّقَةِ وَإِن تُصْلِحُواْ وَتَتَّقُواْ فَإِنَّ اللّهَ كَانَ غَفُوراً رَّحِيماً (129)

تم سے یہ تو کبھی نہ ہو سکے گا کہ اپنی تمام بیویوں میں ہر طرح عدل کر دو گو تم اس کی کتنی ہی خواہش و کوشش کر لو اس لئے بالکل ہی ایک کی طرف مائل ہو کر دوسری کو ادھر لٹکتی ہوئی نہ چھوڑو، اور اگر تم اصلاح کر لو اور تقویٰ اختیار کر لو تو بیشک اللہ تعالیٰ بڑی مغفرت و رحمت والا ہے۔

353 مہر خوشی سے دیدو (النساء: 4)

وَآتُواْ النِّسَاء صَدُقَاتِهِنَّ نِحْلَةً فَإِن طِبْنَ لَكُمْ عَن شَيْءٍ مِّنْهُ نَفْساً فَكُلُوهُ هَنِيئاً مَّرِيئاً (4)

اور عورتوں کو ان کے مہر راضی خوشی دے دو، ہاں اگر وہ خود اپنی خوشی سے کچھ مہر چھوڑ دیں تو اسے شوق سے خوش ہو کر کھاؤ پیو۔ (4)

354 بے عقل لوگوں کو اپنے مال نہ دیدو (النساء: 5)

وَلاَ تُؤْتُواْ السُّفَهَاء أَمْوَالَكُمُ الَّتِي جَعَلَ اللّهُ لَكُمْ قِيَاماً وَارْزُقُوهُمْ فِيهَا وَاكْسُوهُمْ وَقُولُواْ لَهُمْ قَوْلاً مَّعْرُوفاً(5)

بے عقل لوگوں کو اپنا مال نہ دے دو جس مال کو اللہ تعالیٰ نے تمہاری گزران کے قائم رکھنے کا ذریعہ بنایا ہے، ہاں انہیں اس مال سے کھلاؤ، پلاؤ، پہناؤ اوڑھاؤ اور انہیں معقولیت سے نرم بات کہو۔ (5)

355 یتیموں کے مال کی حفاظت کرو، انکے بالغ ہونے تک (النساء: 6)

وَابْتَلُواْ الْيَتَامَى حَتَّىَ إِذَا بَلَغُواْ النِّكَاحَ فَإِنْ آنَسْتُم مِّنْهُمْ رُشْداً فَادْفَعُواْ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ وَلاَ تَأْكُلُوهَا إِسْرَافاً وَبِدَاراً أَن يَكْبَرُواْ وَمَن كَانَ غَنِيّاً فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَن كَانَ فَقِيراً فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ فَإِذَا دَفَعْتُمْ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ فَأَشْهِدُواْ عَلَيْهِمْ وَكَفَى بِاللّهِ حَسِيباً(6)

اور یتیموں کو ان کے بالغ ہو جانے تک سدھارتے اور آزماتے رہو پھر اگر ان میں تم ہوشیاری اور حسن تدبیر پاؤ تو انہیں ان کے مال سونپ دو اور ان کے بڑے ہو جانے کے ڈر سے ان کے مالوں کو جلدی جلدی فضول خرچیوں میں تباہ نہ کر دو، مال داروں کو چاہئے کہ (ان کے مال سے) بچتے رہیں، ہاں مسکین محتاج ہو تو دستور کے مطابق واجبی طور سے کھالے، پھر جب انہیں ان کے مال سونپو تو گواہ بنالو، دراصل حساب لینے والا اللہ تعالیٰ ہی کافی ہے۔(6)

356 وراثت کے احکام، یتیم، مسکین کے حقوق (النساء: 7)

لِّلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَاء نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ نَصِيباً مَّفْرُوضاً (7)

ماں باپ اور خویش واقارب کے ترکہ میں مردوں کا حصہ بھی ہے اور عورتوں کا بھی۔ (جو ماں باپ اور خویش واقارب چھوڑ مریں) خواہ وہ مال کم ہو یا زیادہ (اس میں) حصہ مقرر کیا ہوا ہے۔(7)

357 وراثت کی تقسیم کے وقت اگر کوئی قرابتدار، یتیم اور مسکین ہو تو انکو بھی تھوڑا دیدو (النساء:8)

وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُوْلُواْ الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينُ فَارْزُقُوهُم مِّنْهُ وَقُولُواْ لَهُمْ قَوْلاً مَّعْرُوفاً (8)

اور جب تقسیم کے وقت قرابت دار اور یتیم اور مسکین آجائیں تو تم اس میں سے تھوڑا بہت انہیں بھی دے دو اور ان سے نرمی سے بولو۔(8)

358 یتیم کی کفالت اپنی اولاد جیسی کرو، تقویٰ اختیار کرو (النساء: 9)

وَلْيَخْشَ الَّذِينَ لَوْ تَرَكُواْ مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعَافاً خَافُواْ عَلَيْهِمْ فَلْيَتَّقُوا اللّهَ وَلْيَقُولُواْ قَوْلاً سَدِيداً (9)

اور چاہئے کہ وہ اس بات سے ڈریں کہ اگر وہ خود اپنے پیچھے (ننھے ننھے) ناتواں بچے چھوڑ جاتے جن کے ضائع ہو جانے کا اندیشہ رہتا ہے، (تو ان کی چاہت کیا ہوتی) پس اللہ تعالیٰ سے ڈر کر سچی تلی بات کہا کریں۔(9)

359 ناحق یتیم کا مال کھانا، پیٹ کو آگ سے بھرنا ہے (النساء:10)

إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَى ظُلْماً إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَاراً وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيراً (10)

جو لوگ ناحق ظلم سے یتیموں کا مال کھا جاتے ہیں، وہ اپنے پیٹ میں آگ ہی بھر رہے ہیں اور عنقریب وہ دوزخ میں جائیں گے۔(10)

360 وراثت میں ایک لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے برابر، تفصیلات بیان ہیں (النساء:11)

يُوصِيكُمُ اللّهُ فِي أَوْلاَدِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ فَإِن كُنَّ نِسَاء فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ وَإِن كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ وَلأَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ إِن كَانَ لَهُ وَلَدٌ فَإِن لَّمْ يَكُن لَّهُ وَلَدٌ وَوَرِثَهُ أَبَوَاهُ فَلأُمِّهِ الثُّلُثُ فَإِن كَانَ لَهُ إِخْوَةٌ فَلأُمِّهِ السُّدُسُ مِن بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِي بِهَا أَوْ دَيْنٍ آبَآؤُكُمْ وَأَبناؤُكُمْ لاَ

تَدْرُونَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعاً فَرِيضَةً مِّنَ اللّهِ إِنَّ اللّهَ كَانَ عَلِيماً حَكِيماً(11)

اللہ تعالیٰ تمہیں تمہاری اولاد کے بارے میں حکم کرتا ہے کہ ایک لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے برابر ہے، اور اگر صرف لڑکیاں ہی ہوں اور دو سے زیادہ ہوں تو انہیں مال متروکہ کا دو تہائی ملے گا۔ اور اگر ایک ہی لڑکی ہو تو اس کے لئے آدھا ہے اور میت کے ماں باپ میں سے ہر ایک کے لئے اس کے چھوڑے ہوئے مال کا چھٹا حصہ ہے، اگر اس (میت) کو اولاد ہو، اور اگر اولاد نہ ہو اور ماں باپ وارث ہوتے ہوں تو اس کی ماں کے لئے تیسرا حصہ ہے، ہاں اگر میت کے کئی بھائی ہوں تو پھر اس کی ماں کا چھٹا حصہ ہے۔ یہ حصے اس وصیت (کی تکمیل) کے بعد ہیں جو مرنے والا کر گیا ہو یا ادائے قرض کے بعد، تمہارے باپ ہوں یا تمہارے بیٹے تمہیں نہیں معلوم کہ ان میں سے کون تمہیں نفع پہنچانے میں زیادہ قریب ہے، یہ حصے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقررہ کردہ ہیں بے شک اللہ تعالیٰ پورے علم اور کامل حکمتوں والا ہے۔(11)

361 بیوی کی میراث کے بارے میں احکام (النساء:12)

وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ إِن لَّمْ يَكُن لَّهُنَّ وَلَدٌ فَإِن كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِن بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِينَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ إِن لَّمْ يَكُن لَّكُمْ وَلَدٌ فَإِن كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُم مِّن بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوصُونَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ وَإِن كَانَ رَجُلٌ يُورَثُ كَلاَلَةً أَوِ امْرَأَةٌ وَلَهُ أَخٌ أَوْ أُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ فَإِن كَانُوَاْ أَكْثَرَ مِن ذَلِكَ فَهُمْ شُرَكَاء فِي الثُّلُثِ مِن بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصَى بِهَا أَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَآرٍّ وَصِيَّةً مِّنَ اللّهِ وَاللّهُ عَلِيمٌ حَلِيمٌ (12)

تمہاری بیویاں جو کچھ چھوڑ مریں اور ان کی اولاد نہ ہو تو آدھوں آدھ تمہارا ہے اور اگر ان کی اولاد ہو تو ان کے چھوڑے ہوئے مال میں سے تمہارے لئے چوتھائی حصہ ہے۔ اس وصیت کی ادائیگی کے بعد جو وہ کر گئی ہوں یا قرض کے بعد اور جو (ترکہ) تم چھوڑ جاؤ اس میں ان کے لئے چوتھائی ہے، اگر تمہاری اولاد نہ ہو اور اگر تمہاری اولاد ہو تو پھر انہیں تمہارے ترکہ کا آٹھواں حصہ ملے گا، اس وصیت کے بعد جو تم کر گئے ہو اور قرض کی ادائیگی کے بعد، اور جن کی میراث لی جاتی ہے وہ مرد یا عورت کلالہ یعنی اس کا باپ بیٹا نہ ہو، اور اس کا ایک بھائی یا ایک بہن ہو تو ان دونوں میں سے ہر ایک کا چھٹا حصہ ہے اور اگر اس سے زیادہ ہوں تو ایک تہائی میں سب شریک ہیں، اس وصیت کے بعد جو کی جائے اور قرض کے بعد جب کہ اوروں کا نقصان نہ کیا گیا ہو یہ مقرر کیا ہوا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور اللہ تعالیٰ دانا ہے بردبار۔(12)

362 وراثت کے حدود معین کر دیئے گئے ہیں، عمل کرنیوالوں کے لئے بشارتیں، (النساء:13)

تِلْكَ حُدُودُ اللّهِ وَمَن يُطِعِ اللّهَ وَرَسُولَهُ يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَذَلِكَ الْفَوْزُ

الْعَظِيْمُ (13)

یہ حدیں اللہ تعالیٰ کی مقرر کی ہوئی ہیں اور جو اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول ﷺ کی فرمانبرداری کرے گا اسے اللہ تعالیٰ جنتوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔(13)

363 وراثت کے حدود پر عمل نہ کرنے والوں کے لئے وعیدیں (النساء:14)

وَمَن يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَتَعَدَّ حُدُودَهُ يُدْخِلْهُ نَاراً خَالِداً فِيهَا وَلَهُ عَذَابٌ مُّهِينٌ(14)

اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کرے اور اس کی مقررہ حدود سے آگے نکلے اسے وہ جہنم میں ڈال دے گا جس میں ہمیشہ رہے گا، ایسوں ہی کے لئے رسوا کن عذاب ہے۔(14)

364 عورتوں کو بے حیائی سے روکنا فرض ہے (النساء:15)

وَاللَّاتِي يَأْتِينَ الْفَاحِشَةَ مِن نِّسَآئِكُمْ فَاسْتَشْهِدُواْ عَلَيْهِنَّ أَرْبَعةً مِّنكُمْ فَإِن شَهِدُواْ فَأَمْسِكُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ حَتَّىَ يَتَوَفَّاهُنَّ الْمَوْتُ أَوْ يَجْعَلَ اللَّهُ لَهُنَّ سَبِيلاً (15)

تمہاری عورتوں میں سے جو بے حیائی کا کام کریں ان پر اپنے میں سے چار گواہ طلب کرو، اگر وہ گواہی دیں تو ان عورتوں کو گھروں میں قید رکھو، یہاں تک کہ موت ان کی عمریں پوری کر دے، یا اللہ ان کے لئے کوئی اور راستہ نکالے۔(15)

365 بے حیائی مرتکب ہر دونوں کو سزا دینے کا حکم (النساء:16)

وَاللَّذَانَ يَأْتِيَانِهَا مِنكُمْ فَآذُوهُمَا فَإِن تَابَا وَأَصْلَحَا فَأَعْرِضُواْ عَنْهُمَا إِنَّ اللَّهَ كَانَ تَوَّاباً رَّحِيماً (16)

تم میں سے جو دو افراد ایسا کام کرلیں انھیں ایذا دو اگر وہ توبہ اور اصلاح کرلیں تو ان سے منہ پھیر لو، بے شک اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔(16)

366 سہواً غلطی کے بعد توبہ سے معافی (النساء:17)

إِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللَّهِ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ السُّوءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوبُونَ مِن قَرِيبٍ فَأُوْلَـئِكَ يَتُوبُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيماً حَكِيماً (17)

اللہ تعالیٰ صرف انہی لوگوں کو توبہ قبول فرماتا ہے جو بوجہ نادانی کوئی برائی کر گزریں پھر جلد اس سے باز آجائیں اور توبہ کریں تو اللہ تعالیٰ بھی ان کی توبہ قبول کرتا ہے، اللہ تعالیٰ بڑے علم والا حکمت والا ہے۔(17)

367 معلوم رکھکر غلطیاں کرتے چلے جانے کا عذاب ہے (النساء:18)

وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ حَتَّى إِذَا حَضَرَ أَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ إِنِّي تُبْتُ الآنَ وَلاَ الَّذِينَ يَمُوتُونَ

وَهُمْ كُفَّارٌ أُوْلَـئِكَ أَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَاباً أَلِيماً (18)

ان کی توبہ نہیں جو برائیاں کرتے چلے جائیں یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کے پاس موت آجائے تو کہہ دے کہ میں نے اب توبہ کی، اور ان کی توبہ بھی قبول نہیں جو کفر پر ہی مرجائیں، یہی لوگ ہیں جن کے لئے ہم نے المناک عذاب تیار رکھا ہے (18)

368 اگر تم عورت کو ناپسند کرو تو تم جس چیز کو برا جانو اللہ اس میں بہت سی بھلائی کردے گا (النساء:19)

يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُواْ لاَ يَحِلُّ لَكُمْ أَن تَرِثُواْ النِّسَاء كَرْهاً وَلاَ تَعْضُلُوهُنَّ لِتَذْهَبُواْ بِبَعْضِ مَا آتَيْتُمُوهُنَّ إِلاَّ أَن يَأْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ فَإِن كَرِهْتُمُوهُنَّ فَعَسَى أَن تَكْرَهُواْ شَيْئاً وَيَجْعَلَ اللّهُ فِيهِ خَيْراً كَثِيراً(19)

ایمان والو! تمہیں حلال نہیں کہ زبردستی عورتوں کو ورثے میں لے بیٹھو، انہیں اس لئے روک نہ رکھو کہ جو تم نے انہیں دے رکھا ہے، اس میں سے کچھ لے لو، ہاں یہ اور بات ہے کہ وہ کوئی کھلی برائی اور بے حیائی کریں ان کے ساتھ اچھے طریقے سے بود و باش رکھو، گو تم انہیں ناپسند کرو لیکن بہت ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو برا جانو، اور اللہ تعالیٰ اس میں بہت سی بھلائی کردے (19)

369 (1) دوسری شادی کرنے کے لئے شرط (النساء:20,21)

وَإِنْ أَرَدتُّمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ زَوْجٍ وَآتَيْتُمْ إِحْدَاهُنَّ قِنطَاراً فَلاَ تَأْخُذُواْ مِنْهُ شَيْئاً أَتَأْخُذُونَهُ بُهْتَاناً وَإِثْماً مُّبِيناً (20)وَكَيْفَ تَأْخُذُونَهُ وَقَدْ أَفْضَى بَعْضُكُمْ إِلَى بَعْضٍ وَأَخَذْنَ مِنكُم مِّيثَاقاً غَلِيظاً (21)

اور اگر تم ایک بیوی کی جگہ دوسری بیوی کرنا ہی چاہو اور ان میں سے کسی کو تم نے خزانہ کا خزانہ دے رکھا ہو، تو بھی اس میں کچھ نہ لو، کیا تم اسے ناحق کھلا گناہ ہوتے ہوئے بھی لے لوگے، تم اسے کیسے لے لوگے۔(20) حالانکہ تم ایک دوسرے سے مل چکے ہو اور ان عورتوں نے تم سے مضبوط عہد و پیمان لے رکھا ہے،(21)

369 (2) پاک دامن باایمان عورتوں پر تہمت لگانے والے ملعون ہیں۔ (النور:23) ~~(4:23)~~ 24:23

وَلاَ تَنكِحُواْ مَا نَكَحَ آبَاؤُكُم مِّنَ النِّسَاء إِلاَّ مَا قَدْ سَلَفَ إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَمَقْتاً وَسَاء سَبِيلاً (22)حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ وَعَمَّاتُكُمْ وَخَالاَتُكُمْ وَبَنَاتُ الأَخِ وَبَنَاتُ الأُخْتِ وَأُمَّهَاتُكُمُ اللاَّتِي أَرْضَعْنَكُمْ وَأَخَوَاتُكُم مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَأُمَّهَاتُ نِسَآئِكُمْ وَرَبَائِبُكُمُ اللاَّتِي فِي حُجُورِكُم مِّن نِّسَآئِكُمُ اللاَّتِي دَخَلْتُم بِهِنَّ فَإِن لَّمْ تَكُونُواْ دَخَلْتُم بِهِنَّ فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْكُمْ وَحَلاَئِلُ أَبْنَائِكُمُ الَّذِيْنَ مِنْ أَصْلاَبِكُمْ وَأَن تَجْمَعُواْ بَيْنَ الأُخْتَيْنِ إِلاَّ مَا قَدْ سَلَفَ إِنَّ اللّهَ كَانَ غَفُوراً رَّحِيماً(23)

جو لوگ پاک دامن بھولی بھالی باایمان عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں وہ دنیا و آخرت میں ملعون ہیں اور ان کے لیے بڑا بھاری

ان الذین ..... عذاب عظیم ۵

عذاب ہے *۔

* بعض مفسرین نے اس آیت کو حضرت عائشہؓ اور دیگر ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے ساتھ خاص قرار دیا ہے کہ اس آیت میں بطور خاص ان پر تہمت لگانے کے سزا بیان کی گئی ہے اور وہ یہ ہے کہ ان کے لیے توبہ نہیں ہے۔ اور بعض مفسرین نے اسے عام ہی رکھا ہے اور اس میں وہی حد قذف بیان کی گئی ہے، جو پہلے گزر چکی ہے۔ اگر تہمت لگانے والا مسلمان ہے تو لعنت کا مطلب ہوگا کہ وہ قابل حد ہے اور مسلمانوں کے لیے نفرت اور بعد کا مستحق۔ اور اگر کافر ہے تو مفہوم واضح ہی ہے کہ وہ دنیا و آخرت میں ملعون یعنی رحمت الٰہی سے محروم ہے۔

370 باپ جن عورتوں سے نکاح کیا ہے، بیٹے کو نکاح کے لئے وہ عورتیں حرام ہیں (النساء:22)

وَلاَ تَنكِحُواْ مَا نَكَحَ آبَاؤُكُم مِّنَ النِّسَاء إِلاَّ مَا قَدْ سَلَفَ إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَمَقْتاً وَسَاء سَبِيْلاً (22)

اور ان عورتوں سے نکاح نہ کرو جن سے تمہارے باپوں نے نکاح کیا ہے، مگر جو گزر چکا ہے، یہ بے حیائی کا کام اور بغض کا سبب ہے اور بڑی بری راہ ہے۔(22)

371 وہ رشتے جن سے نکاح حرام ہے (النساء:23)

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ وَعَمَّاتُكُمْ وَخَالاَتُكُمْ وَبَنَاتُ الأَخِ وَبَنَاتُ الأُخْتِ وَأُمَّهَاتُكُمُ اللاَّتِي أَرْضَعْنَكُمْ وَأَخَوَاتُكُم مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَأُمَّهَاتُ نِسَآئِكُمْ وَرَبَائِبُكُمُ اللاَّتِي فِي حُجُورِكُم مِّن نِّسَآئِكُمُ اللاَّتِي دَخَلْتُم بِهِنَّ فَإِن لَّمْ تَكُونُواْ دَخَلْتُم بِهِنَّ فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْكُمْ وَحَلاَئِلُ أَبْنَائِكُمُ الَّذِينَ مِنْ أَصْلاَبِكُمْ وَأَن تَجْمَعُواْ بَيْنَ الأُخْتَيْنِ إِلاَّ مَا قَدْ سَلَفَ إِنَّ اللّهَ كَانَ غَفُوراً رَّحِيماً(23)

حرام کی گئیں تم پر تمہاری مائیں اور تمہاری لڑکیاں اور تمہاری بہنیں، تمہاری پھوپھیاں اور تمہاری خالائیں اور بھائی کی لڑکیاں اور بہن کی لڑکیاں اور تمہاری وہ مائیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا ہو اور تمہاری دودھ شریک بہنیں اور تمہاری ساس اور تمہاری وہ پرورش کردہ لڑکیاں جو تمہاری گود میں ہیں، تمہاری ان عورتوں سے جن سے تم دخول کر چکے ہو، ہاں اگر تم نے ان سے جماع نہ کیا ہو تو تم پر کوئی گناہ نہیں اور تمہارے صلبی (سگے) بیٹوں کی بیویاں اور تمہارا دو بہنوں کا جمع کرنا۔ ہاں جو گزر چکا سو گزر چکا، یقیناً اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔(23)

372 شوہر والی عورتیں حرام ہیں لیکن۔۔۔ (النساء:24)

وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاء إِلاَّ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ كِتَابَ اللّهِ عَلَيْكُمْ وَأُحِلَّ لَكُم مَّا وَرَاء ذَلِكُمْ أَن تَبْتَغُواْ بِأَمْوَالِكُم مُّحْصِنِينَ غَيْرَ مُسَافِحِينَ فَمَا اسْتَمْتَعْتُم بِهِ مِنْهُنَّ فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ فَرِيضَةً وَلاَ جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا تَرَاضَيْتُم بِهِ مِن بَعْدِ الْفَرِيضَةِ إِنَّ اللّهَ كَانَ عَلِيماً حَكِيماً (24)

اور (حرام کی گئیں) شوہر والی عورتیں مگر وہ جو تمہاری ملکیت میں آ جائیں، اللہ تعالیٰ نے یہ احکام تم پر فرض کر دیئے ہیں، اور

ان عورتوں کے سوا اور عورتیں تمہارے لیے حلال کی گئیں کہ اپنے مال کے مہر سے تم ان سے نکاح کرنا چاہو برے کاسے بچنے کے لئے نہ کہ شہوت رانی کرنے کے لئے، اس لئے جن سے تم فائدہ اٹھاؤ انہیں ان کا مقرر کیا ہوا مہر دے دو، اور مہر مقرر ہو جانے کے بعد تم آپس کی رضامندی سے جو طے کرلو اس میں تم کوئی گناہ نہیں، بے شک اللہ تعالیٰ علم والا حکمت والا ہے۔(24)

373 ایسے شخص کے لئے احکام جو محصنات سے نکاح کرنے کی پوری وسعت و طاقت نہ رکھتا ہو (النساء:25)

وَمَن لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنكُمْ طَوْلاً أَن يَنكِحَ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ فَمِن مَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُم مِّن فَتَيَاتِكُمُ الْمُؤْمِنَاتِ وَاللّهُ أَعْلَمُ بِإِيمَانِكُمْ بَعْضُكُم مِّن بَعْضٍ فَانكِحُوهُنَّ بِإِذْنِ أَهْلِهِنَّ وَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ مُحْصَنَاتٍ غَيْرَ مُسَافِحَاتٍ وَلاَ مُتَّخِذَاتِ أَخْدَانٍ فَإِذَا أُحْصِنَّ فَإِنْ أَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنَاتِ مِنَ الْعَذَابِ ذَلِكَ لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ مِنكُمْ وَأَن تَصْبِرُواْ خَيْرٌ لَّكُمْ وَاللّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (25)

اور تم میں سے جس کسی کو آزاد مسلمان عورتوں سے نکاح کرنے کی پوری وسعت و طاقت نہ ہو تو وہ مسلمان لونڈیوں سے جن کے تم مالک ہو (اپنا نکاح کرلے) اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کو بخوبی جاننے والا ہے، تم سب آپس میں ایک ہی تو ہو، اس لئے ان کے مالکوں کی اجازت سے ان سے نکاح کرلو، اور قاعدہ کے مطابق ان کے مہر ان کو دو، وہ پاک دامن ہو نہ کہ علانیہ بدکاری کرنے والیاں، نہ خفیہ آشنائی کرنے والیاں، پس جب یہ لونڈیاں نکاح میں آجائیں پھر اگر وہ بے حیائی کا کام کریں تو انہیں آدھی سزا ہے اور سزا سے جو آزاد عورتوں کی ہے۔ کنیزوں سے نکاح کا یہ حکم تم میں ان لوگوں کے لئے ہے جنہیں گناہ اور تکلیف کا اندیشہ ہو اور تمہارا ضبط کرنا بہت بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا اور بڑی رحمت والا ہے۔(25)

374 اللہ توبہ قبول کرنے والا ہے (النساء:26,27)

يُرِيدُ اللّهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ وَيَتُوبَ عَلَيْكُمْ وَاللّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ (26) وَاللّهُ يُرِيدُ أَن يَتُوبَ عَلَيْكُمْ وَيُرِيدُ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الشَّهَوَاتِ أَن تَمِيلُواْ مَيْلاً عَظِيماً (27)

اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ تمہارے واسطے خوب کھول کر بیان کرے اور تمہیں تم سے پہلے کے (نیک) لوگوں کو راہ پر چلائے اور تمہاری توبہ قبول کرے، اور اللہ تعالیٰ جاننے والا حکمت والا ہے۔(26) اور اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ تمہاری توبہ قبول کرے اور جو لوگ خواہشات کے پیرو ہیں وہ چاہتے ہیں کہ تم اس سے بہت دور ہٹ جاؤ۔(27)

375 آپس کے مال ناجائز طریقے سے مت کھاؤ (النساء:29-28)

Bold.

يُرِيدُ اللّهُ أَن يُخَفِّفَ عَنكُمْ وَخُلِقَ الإِنسَانُ ضَعِيفاً (28) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ لاَ تَأْكُلُواْ أَمْوَالَكُم بَيْنَكُم بِالْبَاطِلِ إِلاَّ أَن تَكُونَ تِجَارَةً عَن تَرَاضٍ مِّنكُمْ وَلاَ تَقْتُلُواْ أَنفُسَكُمْ إِنَّ اللّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيماً (29)

اللہ چاہتا ہے کہ تم سے تخفیف کردے کیونکہ انسان کمزور پیدا کیا گیا ہے۔(28) اے ایمان والو! اپنے آپس کے مال ناجائز طریقہ سے مت کھاؤ، مگر یہ کہ تمہاری آپس کی رضامندی سے ہوخرید وفروخت، اور اپنے آپ کو قتل نہ کرو، یقیناً اللہ تعالیٰ تم پر نہایت مہربان ہے۔(29)

376 سرکشی کرنیوالے کے لئے آگ کی سزا تیار ہے (النساء:30)

وَمَن يَفْعَلْ ذَلِكَ عُدْوَاناً وَظُلْماً فَسَوْفَ نُصْلِيهِ نَاراً وَكَانَ ذَلِكَ عَلَى اللّهِ يَسِيراً (30)

اور جو شخص یہ (نافرمانیاں) سرکشی اور ظلم سے کرے گا، تو عنقریب ہم اس کو آگ میں داخل کریں گے، اور یہ اللہ پر آسان ہے۔(30)

377 اگر کبیرہ گناہوں سے بچتے رہو تو ہم تمہارے صغیرہ گناہوں کو معاف فرمادیں گے۔ (النساء:31)

إِن تَجْتَنِبُواْ كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَنُدْخِلْكُم مُّدْخَلاً كَرِيماً (31)

اگر تم ان بڑے گناہوں سے بچتے رہو گے جن سے تم کو منع کیا جاتا ہے (گناہِ کبیرہ) تو ہم تمہارے چھوٹے گناہ دور کردیں گے اور عزت و بزرگی کی جگہ داخل کردیں گے۔(31)

* گناہ کبیرہ کیا ہے؟ اپنے آپ کو قتل کرنا۔ یعنی خودکشی کرنا گناہ کبیرہ ہے۔ کبیرہ کی تعریف کے بارے میں اختلاف ہے۔ بعض کے نزدیک وہ گناہ ہیں جن پر حد مقرر ہے۔ بعض کے نزدیک وہ گناہ جس پر قرآن میں یا حدیث میں سخت وعید یا لعنت آئی ہے۔ بعض کہتے ہیں ہر وہ کام جس سے اللہ نے یا اسکے رسول نے بطور تحریم کے روکا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ ان میں سے کوئی ایک بات بھی کسی گناہ میں پائے جائے تو وہ کبیرہ ہے۔ جو مسلمان کبیرہ گناہوں مثلاً شرک، حقوق والدین، جھوٹ وغیرہ سے اجتناب کریگا تو ہم اسکے صغیرہ گناہ معاف کردیں گے۔ سورۃ نجم میں بھی یہ مضمون بیان کیا گیا ہے۔ البتہ وہاں کبائر کے ساتھ فواحش (بے حیائی کے کاموں) سے اجتناب کو بھی صغیرہ گناہوں کی معافی کے لئے ضروری قرار دیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں صغیرہ گناہوں پر اصرار و مداومت بھی صغیرہ گناہوں کو کبائر بنادیتے ہیں۔ اس طرح کبیرہ گناہوں سے بچتے ہوئے احکام وفرائض کی پابندی اور اعمال صالحہ کا اہتمام بھی نہایت ضروری ہے۔ صحابہ کرامؓ نے شریعت کے اس مزاج کو سمجھ لیا تھا، اس لئے انہوں نے صرف وعدۂ مغفرت پر ہی تکیہ نہیں کیا، بلکہ مغفرت ورحمت الٰہی کے یقینی حصول کے لئے مذکورہ تمام ہی باتوں کا اہتمام کیا۔ جب کہ ہمارا دامن عمل سے تو خالی ہے لیکن ہمارے قلب امیدوں اور آرزوں سے معمور ہیں۔ یعنی اسکے معنی یہ بھی ہیں کہ گناہوں سے بچتے رہو کہ احکام کے باوجود بھی منہیات کا ارتکاب جانتے بوجھتے، ظلم وتعدی سے کرے۔ گناہ کبیرہ ہیں۔)

378 بعض کو بعض پر فضیلت (بزرگی) دی ہے تم آرزو نہ کرو (النساء:32)

وَلاَ تَتَمَنَّوْاْ مَا فَضَّلَ اللّهُ بِهِ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ لِّلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُواْ وَلِلنِّسَاء نَصِيبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ وَاسْأَلُواْ اللّهَ مِن فَضْلِهِ إِنَّ اللّهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيماً (32)

اور اس چیز کی آرزو نہ کرو جس کے باعث اللہ تعالیٰ نے تم میں بعض کو بعض پر بزرگی دی ہے۔(32)

379 مردوں کا اس میں سے حصہ ہے جو انہوں نے کمایا اور عورتوں کے لئے اس میں سے حصہ ہے جو انہوں نے کمایا (النساء:32)

وَلاَ تَتَمَنَّوْاْ مَا فَضَّلَ اللّهُ بِهِ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ لِّلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُواْ وَلِلنِّسَاء نَصِيبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ

وَاسْأَلُواْ اللّهَ مِن فَضْلِهِ إِنَّ اللّهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيماً (32)

مردوں کا اس میں سے حصہ ہے جو انہوں نے کمایا اور عورتوں کے لئے اس میں سے حصہ ہے جو انہوں نے کمایا، اور اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگو، یقیناً اللہ ہر چیز کا جاننے والا ہے۔(32)

380 وراثت میں حقداروں کا حصہ دیدو (النساء:33)

وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالأَقْرَبُونَ وَالَّذِينَ عَقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ فَآتُوهُمْ نَصِيبَهُمْ إِنَّ اللّهَ كَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيداً(33)

ماں باپ یا قرابت دار جو چھوڑ مریں اس کے وارث ہم نے ہر شخص کے مقرر کر دیئے ہیں اور جن سے تم نے اپنے ہاتھوں معاہدہ کیا ہے انہیں ان کا حصہ دو حقیقتاً اللہ تعالیٰ ہر چیز پر حاضر ہے۔(33)

381 (1) عورتوں کے لئے ویسے ہی حقوق ہیں، جیسے ان پر مردوں کے ہیں (البقرہ:228) پہلا حصہ

وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ (228)

عورتوں کے بھی ویسے ہی حق ہیں جیسے ان پر مردوں کے ہیں اچھائی کے ساتھ *۔

* یعنی دونوں کے حقوق ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں جن کے پورے کرنے کے دونوں شرعاً پابند ہیں تاہم مرد کو عورت پر فضیلت یا درجہ حاصل ہے، مثلاً فطری قوتوں میں جہاد کی اجازت میں، میراث کے دگنا ہونے میں، قوامیت اور حاکمیت میں اور اختیار طلاق ورجوع وغیرہ میں۔

(2) مرد کو عورتوں پر فضیلت دی گئی ہے اس لئے کہ مرد اپنے مال خرچ کرتے ہیں (النساء:34)

الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاء بِمَا فَضَّلَ اللّهُ بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَبِمَا أَنفَقُواْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ فَالصَّالِحَاتُ قَانِتَاتٌ حَافِظَاتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّهُ وَاللاَّتِي تَخَافُونَ نُشُوزَهُنَّ فَعِظُوهُنَّ وَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوهُنَّ فَإِنْ أَطَعْنَكُمْ فَلاَ تَبْغُواْ عَلَيْهِنَّ سَبِيلاً إِنَّ اللّهَ كَانَ عَلِيّاً كَبِيراً (34)

مرد عورتوں پر حاکم * ہیں اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے اور اس وجہ سے کہ مردوں نے اپنے مال خرچ کئے ہیں، پس نیک فرمانبردار عورتیں خاوند کی عدم موجودگی میں بہ حفاظت الٰہی نگہداشت رکھنے والیاں ہیں اور جن عورتوں کی نافرمانی اور بد دماغی کا تمہیں خوف ہو انہیں نصیحت کرو اور انہیں الگ بستر پر چھوڑ دو اور انہیں مار کی سزا دو پھر اگر وہ تابعداری کریں تو ان پر کوئی راستہ تلاش نہ کرو، بے شک اللہ تعالیٰ بڑی بلندی اور بڑائی والا ہے۔(34)

*اس میں مرد کی حاکمیت وقوامیت کی دو وجہیں بیان کی گئی ہیں۔ایک وہبی ہے جو مراد نہ قوت ودماغی صلاحیت ہے جس میں مرد عورت سے خلقی طور پر ممتاز ہے۔دوسری وجہ کسبی ہے، جس کا مکلف شریعت نے مرد کو بنایا ہے اور عورت کو اس کی فطری کمزوری اور مخصوص تعلیمات کی وجہ سے جنہیں اسلام نے عورت کی عفت وحیا اور اس کے تقدس کے تحفظ کے لئے ضروری قرار دیا ہے، عورت کو معاشی جھمیلوں سے دور رکھا ہے، عورت کی سربراہی کے خلاف

قرآن کریم کی یہ نص قطعی بالکل واضح ہے جس کی تائید صحیح بخاری کی اس حدیث سے ہوتی ہے۔ جس میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے ''وہ قوم ہرگز فلاح یاب نہیں ہوگی جس نے اپنے امور ایک عورت کے سپرد کر دیئے۔''

382 اگر شوہر بیوی کے درمیان آپس میں ان بن ہوگئی تو ان کے لئے حکم (النساء: 35)

وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُواْ حَكَماً مِّنْ أَهْلِهِ وَحَكَماً مِّنْ أَهْلِهَا إِن يُرِيْدَا إِصْلاَحاً يُوَفِّقِ اللّهُ بَيْنَهُمَا إِنَّ اللّهَ كَانَ عَلِيْماً خَبِيْراً (35)

اگر تمہیں میاں بیوی کے درمیان آپس کی ان بن کا خوف ہو تو ایک منصف مرد والوں میں سے اور ایک عورت کے گھر والوں میں سے مقرر کر واگر یہ دونوں صلح کرنا چاہیں گے تو اللہ دونوں میں ملاپ کرا دیگا یقیناً اللہ تعالیٰ پورے علم والا پوری خبر والا ہے۔

383 حقوق اللہ اور حقوق العباد کا بیان، تکبر کرنیوالوں کو اور شیخی خوروں کو اللہ پسند نہیں فرماتا (النساء:36)

وَاعْبُدُواْ اللّهَ وَلاَ تُشْرِكُواْ بِهِ شَيْئاً وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَاناً وَبِذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبَى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالجَنبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ إِنَّ اللّهَ لاَ يُحِبُّ مَن كَانَ مُخْتَالاً فَخُوراً (36)

اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ سلوک و احسان کرو اور رشتہ داروں سے اور یتیموں سے اور مسکینوں سے اور قرابت دار ہمسایہ سے اور اجنبی ہمسایہ سے اور پہلو کے ساتھی سے اور راہ کے مسافر سے اور ان سے جن کے مالک تمہارے ہاتھ ہیں، (غلام کنیز) یقیناً اللہ تعالیٰ تکبر کرنے والوں اور شیخی خوروں کو پسند نہیں فرماتا۔(36)

384 خود بخیلی کرنیوالوں اور بخیلی کی ترغیب دینے والوں کے لئے ذلت کی مار ہے (النساء:37)

الَّذِيْنَ يَبْخَلُونَ وَيَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُونَ مَا آتَاهُمُ اللّهُ مِن فَضْلِهِ وَأَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِيْنَ عَذَاباً مُّهِيْناً(37)

جو لوگ خود بخیلی کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی بخیلی کرنے کو کہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے جو اپنا فضل انہیں دے رکھا ہے اسے چھپا لیتے ہیں ہم نے ان کافروں کے لئے ذلت کی مار تیار رکھی ہے۔(37)

385 دکھاوے کے لئے مال خرچ کرنیوالے شیطان کے ساتھی (النساء:38)

وَالَّذِيْنَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ رِئَاء النَّاسِ وَلاَ يُؤْمِنُونَ بِاللّهِ وَلاَ بِالْيَوْمِ الآخِرِ وَمَن يَكُنِ الشَّيْطَانُ لَهُ قَرِيْناً فَسَاء قَرِيْناً (38)

اور جو لوگ اپنا مال لوگوں کے دکھاوے کے لئے خرچ کرتے ہیں اور اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان نہیں رکھتے اور جس کا

ہم نشین اور ساتھی شیطان ہو، وہ بدترین ساتھی ہے۔(38)

386 بھلا کیا نقصان تھا اگر وہ خرچ کرتے جو کہ اللہ نے دے رکھا ہے۔ (النساء:39)

وَمَاذَا عَلَيْهِمْ لَوْ آمَنُواْ بِاللّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ وَأَنفَقُواْ مِمَّا رَزَقَهُمُ اللّهُ وَكَانَ اللّهُ بِهِم عَلِيماً (39)

بھلا ان کا کیا نقصان تھا اگر یہ اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان لاتے اور اللہ تعالیٰ نے جو انہیں دے رکھا ہے اس میں سے خرچ کرتے، اللہ تعالیٰ انہیں خوب جاننے والا ہے۔(39)

387 مردوں کو عورتوں پر فضیلت دی گئی ہے (البقرہ:228)

وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ وَاللّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ (228)

ہاں مردوں کو عورتوں پر فضیلت ہے اور اللہ تعالیٰ غالب ہے حکمت والا ہے۔(228)

388 اللہ ایک کا رتبہ دوسرے پر بڑھاتا ہے تاکہ تم کو آزمائے (الانعام:165)

وَهُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ خَلاَئِفَ الأَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ لِّيَبْلُوَكُمْ فِي مَا آتَاكُمْ إِنَّ رَبَّكَ سَرِيعُ الْعِقَابِ وَإِنَّهُ لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ(165)

اور وہ ایسا ہے جس نے تم کو زمین میں خلیفہ بنایا اور ایک دوسرے پر رتبہ بڑھایا تاکہ تم کو آزمائے ان چیزوں میں جو تم کو دی ہیں، بالیقین آپ کا رب جلد سزا دینے والا ہے اور بالیقین وہ واقعی بڑی مغفرت کرنے والا مہربانی کرنے والا ہے۔(165)

389 پاکی کی حالت میں نماز پڑھنا، تیمم کے احکام (النساء:43)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ لاَ تَقْرَبُواْ الصَّلاَةَ وَأَنتُمْ سُكَارَى حَتَّى تَعْلَمُواْ مَا تَقُولُونَ وَلاَ جُنُباً إِلاَّ عَابِرِي سَبِيلٍ حَتَّى تَغْتَسِلُواْ وَإِن كُنتُم مَّرْضَى أَوْ عَلَى سَفَرٍ أَوْ جَاء أَحَدٌ مِّنكُم مِّن الْغَآئِطِ أَوْ لاَمَسْتُمُ النِّسَاء فَلَمْ تَجِدُواْ مَاء فَتَيَمَّمُواْ صَعِيداً طَيِّباً فَامْسَحُواْ بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ إِنَّ اللّهَ كَانَ عَفُوّاً غَفُوراً(43)

اے ایمان والو! جب تم نشے میں مست ہو نماز کے قریب بھی نہ جاؤ، جب تک کہ اپنی بات کو سمجھنے نہ لگو اور جنابت کی حالت میں جب تک کہ غسل نہ کرلو، ہاں اگر راہ چلتے گزر جانے والے ہو تو اور بات ہے اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی قضائے حاجت سے آیا ہو یا تم نے عورتوں سے مباشرت کی ہو اور تمہیں پانی نہ ملے تو پاک مٹی کا قصد کرو اور اپنے منہ اپنے ہاتھ مل لو۔ بے شک اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا، بخشنے والا ہے۔(43)

390 وضو و تیمم کا طریقہ (المائدہ:6)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلاَةِ فَاغْسِلُواْ وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُواْ بِرُؤُوسِكُمْ

وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ وَإِن كُنتُمْ جُنُباً فَاطَّهَّرُواْ وَإِن كُنتُم مَّرْضَى أَوْ عَلَى سَفَرٍ أَوْ جَاء أَحَدٌ مِّنكُم مِّنَ الْغَائِطِ أَوْ لاَمَسْتُمُ النِّسَاء فَلَمْ تَجِدُواْ مَاء فَتَيَمَّمُواْ صَعِيداً طَيِّباً فَامْسَحُواْ بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُم مِّنْهُ مَا يُرِيدُ اللّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُم مِّنْ حَرَجٍ وَلَـكِن يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ (6)

اے ایمان والو! جب تم نماز کے لئے اٹھو تو اپنے منہ کو، اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھولو اور اپنے سروں کا مسح کرو اور اپنے پاؤں کو ٹخنوں سمیت دھولو، اور اگر تم جنابت کی حالت میں ہو تو غسل کرلو، ہاں اگر تم بیماری یا سفر کی حالت میں ہو یا تم میں سے کوئی حاجت ضروری سے فارغ ہو کر آیا ہو، یا تم عورتوں سے ملے ہو اور تمہیں پانی نہ ملے تو تم پاک مٹی سے تیمم کرلو، اسے اپنے چہروں اور ہاتھوں پر مل لو، اللہ تعالیٰ تم پر کسی قسم کی تنگی ڈالنا نہیں چاہتا بلکہ اس کا ارادہ تمہیں پاک کرنے کا اور تمہیں اپنی بھرپور نعمت دینے کا ہے، تاکہ تم شکر ادا کرتے رہو۔(6)

391 اللہ تعالیٰ کا تاکیدی حکم کہ امانت والوں کو امانت پہنچا دو، عدل وانصاف (النساء:58)

إِنَّ اللّهَ يَأْمُرُكُمْ أَن تُؤدُّواْ الأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا وَإِذَا حَكَمْتُم بَيْنَ النَّاسِ أَن تَحْكُمُواْ بِالْعَدْلِ إِنَّ اللّهَ نِعِمَّا يَعِظُكُم بِهِ إِنَّ اللّهَ كَانَ سَمِيعاً بَصِيراً (58)

اللہ تعالیٰ تمہیں تاکیدی حکم دیتا ہے کہ امانت والوں کی امانتیں انہیں پہنچاؤ اور جب لوگوں کا فیصلہ کرو تو عدل وانصاف سے فیصلہ کرو یقیناً وہ بہتر چیز ہے جس کی نصیحت تمہیں اللہ کر رہا ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ سنتا ہے دیکھتا ہے۔

392 مومنوں کو حکم دیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کریں (النساء:59)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ أَطِيعُواْ اللّهَ وَأَطِيعُواْ الرَّسُولَ وَأُوْلِي الأَمْرِ مِنكُمْ فَإِن تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللّهِ وَالرَّسُولِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ ذَلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلاً(59)

اے ایمان والو! فرمانبرداری کرو اللہ تعالیٰ کی اور فرمانبرداری کرو رسول اللہ ﷺ کی اور تم میں سے اختیار والوں کی * پھر اگر کسی چیز میں اختلاف کرو تو اسے لوٹاؤ اللہ تعالیٰ کی طرف اور رسول کی طرف اگر تمہیں اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان ہے۔ یہ بہت بہتر اور باعتبار انجام کے بہت اچھا ہے۔

* اولی الامر سے مراد بعض کے نزدیک امراء و حکام ہیں اور بعض کے نزدیک علماء وفقہاء ہیں مفہوم کے اعتبار سے دونوں ہی مراد ہو سکتے ہیں مطلب یہ کہ اصل اطاعت تو اللہ ہی کی ہیں تاہم امراء و حکام کی اطاعت بھی ضروری ہے کیوں کہ وہ یا تو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے احکام کا نفاذ کرتے ہیں یا امت کے اجتماعی مصالح کا انتظام اور نگہداشت کرتے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ امراء و حکام کی اطاعت اگرچہ ضروری ہے لیکن وہ علی الاطلاق نہیں بلکہ مشروط ہے اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کے ساتھ۔ اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعتیں مستقل اور واجب ہیں لیکن اول الامر کی اطاعت مستقل نہیں اور حدیث میں بھی کہا گیا ہے ''لا طاعۃ فی معصیۃ اللہ کتاب الامارۃ باب وجوب طاعۃ الامر فی غیر معصیۃ'' (صحیح بخاری)

393 مومن ہونے کی شرط، رسول اللہ ﷺ کی فرمانبرداری کریں اور ہر اختلاف میں آپ کے فیصلے کو خوشی سے قبول کریں (النساء:65)

فَلاَ وَرَبِّکَ لاَ یُؤْمِنُونَ حَتَّیَ یُحَکِّمُوکَ فِیمَا شَجَرَ بَیْنَهُمْ ثُمَّ لاَ یَجِدُواْ فِیَ أَنفُسِهِمْ حَرَجاً مِّمَّا قَضَیْتَ وَیُسَلِّمُواْ تَسْلِیماً(65)

سوقسم ہے تیرے رب کی! یہ مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ تمام آپس کے اختلاف میں آپ کو حاکم نہ مان لیں پھر جو فیصلے آپ ان میں کر دیں ان سے اپنے دل میں کسی طرح کی تنگی اور ناخوشی نہ پائیں اور فرمانبرداری کے ساتھ قبول کر لیں۔

394 سلام کا اچھا جواب دو (النساء:86)

وَإِذَا حُیِّیتُم بِتَحِیَّةٍ فَحَیُّواْ بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا إِنَّ اللّهَ کَانَ عَلَی کُلِّ شَیْءٍ حَسِیباً(86)

اور جب تمہیں سلام کیا جائے تو تم اس سے اچھا جواب دو یا انہیں الفاظ کو لوٹا دو* بے شبہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کا حساب لینے والا ہے۔

* زیادہ اچھا جواب دینے کی تفسیر حدیث میں اس طرح آئی ہے کہ السلام علیکم کے جواب میں رحمۃ اللہ کا اضافہ اور السلام علیکم ورحمۃ اللہ کے جواب میں برکۃ اللہ کا اضافہ کر دیا جائے۔ لیکن اگر کوئی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہے تو پھر اضافہ کے بغیر انہیں الفاظ میں جواب دیا جائے۔ (ابن کثیر) ایک اور حدیث میں ہے صرف السلام علیکم کہنے سے دس نیکیاں اس کے ساتھ رحمۃ اللہ کہنے سے بیس نیکیاں اور برکاتہ کہنے سے تیس نیکیاں ملتی ہیں۔ (مسند احمد) یاد رہے یہ حکم مسلمانوں کے لئے ہے، یعنی ایک مسلمان جب دوسرے مسلمان کو سلام کرے لیکن اہل ذمہ (یہود و نصاریٰ) کو سلام کرنا ہو تو ایک تو ان کو سلام کرنے میں پہل نہ کی جائے دوسرے اضافہ نہ کیا جائے بلکہ صرف وعلیکم کے ساتھ جواب دیا جائے۔ (صحیح بخاری)

395 نیک کام کی سفارش سے نیکی اور بد کام کی سفارش سے بدی ملے گی (النساء:85)

مَّن یَشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً یَکُن لَّهُ نَصِیبٌ مِّنْهَا وَمَن یَشْفَعْ شَفَاعَةً سَیِّئَةً یَکُن لَّهُ کِفْلٌ مِّنْهَا وَکَانَ اللّهُ عَلَی کُلِّ شَیْءٍ مُّقِیتاً(85)

جو شخص کسی نیکی یا بھلے کام کی سفارش کرے اسے بھی اس کا کچھ حصہ ملے گا اور جو برائی اور بدی کی سفارش کرے اس کے لئے بھی اس میں سے ایک حصہ ہے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔

396 اللہ واحد ہے قیامت کا آنا یقینی ہے (النساء:87)

اللّهُ لا إِلَـهَ إِلاَّ هُوَ لَیَجْمَعَنَّکُمْ إِلَی یَوْمِ الْقِیَامَةِ لاَ رَیْبَ فِیهِ وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللّهِ حَدِیثاً (87)

اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں وہ تم سب کو یقیناً قیامت کے دن جمع کرے گا جس کے آنے میں کوئی شک نہیں اللہ سے زیادہ سچی بات والا اور کون ہوگا؟

397 یتیم لڑکیوں کی حق تلفی کرتے ہوئے نکاح کی رغبت رکھنے والوں کے لئے حکم (النساء: 127)

وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاء قُلِ اللّهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ وَمَا يُتْلَى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ فِي يَتَامَى النِّسَاء اللَّاتِي لاَ تُؤْتُونَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُونَ أَن تَنكِحُوهُنَّ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْوِلْدَانِ وَأَن تَقُومُواْ لِلْيَتَامَى بِالْقِسْطِ وَمَا تَفْعَلُواْ مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللّهَ كَانَ بِهِ عَلِيماً(127)

آپ سے عورتوں کے بارے میں حکم دریافت کرتے ہیں آپ کہہ دیجئے کہ خود اللہ ان کے بارے میں حکم دے رہا ہے اور قرآن کی وہ آیتیں جو تم پر ان یتیم لڑکیوں کے بارے میں پڑھی جاتی ہیں جنہیں ان کا مقرر حق نہیں دیتے اور انہیں اپنی نکاح میں لانے کی رغبت رکھتے ہو اور کمزور بچوں کے بارے میں اور اس بارے میں کہ یتیموں کی کارگزاری انصاف کے ساتھ کرو تم جو نیک کام کرو بے شبہ اللہ اسے پوری طرح جاننے والا ہے۔

398 شوہر کی بد دماغی اور لاپرواہی کی وجہ سے آپس میں صلح کر لینے کی اجازت (النساء:128)

وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِن بَعْلِهَا نُشُوزاً أَوْ إِعْرَاضاً فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَن يُصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحاً وَالصُّلْحُ خَيْرٌ وَأُحْضِرَتِ الأَنفُسُ الشُّحَّ وَإِن تُحْسِنُواْ وَتَتَّقُواْ فَإِنَّ اللّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيراً (128)

اگر کسی عورت کو اپنے شوہر کی بد دماغی اور بے پرواہی کا خوف ہو تو دونوں آپس میں جو صلح کر لیں اس میں کسی پر کوئی گناہ نہیں صلح بہت بہتر چیز ہے طمع ہر ہر نفس میں شامل کر دی گئی ہے۔ اگر تم اچھا سلوک کرو اور پرہیز گاری کرو تو تم جو کر رہے ہو اس پر اللہ تعالیٰ پوری طرح خبردار ہے۔

399 اگر ناگزیر حالات میں میاں بیوی جدا ہو جائیں تو اللہ ہر ایک کو دوسرے سے بے نیاز کر دیگا (النساء:130)

وَإِن يَتَفَرَّقَا يُغْنِ اللّهُ كُلاًّ مِّن سَعَتِهِ وَكَانَ اللّهُ وَاسِعاً حَكِيماً (130)

اور اگر میاں بیوی جدا ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ اپنی وسعت سے ہر ایک کو بے نیاز کر دے گا۔ اللہ تعالیٰ وسعت والا حکمت والا ہے۔

400 اللہ سے ڈرتے رہو احکام مانتے رہو اللہ بہت بے نیاز ہے اور تعریف کیا گیا ہے۔ (النساء:131)

وَلِلّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الأَرْضِ وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِينَ أُوتُواْ الْكِتَابَ مِن قَبْلِكُمْ وَإِيَّاكُمْ أَنِ اتَّقُواْ اللّهَ وَإِن تَكْفُرُواْ فَإِنَّ لِلّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الأَرْضِ وَكَانَ اللّهُ غَنِيّاً حَمِيداً (131)

زمین اور آسمان کی ہر ہر چیز اللہ تعالیٰ کی ملکیت میں ہے اور واقعی ہم نے ان لوگوں کو جو تم سے پہلے کتاب دیئے گئے تھے اور تم کو بھی یہی حکم کیا ہے کہ اللہ سے ڈرتے رہو اور اگر تم کفر کرو تو یاد رکھو اللہ کے لئے ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور اللہ بہت بے نیاز اور تعریف کیا گیا ہے

401 اللہ پوری قدرت والا ہے وہ تم سبکو لے جائے اور دوسروں کو لے آئے (النساء:132,133)

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَكَفَى بِاللّٰهِ وَكِيلاً (132)إِن يَشَأْ يُذْهِبْكُمْ أَيُّهَا النَّاسُ وَيَأْتِ بِآخَرِينَ وَكَانَ اللّٰهُ عَلَى ذَلِكَ قَدِيراً (133)

اللہ کے اختیار میں ہیں آسمانوں کی سب چیزیں اور زمین کی بھی اور اللہ کارساز کافی ہے(132) اگر اسے منظور ہوتو اے لوگو! وہ تم سب کو لے جائے اور دوسروں کو لے آئے اللہ تعالیٰ اس پر پوری قدرت رکھنے والا ہے * (133)

*یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت قاہرہ وکاملہ کا اظہار ہے جب کہ ایک دوسرے مقام پر فرمایا (محمد:38) اگر تم پھرو گے تو وہ تمہاری جگہ اوروں کو لے آئے گا اور وہ تمہاری طرح کے نہیں ہوں گے۔

402 راہِ راست پر چلنے والے شخص کو گمراہ شخص سے کچھ نقصان نہیں (المائدہ:105)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ عَلَيْكُمْ أَنفُسَكُمْ لاَ يَضُرُّكُم مَّن ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ إِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعاً فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ (105)

اے ایمان والو! اپنی فکر کرو جب تم راہ راست پر چل رہے ہوتو جو شخص گمراہ رہے اس سے تمہارا کوئی نقصان نہیں اللہ ہی کے پاس تم سب کو جانا ہے۔ پھر وہ تم سب کو بتلا دے گا جو تم سب کرتے تھے۔

403 عدل وانصاف کرنے والے اور سچی گواہی دینے والے بن جاؤ، قرابت داری کی وجہ سے پہلوتہی نہ کرو (النساء:135)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ كُونُواْ قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاء لِلّٰهِ وَلَوْ عَلَى أَنفُسِكُمْ أَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالأَقْرَبِينَ إِن يَكُنْ غَنِيّاً أَوْ فَقِيراً فَاللّٰهُ أَوْلَى بِهِمَا فَلاَ تَتَّبِعُواْ الْهَوَى أَن تَعْدِلُواْ وَإِن تَلْوُواْ أَوْ تُعْرِضُواْ فَإِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيراً (135)

اے ایمان والو! عدل وانصاف پر مضبوطی سے جم جانے والے اور خوشنودیٔ مولا کے لئے سچی گواہی دینے والے بن جاؤ، گو وہ خود تمہارے اپنے خلاف ہو یا اپنے ماں باپ کے یا رشتہ دار عزیزوں کے وہ شخص اگر امیر ہوتو اور فقیر ہوتو دونوں کے ساتھ اللہ کو زیادہ تعلق ہے اس لئے کہ تم خواہش نفس کے پیچھے پڑ کر انصاف نہ چھوڑ دینا۔ اور اگر تم نے کج بیانی یا پہلوتہی کی تو جان لو کہ جو کچھ تم کرو گے اللہ تعالیٰ اس سے پوری طرح باخبر ہے۔

404 اللہ تعالیٰ کافروں کو ایمان والوں پر ہرگز راہ نہ دیگا (النساء:141)

الَّذِينَ يَتَرَبَّصُونَ بِكُمْ فَإِن كَانَ لَكُمْ فَتْحٌ مِّنَ اللّٰهِ قَالُواْ أَلَمْ نَكُن مَّعَكُمْ وَإِن كَانَ لِلْكَافِرِينَ نَصِيبٌ قَالُواْ أَلَمْ

نَسْتَحْوِذْ عَلَيْكُمْ وَنَمْنَعْكُم مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ فَاللّهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَن يَجْعَلَ اللّهُ لِلْكَافِرِينَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ سَبِيلاً(141)

اور اللہ تعالیٰ کافروں کو ایمان والے پر ہرگز راہ نہ دیگا*

*اس کے مختلف مفہوم بیان کئے گئے ہیں (۱) اہل اسلام کا یہ غلبہ قیامت والے دن ہوگا (۲) حجت اور دلائل کے اعتبار سے کافر مسلمانوں پر غالب نہیں آسکتے۔ (۳) کافروں کا ایسا غلبہ نہیں ہوگا کہ مسلمان کی دولت وشوکت کا بالکل ہی خاتمہ ہو جائے اور وہ حرف غلط کی طرح دنیا کے نقشے سے ہی ختم ہو جائیں۔ ایک حدیث صحیح سے بھی اس مفہوم کی تائید ہوتی ہے۔ (۴) جب تک مسلمان اپنے دین کے عامل، باطل سے غیر راضی اور منکرات سے روکنے والے رہیں گے کافران پر غالب نہ آسکیں گے۔

اور اللہ کا فرمان ہے الشوریٰ 30 ''اور جو مصیبت تم پر واقع ہوتی ہے سو تمہارے اپنے فعلوں کی وجہ سے ہے'' یعنی مسلمانوں کی مغلوبیت ان کی اپنی کوتاہیوں کا نتیجہ ہے۔

405 اللہ منافقوں کو انکی چالبازیوں کا بدلہ دینے والا ہے، اللہ گمراہی میں ڈالدے تو کوئی راہ نہ پائیں گے (النساء:142,143)

إِنَّ الْمُنَافِقِينَ يُخَادِعُونَ اللّهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ وَإِذَا قَامُواْ إِلَى الصَّلاَةِ قَامُواْ كُسَالَى يُرَآؤُونَ النَّاسَ وَلاَ يَذْكُرُونَ اللّهَ إِلاَّ قَلِيلاً (142) مُّذَبْذَبِينَ بَيْنَ ذَلِكَ لاَ إِلَى هَـؤُلاء وَلاَ إِلَى هَـؤُلاء وَمَن يُضْلِلِ اللّهُ فَلَن تَجِدَ لَهُ سَبِيلاً (143)

انہیں اس چالبازی کا بدلہ دینے والا ہے اور جب نماز کو کھڑے ہوتے ہیں تو بڑی کاہلی کی حالت میں کھڑے ہوتے ہیں، صرف لوگوں کو دکھاتے ہیں اور یاد الٰہی تو یونہی سی برائے نام کرتے ہیں۔(142) وہ درمیان میں ہی معلق ڈگمگا رہے ہیں نہ پورے ان کی طرف نہ صحیح طور پر ان کی طرف اور جسے اللہ تعالیٰ گمراہی میں ڈال دے تو تو اس کے لئے کوئی راہ نہ پائے گا۔ (143)

406 منافق یقیناً جہنم کے نچلے درجہ میں جائیں گے، لیکن اگر توبہ کرلیں تو (النساء:145,146)

إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرْكِ الأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ وَلَن تَجِدَ لَهُمْ نَصِيراً (145) إِلاَّ الَّذِينَ تَابُواْ وَأَصْلَحُواْ وَاعْتَصَمُواْ بِاللّهِ وَأَخْلَصُواْ دِينَهُمْ لِلّهِ فَأُوْلَـئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ وَسَوْفَ يُؤْتِ اللّهُ الْمُؤْمِنِينَ أَجْراً عَظِيماً(146)

منافق تو یقیناً جہنم کے سب سے نیچے کے طبقے میں جائیں گے ناممکن ہے کہ تو ان کا کوئی مددگار پالے (145) ہاں جو توبہ کرلیں اور اصلاح کرلیں اور اللہ تعالیٰ پر کامل یقین رکھیں اور خالص اللہ ہی کے لئے دین داری کریں تو یہ لوگ مومنوں کے ساتھ ہیں اللہ تعالیٰ مومنوں کو بہت بڑا اجر دے گا۔(146)

407 اللہ تم کو سزا دیکر کیا کریگا (النساء:147)

مَّا يَفْعَلُ اللّهُ بِعَذَابِكُمْ إِن شَكَرْتُمْ وَآمَنتُمْ وَكَانَ اللّهُ شَاكِراً عَلِيماً(147)

اللہ تعالیٰ تمہیں سزا دیکر کیا کریگا؟ اگر تم شکر گذاری * کرتے رہو اور با ایمان رہو اللہ تعالیٰ بہت قدر کرنیوالا اور پورا علم رکھنے والا ہے۔**

* شکر گذاری کا مطلب ہے اللہ کے حکم کے مطابق برائیوں سے اجتناب اور عمل صالح کا اہتمام کرنا۔ یہ گویا اللہ کی نعمتوں کا عملی شکر ہے اور ایمان سے مراد اللہ کی توحید و ربوبیت اور نبی آخر الزماں حضرت محمد ﷺ کی رسالت پر ایمان ہے۔** یعنی جو اسکا شکر کرے گا۔ وہ قدر کریگا (اللہ انکی قدر کریگا) جو دل سے ایمان لائے گا۔ وہ اسکو جان لے گا اور اسکے مطابق وہ بہترین جزا سے نوازے گا۔

408 بُرائی کیساتھ آواز بلند کرنے کو اللہ پسند نہیں فرماتا مگر مظلوم کو اجازت ہے (النساء:148)

لَّا يُحِبُّ اللَّهُ الْجَهْرَ بِالسُّوءِ مِنَ الْقَوْلِ إِلَّا مَن ظُلِمَ وَكَانَ اللَّهُ سَمِيعًا عَلِيمًا (148)

بُرائی کے ساتھ آواز بلند کرنے کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتا مگر مظلوم کو اجازت ہے* اور اللہ تعالیٰ خوب سنتا جانتا ہے

* شریعت نے تاکید کی ہے کہ کسی کے اندر برائی دیکھو تو اس کا چرچا نہ کرو بلکہ تنہائی میں اس کو سمجھاؤ الا یہ کہ کوئی دینی مصلحت ہو اس سے ایک استثناء ہے کہ ظالم کے ظلم کو تم لوگوں کے سامنے بیان کر سکتے ہو۔ جس سے ایک فائدہ یہ متوقع ہے کہ شاید وہ ظلم سے باز آجائے یا اسکی تلافی کی سعی کرے۔ دوسرا فائدہ یہ ہے کہ لوگ اس سے بچ کر رہیں حدیث میں آتا ہے کہ ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور کہا کہ مجھے میرا پڑوسی ایذا دیتا ہے آپ سے نے اس سے فرمایا تم اپنا سامان نکال کر باہر راستے میں رکھ دو اس نے ایسا ہی کیا چنانچہ جو بھی گذرتا اس سے پوچھتا وہ پڑوسی کے ظالمانہ رویہ کی وضاحت کرتا تو سن کر ہر راہ گذر اس پر لعنت ملامت کرتا پڑوسی نے یہ صورت حال دیکھ کر معذرت کر لی اور آئندہ کے لئے ایذا نہ پہونچانے کا فیصلہ کر لیا اور اس سے اپنا سامان اندر رکھنے کی التجا کی (سنن ابی داؤد)

کوئی شخص کسی کے ساتھ ظلم یا بُرائی کا ارتکاب کرے تو شریعت نے اس حد تک بدلہ لینے کی اجازت دی ہے جس حد تک اس پر ظلم ہوا ہے (صحیح مسلم)

سود کے بارے میں بیان

409 سود خوروں کی حالت قبر میں اور آخرت میں (البقرہ:275)

الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا إِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبَا وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا فَمَن جَاءَهُ مَوْعِظَةٌ مِّن رَّبِّهِ فَانتَهَىٰ فَلَهُ مَا سَلَفَ وَأَمْرُهُ إِلَى اللَّهِ وَمَنْ عَادَ فَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ (275)

سود خور لوگ نہ کھڑے ہوں گے مگر اسی طرح جس طرح وہ کھڑا ہوتا ہے جسے شیطان چھو کر خبطی بنا دے، یہ اس لئے کہ یہ کہا کرتے تھے کہ تجارت بھی تو سود ہی کی طرح ہے، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تجارت کو حلال کیا اور سود کو حرام، جو شخص اپنے پاس آئی ہوئی اللہ تعالیٰ کی نصیحت سن کر رک گیا اس کے لئے وہ ہے جو گزرا اور اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کی طرف ہے، اور جو پھر دوبارہ (حرام کی طرف) لوٹا، وہ جہنمی ہے، ایسے لوگ ہمیشہ ہی اس میں رہیں گے۔

410 اللہ سود کو مٹاتا ہے اور صدقہ کو بڑھاتا ہے (البقرہ:276)

يَمْحَقُ اللَّهُ الرِّبَا وَيُرْبِي الصَّدَقَاتِ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ أَثِيمٍ (276)

اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتا ہے اور صدقہ کو بڑھاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کسی ناشکرے اور گنہگار سے محبت نہیں کرتا۔

411 اللہ سے ڈرو اور سود چھوڑ دو (البقرہ:278)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ (278)

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور جو سود باقی رہ گیا ہے وہ چھوڑ دو، اگر تم سچ مچ ایمان والے ہو۔

412 سود نہ چھوڑنے کی صورت میں اللہ اور رسول سے لڑنے تیار ہو جاؤ (البقرہ:279)

فَإِن لَّمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِن تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُؤُوسُ أَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ(279)

اور اگر ایسا نہیں کرتے تو اللہ تعالیٰ سے اور اس کے رسول سے لڑنے کے لئے تیار ہو جاؤ، * ہاں اگر توبہ کر لو اور تمہارے اصل مال تمہارا ہی ہے، نہ تم ظلم کرو نہ تم پر ظلم کیا جائے **۔

* یعنی اگر سود چھوڑ دینے کے لئے راضی نہ ہوں تو اللہ اور اسکے رسول سے لڑنے کے لئے تیار ہو جائے۔ یہ ایسی سخت وعید ہے جو اور کسی معصیت کے ارتکاب پر نہیں دی گئی۔ اس لئے حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے کہا ہے کہ اسلامی مملکت میں جو شخص سود چھوڑنے پر تیار نہ ہو، تو خلیفہ وقت کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس سے توبہ کرائے اور باز نہ آنے کی صورت میں اس کی گردن اڑا دے (ابن کثیر) ** تم اگر اصل زر سے زیادہ وصول کرو گے تو یہ تمہاری طرف سے ظلم ہوگا اور اگر تمہیں اصلی زر بھی نہ دیا جائے تو یہ تم پر ظلم ہوگا۔

413 تنگی والے کو مہلت دینی چاہئے (البقرہ:280)

وَإِن كَانَ ذُو عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ إِلَى مَيْسَرَةٍ وَأَن تَصَدَّقُوا خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ (280)

اور اگر کوئی تنگی والا ہو تو اسے آسانی تک مہلت دینی چاہئے اور صدقہ کر دو تو تمہارے لئے بہت ہی بہتر ہے، * اگر تم میں علم ہو۔

** سود لینا تو درکنار اصل مال لینے میں بھی آسانی تک اسے مہلت دے دو اور اگر قرض بالکل ہی معاف کر دو تو زیادہ بہتر ہے۔

414 اللہ کے ہاں صدقہ و زکوٰۃ بڑھتا ہے (سود نہیں بڑھتا) (الروم:39)

وَمَا آتَيْتُم مِّن رِّبًا لِّيَرْبُوَ فِي أَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُو عِندَ اللَّهِ وَمَا آتَيْتُم مِّن زَكَاةٍ تُرِيدُونَ وَجْهَ اللَّهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُونَ (39)

تم جو سود پر دیتے ہو کہ لوگوں کے مال میں بڑھتا رہے وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں نہیں بڑھتا * ۔ اور جو کچھ صدقہ زکوٰۃ تم اللہ تعالیٰ کا منہ دیکھنے (اور خوشنودی کے لئے) دو تو ایسے لوگ ہی ہیں اپنا دوچند کرنے والے ہیں **۔(39)

* سود سے بظاہر اضافہ معلوم ہوتا ہے لیکن درحقیقت ایسا نہیں ہوتا بلکہ اس کی نحوست بالآخر دنیا و آخرت میں تباہی کا باعث ہے اگر کوئی ہدیہ اور تحفہ لیا

ہے جو کوئی غریب آدمی کسی مالدار کو یا رعایا کا کوئی فرد بادشاہ یا حکمران کو اور ایک خادم اپنے مخدوم کو اس نیت سے دیتا ہے کہ وہ اس کے بدلہ میں مجھے اس سے زیادہ دے گا کہ دیتے وقت اس میں زیادتی کی نیت ہوتی ہے اگرچہ یہ مباح ہے تاہم اللہ کے یہاں اس پر اجر نہیں ملے گا، اس صورت میں ترجمہ ہوگا جو تم عطیہ دو اس نیت سے دو کہ واپسی کی صورت میں زیادہ ملے پس اللہ کے یہاں اس کا ثواب نہیں (ابن کثیر)** زکوۃ وصدقات سے ایک تو روحانی ومعنوی اضافہ ہوتا ہے یعنی بقیہ مال میں اللہ کی طرف سے برکت ڈال دی جاتی ہے دوسرے قیامت والے دن اس کا اجر وثواب کئی کئی گنا ملے گا، جس طرح حدیث میں ہے کہ حلال کمائی سے ایک کھجور کے برابر صدقہ بڑھ بڑھ کر احد پہاڑ کے برابر ہو جائے گا (صحیح مسلم)

معاملات تحریر میں کیا کرو

415 قرضے کا معاملہ (میعادِ مقرر پر) کرو تو اسے لکھ لیا کرو، دو مرد کی گواہی لے لو، خرید وفروخت کے وقت بھی گواہ مقرر کر لیا کرو۔ (البقرہ:282)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ إِذَا تَدَايَنتُم بِدَيْنٍ إِلَى أَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوهُ وَلْيَكْتُب بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌ بِالْعَدْلِ وَلاَ يَأْبَ كَاتِبٌ أَنْ يَكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللّهُ فَلْيَكْتُبْ وَلْيُمْلِلِ الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللّهَ رَبَّهُ وَلاَ يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْئاً فَإِن كَانَ الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيهاً أَوْ ضَعِيفاً أَوْ لاَ يَسْتَطِيعُ أَن يُمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهُ بِالْعَدْلِ وَاسْتَشْهِدُواْ شَهِيدَيْنِ من رِّجَالِكُمْ فَإِن لَّمْ يَكُونَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ مِمَّن تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاء أَن تَضِلَّ إْحْدَاهُمَا فَتُذَكِّرَ إِحْدَاهُمَا الأُخْرَى وَلاَ يَأْبَ الشُّهَدَاء إِذَا مَا دُعُواْ وَلاَ تَسْأَمُوْاْ أَن تَكْتُبُوْهُ صَغِيراً أَو كَبِيراً إِلَى أَجَلِهِ ذَلِكُمْ أَقْسَطُ عِندَ اللّهِ وَأَقْومُ لِلشَّهَادَةِ وَأَدْنَى أَلاَّ تَرْتَابُواْ إِلاَّ أَن تَكُونَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيرُونَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَلاَّ تَكْتُبُوهَا وَأَشْهِدُوْاْ إِذَا تَبَايَعْتُمْ وَلاَ يُضَآرَّ كَاتِبٌ وَلاَ شَهِيدٌ وَإِن تَفْعَلُواْ فَإِنَّهُ فُسُوقٌ بِكُمْ وَاتَّقُواْ اللّهَ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّهُ وَاللّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ (282)

اے ایمان والو! جب تم آپس میں ایک دوسرے سے میعاد مقرر پر قرض کا معاملہ کرو تو اسے لکھ لیا کرو، اور لکھنے والے کو چاہئے کہ تمہارا آپس کا معاملہ عدل سے لکھے، کاتب کو چاہئے کہ لکھنے سے انکار نہ کرے جیسے اللہ تعالیٰ نے اسے سکھایا ہے، پس اسے بھی لکھ دینا چاہئے اور جس کے ذمہ حق ہو وہ لکھوائے اور اپنے اللہ تعالیٰ سے ڈرے جو اس کا رب ہے اور حق میں سے کچھ گھٹائے نہیں، ہاں جس شخص کے ذمہ حق ہے وہ اگر نادان ہو یا کمزور ہو یا لکھوانے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو اس کا ولی عدل کے ساتھ لکھوا دے اور اپنے میں سے دو مرد گواہ رکھ لو، اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں جنہیں تم گواہوں میں سے پسند کر لو، تاکہ ایک کی بھول چوک کو دوسری یاد دلا دے اور گواہوں کو چاہئے کہ وہ جب بلائے جائیں تو انکار نہ کریں اور قرض کو جس کی مدت مقرر ہے خواہ چھوٹا ہو یا بڑا ہو لکھنے میں کاہلی نہ کرو، اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ بات بہت انصاف والی ہے اور گواہی کو بھی

درست رکھنے والی اور شک وشبہ سے بھی زیادہ بچانے والی ہے، ہاں یہ اور بات ہے کہ وہ معاملہ نقد تجارت کی شکل میں ہو جو آپس میں تم لین دین کر رہے ہو تو تم پر اس کے نہ لکھنے میں کوئی گناہ نہیں۔ خرید وفروخت کے وقت بھی گواہ مقرر کر لیا کرو اور (یاد رکھو کہ) نہ تو لکھنے والے کو نقصان پہنچایا جائے نہ گواہ کو، اور اگر تم یہ کرو تو تمہاری کھلی نافرمانی ہے، اللہ تعالیٰ سے ڈرو، اللہ تمہیں تعلیم دے رہا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔(282)

416 سفر میں قرض دینا پڑے لکھنے والے کو نہ پاؤ تو رہن قبضہ میں رکھ لیا کرو، گواہی کو نہ چھپاؤ (البقرہ:283)

وَإِن كُنتُمْ عَلَى سَفَرٍ وَلَمْ تَجِدُواْ كَاتِباً فَرِهَانٌ مَّقْبُوضَةٌ فَإِنْ أَمِنَ بَعْضُكُم بَعْضاً فَلْيُؤَدِّ الَّذِي اؤْتُمِنَ أَمَانَتَهُ وَلْيَتَّقِ اللّهَ رَبَّهُ وَلاَ تَكْتُمُواْ الشَّهَادَةَ وَمَن يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ وَاللّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ (283)

اور اگر تم سفر میں ہو اور لکھنے والا نہ پاؤ تو رہن قبضہ میں رکھ لیا کرو، ہاں اگر آپس میں ایک دوسرے سے مطمئن ہو تو جسے امانت دی گئی ہے اسے ادا کر دے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے جو اس کا رب ہے۔ اور گواہی کو نہ چھپاؤ اور جو اسے چھپالے وہ گنہگار دل والا ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اسے اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے۔(283)

417 اللہ ظاہر و پوشیدہ ہر چیز کا جاننے والا ہے (البقرہ:284)

لِّلّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الأَرْضِ وَإِن تُبْدُواْ مَا فِي أَنفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُم بِهِ اللّهُ فَيَغْفِرُ لِمَن يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ وَاللّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (284)

آسمانوں اور زمین کی ہر چیز اللہ تعالیٰ ہی کی ملکیت ہے۔ تمہارے دلوں میں جو کچھ ہے اسے تم ظاہر کرو یا چھپاؤ، اللہ تعالیٰ اس کا حساب تم سے لے گا، پھر جسے چاہے بخشے اور جسے چاہے سزا دے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔(284)

418 اللہ کسی کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا (البقرہ:286)

لاَ يُكَلِّفُ اللّهُ نَفْساً إِلاَّ وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لاَ تُؤَاخِذْنَا إِن نَّسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا رَبَّنَا وَلاَ تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْراً كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلاَ تُحَمِّلْنَا مَا لاَ طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا أَنتَ مَوْلاَنَا فَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ (286)

اللہ تعالیٰ کسی جان کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا، جو نیکی وہ کرے وہ اس کے لئے اور جو برائی کرے وہ اس پر ہے۔

تجارت کے احکام

419 وہ لوگ جن کو تجارت اور خرید وفروخت اللہ کے ذکر سے غافل نہیں کرتی (النور: 37,38)

رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَن ذِكْرِ اللَّهِ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ يَخَافُونَ يَوْماً تَتَقَلَّبُ فِيهِ الْقُلُوبُ وَالْأَبْصَارُ (37)لِيَجْزِيَهُمُ اللَّهُ أَحْسَنَ مَا عَمِلُوا وَيَزِيدَهُم مِّن فَضْلِهِ وَاللَّهُ يَرْزُقُ مَن يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ (38)

ایسے لوگ جنہیں تجارت اور خرید وفروخت اللہ کے ذکر سے اور نماز کے قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے سے غافل نہیں کرتی اس دن سے ڈرتے ہیں جس دن بہت سے دل اور بہت سی آنکھیں الٹ پلٹ ہو جائیں گی۔ *(37) اس ارادے سے کہ اللہ انہیں ان کے اعمال کا بہترین بدلہ دے بلکہ اپنے فضل سے اور کچھ زیادتی عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ جسے چاہے بے شمار روزیاں دیتا ہے۔(38)

* یعنی شدت فزع اور ہولناکی کی وجہ سے جس طرح دوسرے مقام پر ہے ان کو قیامت والے دن سے ڈراؤ، جس سے ان کے دل گلوں کے پاس آجائیں گے، غم سے بھرے ہوئے''۔ ابتداء دلوں کی یہ کیفیت سب کی ہی ہوگی، مومن کی بھی اور کافر کی بھی۔

420 اللہ تعالیٰ نے تجارت کو حلال اور سود کو حرام کیا ہے۔ (البقرہ:275)

الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا إِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبَا وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا فَمَن جَاءَهُ مَوْعِظَةٌ مِّن رَّبِّهِ فَانتَهَىٰ فَلَهُ مَا سَلَفَ وَأَمْرُهُ إِلَى اللَّهِ وَمَنْ عَادَ فَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ (275)

اللہ تعالیٰ نے تجارت کو حلال کیا اور سود کو حرام، جو شخص اپنے پاس آئی ہوئی اللہ تعالیٰ کی نصیحت سن کر رک گیا اس کے لئے وہ ہے جو گزرا اور اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کی طرف ہے، اور جو پھر دوبارہ (حرام کی طرف) لوٹا، وہ جہنمی ہے، ایسے لوگ ہمیشہ ہی اس میں رہیں گے۔(275)

421 جب ناپنے لگو تو بھرپور پیمانے سے ناپو اور سیدھی ترازو سے تولا کرو (بنی اسرائیل:35)

وَأَوْفُوا الْكَيْلَ إِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيمِ ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا (35)

اور جب ناپنے لگو تو بھرپور پیمانے سے ناپو اور سیدھی ترازو سے تولا کرو۔ یہی بہتر ہے*، اور انجام کے لحاظ سے بھی بہت اچھا ہے۔(35)

* اجر وثواب کے لحاظ سے بہتر ہے، علاوہ ازیں لوگوں کے اندر اعتماد پیدا کرنے میں بھی ناپ تول میں دیانت داری مفید ہے۔

شعیب علیہ السلام اپنی قوم کو نصیحت کرتے ہیں۔ (ھود:85,86)

وَيَا قَوْمِ أَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ بِالْقِسْطِ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ (85)

بَقِيَّتُ اللَّهِ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ وَمَا أَنَا عَلَيْكُم بِحَفِيظٍ (86)

422 اے میری قوم! ناپ تول انصاف کے ساتھ پوری پوری کرو لوگوں کو ان کی چیزیں کم نہ دو اور زمین

میں فساد اور خرابی نہ مچاؤ(85)

423 اللہ تعالیٰ کا حلال کیا ہوا جو بچ رہے تمہارے لئے بہت ہی بہتر ہے اگر تم ایمان والے ہو، میں تم پر کچھ نگہبان (اور داروغہ) نہیں ہوں۔(86)

424 جب قومِ شعیب کے کافر سرداروں نے کہا اگر تم شعیبؑ کی راہ پر چلو گے تو نقصان اٹھاؤ گے، بس اللہ کا عذاب نازل ہوا (الاعراف:92-90)

وَقَالَ الْمَلأُ الَّذِيْنَ كَفَرُواْ مِن قَوْمِهِ لَئِنِ اتَّبَعْتُمْ شُعَيْباً إِنَّكُمْ إِذاً لَّخَاسِرُونَ (90)فَأَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَأَصْبَحُواْ فِيْ دَارِهِمْ جَاثِمِيْنَ (91)الَّذِيْنَ كَذَّبُواْ شُعَيْباً كَأَن لَّمْ يَغْنَوْاْ فِيْهَا الَّذِيْنَ كَذَّبُواْ شُعَيْباً كَانُواْ هُمُ الْخَاسِرِيْنَ (92)

اوران کو قوم کے کافر سرداروں نے کہا کہ اگر تم شعیب علیہ السلام کی راہ پر چلو گے تو بے شک بڑا نقصان اٹھاؤ گے(90) پس ان کو زلزلے نے آ پکڑا سو وہ اپنے گھروں میں اوندھے کے اوندھے پڑے رہ گئے(91) جنہوں نے شعیب علیہ السلام کی تکذیب کی تھی ان کی یہ حالت ہوگئی جیسے ان گھروں میں کبھی بسے ہی نہ تھے جنہوں نے شعیبؑ کی تکذیب کی تھی وہی خسارے میں پڑ گئے(92)

425 قومِ شعیبؑ نے شعیبؑ کی نصیحت کو نہ مانا اور اللہ کا حکم عذاب آ پہنچا (ھود:94)

وَلَمَّا جَاء أَمْرُنَا نَجَّيْنَا شُعَيْباً وَالَّذِيْنَ آمَنُواْ مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَأَخَذَتِ الَّذِيْنَ ظَلَمُواْ الصَّيْحَةُ فَأَصْبَحُواْ فِيْ دِيَارِهِمْ جَاثِمِيْنَ (94)

جب ہمارا حکم (عذاب) آ پہنچا ہم نے شعیب کو اور ان کے ساتھ (تمام) مومنوں کو اپنی خاص رحمت سے نجات بخشی اور ظالموں کو سخت چنگھاڑ کے عذاب نے دبوچا* جس سے وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے ہوئے ہو گئے(94)

*اس چیخ سے ان کے دل پارہ پارہ ہو گئے اور ان کی موت واقع ہوگئی اور اس کے فوراً بعد ہی بھونچال بھی آیا (اعراف: 91)

426 عذاب آنے کے بعد شعیبؑ منہ موڑ کر چلے (الاعراف:93)

فَتَوَلَّى عَنْهُمْ وَقَالَ يَا قَوْمِ لَقَدْ أَبْلَغْتُكُمْ رِسَالاَتِ رَبِّيْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ فَكَيْفَ آسَى عَلَى قَوْمٍ كَافِرِيْنَ (93)

اس وقت شعیبؑ ان سے منہ موڑ کر چلے اور فرمانے لگے کہ اے میری قوم! میں نے تم کو اپنے رب کے احکام پہنچا دیئے تھے اور میں تمہاری خیر خواہی کی، پھر میں ان کافر لوگوں پر کیوں رنج کروں(93)

427 عذاب آنے کے پہلے قوموں کو نبی بھیج کر ڈرانا اللہ کی سنت ہے (الاعراف:94)

وَمَا أَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ مِّن نَّبِيٍّ إِلاَّ أَخَذْنَا أَهْلَهَا بِالْبَأْسَاء وَالضَّرَّاء لَعَلَّهُمْ يَضَّرَّعُونَ (94)

اور ہم نے کسی بستی میں کوئی نبی بھیجا کہ وہاں کے رہنے والوں کو ہم نے سختی اور تکلیف میں نہ پکڑا ہوتا کہ وہ گڑگڑائیں۔(94)

428 اگر ایمان لاتے اور اللہ کے احکام مانتے تو اللہ ان پر برکتیں کھول دیتا (الاعراف:96)

وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْقُرَى آمَنُواْ وَاتَّقَواْ لَفَتَحْنَا عَلَيْهِم بَرَكَاتٍ مِّنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ وَلَـكِن كَذَّبُواْ فَأَخَذْنَاهُم بِمَا كَانُواْ يَكْسِبُونَ (96)

اور اگر ان بستیوں کے رہنے والے ایمان لے آتے اور پرہیزگاری اختیار کرتے تو ہم ان پر آسمان اور زمین کی برکتیں کھول دیتے لیکن انہوں نے تکذیب کی تو ہم نے ان کے اعمال کی وجہ سے ان کو پکڑ لیا۔(96)

429 اچانک عذاب (الاعراف:95)

ثُمَّ بَدَّلْنَا مَكَانَ السَّيِّئَةِ الْحَسَنَةَ حَتَّى عَفَواْ وَّقَالُواْ قَدْ مَسَّ آبَاءنَا الضَّرَّاء وَالسَّرَّاء فَأَخَذْنَاهُم بَغْتَةً وَهُمْ لاَ يَشْعُرُونَ(95)

پھر ہم نے اس بدحالی کی جگہ خوش حالی بدل دی، یہاں تک کہ ان کو خوب ترقی ہوئی اور کہنے لگے کہ ہمارے آباواجداد کو بھی تنگی اور راحت پیش آئی تھی تو ہم نے ان کو دفعتاً پکڑ لیا اور ان کو خبر بھی نہ تھی۔(95)

430 اللہ کے احکام نہ مان کر بےفکر ہو جانے سے اچانک عذاب آتا ہے (الاعراف:99-97)

أَفَأَمِنَ أَهْلُ الْقُرَى أَن يَأْتِيَهُمْ بَأْسُنَا بَيَاتاً وَهُمْ نَآئِمُونَ (97)أَوَ أَمِنَ أَهْلُ الْقُرَى أَن يَأْتِيَهُمْ بَأْسُنَا ضُحًى وَهُمْ يَلْعَبُونَ (98)أَفَأَمِنُواْ مَكْرَ اللّهِ فَلاَ يَأْمَنُ مَكْرَ اللّهِ إِلاَّ الْقَوْمُ الْخَاسِرُونَ (99)

کیا پھر بھی ان بستیوں کے رہنے والے اس بات سے بےفکر ہو گئے ہیں کہ ان پر ہمارا عذاب شب کے وقت آپڑے جس وقت وہ سوتے ہوں(97) اور کیا ان بستیوں کے رہنے والے اس بات سے بےفکر ہو گئے ہیں کہ ان پر ہمارا عذاب دن چڑھے آپڑے جس وقت کہ وہ اپنے کھیلوں میں مشغول ہوں۔(98) کیا پس وہ اللہ کی اس پکڑ سے بےفکر ہو گئے۔ سو اللہ کی پکڑ سے بجز ان کے جس کی شامت ہی آ گئی ہو اور کوئی بےفکر نہیں ہوتا۔(99)

431 اس قوم کی ہلاکت کے بعد جو بستی آباد ہوئی اگر اللہ چاہے تو ان کے جرائم کے سبب ہلاک کر ڈالے (الاعراف:100)

أَوَلَمْ يَهْدِ لِلَّذِينَ يَرِثُونَ الأَرْضَ مِن بَعْدِ أَهْلِهَا أَن لَّوْ نَشَاء أَصَبْنَاهُم بِذُنُوبِهِمْ وَنَطْبَعُ عَلَى قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لاَ يَسْمَعُونَ (100)

اور کیا ان لوگوں کو جو زمین کے وارث ہوئے وہاں کے لوگوں کی ہلاکت کے بعد (ان واقعات مذکورہ نے) یہ بات نہیں بتلائی کہ اگر ہم چاہیں تو ان کے جرائم کے سبب ان کو ہلاک کر ڈالیں اور ہم ان کے دلوں پر بند لگا دیں، پس وہ نہ سن سکیں(100)

یتیم کے بارے میں احکام

432 یتیموں کیساتھ نیک سلوک کرو (النساء:36)

وَاعْبُدُواْ اللّهَ وَلاَ تُشْرِكُواْ بِهِ شَيْئاً وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَاناً وَبِذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبَى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالجَنبِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ إِنَّ اللّهَ لاَ يُحِبُّ مَن كَانَ مُخْتَالاً فَخُوراً (36)

اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ سلوک و احسان کرو اور رشتہ داروں سے اور یتیموں سے اور مسکینوں سے اور قرابت دار ہمسایہ سے اور اجنبی ہمسایہ سے اور پہلو کے ساتھی سے اور راہ کے مسافر سے اور ان سے جن کے مالک تمہارے ہاتھ ہیں، (غلام کنیز) یقیناً اللہ تعالیٰ تکبر کرنے والوں اور شیخی خوروں کو پسند نہیں فرماتا۔(36)

433 ان سے اولاد جیسا برتاؤ کرو (النساء:9)

وَلْيَخْشَ الَّذِينَ لَوْ تَرَكُواْ مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعَافاً خَافُواْ عَلَيْهِمْ فَلْيَتَّقُوا اللّهَ وَلْيَقُولُواْ قَوْلاً سَدِيداً (9)

اور چاہئے کہ وہ اس بات سے ڈریں کہ اگر وہ خود اپنے پیچھے (ننھے ننھے) ناتواں بچے چھوڑ جاتے جن کے ضائع ہو جانے کا اندیشہ رہتا ہے، (تو ان کی چاہت کیا ہوتی) پس اللہ تعالیٰ سے ڈر کر سچی تلی کہا کریں۔(9)

434 انکو جھڑکی نہ دو (الضحیٰ:9)

فَأَمَّا الْيَتِيمَ فَلاَ تَقْهَرْ (9)

پس یتیم پر تو بھی سختی نہ کیا کر۔(9)

435 ان پر اپنا مال خرچ کرو (البقرہ:215)

يَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنفِقُونَ قُلْ مَا أَنفَقْتُم مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالأَقْرَبِينَ وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَمَا تَفْعَلُواْ مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللّهَ بِهِ عَلِيمٌ (215)

جو مال تم خرچ کرو وہ ماں باپ کے لئے ہے رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کے لئے ہے اور تم جو کچھ بھلائی کرو گے اللہ تعالیٰ کو اس کا علم ہے۔

436 انکے مال کے قریب بھی نہ پھٹکو (الانعام:152)

وَلاَ تَقْرَبُواْ مَالَ الْيَتِيمِ إِلاَّ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ حَتَّى يَبْلُغَ أَشُدَّهُ وَأَوْفُواْ الْكَيْلَ وَالْمِيزَانَ بِالْقِسْطِ لاَ نُكَلِّفُ نَفْساً

إِلاَّ وُسْعَهَا وَإِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُواْ وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَى وَبِعَهْدِ اللّهِ أَوْفُواْ ذَلِكُمْ وَصَّاكُم بِهِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ(152)

اور یتیم کے مال کے پاس نہ جاؤ مگر ایسے طریقے سے جو کہ مستحسن ہے یہاں تک کہ وہ اپنے سن رشد کو پہنچ جائے، اور ناپ تول پوری پوری کرو، انصاف کے ساتھ۔(152)

437 یتیم کا مال کھانا جہنم کی آگ سے پیٹ بھرنا ہے (النساء:10)

إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَى ظُلْماً إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَاراً وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيراً (10)

جولوگ ناحق ظلم سے یتیموں کا مال کھا جاتے ہیں، وہ اپنے پیٹ میں آگ ہی بھر رہے ہیں اور عنقریب وہ دوزخ میں جائیں گے۔(10)

438 (1) یتیم کے اچھے مال سے برا مال نہ بدلو (النساء: 2)

وَآتُواْ الْيَتَامَى أَمْوَالَهُمْ وَلاَ تَتَبَدَّلُواْ الْخَبِيثَ بِالطَّيِّبِ وَلاَ تَأْكُلُواْ أَمْوَالَهُمْ إِلَى أَمْوَالِكُمْ إِنَّهُ كَانَ حُوباً كَبِيراً (2)

اور یتیموں کو ان کے مال دے دو اور پاک اور حلال چیز کے بدلے ناپاک اور حرام چیز نہ بدلو۔

438 (2) شرکت کے بہانے انکا مال نہ کھاؤ (النساء: 2)

وَآتُواْ الْيَتَامَى أَمْوَالَهُمْ وَلاَ تَتَبَدَّلُواْ الْخَبِيثَ بِالطَّيِّبِ وَلاَ تَأْكُلُواْ أَمْوَالَهُمْ إِلَى أَمْوَالِكُمْ إِنَّهُ كَانَ حُوباً كَبِيراً (2)

اور اپنے مالوں کے ساتھ ان کے مال ملا کر کھا نہ جاؤ، بے شک یہ بہت بڑا گناہ ہے۔(2)

439 رہائش ساتھ رکھ سکتے ہو (البقرہ:220)

فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْيَتَامَى قُلْ إِصْلاَحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ وَإِنْ تُخَالِطُوهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ وَاللّهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ وَلَوْ شَاء اللّهُ لأَعْنَتَكُمْ إِنَّ اللّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ (220)

آپ کہہ دیجئے کہ یتیموں کی خیر خواہی بہتر ہے۔تم اگر ان کا مال اپنے مال میں ملا لو تو وہ تمہارے بھائی ہیں بدنیت اور نیک نیت ہر ایک کو اللہ خوب جانتا ہے۔اور اگر اللہ چاہتا تو تمہیں مشقت میں ڈال دیتا یقیناً اللہ تعالیٰ غلبہ والا اور حکمت والا ہے۔

440 یتیم کے مال کے اخراجات کا حکم (النساء:5,6)

وَلاَ تُؤْتُواْ السُّفَهَاء أَمْوَالَكُمُ الَّتِي جَعَلَ اللّهُ لَكُمْ قِيَاماً وَارْزُقُوهُمْ فِيهَا وَاكْسُوهُمْ وَقُولُواْ لَهُمْ قَوْلاً مَّعْرُوفاً (5)

وَابْتَلُواْ الْيَتَامَى حَتَّىَ إِذَا بَلَغُواْ النِّكَاحَ فَإِنْ آنَسْتُم مِّنْهُمْ رُشْداً فَادْفَعُواْ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ وَلاَ تَأْكُلُوهَا إِسْرَافاً وَبِدَاراً أَن يَكْبَرُواْ وَمَن كَانَ غَنِيّاً فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَن كَانَ فَقِيراً فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ فَإِذَا دَفَعْتُمْ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ فَأَشْهِدُواْ عَلَيْهِمْ وَكَفَى بِاللّهِ حَسِيباً(6)

بے عقل لوگوں کو اپنا مال نہ دے دو جس مال کو اللہ تعالیٰ نے تمہاری گزران کے قائم رکھنے کا ذریعہ بنایا ہے، ہاں انہیں اس مال

سے کھلاؤ، پلاؤ، پہناؤ اوڑھاؤ اور انہیں معقولیت سے نرم بات کہو۔(5)
اور یتیموں کو ان کے بالغ ہو جانے تک سدھارتے اور آزماتے رہو پھر اگر ان میں تم ہوشیاری اور حسن تدبیر پاؤ تو انہیں ان کے مال سونپ دو اور ان کے بڑے ہو جانے کے ڈر سے ان کے مالوں کو جلدی جلدی فضول خرچیوں میں تباہ نہ کر دو، مال داروں کو چاہئے کہ (ان کے مال سے) بچتے رہیں، ہاں مسکین محتاج ہو تو دستور کے مطابق واجبی طور سے کھالے، پھر جب انہیں ان کے مال سونپو تو گواہ بنالو، دراصل حساب لینے والا اللہ تعالیٰ ہی کافی ہے۔(6)

441 انصاف نہ کر سکنے پر یتیم لڑکیوں سے نکاح نہ کرو (النساء:4)

وَآتُواْ النِّسَاء صَدُقَاتِهِنَّ نِحْلَةً فَإِن طِبْنَ لَكُمْ عَن شَيْءٍ مِّنْهُ نَفْساً فَكُلُوهُ هَنِيئاً مَّرِيئاً (4)

اگر تمہیں ڈر ہو کہ یتیم لڑکیوں سے نکاح کر کے تم انصاف نہ رکھ سکو گے تو اور عورتوں میں سے جو بھی تمہیں اچھی لگیں تم ان سے نکاح کر لو، دو دو، تین تین، چار چار سے، لیکن اگر تمہیں برابری نہ کر سکنے کا خوف ہو تو ایک ہی کافی ہے یا تمہاری ملکیت کی لونڈی یہ زیادہ قریب ہے، کہ (ایسا کرنے سے ناانصافی اور) ایک طرف جھک پڑنے سے بچ جاؤ۔(3)

442 مسکین کے بارے میں حکم (البقرہ:273)

لِلْفُقَرَاء الَّذِينَ أُحصِرُواْ فِي سَبِيلِ اللّهِ لاَ يَسْتَطِيعُونَ ضَرْباً فِي الأَرْضِ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ أَغْنِيَاء مِنَ التَّعَفُّفِ تَعْرِفُهُم بِسِيمَاهُمْ لاَ يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِلْحَافاً وَمَا تُنفِقُواْ مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللّهَ بِهِ عَلِيمٌ (273)

صدقات کے مستحق صرف وہ غربا ہیں جو اللہ کی راہ میں روک دیئے گئے جو ملک میں چل پھر نہیں سکتے نادان لوگ ان کی بیسوالی کی وجہ سے انہیں مالدار خیال کرتے ہیں آپ ان کے چہرے دیکھ کر خیافہ سے انہیں پہچان لیں گے وہ لوگوں سے چمٹ کر سوال نہیں کرتے۔ (یہ مسکین ہیں) تم جو کچھ مال خرچ کرو تو اللہ تعالیٰ اس کا جاننے والا ہے۔

443 مومن جو نیک عمل کئے وہ کبھی مغموم ہونگے نہ مایوس (البقرہ:277)

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُواْ وَعَمِلُواْ الصَّالِحَاتِ وَأَقَامُواْ الصَّلاَةَ وَآتَوُاْ الزَّكَاةَ لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ وَلاَ خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلاَ هُمْ يَحْزَنُونَ (277)

بے شک جو لوگ ایمان کے ساتھ (سنت کے مطابق) نیک کام کرتے ہیں نمازوں کو قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں ان کا اجر ان کے رب تعالیٰ کے پاس ہے ان پر نہ تو کوئی خوف ہے نہ اداسی اور نہ غم۔

لقمان کی نصیحت اپنے بیٹے کیلئے و دیگر احکام الٰہی

444 قیامت کے دن سے ڈرنے کا حکم، صرف اللہ ہی کو قیامت کا علم ہے (لقمان:34)

إِنَّ اللَّهَ عِندَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَداً وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ (34)

بے شک اللہ تعالیٰ ہی کے پاس قیامت کا علم ہے وہی بارش نازل فرماتا ہے اور ماں کے پیٹ میں جو ہے اسے جانتا ہے کوئی بھی نہیں جانتا کہ کل کیا کچھ کرے گا۔ نہ کسی کو یہ معلوم ہے کہ کس زمین میں مرے گا (یاد رکھو) اللہ تعالیٰ ہی پورے علم والا اور صحیح خبروں والا ہے۔

445 ایمان قبول کر کے نیک عمل کرنیوالوں کے لئے جنت کا وعدہ (لقمان:8,9)

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ جَنَّاتُ النَّعِيمِ (8) خَالِدِينَ فِيهَا وَعْدَ اللَّهِ حَقّاً وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (9)

بے شک جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور کام بھی (مطابق سنت) کئے ان کے لئے نعمتوں والی جنت ہیں جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے اللہ کا سچا وعدہ ہے وہ بہت بڑی عزت وغلبہ والا ہے اور کامل حکمت والا۔

446 اللہ کے تابع ہونیوالے مضبوط کڑا تھام لیئے (لقمان:22)

وَمَن يُسْلِمْ وَجْهَهُ إِلَى اللَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى وَإِلَى اللَّهِ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ (22)

جو شخص اپنے آپ کو اللہ کے تابع کردے *اور ہو بھی نیکوکار ** یقیناً اس نے مضبوط کڑا تھام لیا ***تمام کاموں کا انجام اللہ کی طرف ہے۔

* یعنی صرف اللہ کی رضا کے لئے عمل کرے اس کے حکم کی اطاعت اور اس کی شریعت کی پیروی کرے **یعنی مامور بہ چیزوں کا اتباع اور منہیات کو ترک کرنے والا*** یعنی اللہ سے اس نے مضبوط عہد لے لیا ہے کہ وہ اس کو عذاب نہیں کرے گا۔

447 ایسا شخص جسکے سامنے آیتیں پڑھی جائیں تو تکبر سے منہ پھیر لیتا ہے، اسکے لئے دردناک عذاب ہے (لقمان: 7)

وَإِذَا تُتْلَى عَلَيْهِ آيَاتُنَا وَلَّى مُسْتَكْبِراً كَأَن لَّمْ يَسْمَعْهَا كَأَنَّ فِي أُذُنَيْهِ وَقْراً فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ (7)

جب اس کے سامنے ہماری آیتیں تلاوت کی جاتی ہیں تو تکبر کرتا ہوا اس طرح منہ پھیر لیتا ہے گویا اس نے سنا ہی گویا کہ اس کے دونوں کانوں میں ڈاٹ لگے ہوئے ہیں آپ اسے دردناک عذاب کی خبر دیجئے۔

448 لغو باتوں کو بے علمی کی وجہ سے لوگوں میں پھیلا کر بے راہ کرنیوالے خسارہ پانیوالے ہیں (لقمان: 6)

وَمِنَ النَّاسِ مَن يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَن سَبِيلِ اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَيَتَّخِذَهَا هُزُواً أُولَئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ (6)

اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو لغو باتوں کو مول لیتے ہیں کہ بے علمی کے ساتھ لوگوں کو اللہ کی راہ سے بہکائیں، اور اسے ہنسی بنائیں یہی وہ لوگ ہیں جن کے لے رسوا کرنے والا عذاب ہے۔

449 نماز قائم کرنیوالے، زکوٰۃ ادا کرنیوالے اور آخرت پر (کامل یقین رکھنے والے ہی فلاح پانیوالے ہیں (لقمان:5-3)

(2) هُدًى وَرَحْمَةً لِّلْمُحْسِنِينَ (3) الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُم بِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ (4) أُولَٰئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (5)

یہ حکمت والی کتاب کی آیتیں ہیں جو نیکوکاروں کے لئے رہبر اور (سراسر) رحمت ہے (3) جو لوگ نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور آخرت پر (کامل) یقین رکھتے ہیں (4) یہی لوگ ہیں جو اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ نجات پانے والے ہیں۔ (5)

450 جو سمجھنا نہیں چاہتے اللہ ان کے دلوں پر مہر کر دیتا ہے (الروم:59)

كَذَٰلِكَ يَطْبَعُ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ (59)

اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے دلوں پر جو سمجھ نہیں رکھتے یونہی مہر کر دیتا ہے

451 آپ کی تو بات صرف وہی مانتے ہیں جو ایمان والے ہیں (الروم:53) پہلا حصہ

وَمَا أَنتَ بِهَادِي الْعُمْيِ عَن ضَلَالَتِهِمْ إِن تُسْمِعُ إِلَّا مَن يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا فَهُم مُّسْلِمُونَ (53)

آپ تو صرف ان ہی لوگوں کو سناتے ہیں جو ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں، پس وہی اطاعت کرنے والے ہیں۔

452 اللہ کا وعدہ سچا ہے (الروم:60)

فَاصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِينَ لَا يُوقِنُونَ (60)

یقیناً اللہ کا وعدہ سچا ہے آپ کو وہ ہلکا (بے صبرا) نہ کرے جو یقین نہیں رکھتے۔

453 بہت سے جانور جو اپنی روزی اٹھائے نہیں پھرتے ان سبکو اور تم کو بھی اللہ ہی روزی دیتا ہے (العنکبوت:60)

وَكَأَيِّن مِّن دَابَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا اللَّهُ يَرْزُقُهَا وَإِيَّاكُمْ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ (60)

اور بہت سے جانور ہیں جو اپنی روزی اٹھائے نہیں پھرتے ان سب کو اور تمہیں بھی اللہ تعالیٰ روزی دیتا ہے، وہ بڑا ہی سننے والا ہے۔ (60)

454 اللہ جسے چاہے فراخ روزی دیتا ہے اور جسے چاہے تنگ (العنکبوت:61)

وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ فَأَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ (61)

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جسے چاہے فراخ روزی دیتا ہے اور جسے چاہے تنگ، یقیناً اللہ تعالیٰ ہر چیز کا جاننے والا ہے۔ (62)

455 وہ لوگ جنہوں نے اللہ سے وعدہ کیا تھا کہ اگر اللہ انہیں مال دیگا تو وہ صدقہ کریں گے (التوبہ:75)

وَمِنْهُم مَّنْ عَاهَدَ اللَّهَ لَئِنْ آتَانَا مِن فَضْلِهِ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُونَنَّ مِنَ الصَّالِحِينَ (75)

ان میں وہ بھی ہیں جنہوں نے اللہ سے عہد کیا تھا کہ اگر وہ ہمیں اپنے فضل سے مال دے گا تو ہم ضرور صدقہ وخیرات کریں گے اور پکی طرح نیکوں کاروں میں ہو جائیں گے۔

456 لیکن جب اللہ نے انہیں مال دیا تو بخیلی کرنے لگے (التوبہ:76)

فَلَمَّا آتَاهُم مِّن فَضْلِهِ بَخِلُواْ بِهِ وَتَوَلَّواْ وَّهُم مُّعْرِضُونَ (76)

لیکن جب اللہ نے اپنے فضل سے انہیں دیا تو یہ اس میں بخیلی کرنے لگے اور ٹال مٹول کر کے منہ موڑ لیا۔

457 پس اس کی سزا میں اللہ نے انکے دلوں میں نفاق ڈال دیا (التوبہ:77)

فَأَعْقَبَهُمْ نِفَاقاً فِي قُلُوبِهِمْ إِلَى يَوْمِ يَلْقَوْنَهُ بِمَا أَخْلَفُواْ اللَّهَ مَا وَعَدُوهُ وَبِمَا كَانُواْ يَكْذِبُونَ (77)

پس ان کی سزا میں اللہ نے ان کے دلوں میں نفاق ڈال دیا اللہ سے ملنے کے دنوں تک کیوں کہ انہوں نے اللہ سے کئے ہوئے وعدہ کا خلاف کیا اور کیوں کہ جھوٹ بولتے رہے۔ (غور وفکر کا مقام!)

458 کیا وہ نہیں چاہتے کہ اللہ دل ودماغ کے بھیدوں کو جانتا ہے (التوبہ:78)

أَلَمْ يَعْلَمُواْ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ وَأَنَّ اللَّهَ عَلاَّمُ الْغُيُوبِ (78)

کیا وہ نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ کو ان کے دل کا بھید اور ان کی سرگوشی سب جانتے ہیں اور اللہ تعالیٰ غیب کی تمام باتوں سے خبردار ہے۔

459 دل کھول کر خیرات کرنیوالوں پر جو طعنہ زنی کرتے ہیں انکے لئے دردناک عذاب ہے (التوبہ:79)

الَّذِينَ يَلْمِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فِي الصَّدَقَاتِ وَالَّذِينَ لاَ يَجِدُونَ إِلاَّ جُهْدَهُمْ فَيَسْخَرُونَ مِنْهُمْ سَخِرَ اللَّهُ مِنْهُمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ(79)

جو لوگ ان مسلمانوں پر طعنہ زنی کرتے ہیں جو دل کھول کر خیرات کرتے ہیں اور ان لوگوں پر جنہیں سوائے اپنی محنت ومزدوری کے اور کچھ میسر ہی نہیں پس یہ ان کا مذاق اڑاتے ہیں اللہ بھی ان سے تمسخر کرتا ہے انہی کے لئے دردناک عذاب ہے۔

460 دنیا میں اپنے آپکو بڑا سمجھنے والے اپنی بری تدبیروں پر عمل کرنیوالوں کا انجام (فاطر:43,44)

اسْتِكْبَاراً فِي الْأَرْضِ وَمَكْرَ السَّيِّءِ وَلَا يَحِيقُ الْمَكْرُ السَّيِّءُ إِلَّا بِأَهْلِهِ فَهَلْ يَنظُرُونَ إِلَّا سُنَّتَ الْأَوَّلِينَ فَلَن تَجِدَ لِسُنَّتِ اللَّهِ تَبْدِيلاً وَلَن تَجِدَ لِسُنَّتِ اللَّهِ تَحْوِيلاً (43)أَوَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَكَانُوا أَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعْجِزَهُ مِن شَيْءٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ

إِنَّهُ كَانَ عَلِيماً قَدِيراً (44)

دنیا میں اپنے کو بڑا سمجھنے کی وجہ سے اوران کی بری تدبیروں کی وجہ سے اور بری تدبیروں کا وبال ان تدبیر والوں پر ہی پڑتا ہے سو کیا یہ اسی دستور کے منتظر ہیں جو اگلے لوگوں کے ساتھ ہوتا رہا ہے سو آپ اللہ کے دستور کو کبھی بدلتا ہوا نہ پائیں گے۔ اور آپ اللہ کے دستور کو کبھی منتقل ہوتا ہوا نہ پائیں گے۔(43) اور کیا یہ لوگ زمین میں چلے پھرے نہیں جس میں دیکھتے بھالتے کہ جو لوگ ان سے پہلے ہو گذرے ہیں ان کا انجام کیا ہوا حالانکہ وہ قوت میں ان سے بڑے ہوئے تھے۔ اور اللہ ایسا نہیں ہے کہ کوئی چیز اس کو ہرا دے نہ آسمانوں میں نہ زمین میں وہ بڑے علم والا بڑی قدرت والا ہے۔(44)

461 مفسدین کو فساد سے باز آنے کے لئے اللہ دنیا میں بھی عذاب دیتا ہے (الروم:41)

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُم بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ (41)

خشکی اور تری میں لوگوں کے بداعمالیوں کے باعث فساد پھیل گیا اس لئے کہ انہیں ان کے بعض کرتوتوں کا پھل اللہ تعالیٰ چکھا دے (بہت) ممکن ہے کہ وہ باز آجائیں۔

462 انسان پر اللہ کی مہربانی ہو تو اتراتا ہے (الشوریٰ:48)

فَإِنْ أَعْرَضُوا فَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظاً إِنْ عَلَيْكَ إِلَّا الْبَلَاغُ وَإِنَّا إِذَا أَذَقْنَا الْإِنسَانَ مِنَّا رَحْمَةً فَرِحَ بِهَا وَإِن تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ فَإِنَّ الْإِنسَانَ كَفُورٌ (48)

اگر یہ منہ پھیر لیں تو ہم نے آپ کو ان پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا، آپ کے ذمہ تو صرف پیغام پہنچا دینا ہے، ہم جب کبھی انسان کو اپنی مہربانی کا مزہ چکھاتے ہیں تو وہ اس پر اترا جاتا ہے اور اگر انہیں ان کے اعمال کی وجہ سے کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو بے شک انسان بڑا ہی ناشکرا ہے۔(48)

463 انسان کو مصیبت پہنچے تو اللہ واحد سے گڑگڑاتا ہے، رحمت کا مزہ چکھتا ہے تو اپنے رب کے ساتھ شرک کرتا ہے (الروم:33)

وَإِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُم مُّنِيبِينَ إِلَيْهِ ثُمَّ إِذَا أَذَاقَهُم مِّنْهُ رَحْمَةً إِذَا فَرِيقٌ مِّنْهُم بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُونَ (33)

لوگوں کو جب کبھی کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو اپنے رب کی طرف (پوری طرح) رجوع ہو کر دعائیں کرتے ہیں، پھر جب وہ اپنی طرف سے رحمت کا ذائقہ چکھتا ہے تو ان میں سے ایک جماعت اپنے رب کے ساتھ شرک کرنے لگتی ہے۔(33)

464 مصیبت انسانوں کے کرتوتوں کا نتیجہ (الشوریٰ:30)

وَمَا أَصَابَكُم مِّن مُّصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَن كَثِيرٍ (30)

تمہیں جو کچھ مصیبتیں پہنچتی ہیں وہ تمہارے اپنے ہاتھوں کے کرتوت کا بدلہ ہے، اور وہ تو بہت سے باتوں سے درگزر فرما دیتا ہے (30)

465 اللہ کی نشانیوں کے بارے میں جھگڑنے والوں کو چھٹکارا نہیں (الشوریٰ:34,35)

أَوْ يُوبِقْهُنَّ بِمَا كَسَبُوا وَيَعْفُ عَن كَثِيرٍ (34)وَيَعْلَمَ الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِنَا مَا لَهُم مِّن مَّحِيصٍ (35)

یا انہیں ان کے کرتوتوں کے باعث تباہ کردے، وہ تو بہت سی خطاؤں سے درگزر فرمایا کرتا ہے۔(34) اور تاکہ جو لوگ ہماری نشانیوں میں جھگڑتے ہیں وہ معلوم کرلیں کہ ان کے لئے کوئی چھٹکارا نہیں۔(35)

466 جسے اللہ تعالیٰ بہکادے اسکا کوئی چارہ ساز نہیں (الشوریٰ:44)

(43)وَمَن يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِن وَلِيٍّ مِّن بَعْدِهِ وَتَرَى الظَّالِمِينَ لَمَّا رَأَوُا الْعَذَابَ يَقُولُونَ هَلْ إِلَى مَرَدٍّ مِّن سَبِيلٍ (44)

اور جسے اللہ تعالیٰ بہکادے اس کا اس کے بعد کوئی چارہ ساز نہیں اور تو دیکھے گا کہ ظالم لوگ عذاب کو دیکھ کر کہہ رہے ہوں گے کیا واپس جانے کی کوئی راہ ہے۔

جہاد کے احکام

467 (I) ایمان والے جو جہاد کے لئے تیار رہتے ہیں وہ اپنی مراد کو پہنچے (آلِ عمران :200)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ اصْبِرُواْ وَصَابِرُواْ وَرَابِطُواْ وَاتَّقُواْ اللّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ(200)

اے ایمان والو! تم ثابت قدم رہو اور ایک دوسرے کو تھامے رکھو اور جہاد کے لئے تیار رہو۔ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔ تاکہ مراد کو پہنچو (صبر کرو یعنی طاعات کے اختیار کرنے اور شہوات کے مقابلے میں ڈٹے رہنا۔ یہ صبر کی سخت ترین صورت ہے۔ میدان جنگ یا محاذ جنگ میں مورچہ بند ہوکر ہمہ وقت چوکنا اور جہاد کے لئے تیار رہنا۔ یہ بھی بڑے عزم وحوصلہ کا کام ہے۔ اسی لئے حدیث میں اسکی یہ فضیلت بیان کی ہے کہ ''اللہ کے راستے (جہاد) میں ایک دن پڑاؤ ڈالنا دنیا و مافیھا سے بہتر ہے''۔

468 (II) اللہ نے مسلمانوں سے انکی جانوں اور مالوں کو جنت کے عوض خرید لیا ہے (التوبہ:111)

إِنَّ اللّهَ اشْتَرَى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُم بِأَنَّ لَهُمُ الجَنَّةَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللّهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ وَعْداً عَلَيْهِ حَقّاً فِي التَّوْرَاةِ وَالإِنجِيلِ وَالْقُرْآنِ وَمَنْ أَوْفَى بِعَهْدِهِ مِنَ اللّهِ فَاسْتَبْشِرُواْ بِبَيْعِكُمُ الَّذِي بَايَعْتُم بِهِ وَذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ(111)

بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے انکی جانوں اور ان کے مالوں کو اس بات کے عوض * میں خرید لیا ہے کہ انکو جنت ملے گی۔ وہ لوگ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں، جس میں قتل کرتے ہیں اور قتل کئے جاتے ہیں، پر سچا وعدہ کیا گیا ہے۔ تورات میں اور انجیل میں اور قرآن میں اور اللہ سے زیادہ اپنے عہد ** کو کون پورا کرنے والا ہے۔ اس بیع پر جسکا تم نے معاملہ ٹھہرایا ہے خوشی مناؤ

اور یہ بڑی کامیابی ہے۔

* یہ اللہ تعالیٰ کے ایک خاص فضل وکرم کا بیان ہے کہ اس نے مومنوں کو ان کے جان و مال کے عوض، جو انہوں نے اللہ کی راہ میں خرچ کئے، جنت عطا فرمادی۔ جبکہ یہ جان و مال بھی اسی کا عطیہ ہے۔ پھر قیمت اور معاوضہ جو عطا کیا یعنی جنت وہ نہایت ہی بیش قیمت ہے** یہ اسی سودے کی تاکید ہے کہ اللہ تعالیٰ سے یہ سچا وعدہ پچھلی کتابوں میں بھی اور قرآن میں بھی کیا ہے اور اللہ سے زیادہ عہد کو پورا کرنیوالا کون ہوسکتا ہے۔

469(III) ایسے مومنین کے اوصاف جنکو اللہ نے جنت کے عوض خرید لیا ہے۔ (التوبہ:112)

التَّائِبُونَ الْعَابِدُونَ الْحَامِدُونَ السَّائِحُونَ الرَّاكِعُونَ السَّاجِدونَ الآمِرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّاهُونَ عَنِ الْمُنكَرِ وَالْحَافِظُونَ لِحُدُودِ اللَّهِ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ (112)

وہ ایسے ہیں جو توبہ کرنے والے، عبادت کرنیوالے، حمد کرنیوالے، روزہ رکھنے والے یا راہ حق میں سفر کرنیوالے، رکوع وسجدہ کرنیوالے، نیک باتوں کی تعلیم دینے والے اور بری باتوں سے باز رکھنے والے، اور اللہ کی حدوں* کا خیال رکھنے والے اور ایسے مومنین کو آپ خوش خبری سنا دیجئے۔

* اللہ کی حدوں کا خیال رکھنے والے یعنی وہ توبہ کرنیوالے گناہوں سے اور فواحش سے، پابندی سے اپنے رب کی عبادت کرنیوالے، ایسے مومنین کا مطلب یہ ہیکہ مومن کامل وہ ہے جو قول وعمل میں اسلام کی تعلیمات کا عمدہ نمونہ ہو۔ ان چیزوں سے بچنے والا ہو جن سے اللہ نے اسے روک دیا ہے، اور یوں اللہ حدود کو پامال نہیں کرتا بلکہ ان کی حفاظت کرتا ہوا ایسے ہی کامل مومن خوشخبری کے مستحق ہیں۔ یہ وہی بات ہے جسے قرآن میں) (آمنو وعملو الصالحات کے الفاظ ہیں بار بار بیان کیا گیا ہے۔

470(IV) جہاد وہ تجارت ہے جس سے اللہ کی محبت حاصل ہوتی ہے (الصف: 4)

(3) إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِهِ صَفًّا كَأَنَّهُم بُنيَانٌ مَّرْصُوصٌ (4)

بے شک اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے محبت کرتا ہے جو اس کی راہ میں صف بستہ جہاد کرتے ہیں گویا وہ سیسہ پلائی ہوئی عمارت ہیں۔

471(V) اللہ کی راہ میں جہاد کرنا اور رغبت دلانا (النساء:84) مقاتل فی سبیل اللہ

وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِينَ إِلَّا مُبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ فَمَنْ آمَنَ وَأَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ (48)

تو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتا رہ تجھے صرف تیری ذات کی نسبت حکم دیا جاتا ہے ہاں ایمان والوں کو رغبت دلاتا رہ بہت ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ کافروں کی جنگ کو روک دے اور اللہ تعالیٰ سخت قوت والا اور سزا دینے میں بھی سخت ہے۔

472(VI) ایمان والو، تم اللہ کے دین کی مدد کرو وہ تمہاری مدد کریگا (محمدؐ: 7)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن تَنصُرُوا اللَّهَ يَنصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ (7)

اے ایمان والوں اگر تم اللہ کے دین کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہیں ثابت قدم رکھے گا۔

473 اللہ سچ کو ثابت کرتا ہے جھوٹ کو مٹاتا ہے (الشوریٰ:24)

أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَى عَلَى اللَّهِ كَذِباً فَإِن يَشَأِ اللَّهُ يَخْتِمْ عَلَى قَلْبِكَ وَيَمْحُ اللَّهُ الْبَاطِلَ وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ (24)

اور اللہ تعالیٰ اپنی باتوں سے جھوٹ کو مٹا دیتا ہے اور سچ کو ثابت کر دیتا ہے وہ سینے کی باتوں کو جاننے والا ہے۔(24)

474 کوئی نیکی علانیہ کرو، یا کسی برائی سے درگزر کرو تو اللہ معاف کرنے والا ہے (النساء:149)

إِن تُبْدُواْ خَيْراً أَوْ تُخْفُوهُ أَوْ تَعْفُواْ عَن سُوَءٍ فَإِنَّ اللّهَ كَانَ عَفُوّاً قَدِيراً (149)

اگر تم کسی نیکی کو علانیہ کرو یا پوشیدہ، یا کسی برائی سے درگزر کرو، پس یقیناً اللہ تعالیٰ پوری معافی کرنے والا اور پوری قدرت والا ہے۔(149)

475 اللہ نیکیوں کا بدلہ دس گنا بڑھا دیتا ہے، جبکہ برے کام کے برابر ہی سزا ملے گی (الانعام:160)

مَن جَاء بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا وَمَن جَاء بِالسَّيِّئَةِ فَلاَ يُجْزَى إِلاَّ مِثْلَهَا وَهُمْ لاَ يُظْلَمُونَ (160)

جو شخص نیک کام کرے گا اس کو اس کے دس گنا ملیں گے اور جو شخص برا کام کرے گا اس کو اس کے برابر ہی سزا ملے گی اور ان لوگوں پر ظلم نہ ہوگا۔

476 اللہ نیکی کرنیوالوں کی نیکیوں کو بڑھا دیتا ہے (الشوریٰ:23)

ذَلِكَ الَّذِي يُبَشِّرُ اللّهُ عِبَادَهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ قُل لَّا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْراً إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى وَمَن يَقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهُ فِيهَا حُسْناً إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ شَكُورٌ (23)

جو شخص کوئی نیکی کرے ہم اس کے لئے اس کی نیکی میں اور نیکی بڑھا دیں گے۔ بیشک اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا (اور) بہت قدردان ہے۔

477 ایمان والوں، نیکوکاروں کی سنتا ہے، کفار کے لئے سخت عذاب ہے (الشوریٰ:26)

وَيَسْتَجِيبُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَيَزِيدُهُم مِّن فَضْلِهِ وَالْكَافِرُونَ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ (26)

ایمان والوں اور نیکوکار لوگوں کی سنتا ہے اور انہیں اپنے فضل سے اور بڑھا کر دیتا ہے اور کفار کے لئے سخت عذاب ہے۔(26)

478 اے ایمان والوں اللہ اور رسول کی حقوق میں خیانت مت کرو (الانفال:27)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ لاَ تَخُونُواْ اللّهَ وَالرَّسُولَ وَتَخُونُواْ أَمَانَاتِكُمْ وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ (27)

اے ایمان والو! تم اللہ اور رسول (کے حقوق) میں جانتے ہوئے خیانت مت کرو اور اپنی قابل حفاظت چیزوں میں خیانت مت کرو۔

479 تمہارے اموال و اولاد امتحان کی چیز ہے (الانفال:28)

وَاعْلَمُواْ أَنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلاَدُكُمْ فِتْنَةٌ وَأَنَّ اللّهَ عِندَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ (28)

اورتم اس بات کو جان رکھو کہ تمہارے اموال اور تمہاری اولاد ایک امتحان کی چیز ہے۔ اور اس بات کو بھی جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ کے پاس بڑا بھاری اجر ہے۔ (28)

480 ہر خیانت کرنیوالا خیانت کو لئے ہوئے قیامت کے دن حاضر ہوگا (آلِ عمران :161)

وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَن يَغُلَّ وَمَن يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ تُوَفَّى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لاَ يُظْلَمُونَ (161)

ہر خیانت کرنے والا خیانت کو لئے ہوئے قیامت کے دن حاضر ہوگا پھر ہر شخص اپنے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور وہ ظلم نہ کئے جائیں گے۔

481 اگر تم اللہ سے ڈرتے رہو گے تو اللہ تمکو ایک فیصلہ کی چیز دیگا (الانفال:29)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ إِن تَتَّقُواْ اللّهَ يَجْعَل لَّكُمْ فُرْقَاناً وَيُكَفِّرْ عَنكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَاللّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ (29)

اے ایمان والو! اگر تم اللہ سے ڈرتے رہو گے تو اللہ تعالیٰ تم کو ایک فیصلہ کی چیز دے گا اور تم سے تمہارے گناہ دور کر دیگا اور تم کو بخش دے گا اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے۔ (29)

482 تم ایسے وبال سے بچو جو گناہگاروں کے ساتھ تم پر بھی آئے (الانفال:25)

وَاتَّقُواْ فِتْنَةً لاَّ تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُواْ مِنكُمْ خَآصَّةً وَاعْلَمُواْ أَنَّ اللّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ(25)

اور تم ایسے وبال سے بچو! کہ جو خاص کر صرف ان ہی لوگوں پر واقع نہ ہوگا جو تم میں سے ان گناہوں کے مرتکب ہوئے ہیں اور یہ جان رکھو کہ اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔ (25)

483 جان رکھو مرنے کے بعد تم سبکو اللہ ہی کے پاس جمع ہونا ہے (الانفال:24)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ اسْتَجِيبُواْ لِلّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُم لِمَا يُحْيِيكُمْ وَاعْلَمُواْ أَنَّ اللّهَ يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ وَأَنَّهُ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ (24)

اے ایمان والو! تم اللہ اور رسول کے کہنے کو بجالاؤ۔ جبکہ رسول تم کو تمہاری زندگی بخش چیز کی طرف بلاتے ہوں اور جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ آدمی کے اور اس کے قلب کے درمیان آڑ بن جایا کرتا ہے اور بلاشبہ تم سب کو اللہ ہی کے پاس جمع ہونا ہے۔ (24)

484 اللہ تعالیٰ کسی شخص کو اسکی قدرت سے زیادہ کسی کا مکلف نہیں بناتا (الاعراف:42)

وَالَّذِينَ آمَنُواْ وَعَمِلُواْ الصَّالِحَاتِ لاَ نُكَلِّفُ نَفْساً إِلاَّ وُسْعَهَا أُوْلَـئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيهَا

خَالِدُونَ (42)

جولوگ ایمان لائے اورانہوں نے نیک کام کئے ہم کسی شخص کواس کی قدرت سے زیادہ کسی کا مکلّف نہیں بناتے وہی لوگ جنت والے ہیں اور وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔

485 ایمان والوں کواللہ اپنے فضل سے جزا دیگا (الروم:45)

لِيَجْزِيَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِن فَضْلِهِ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْكَافِرِينَ (45)

تا کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے جزا دے جو ایمان لائے اور نیک اعمال کئے وہ کافروں کو دوست نہیں رکھتا ہے۔

486 ہرقوم کی طرف رسول، نبی بھیجے گئے تا کہ وہ نصیحت قبول کریں (الروم:47) پہلا حصہ

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ رُسُلاً إِلَى قَوْمِهِمْ فَجَاؤُوهُم بِالْبَيِّنَاتِ فَانتَقَمْنَا مِنَ الَّذِينَ أَجْرَمُوا وَكَانَ حَقّاً عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ (47)

اورہم نے آپ سے پہلے بھی اپنے رسولوں کوان کی قوم کی طرف بھیجا وہ ان کے پاس دلیلیں لائے۔ پھر ہم نے گناہگاروں سے انتقام لیا

487 اللہ کا فرمان کہ رسول اللہ اپنا رخ اس سچے اور سیدھے دین کی طرف رکھیں (الروم:43,44)

فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ الْقَيِّمِ مِن قَبْلِ أَن يَأْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهُ مِنَ اللَّهِ يَوْمَئِذٍ يَصَّدَّعُونَ (43) مَن كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهُ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحاً فَلِأَنفُسِهِمْ يَمْهَدُونَ (44)

پس آپ اپنا رخ اس سچے اور سیدھے دین کی طرف ہی رکھیں قبل اس کے کہ وہ دن آجائے جس کا ٹل جانا اللہ کی طرف سے ہے ہی نہیں اس دن سب متفرق ہو جائیں گے۔

کفر کرنے والوں پر ان کے کفر کا وبال ہوگا اور نیک کام کرنے والے اپنے ہی آرام گاہ سنوار رہے ہیں۔

488 (1) اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اپنا برگزیدہ بنالیتا ہے اور جو بھی اسکی طرف رجوع کرے وہ اسکی صحیح رہنمائی کرتا ہے (الشوریٰ:13)

شَرَعَ لَكُم مِّنَ الدِّينِ مَا وَصَّى بِهِ نُوحاً وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى وَعِيسَى أَنْ أَقِيمُوا الدِّينَ وَلَا تَتَفَرَّقُوا فِيهِ كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ اللَّهُ يَجْتَبِي إِلَيْهِ مَن يَشَاءُ وَيَهْدِي إِلَيْهِ مَن يُنِيبُ (13)

اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اپنا برگزیدہ بناتا ہے اور جو بھی اس کی طرف رجوع کرے اس کی صحیح رہنمائی کرتا ہے۔

488(2) اللہ جسے گمراہ کرنا چاہے کردیتا ہے اور جو اسکی طرف جھکے اسے راستہ دکھادیتا ہے (الرعد:27)

وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْلَا أُنزِلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِّن رَّبِّهِ قُلْ إِنَّ اللَّهَ يُضِلُّ مَن يَشَاءُ وَيَهْدِي إِلَيْهِ مَنْ أَنَابَ (27)

جسے اللہ گمراہ کرنا چاہے کر دیتا ہے اور جو اس کی طرف جھکے اسے راستہ دکھا دیتا ہے

488(3) اگر تم نیک ہو تو وہ رجوع کرنے والے کو بخشنے والا ہے۔ (بنی اسرائیل: 5/2)

رَّبُّكُمْ أَعْلَمُ بِمَا فِي نُفُوسِكُمْ إِن تَكُونُوا صَالِحِينَ فَإِنَّهُ كَانَ لِلْأَوَّابِينَ غَفُورًا (25)

اور جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اسے تمہارا رب بخوبی جانتا ہے؟ اگر تم نیک ہو تو وہ رجوع کرنے والوں کو بخشنے والا ہے۔

488(4) ایمان والوں کا خود کار ساز اللہ ہے اور کافروں کا کوئی کارساز نہیں (محمد: 1/1)

ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ مَوْلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَأَنَّ الْكَافِرِينَ لَا مَوْلَىٰ لَهُمْ (11)

وہ اس لئے کہ ایمان والوں کا کارساز خود اللہ تعالیٰ ہے اور اس لئے کہ کافروں کا کوئی کارساز نہیں۔

489 جس کو حکمت عطا کی گئی اس کو خیر کثیر مل گیا۔ (البقرہ:269)

يُؤْتِي الْحِكْمَةَ مَن يَشَاءُ وَمَن يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ (269)

وہ جسے چاہے حکمت اور دانائی دیتا ہے اور جو شخص حکمت * اور سمجھ دیا جائے وہ بہت ساری بھلائی دیا گیا

* حکمت سے بعض کے نزدیک عقل وفہم علم اور بعض کے نزدیک عقل فہم وعلم اور بعض کے نزدیک اصابت رائے، قرآن کے ناسخ ومنسوخ کا علم وفہم قوت فیصلہ اور بعض کے نزدیک صرف سنت یا کتاب وسنت کا علم وفہم ہے یا مارے ہی مفہوم اس کے مصداق میں شامل ہو سکتے ہیں، صحیحین وغیرہ کی ایک حدیث میں ہے ''دو شخصوں پر رشک کرنا جائز ہے ایک وہ جس کو اللہ نے مال دیا اور وہ اسے راہ حق میں خرچ کرتا ہے، دوسرا وہ جسے اللہ نے حکمت دی جس سے وہ فیصلہ کرتا ہے اور لوگوں کو اس کی تعلیم دیتا ہے'' (صحیح بخاری)

490 ایمان والوں کے اوصاف (الانفال:4-2) (الفرقان:65-63) (الشوریٰ:40-36)

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ (2) الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ (3) أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا لَّهُمْ دَرَجَاتٌ عِندَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ (4)

(الانفال:4-2) بس ایمان والے تو ایسے ہوتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کا ذکر آتا ہے تو ان کے قلوب ڈر جاتے ہیں اور جب اللہ کی آیتیں ان کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ آیتیں ان کے ایمان کو اور زیادہ کر دیتی ہیں، اور وہ لوگ اپنے رب پر توکل کرتے ہیں جو کہ نماز کی پابندی کرتے ہیں اور ہم نے جو کچھ دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ سچے ایمان والے یہ لوگ ہیں ان کے لئے بڑے درجے ہیں ان کے رب کے پاس اور مغفرت اور عزت کی روزی ہے۔

وَعِبَادُ الرَّحْمَٰنِ الَّذِينَ يَمْشُونَ عَلَى الْأَرْضِ هَوْنًا وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَلَامًا (63) وَالَّذِينَ يَبِيتُونَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَقِيَامًا (64) وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا (65)

(الفرقان:65-63) رحمان کے (سچے) بندے وہ ہیں جو زمین پر فروتنی کے ساتھ چلتے ہیں اور جب بے علم لوگ ان سے باتیں کرنے لگتے ہیں تو کہہ دیتے ہیں کہ سلام ہے *(63) اور جو اپنے رب کے سامنے سجدہ اور قیام کرتے ہوئے راتیں گذار دیتے ہیں(64) اور جو یہ دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہم سے دوزخ کا عذاب پرے ہی پرے رکھ کیوں کہ اس کا عذاب چمٹنے والا ہے۔(65)

*یعنی اہل ایمان اہل جہالت واہل سفاہت سے الجھتے نہیں ہیں بلکہ ایسے موقعوں پر اعراض وگریز کی پالیسی اختیار کرتے ہیں اور بے فائدہ بحث نہیں کرتے۔

فَمَا أُوتِيتُم مِّن شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَمَا عِندَ اللَّهِ خَيْرٌ وَأَبْقَى لِلَّذِينَ آمَنُوا وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ (36) وَالَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَإِذَا مَا غَضِبُوا هُمْ يَغْفِرُونَ (37) وَالَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِرَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَمْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ (38) وَالَّذِينَ إِذَا أَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنتَصِرُونَ (39) وَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ (40)

(الشوریٰ:40-36) تو تمہیں جو کچھ دیا گیا ہے وہ زندگانی دنیا کا کچھ یونہی سا اسباب ہے *اور اللہ کے پاس جو ہے وہ اس سے بدرجہ بہتر اور پائیدار ہے وہ ان کے لئے ہے جو ایمان لائے اور صرف اپنے رب پر ہی بھروسہ رکھتے ہیں(36) اور کبیرہ گناہوں سے اور بے حیائیوں سے بچتے ہیں اور غصہ کے وقت بھی معاف کر دیتے ہیں(37) اور اپنے رب کے فرمان کو قبول کرتے ہیں اور نماز کی پابندی کرتے ہیں اور ان کا ہر کام آپس کے مشورہ سے ہوتا ہے اور جو ہم نے انہیں دے رکھا ہے اس میں سے ہمارے نام پر دیتے ہیں(38) اور جب ان پر ظلم وزیادتی ہو تو وہ صرف بدلہ لے لیتے ہیں(39) اور برائی کی بدلہ اس جیسی برائی ہے اور جو معاف کر دے اور اصلاح کر لے اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے (فی الواقع) اللہ تعالیٰ ظالموں سے محبت نہیں کرتا۔(40)

*یعنی معمولی اور حقیر ہے چاہے قارون کا خزانہ ہی کیوں نہ ہو اس لئے اس سے دھوکہ میں مبتلا نہ ہونا اس لئے کہ یہ عارضی اور فانی ہے۔

491 برائی کے ساتھ آواز بلند کرنیکو اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتا مگر مظلوم کو اجازت ہے (النساء:148)

لَّا يُحِبُّ اللَّهُ الْجَهْرَ بِالسُّوءِ مِنَ الْقَوْلِ إِلَّا مَن ظُلِمَ وَكَانَ اللَّهُ سَمِيعًا عَلِيمًا (148)

بُرائی کے ساتھ آواز بلند کرنے کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتا مگر مظلوم کو اجازت ہے *اور اللہ تعالیٰ خوب سنتا جانتا ہے۔

*شریعت نے تاکید کی ہے کہ کسی کے اندر برائی دیکھو تو اس کا چرچا نہ کرو بلکہ تنہائی میں اس کو سمجھاؤ الا یہ کہ کوئی دینی مصلحت ہو اس سے ایک استثناء ہے کہ ظالم کے ظلم کو تم لوگوں کے سامنے بیان کر سکتے ہو۔ جس سے ایک فائدہ یہ متوقع ہے کہ شاید وہ ظلم سے باز آجائے یا اسکی تلافی کی سعی کرے۔ دوسرا فائدہ یہ ہے کہ لوگ اس سے بچ کر رہیں حدیث میں آتا ہے کہ ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور کہا کہ مجھے میرا پڑوسی ایذا دیتا ہے آپ نے اس سے فرمایا تم اپنا سامان نکال کر باہر راستے میں رکھ دو اس نے ایسا ہی کیا چنانچہ جو بھی گذرتا اس سے پوچھتا وہ پڑوسی کے ظالمانہ رویہ کی وضاحت کرتا تو سن کر ہر راہ گذر اس پر لعنت ملامت کرتا پڑوسی نے یہ صورت حال دیکھ کر معذرت کر لی اور آئندہ کے لئے ایذا نہ

پہونچانے کا فیصلہ کرلیا اور اس سے اپنا سامان اندر رکھنے کی التجا کی (سنن ابی داؤد)

کوئی شخص کسی کے ساتھ ظلم یا بُرائی کا ارتکاب کرے تو شریعت نے اس حد تک بدلہ لینے کی اجازت دی ہے جس حد تک اس پر ظلم ہوا ہے۔ (صحیح مسلم)

492 مظلوم برابر کا بدلہ لے سکتا ہے، ظالم کے لئے وعید (الشوریٰ:41,42)

(40)وَلَمَنِ انتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهِ فَأُوْلَئِكَ مَا عَلَيْهِم مِّن سَبِيلٍ (41)إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَظْلِمُونَ النَّاسَ وَيَبْغُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ أُوْلَئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ (42)

اور جو شخص اپنے مظلوم ہونے کے بعد (برابر کا) بدلہ لے لے تو ایسے لوگوں پر الزام کا کوئی راستہ نہیں یہ راستہ تو صرف ان لوگوں پر ہے جو خود دوسروں پر ظلم کرے اور ناحق زمین میں فساد کرتے پھریں یہی لوگ ہیں جن کے لئے دردناک عذاب ہے۔

493 ہم پر مومنوں کی مدد کرنا لازم ہے (الروم:47) دوسرا حصہ

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ رُسُلاً إِلَى قَوْمِهِمْ فَجَاؤُوهُم بِالْبَيِّنَاتِ فَانتَقَمْنَا مِنَ الَّذِينَ أَجْرَمُوا وَكَانَ حَقّاً عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ (47)

مومنوں کی مدد کرنا لازم ہے۔

494 ایماندار کے لئے ہمیشگی والی جنتیں ہیں (طٰہٰ:75,76)

وَمَن يَأْتِهِ مُؤْمِناً قَدْ عَمِلَ الصَّالِحَاتِ فَأُوْلَئِكَ لَهُمُ الدَّرَجَاتُ الْعُلَى (75)جَنَّاتُ عَدْنٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَذَلِكَ جَزَاء مَن تَزَكَّى(76)

اور جو بھی اس کے پاس ایماندار ہو کر حاضر ہوگا اور اس نے اعمال بھی نیک کئے ہوں گے اس کے لئے بلند و بالا درجے ہیں۔ ہمیشگی والی جنتیں جن کے نیچے نہریں لہریں لے رہی ہیں جہاں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے یہی انعام ہے ہر اس شخص کا جو پاک ہوا۔

495 گنہگار کے لئے جہنم ہے (طٰہٰ:74)

إِنَّهُ مَن يَأْتِ رَبَّهُ مُجْرِماً فَإِنَّ لَهُ جَهَنَّمَ لَا يَمُوتُ فِيهَا وَلَا يَحْيَى (74)

بات یہی ہے کہ جو بھی گناہ گار بن کر اللہ تعالیٰ کے ہاں حاضر ہوگا اس کے لئے دوزخ ہے جہاں نہ موت ہوگی نہ زندگی۔

496 ایمان میں پورے کے پورے داخل ہونے کا حکم (البقرہ : 208)

أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ ادْخُلُواْ فِي السِّلْمِ كَآفَّةً وَلاَ تَتَّبِعُواْ خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ(208)

ایمان والو! اسلام میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ۔

اہل ایمان کو کہا جا رہا ہے کہ اسلام میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ۔ اسطرح نہ کرو کہ جو باتیں تمہاری مصلحتوں اور

خواہشات کے مطابق ہوں، ان پر عمل کرلو اور دوسرے حکموں کو نظر انداز کرو۔ (اسی طرح جو دین تم چھوڑ کر آئے ہو، اسکی باتیں اسلام میں شامل کرنیکی کوشش مت کرو۔) بلکہ صرف اسلام کو مکمل طور پر اپناؤ۔ اس سے دین میں بدعات کی بھی نفی کر دی گئی ہے۔ آجکل کے سیکولر ذہن کی تردید بھی، جو اسلام کو مکمل طور پر اپنانے کے لئے تیار نہیں، بلکہ دین کو عبادات، یعنی مساجد تک محدود کرنا اور سیاست اور ایوانِ حکمت سے دین نکال دینا چاہتے ہیں۔ اسی طرح عوام کو بھی سمجھایا جا رہا ہے جو رسوم و رواج اور علاقائی ثقافت و روایات کو پسند کرتے ہیں اور انہیں چھوڑنے کے لئے آمادہ نہیں ہوئے، جیسے شادی بیاہ کی مسرفانہ اور ہندووانہ رسوم واور دیگر رواج۔ اور یہ کہا جا رہا ہے کہ شیطان کے قدموں کی پیروی مت کرو۔ جو تمہیں مذکورہ خلافِ اسلام باتوں کے لئے حسین فلسفے تراش کر پیش کرنا برائیوں پر خوش نما غلاف چڑھانا اور بدعات کو بھی نیک باور کرانا ہے۔ تاکہ اسکے دام ہم رنگ زمین میں پھنسے رہو۔

497 بعض احکام مان کر بعض احکام چھوڑ دینے کی سزا (البقرہ:85)

ثُمَّ أَنتُمْ هَـٰؤُلَاءِ تَقْتُلُونَ أَنفُسَكُمْ وَتُخْرِجُونَ فَرِيقًا مِّنكُم مِّن دِيَارِهِمْ تَظَاهَرُونَ عَلَيْهِم بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَإِن يَأْتُوكُمْ أُسَارَىٰ تُفَادُوهُمْ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ إِخْرَاجُهُمْ أَفَتُؤْمِنُونَ بِبَعْضِ الْكِتَابِ وَتَكْفُرُونَ بِبَعْضٍ فَمَا جَزَاءُ مَن يَفْعَلُ ذَٰلِكَ مِنكُمْ إِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يُرَدُّونَ إِلَىٰ أَشَدِّ الْعَذَابِ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ (85)

کیا بعض احکام پر ایمان رکھتے ہو اور بعض کے ساتھ کفر کرتے ہو؟ تم میں سے جو بھی ایسا کرے اسکی سزا اسکے سوا کیا ہو کہ دنیا میں رسوائی اور قیامت کے دن سخت عذاب کی مار، اور اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے بے خبر نہیں۔

498 تمام جانداروں سے بدتر، اللہ کے نزدیک (الانفال : 55,56)

إِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِندَ اللَّهِ الَّذِينَ كَفَرُوا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ (55) الَّذِينَ عَاهَدتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنقُضُونَ عَهْدَهُمْ فِي كُلِّ مَرَّةٍ وَهُمْ لَا يَتَّقُونَ (56)

تمام جانداروں سے بدتر، اللہ کے نزدیک وہ ہیں جو کفر کرتے ہیں، پھر وہ ایمان نہ لائیں۔(55) (گویا کافروں کا تعلق انسانوں سے نہیں۔ کفر کا ارتکاب کر کے وہ جانور بلکہ جانوروں میں بھی سب سے بدتر جانور بن گئے ہیں) جن سے آپ نے عہد و پیماں کرلیا پھر وہ بھی اپنے عہدوں و پیمان کو ہر مرتبہ توڑ دیتے ہیں اور بالکل پرہیز نہیں کرتے۔(56)

499 مصیبت اپنے کرتوتوں کے سبب آتی ہے (الشوریٰ:30,31)

وَمَا أَصَابَكُم مِّن مُّصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَن كَثِيرٍ (30) وَمَا أَنتُم بِمُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ وَمَا لَكُم

مِّن دُونِ اللَّهِ مِن وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ (31)

تمہیں جو کچھ مصیبت پہنچتیں ہیں وہ تمہارے اپنے ہاتھوں کے کرتوت کا بدلہ ہے *اور وہ (اللہ) تو بہت سی باتوں سے درگذر فرماتا ہے۔ (30) اور تم ہمیں زمین میں عاجز کرنیوالے نہیں ہو۔تمہارے لئے سوائے اللہ تعالیٰ کے نہ کوئی کارساز** ہے نہ مددگار۔ (31)

*یعنی تمہارے بعض گناہوں کا کفارہ تو وہ مصائب بن جاتے ہیں جو تمہیں گناہوں کی سزا میں پہنچتے ہیں اور کچھ گناہ اللہ تعالیٰ یوں ہی معاف فرمادیتا ہے۔اور اللہ کی ذات بڑی کریم ہے معاف کرنے کے بعد آخرت میں اس سے مؤاخذہ نہیں فرمائیگی۔

حدیث: مومن کو جو تکلیف اور غم وحزن پہنچتا ہے، حتیٰ کہ اسکے پیر میں کانٹا بھی چبھ کاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسکی وجہ سے اسکے گناہ معاف فرمادیتا ہے۔

*یہ بھی مطلب ہوسکتا ہے کہ تمہیں جو مصائب دنیا میں پہنچتے ہیں، یہ تمہارے اپنے گناہوں کا نتیجہ ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ بہت سے گناہوں سے تو درگزر فرمادیتا ہے یعنی یا تو ہمیشہ کے لئے معاف کردیتا ہے یا ان پر فوری سزا نہیں دیتا۔(61-16) ''اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کے کرتوتوں پر فوراً مؤاخذہ شروع فرمادے تو زمین پر کوئی چلنے والا ہی باقی نہ رہے گا۔ (فاطر : 45)**یعنی یہاں سے بھاگ کر ایسی جگہ نہیں جاسکتے کہ جہاں تم ہماری گرفت میں نہ آؤ یا جو مصیبت ہم تم پر نازل کرنا چاہیں تم اسے بچ جاؤ۔

500 اللہ تعالیٰ اپنی نعمت انعام فرما کر کسی قوم سے اس وقت تک سلب نہیں کرتا جب تک نیک حالت کو بدی سے نہ بدلیں (الانفال:53)

ذَلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّراً نِّعْمَةً أَنْعَمَهَا عَلَى قَوْمٍ حَتَّى يُغَيِّرُواْ مَا بِأَنفُسِهِمْ وَأَنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ(53)

یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ایسا نہیں ہے کہ کسی قوم پر کوئی نعمت انعام فرما کر پھر بدل دے جب تک کہ وہ خود اپنی اس حالت کو نہ بدل دیں جو کہ ان کی اپنی تھی اور یہ کہ اللہ تعالیٰ سننے والا جاننے والا ہے۔

501 خدا نے اس قوم کی حالت اس وقت تک نہیں بدلتا جب تک کہ وہ خود اپنی حالت کو بدلنا چاہیں (الرعد 11)

لَهُ مُعَقِّبَاتٌ مِّن بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ يَحْفَظُونَهُ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ لاَ يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّى يُغَيِّرُواْ مَا بِأَنفُسِهِمْ وَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِقَوْمٍ سُوءاً فَلاَ مَرَدَّ لَهُ وَمَا لَهُم مِّن دُونِهِ مِن وَالٍ (11)

کسی قوم کی حالت اللہ تعالیٰ نہیں بدلتا جب تک کہ وہ خود اسے نہ بدلیں جو ان کے دلوں میں ہے۔

تم اللہ تعالیٰ سے استغفار کیوں نہیں کرتے تاکہ تم پر رحم کیا جائے (النمل : 46)

قَالَ يَا قَوْمِ لِمَ تَسْتَعْجِلُونَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ لَوْلَا تَسْتَغْفِرُونَ اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ (46)

نبی، رسول اور ان کی قوموں کے تذکرے۔

ابراھیم علیہ السلام کا توحید کے بارے میں اپنے قوم کو خطاب

502 بیانِ توحید (الشعراء:85-77)

فَإِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِّيْ إِلَّا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ (77)الَّذِيْ خَلَقَنِيْ فَهُوَ يَهْدِيْنِ (78)وَالَّذِيْ هُوَ يُطْعِمُنِيْ وَيَسْقِيْنِ (79) وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ (80)وَالَّذِيْ يُمِيْتُنِيْ ثُمَّ يُحْيِيْنِ (81)وَالَّذِيْ أَطْمَعُ أَن يَغْفِرَ لِيْ خَطِيْئَتِيْ يَوْمَ الدِّيْنِ (82)رَبِّ هَبْ لِيْ حُكْماً وَأَلْحِقْنِيْ بِالصَّالِحِيْنَ (83) وَاجْعَل لِّيْ لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْآخِرِيْنَ (84) وَاجْعَلْنِيْ مِن وَرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيْمِ (85)

بجز سچے اللہ تعالیٰ کے جو تمام جہاں کا پالنہار * ہے۔(77) جس نے مجھے پیدا کیا ہے اور وہی میری رہبری ** فرماتا ہے۔(78) وہی ہے جو مجھے کھلاتا پلاتا ہے۔***(79) اور جب میں بیمار پڑ جاؤں تو مجھے شفا عطا فرماتا ہے۔****(80) اور وہی مجھے مار ڈالے گا پھر زندہ کر دے گا۔*****(81) اور جس سے امید******* بندھی ہوئی ہے کہ وہ روز جزا میں میرے گناہوں کو بخش دے گا۔ (82) اور میرے رب! مجھے قوت فیصلہ عطا فرما اور مجھے نیک لوگوں میں ملا دے۔*******(83) اور میرا ذکر خیر پچھلے لوگوں *********میں بھی باقی رکھ۔(84) اور میرے باپ کو بخش دے یقیناً وہ گمراہوں میں سے تھا۔(85)

*یعنی وہ دشمن نہیں، بلکہ وہ تو دنیا و آخرت میں میرا ولی اور دوست ہے۔**یعنی دین و دنیا کے مصالح اور منافع کی طرف۔)***یعنی انواع و اقسام کے رزق پیدا کرنے والا اور جو پانی ہم پیتے ہیں، اسے مہیا کرنے والا بھی وہی اللہ ہے****بیماری کو دور کر کے شفا عطا کرنے والا بھی وہی ہے۔یعنی دواؤں میں شفا کی تاثیر بھی اسی کے حکم سے ہوتی ہے۔ورنہ دوائیں بھی بے اثر ثابت ہوتی ہیں، بیماری بھی اگرچہ اللہ کے حکم اور مشیت سے ہی آتی ہے۔لیکن اس کی نسبت اللہ کی طرف نہیں کی بلکہ اپنی طرف کی۔یہ گویا اللہ ذکر میں اس کے ادب اور احترام کے پہلو کو ملحوظ رکھا۔*****یعنی قیامت والے دن، جب وہ سارے لوگوں کو زندہ فرمائے گا، مجھے بھی زندہ کرے گا۔******یہاں امید، یقین کے معنی میں ہے۔کیونکہ کسی بڑی شے سے امید، یقین کے مترادف ہی ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ تو کائنات کی سب سے بڑی ہستی ہے، اس سے وابستہ امید، یقینی کیوں نہیں ہوگی۔******* انبیا علیہم السلام اگرچہ معصوم ہوتے ہیں۔اس لئے ان سے کسی بڑے گناہ کا صدور ممکن نہیں۔پھر بھی اپنے بعض افعال کو کوتاہی پر محمول کرتے ہوئے بارگاہِ الٰہی میں عفو طلب ہوں گے۔********یعنی جو لوگ میرے بعد قیامت تک آئیں گے، وہ میرا ذکر اچھے لفظوں میں کرتے رہیں، اس سے معلوم ہوا کہ نیکیوں کی جزا اللہ تعالیٰ دنیا میں ذکر جمیل اور ثنائے حسن کی صورت میں بھی عطا فرماتا ہے۔جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ذکر خیر ہر مذہب کے لوگ کرتے ہیں، کسی کو بھی ان کی عظمت و تکریم سے انکار نہیں۔

503 ابراہیم علیہ السلام توحید پر قائل کرتے ہیں اور انکو آگ میں ڈال دیا جاتا ہے (الانبیاء:73-51)

وَلَقَدْ آتَيْنَا إِبْرَاهِيْمَ رُشْدَهُ مِن قَبْلُ وَكُنَّا بِهِ عَالِمِيْنَ (51)إِذْ قَالَ لِأَبِيْهِ وَقَوْمِهِ مَا هَذِهِ التَّمَاثِيْلُ الَّتِيْ أَنتُمْ لَهَا عَاكِفُوْنَ (52)قَالُوا وَجَدْنَا آبَاءنَا لَهَا عَابِدِيْنَ (53)قَالَ لَقَدْ كُنتُمْ أَنتُمْ وَآبَاؤُكُمْ فِيْ ضَلَالٍ مُّبِيْنٍ (54)قَالُوا أَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ أَمْ أَنتَ مِنَ اللَّاعِبِيْنَ (55)قَالَ بَل رَّبُّكُمْ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ الَّذِيْ فَطَرَهُنَّ وَأَنَا عَلَى ذَلِكُم مِّنَ الشَّاهِدِيْنَ (56)وَتَاللَّهِ لَأَكِيْدَنَّ أَصْنَامَكُم بَعْدَ أَن تُوَلُّوا مُدْبِرِيْنَ (57) فَجَعَلَهُمْ جُذَاذاً إِلَّا كَبِيْراً

لَّهُمْ لَعَلَّهُمْ إِلَيْهِ يَرْجِعُونَ (58)قَالُوا مَن فَعَلَ هَذَا بِآلِهَتِنَا إِنَّهُ لَمِنَ الظَّالِمِينَ (59)قَالُوا سَمِعْنَا فَتًى يَذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهُ إِبْرَاهِيمُ (60)قَالُوا فَأْتُوا بِهِ عَلَى أَعْيُنِ النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَشْهَدُونَ (61)قَالُوا أَأَنتَ فَعَلْتَ هَذَا بِآلِهَتِنَا يَا إِبْرَاهِيمُ (62)قَالَ بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هَذَا فَاسْأَلُوهُمْ إِن كَانُوا يَنطِقُونَ (63)فَرَجَعُوا إِلَى أَنفُسِهِمْ فَقَالُوا إِنَّكُمْ أَنتُمُ الظَّالِمُونَ (64)ثُمَّ نُكِسُوا عَلَى رُؤُوسِهِمْ لَقَدْ عَلِمْتَ مَا هَؤُلَاءِ يَنطِقُونَ (65)قَالَ أَفَتَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنفَعُكُمْ شَيْئًا وَلَا يَضُرُّكُمْ (66)أُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ أَفَلَا تَعْقِلُونَ (67)قَالُوا حَرِّقُوهُ وَانصُرُوا آلِهَتَكُمْ إِن كُنتُمْ فَاعِلِينَ (68)قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَى إِبْرَاهِيمَ (69)وَأَرَادُوا بِهِ كَيْدًا فَجَعَلْنَاهُمُ الْأَخْسَرِينَ (70)وَنَجَّيْنَاهُ وَلُوطًا إِلَى الْأَرْضِ الَّتِي بَارَكْنَا فِيهَا لِلْعَالَمِينَ (71)وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ نَافِلَةً وَكُلًّا جَعَلْنَا صَالِحِينَ (72) وَجَعَلْنَاهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا وَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَإِقَامَ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءَ الزَّكَاةِ وَكَانُوا لَنَا عَابِدِينَ (73)

یقیناً ہم نے اس سے پہلے ابراہیم کو اسکی سمجھ بوجھ بخشی تھی اور ہم اسکے احوال سے بخوبی واقف تھے۔(51) جبکہ اس نے اپنے باپ سے اور اپنی قوم سے کہا کہ یہ مورتیاں جن کے تم مجاور بنے بیٹھے ہو کیا ہیں؟(52) سب نے جواب دیا کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو انہی کی عبادت کرتے ہوئے پایا۔(53) آپ نے فرمایا! پھر تو تم اور تمہارے باپ دادا بھی یقیناً کھلی گمراہی میں مبتلا رہے۔(54) کہنے لگے کیا آپ ہمارے پاس سچ مچ حق لائے ہیں یا یوں ہی مذاق کر رہے ہیں۔(55) آپ نے فرمایا نہیں درحقیقت سب کا رب تو وہ ہے جو آسمانوں اور زمین کا مالک ہے، جس نے انہیں پیدا کیا ہے، میں تو اسی بات کا گواہ اور قائل ہوں۔(56) اور اللہ کی قسم میں تمہارے ان معبودوں کے ساتھ جب تم علیحدہ پیٹھ پھیر کر چل دو گے ایک چال چلوں گا۔(57) پس اس نے ان سب کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے ہاں صرف بڑے بت کو چھوڑ دیا یہ بھی اس لئے کہ وہ سب اس کی طرف ہی لوٹیں۔(58) کہنے لگے کہ ہمارے خداؤں کے ساتھ یہ کس نے کیا؟ ایسا شخص تو یقیناً ظالموں میں سے ہے۔(59) بولے ہم نے ایک نوجوان کو ان کا تذکرہ کرتے ہوئے سنا تھا جسے ابراہیم (علیہ السلام) کہا جاتا ہے۔(60) سب نے کہا اچھا اسے مجمع میں لوگوں کی نگاہوں کے سامنے لاؤ تاکہ سب دیکھیں۔(61) کہنے لگے! اے ابراہیم (علیہ السلام) کیا تو نے ہی ہمارے خداؤں کے ساتھ یہ حرکت کی ہے۔(62) آپ نے جواب دیا بلکہ اس کام کو ان کے بڑے نے کیا ہے تم اپنے خداؤں سے ہی پوچھ لو اگر یہ بولتے چالتے ہوں۔(63) پس یہ لوگ اپنے دلوں میں قائل ہو گئے اور کہنے لگے واقعی ظالم تو تم ہی ہو۔(64) پھر اپنے سروں کے بل اوندھے ہو گئے (اور کہنے لگے کہ) یہ تو تجھے بھی معلوم ہے کہ یہ بولنے چالنے والے نہیں۔(65) اللہ کے خلیل نے اسی وقت فرمایا افسوس! کیا تم اللہ کے علاوہ ان کی عبادت کرتے ہو جو نہ تمہیں کچھ بھی نفع پہنچا سکیں نہ نقصان۔(66) تف ہے تم پر اور ان پر جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو۔ کیا تمہیں اتنی سی عقل بھی نہیں؟(67)

کہنے لگے کہ اسے جلا دو اور اپنے خداؤں کی مدد کرو اگر تمہیں کچھ کرنا ہی ہے۔(68) ہم نے فرما دیا اے آگ! تو ٹھنڈی پڑ جا اور ابراہیم (علیہ السلام) کے لئے سلامتی (اور آرام کی چیز) بن جا!(69) گو انہوں نے ابراہیم (علیہ السلام) کا برا چاہا، لیکن ہم نے انہیں ناکام بنا دیا۔(70) اور ہم ابراہیم اور لوط کو بچا کر اس زمین کی طرف لے چلے جس میں ہم نے تمام جہاں والوں کے لئے برکت رکھی تھی۔(71) اور ہم نے اسے اسحاق عطا فرمایا اور یعقوب اس پر مزید۔ اور ہر ایک کو ہم نے صالح بنایا۔(72) اور ہم نے انہیں پیشوا بنا دیا کہ ہمارے حکم سے لوگوں کی رہبری کریں اور ہم نے ان کی طرف نیک کاموں کے کرنے اور نمازوں کے قائم رکھنے اور زکوٰۃ دینے کی وحی (تلقین) کی، اور وہ سب کے سب ہمارے عبادت گزار بندے تھے۔(73)

504 اسمٰعیل علیہ السلام کو ذبح کرنے کا واقعہ (الصافات:111-99)

وَقَالَ إِنِّي ذَاهِبٌ إِلَى رَبِّي سَيَهْدِينِ (99)رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصَّالِحِينَ (100)فَبَشَّرْنَاهُ بِغُلَامٍ حَلِيمٍ (101) فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يَا بُنَيَّ إِنِّي أَرَى فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ فَانظُرْ مَاذَا تَرَى قَالَ يَا أَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِي إِن شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّابِرِينَ (102) فَلَمَّا أَسْلَمَا وَتَلَّهُ لِلْجَبِينِ (103)وَنَادَيْنَاهُ أَن يَا إِبْرَاهِيمُ (104) قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ (105)إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ الْبَلَاءُ الْمُبِينُ (106)وَفَدَيْنَاهُ بِذِبْحٍ عَظِيمٍ (107)وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ (108)سَلَامٌ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ (109)كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ (110)إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ (111)

اور اس (ابراہیمؑ) نے کہا میں تو ہجرت کر کے اپنے رب کی طرف جانے والا ہوں وہ ضرور میری رہنمائی کرے گا(99) اے میرے رب مجھے نیک بخت اولاد عطا فرما(100) تو ہم نے اسے ایک بردبار بچے کی بشارت دی(101) اور پھر جب وہ بچہ اپنی اتنی عمر کو پہنچا کہ اس کے ساتھ چلے پھرے تو اس (ابراہیمؑ) نے کہا میرے پیارے بچے! میں خواب میں اپنے آپ کو تجھے ذبح کرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں اب تو بتا تیری کیا رائے ہے۔ بیٹے نے جواب دیا کہ ابا! جو حکم ہوا ہے اسے بجا لائیے انشاء اللہ آپ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔(102) غرض جب دونوں مطیع ہو گئے اور اس نے (باپ) اس کو (بیٹے) کو پیشانی کے بل گرا دیا(103) تو ہم نے آواز دی کہ اے ابراہیم(104) یقیناً تو نے اپنا خواب سچا کر دکھایا* بے شک ہم نیکی کرنے والوں کو اسی طرح جزا دیتے ہیں(105) درحقیقت یہ کھلا امتحان تھا**(106) اور ہم نے ایک بڑا ذبیحہ اس کے فدیہ میں دے دیا***(107) اور ہم نے ان کا ذکر خیر پچھلوں میں باقی رکھا(108) ابراہیمؑ پر سلام ہو(109) ہم نیکوکاروں کو اسی طرح بدلہ دیتے ہیں(110) بے شک وہ ہمارے ایماندار بندوں میں سے تھا(111)

* یعنی دل کے پورے ارادے سے بچے کو ذبح کرنے کے لئے زمین پر لٹا دینے سے ہی تو نے اپنا خواب سچا کر دکھایا ہے۔ کیوں کہ اس سے واضح ہو گیا کہ اللہ کے حکم کے مقابلہ میں تجھے کوئی چیز بھی عزیز تر نہیں ہے حتی کہ اکلوتا بیٹا بھی۔ ** یعنی لاڈلے بیٹے کو ذبح کرنے کا حکم یہ ایک بڑی آزمائش تھی

جس میں تو سرخرو رہا*** یہ بڑا ذبیحہ ایک مینڈھا تھا جو اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیلؑ کے ذریعہ سے بھیجا (ابن کثیر) اسماعیل علیہ السلام کی جگہ اسے ذبح کیا گیا اور پھر اس سنت ابراہیمی کو قیامت تک قرب الٰہی کے حصول کا ایک ذریعہ اور عید الاضحیٰ کا سب سے پسندیدہ عمل قرار دے دیا گیا۔

505 (1) حضرت ابراہیم اور ان کے ساتھیوں میں بہترین نمونہ (الممتحنہ:7-4)

قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِي إِبْرَاهِيمَ وَالَّذِينَ مَعَهُ إِذْ قَالُوا لِقَوْمِهِمْ إِنَّا بُرَءَاؤُا مِنكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاءُ أَبَدًا حَتَّى تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَحْدَهُ إِلَّا قَوْلَ إِبْرَاهِيمَ لِأَبِيهِ لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَمَا أَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللَّهِ مِن شَيْءٍ رَّبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ أَنَبْنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ (4) رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِينَ كَفَرُوا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (5) لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيهِمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَمَن يَتَوَلَّ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ (6) عَسَى اللَّهُ أَن يَجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِينَ عَادَيْتُم مِّنْهُم مَّوَدَّةً وَاللَّهُ قَدِيرٌ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (7)

(مسلمانو!) تمہارے لئے حضرت ابراہیم میں اور ان کے ساتھیوں میں بہترین نمونہ ہے۔ جبکہ ان سب نے اپنی قوم سے برملا کہہ دیا کہ ہم تم سے اور جن جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو ان سب سے بالکل بیزار ہیں۔ ہم تمہارے (عقائد کے) منکر ہیں جب تک تم اللہ کی وحدانیت پر ایمان نہ لاؤ ہم میں تم میں ہمیشہ کے لئے بغض وعداوت ظاہر ہوگئی لیکن ابراہیم کی اتنی بات تو اپنے باپ سے ہوئی تھی کہ میں تمہارے لئے استغفار ضرور کروں گا اور تمہارے لئے مجھے اللہ کے سامنے کسی چیز کا اختیار کچھ بھی نہیں۔ اے ہمارے رب تجھی پر ہم نے بھروسہ کیا ہے۔ اور تیری ہی طرف رجوع کرتے ہیں اور تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔(4) اے ہمارے رب! تو ہمیں کافروں کی آزمائش میں نہ ڈال اور اے ہمارے پالنے والے ہماری خطاؤں کو بخش دے، بیشک تو ہی غالب، حکمت والا ہے۔(5) یقیناً تمہارے لئے ان میں اچھا نمونہ (اور عمدہ پیروی ہے خاص کر) ہر اس شخص کے لئے جو اللہ کی اور قیامت کے دن کی ملاقات کی امید رکھتا ہو۔ اور اگر کوئی روگردانی کرے تو اللہ تعالیٰ بالکل بے نیاز ہے اور سزاوار حمد وثنا ہے(6) کیا عجب کہ عنقریب ہی اللہ تعالیٰ تم میں اور تمہارے دشمنوں میں محبت پیدا کر دے۔ اللہ کو سب قدرتیں ہیں اور اللہ (بڑا) غفور رحیم ہے(7)

505 (2) دین ابراہیمی سے وہی بے رغبتی کریگا، جو محض بیوقوف ہے (البقرہ:130,131)

وَمَن يَرْغَبُ عَن مِّلَّةِ إِبْرَاهِيمَ إِلَّا مَن سَفِهَ نَفْسَهُ وَلَقَدِ اصْطَفَيْنَاهُ فِي الدُّنْيَا وَإِنَّهُ فِي الْآخِرَةِ لَمِنَ الصَّالِحِينَ (130) إِذْ قَالَ لَهُ رَبُّهُ أَسْلِمْ قَالَ أَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ (131)

دین ابراہیمی سے وہی بے رغبتی کرے گا جو محض بیوقوف ہے ہم نے تو اسے دنیا میں ہی برگزیدہ کیا تھا اور آخرت میں بھی وہ نیکوں کاروں میں سے ہے (130) جب کبھی انہیں ان کے رب نے کہا، فرمانبردار ہو جا انہوں نے کہا میں نے رب العالمین کی فرمانبرداری کی*

*یہ فضیلت و برگزیدگی انہیں اس لئے حاصل ہوئی کہ انہوں نے اطاعت وفرمانبرداری کا بے مثال نمونہ پیش کیا۔

قومِ نوحؑ کا رسول کو جھٹلانا اور ان پر عذاب

506 (الشعراء:105, 106) و (الشعراء:116-118)

وَمَا يَأْتِيهِم مِّن ذِكْرٍ مِّنَ الرَّحْمَنِ مُحْدَثٍ إِلَّا كَانُوا عَنْهُ مُعْرِضِينَ (5)فَقَدْ كَذَّبُوا فَسَيَأْتِيهِمْ أَنبَاء مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُون (6)

قَالُوا لَئِن لَّمْ تَنتَهِ يَا نُوحُ لَتَكُونَنَّ مِنَ الْمَرْجُومِينَ (116)قَالَ رَبِّ إِنَّ قَوْمِي كَذَّبُونِ (117)فَافْتَحْ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ فَتْحاً وَنَجِّنِي وَمَن مَّعِيَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ (118)

قومِ نوح نے بھی نبیوں کو جھٹلایا(105) جبکہ ان کے بھائی نوح (علیہ السلام) نے کہا کے کیا تمہیں اللہ کا خوف نہیں!(106) انہوں نے کہا کہ اے نوح! اگر تو باز نہ آیا تو یقیناً تجھے سنگسار کر دیا جائے گا۔(116) آپ نے کہا اے میرے رب! میری قوم نے مجھے جھٹلا دیا (117) پس تو مجھ میں اور ان میں کوئی قطعی فیصلہ کر دے اور مجھے اور میرے باایمان ساتھیوں کو نجات دے۔(118)

507 عذاب (ھود:39-47)

حَتَّى إِذَا جَاء أَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّورُ قُلْنَا احْمِلْ فِيهَا مِن كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَأَهْلَكَ إِلاَّ مَن سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ وَمَنْ آمَنَ وَمَا آمَنَ مَعَهُ إِلاَّ قَلِيلٌ (40)وَقَالَ ارْكَبُواْ فِيهَا بِسْمِ اللّهِ مَجْرَاهَا وَمُرْسَاهَا إِنَّ رَبِّي لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ (41) وَهِيَ تَجْرِي بِهِمْ فِي مَوْجٍ كَالْجِبَالِ وَنَادَى نُوحٌ ابْنَهُ وَكَانَ فِي مَعْزِلٍ يَا بُنَيَّ ارْكَب مَّعَنَا وَلاَ تَكُن مَّعَ الْكَافِرِينَ (42)قَالَ سَآوِي إِلَى جَبَلٍ يَعْصِمُنِي مِنَ الْمَاء قَالَ لاَ عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ أَمْرِ اللّهِ إِلاَّ مَن رَّحِمَ وَحَالَ بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِينَ (43)وَقِيلَ يَا أَرْضُ ابْلَعِي مَاء كِ وَيَا سَمَاء أَقْلِعِي وَغِيضَ الْمَاء وَقُضِيَ الأَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُودِيِّ وَقِيلَ بُعْداً لِّلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ (44)وَنَادَى نُوحٌ رَّبَّهُ فَقَالَ رَبِّ إِنَّ ابْنِي مِنْ أَهْلِي وَإِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَأَنتَ أَحْكَمُ الْحَاكِمِينَ (45) قَالَ يَا نُوحُ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ فَلاَ تَسْأَلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ إِنِّي أَعِظُكَ أَن تَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ (46)قَالَ رَبِّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَسْأَلَكَ مَا لَيْسَ لِي بِهِ عِلْمٌ وَإِلاَّ تَغْفِرْ لِي وَتَرْحَمْنِي أَكُن مِّنَ الْخَاسِرِينَ (47)

تمہیں بہت جلد معلوم ہو جائے گا کہ کس پر عذاب آتا ہے جو اسے رسوا کرے اور اس پر ہمیشگی کی سزا اتر آئے۔(39) یہاں تک کہ جب ہمارا حکم آپہنچا اور تنور ابلنے لگا * ہم نے کہا کہ اس کشتی میں ہر قسم کے (جانداروں میں سے) جوڑے (یعنی) دو (جانور، ایک نر ایک مادہ) سوار کرا لے اور اپنے گھر کے لوگوں کو بھی، سوائے ان کے جن پر پہلے سے بات پڑ چکی ہے اور

سب ایمان والوں کو بھی، اس کے ساتھ ایمان لانے والے بہت ہی کم تھے۔(40) نوح نے کہا، اس کشتی میں بیٹھ جاؤ اللہ ہی کے نام سے اس کا چلنا اور ٹھہرنا ہے، یقیناً میرا رب بڑی بخشش اور بڑے رحم والا ہے۔(41)

* یعنی ساری زمین ہی چشموں کی طرح ابل پڑیں اوپر سے آسمان کی بارش نے رہی سہی کسر پوری کر دی۔

42 نوح نے اپنے بیٹے کو کشتی میں آنے کو کہا: وہ کشتی انہیں پہاڑوں جیسی موجوں میں لے کر جا رہی تھی اور نوح (علیہ السلام) نے اپنے لڑکے کو جو ایک کنارے پر تھا، پکار کر کہا کہ اے میرے پیارے بچے ہمارے ساتھ سوار ہو جا اور کافروں میں شامل نہ رہ۔

43 نافرمان بیٹے نے انکار کر دیا اور ڈوب گیا: اس نے جواب دیا کہ میں تو کسی بڑے پہاڑ کی طرف پناہ میں آ جاؤں گا جو مجھے پانی سے بچا لے گا، نوح نے کہا آج اللہ کے امر سے بچانے والا کوئی نہیں، صرف وہی بچیں گے جن پر اللہ کا رحم ہوا۔ اسی وقت ان دونوں کے درمیان موج حائل ہو گئی اور وہ ڈوبنے والوں میں سے ہو گیا۔

44 نوح علیہ السلام اور ایمان والوں کو اللہ نے بچا لیا: فرمایا گیا کہ اے زمین اپنے پانی کو نگل جا اور اے آسمان بس کر تھم جا، اسی وقت پانی سکھا دیا گیا اور کام پورا کر دیا گیا اور کشتی 'جودی' نامی پہاڑ پر جا لگی اور فرمایا گیا کہ ظالم لوگوں پر لعنت نازل ہو۔

45 بیٹے کو بچانے نوح کی التجاء: نوح نے اپنے رب کو پکارا اور کہا کہ میرے رب میرا بیٹا تو میرے گھر والون میں سے ہے، یقیناً تیرا وعدہ بالکل سچا ہے اور تو تمام حاکموں سے بہتر حاکم ہے۔

46 اللہ کا جواب: اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے نوح یقیناً وہ تیرے گھرانے سے نہیں ہے *، اس کے کام بالکل ہی ناشائستہ ہیں ** تجھے ہرگز وہ چیز نہ مانگنی چاہئے جس کا تجھے مطلقاً علم نہ ہو ***۔ میں تجھے نصیحت کرتا ہوں کہ تو جاہلوں میں اپنا شمار کرانے سے باز رہے ****۔

* حضرت نوح علیہ السلام نے قرابت نسبی کا لحاظ کرتے ہوئے اسے اپنا بیٹا قرار دیا لیکن اللہ تعالیٰ نے ایمان کی بنیاد پر قرابت دین کے اعتبار سے اس بات کی نفی فرمائی کہ وہ تیرے گھرانے سے ہے اس لئے کہ ایک نبی کا اصل گھرانہ تو وہی ہے جو اس پر ایمان لائے چاہے وہ کوئی بھی اور اگر کوئی ایمان نہ لائے تو چاہے وہ نبی کا باپ ہو، بیٹا ہو یا بیوی، وہ نبی کے گھرانے کا فرد نہیں ** یہ اللہ تعالیٰ نے اس کی علت بیان فرمائی اس سے معلوم ہوا ہے کہ جس کے پاس ایمان اور عمل صالح نہیں ہوگا اسے اللہ کے عذاب سے اللہ کا پیغمبر بھی بچانے پر قادر نہیں، آج کل لوگ پیروں فقیروں اور سجادہ نشینوں سے وابستگی کو ہی نجات کے لئے کافی سمجھتے ہیں اور عمل صالح کی ضرورت ہی نہیں سمجھتے حالانکہ جب عمل صالح کے بغیر نبی سے نسبی قرابت بھی کام نہیں آتی، تو یہ وابستگیاں کیا کام آ سکتی ہیں۔*** اس سے معلوم ہوا کہ نبی عالم الغیب نہیں ہوتا اس کو اتنا ہی علم ہوتا ہے جتنا وحی کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ اسے عطا فرما دیتا ہے کہ اگر حضرت نوح علیہ السلام کو پہلے سے علم ہوتا کہ ان کی درخواست قبول نہیں ہوگی تو یقیناً وہ اس سے پرہیز فرماتے۔ **** یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت نوح علیہ السلام کو نصیحت ہے جس کا مقصد ان کو اس مقام بلند پر فائز کرنا ہے جو علماء عاملین پر اللہ کی بارگاہ میں ہے۔

47 نوح کی توبہ: نوح نے کہا میرے پالنہار میں تیری ہی پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ تجھ سے وہ مانگوں جس کا مجھے علم ہی نہ ہو اگر تو مجھے نہ بخشے گا اور تو مجھ پر رحم نہ فرمائے گا تو میں خسارہ پانے والوں میں ہو جاؤں گا *۔

* جب حضرت نوح علیہ السلام یہ بات جان گئے کہ ان کا سوال واقع کے مطابق نہیں تھا تو فوراً اس سے رجوع فرما لیا اور اللہ تعالیٰ سے اس کی رحمت اور مغفرت کے طالب ہوئے۔

508 قوم عاد کا رسول کو جھٹلانا اور ان پر عذاب (الشعراء:125-123) (الشعراء:131-128) (الشعراء:135)

كَذَّبَتْ عَادٌ الْمُرْسَلِينَ (123)إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ هُودٌ أَلَا تَتَّقُونَ (124)إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ (125)

(الشعراء:125-123) عادیوں نے بھی رسولوں کو جھٹلایا۔(123) جبکہ ان سے ان کے بھائی ھود نے کہا کہ کیا تم ڈرتے نہیں؟(124) میں تمہارا امانتدار پیغمبر ہوں۔(125)

أَتَبْنُونَ بِكُلِّ رِيعٍ آيَةً تَعْبَثُونَ (128)وَتَتَّخِذُونَ مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُونَ (129)وَإِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِينَ (130)فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ (131)

(الشعراء:131-128) کیا تم ایک ایک ٹیلے پر بطور کھیل تماشا یادگار (عمارت) بنا رہے ہو۔(128) اور بڑی صنعت والے (مضبوط محل تعمیر) کر رہے ہو، گویا کہ تم ہمیشہ یہیں رہو گے۔(129) اور جب کسی پر ہاتھ ڈالتے ہو تو سختی اور ظلم سے پکڑتے ہو*۔(130) اللہ سے ڈرو اور میری پیروی کرو**۔(131)

إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ (135)

(الشعراء:135) مجھے تمہاری نسبت بڑے دن کے عذاب کا اندیشہ ہے۔(135)

* یہ ان کے ظلم وتشدد اور قوت و طاقت کی طرف اشارہ ہے۔** جب ان کے اوصاف قبیحہ بیان کئے جو ان کے دنیا میں انہماک اور ظلم وسرکشی پر دلالت کرتے ہیں تو پھر انہیں دوبارہ تقویٰ اور اپنی اطاعت کی دعوت دی۔

509 عذاب (الشعراء:139)

فَكَذَّبُوهُ فَأَهْلَكْنَاهُمْ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُم مُّؤْمِنِينَ (139)

چونکہ عادیوں نے حضرت ہود کو جھٹلایا، اس لئے ہم نے انہیں تباہ کر دیا*، یقیناً اس میں نشانی ہے اور ان میں اکثر بے ایمان تھے۔

* قوم عاد، دنیا کی مضبوط ترین اور قوی ترین قوم تھی، جس کی بابت اللہ نے فرمایا ہے، 'اس جیسی قوم پیدا ہی نہیں کی گئی' یعنی جو قوت اور شدت و جبروت میں اس جیسی ہو۔ اسی لئے یہ کہا کرتی تھی۔ 'کون قوت میں ہم سے زیادہ ہے؟' لیکن جب اس قوم نے بھی کفر کا راستہ چھوڑ کر ایمان وتقویٰ اختیار نہیں کیا تو اللہ تعالیٰ نے سخت ہوا کی صورت میں ان پر عذاب نازل فرمایا جو مکمل سات راتیں اور آٹھ دن ان پر مسلط رہا۔ بادتند آتی اور آدمی کو اٹھا کر فضا میں بلند کرتی اور پھر زور سے سر کے بل زمین پر پٹخ دیتی۔ جس سے اس کا دماغ پھٹ اور ٹوٹ جاتا اور بغیر سر کے ان کے لاشے اس طرح زمین پر پڑے ہوتے گویا وہ کھجور کے کھوکھلے تنے ہیں۔ انہوں نے پہاڑوں، کھوؤں اور غاروں اور بڑی بڑی مضبوط عمارتیں بنا رکھی تھیں، پینے کے لئے گہرے کنویں کھود رکھے تھے، باغات کی کثرت تھی، لیکن جب اللہ کا عذاب آیا تو کوئی چیز ان کے کام نہ آئی اور انہیں صفحہ ہستی سے مٹا کر رکھ دیا گیا۔

510 قوم ثمود کا رسول کو جھٹلانا اور ان پر عذاب (الشعراء:143-141) (الشعراء:150-149) (الشعراء:158-154)

كَذَّبَتْ ثَمُودُ الْمُرْسَلِينَ (141)إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ صَالِحٌ أَلَا تَتَّقُونَ (142)إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ (143)

(الشعراء:143-141) ثمودیوں نے بھی پیغمبروں کو جھٹلایا۔(141) ان کے بھائی صالح نے ان سے فرمایا کہ کیا تم اللہ سے

نہیں ڈرتے ؟(142) میں تمہارے طرف اللہ کا امانت دار پیغمبر ہوں۔(143)

وَتَنْحِتُونَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتاً فَارِهِيْنَ (149)فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيْعُونِ (150)

(الشعراء:150-149) اور تم پہاڑوں کو تراش تراش کر پر تکلف مکانات بنا رہے ہو۔(149) پس اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔(150)

مَا أَنتَ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا فَأْتِ بِآيَةٍ إِن كُنتَ مِنَ الصَّادِقِيْنَ (154)قَالَ هَـذِهِ نَاقَةٌ لَّهَا شِرْبٌ وَلَكُمْ شِرْبُ يَوْمٍ مَّعْلُومٍ (155)وَلَا تَمَسُّوهَا بِسُوءٍ فَيَأْخُذَكُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَظِيْمٍ (156)فَعَقَرُوهَا فَأَصْبَحُوا نَادِمِيْنَ (157) فَأَخَذَهُمُ الْعَذَابُ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُم مُّؤْمِنِيْنَ (158)

(الشعراء:158-154) تو تو ہم جیسا ہی انسان ہے، اگر تو سچوں میں سے ہے تو کوئی معجزہ لے آ۔(154) آپ نے فرمایا یہ ہے اونٹنی ، پانی پینے کی ایک باری اس کی اور ایک مقررہ دن کی باری پانی پینے کی تمہاری *(155) (خبردار) اسے برائی سے ہاتھ نہ لگانا ورنہ ایک بڑے بھاری دن کا عذاب تمہاری گرفت کر لے گا**۔(156) پھر بھی انہوں نے اس کی کوچیں کاٹ دالیں***، بس وہ پشیمان ہوگئے****۔(157) اور عذاب نے انہیں آدبوچا*****۔ بیشک اس میں عبرت ہے اور ان میں سے اکثر لوگ مومن نہ تھے۔(158)

* یہ وہی اونٹنی تھی جو ان کے مطالبہ پر پتھر کی ایک چٹان سے بطور معجزہ ظاہر ہوئی تھی ایک دن اونٹنی کے لئے ایک دن ان کے لئے پانی مقرر کر دیا گیا تھا ، اور ان سے کہہ دیا گیا تھا کہ جو دن تمہارا پانی لینے کا ہوگا اونٹنی گھاٹ پر نہیں آئے گی اور جو دن اونٹنی کے پانی پینے کا ہوگا تمہیں گھاٹ پر آنے کی اجازت نہیں ہے۔** دوسری بات انہیں یہ کہی گئی کہ اس اونٹنی کو کوئی بری نیت سے ہاتھ نہ لگائے نہ اسے نقصان پہنچایا جائے چنانچہ یہ اونٹنی اسی طرح ان کے درمیان رہی گھاٹ سے پانی پیتی اور گھاس چارہ کھا کر گذارہ کرتی اور کہا جاتا ہے کہ قوم ثمود اس کا دودھ دوہتی اور اس سے فائدہ اٹھاتی لیکن کچھ عرصہ گذرنے کا بعد انہوں نے اسے قتل کرنے کا منصوبہ بنایا*** یعنی باوجود اس بات کے کہ وہ اونٹنی اللہ کی قدرت کی ایک نشانی اور پیغمبر کی دلیل تھی قوم ثمود ایمان نہیں لائی اور کفر وشرک کے راستے پر گامزن رہی اور اس کی سرکشی یہاں تک بڑھی کہ بالآخر قدرت کی زندہ نشانی اونٹنی کی کونچیں کاٹ ڈالیں یعنی اس کے ہاتھوں اور پیروں کو زخمی کر دیا جس سے وہ بیٹھ گئی اور پھر اسے قتل کر دیا۔**** یہ اس وقت ہوا جب اونٹنی کے قتل کے بعد حضرت صالح نے کہا اب تمہیں صرف تین دن کی مہلت ہے چوتھے دن تمہیں ہلاک کر دیا جائے گا اس کے بعد جب واقعی عذاب کی علامتیں ظاہر ہونی شروع ہوگئیں تو پھر ان کی طرف سے بھی اظہار ندامت ہونے لگا لیکن علامات عذاب دیکھ لینے کے بعد ندامت اور توبہ کا کوئی فائدہ نہیں۔***** یہ عذاب زمین میں بھونچال (زلزلے) اور اوپر سے سخت چنگھاڑ کی صورت میں آیا جس سے سب کی موت واقع ہوگئی۔

511 قوم ثمود پر عذاب (الاعراف:78,79)

فَأَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَأَصْبَحُوا فِي دَارِهِمْ جَاثِمِيْنَ (78)فَتَوَلَّى عَنْهُمْ وَقَالَ يَا قَوْمِ لَقَدْ أَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ رَبِّي وَنَصَحْتُ لَكُمْ وَلَكِن لَّا تُحِبُّونَ النَّاصِحِيْنَ (79)

پس ان کو زلزلے نے آ پکڑا* اور وہ اپنے گھروں میں اوندھے کے اوندھے پڑے رہ گئے(78) اس وقت صالح علیہ السلام ان سے منہ موڑ کر چلے، اور فرمانے لگے کہ اے میری قوم میں نے تو تم کو اپنے رب کا حکم پہنچا دیا تھا اور میں نے تمہاری خیر خواہی کی لیکن تم لوگ خیر خواہوں کو پسند نہیں کرتے۔(79)

* یہاں زلزلہ کا ذکر ہے اور دوسرے مقام پر چیخ کا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونوں قسم کا عذاب ان پر آیا اوپر سے سخت چیخ اور نیچے سے زلزلہ ان دونوں عذابوں نے انہیں تہس نہس کر کے رکھ دیا۔

512 قومِ لوط کا رسولوں کو جھٹلانا اور ان پر عذاب (الشعراء:160-162) (الشعراء:165-171)

كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوطٍ الْمُرْسَلِينَ (160)إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ لُوطٌ أَلَا تَتَّقُونَ (161)إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ (162)

(الشعراء:160-162) قوم لوط* نے بھی نبیوں کو جھٹلایا۔(160) ان سے ان کے بھائی لوط (علیہ السلام) نے کہا کیا تم اللہ کا خوف نہیں رکھتے۔(161) میں تمہاری طرف امانت دار رسول ہوں۔(162)

وَتَذَرُونَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ عَادُونَ (166)قَالُوا لَئِنْ لَمْ تَنْتَهِ يَا لُوطُ لَتَكُونَنَّ مِنَ الْمُخْرَجِينَ (167)قَالَ إِنِّي لِعَمَلِكُمْ مِنَ الْقَالِينَ (168)رَبِّ نَجِّنِي وَأَهْلِي مِمَّا يَعْمَلُونَ (169)فَنَجَّيْنَاهُ وَأَهْلَهُ أَجْمَعِينَ (170)إِلَّا عَجُوزاً فِي الْغَابِرِينَ (171)

(الشعراء:165-171) کیا تم جہاں والوں میں سے مردوں کے ساتھ شہوت رانی کرتے ہو۔(165) اور تمہاری جن عورتوں کو اللہ تعالیٰ نے تمہارا جوڑا بنایا ہے ان کو چھوڑ دیتے ہو**، بلکہ تم ہو ہی حد سے گزر جانے والے***۔(166) انہوں نے جواب دیا کہ اے لوط! اگر تو باز نہ آیا تو یقیناً نکال دیا جائے گا۔(167) آپ نے فرمایا، میں تمہارے کام سے سخت ناخوش ہوں۔(168) میرے رب! مجھے اور میرے گھرانے کو اس (وبال) سے بچالے جو یہ کرتے ہیں۔(169) پس ہم نے اسے اور اسکے متعلقین کو سب کو بچالیا۔(170) بجز ایک بڑھیا کے کہ پیچھے رہ جانے والوں میں ہوگئی۔(171)

* حضرت لوط علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بھائی ہاران بن آزر کے بیٹے تھے ان کو حضرت ابراہیم علیہ السلام ہی کی زندگی میں نبی بنا کر بھیجا گیا تھا ان کی قوم (سدوم) اور (عموریہ) میں رہتی تھی یہ بستیاں شام کے علاقہ میں تھی،** یہ قوم لوط کی سب سے بری عادت تھی، جس کی ابتدا اسی قوم سے ہوئی تھی، اسی لیے اس فعل بد کو لواطت سے تعبیر کیا جاتا ہے یعنی وہ بدفعلی جس کا آغاز قوم لوط سے ہوا لیکن اب یہ بدفعلی پوری دنیا میں عام ہے بلکہ یورپ میں تو اسے قانوناً جائز تسلیم کرلیا گیا ہے یعنی ان کے ہاں اب یہ سرے سے گناہ ہی نہیں ہے، جس قوم کا مذاق اتنا بگڑ گیا ہو کہ مرد و عورت کا ناجائز جنسی ملاپ (بشرطیکہ باہمی رضامندی سے ہو) ان کے نزدیک جرم نہ ہو، تو وہاں دو مردوں کا آپس میں بدفعلی کرنا کیوں کر گناہ اور ناجائز ہو سکتا ہے؟ (اعاذنا اللہ منہ)** عادون عادی کی جمع ہے۔عربی میں عاد کے معنی ہیں حد سے تجاوز کرنے والا، یعنی حق کو چھوڑ کر باطل کو اور حلال کو چھوڑ کر حرام کو اختیار کرنے والا۔ اللہ تعالیٰ نے نکاح شرعی کے ذریعے سے عورت کی فرج سے اپنی جنسی خواہش کی تسکین کو حلال قرار دیا ہے اور اس کام کے لئے مرد کی دبر کو حرام قوم لوط نے عورتوں کی شرم گاہوں کو چھوڑ کر مردوں کی دبر اس کام کے لے استعمال کی اور یوں اس نے حد سے تجاوز کیا۔

513 عذاب : (الشعراء:172,173) (ھود:77-80)

ثُمَّ دَمَّرْنَا الْآخَرِيْنَ (172)وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِم مَّطَراً فَسَاء مَطَرُ الْمُنذَرِيْنَ (173)

پھر ہم نے باقی اور سب کو ہلاک کردیا۔(172) اور ہم نے ان پر ایک خاص قسم کا مینہ برسایا، پس بہت ہی برا مینہ تھا جو ڈرائے گئے لوگوں پر برسا۔(173)

وَلَمَّا جَاءتْ رُسُلُنَا لُوطاً سِيْءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعاً وَقَالَ هَـذَا يَوْمٌ عَصِيْبٌ (77)وَجَاءهُ قَوْمُهُ يُهْرَعُونَ إِلَيْهِ وَمِن قَبْلُ كَانُواْ يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ قَالَ يَا قَوْمِ هَـؤُلاء بَنَاتِي هُنَّ أَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُواْ اللّهَ وَلاَ تُخْزُونِ فِي ضَيْفِي أَلَيْسَ مِنكُمْ رَجُلٌ رَّشِيْدٌ (78)قَالُواْ لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِي بَنَاتِكَ مِنْ حَقٍّ وَإِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِيْدُ (79)قَالَ لَوْ أَنَّ لِي بِكُمْ قُوَّةً أَوْ آوِي إِلَى رُكْنٍ شَدِيْدٍ (80)

(ھود:77-80) : جب ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے لوط کے پاس پہنچے تو وہ ان کی وجہ سے بہت غمگین ہو گئے اور دل ہی دل میں کڑھنے لگے اور کہنے لگے کہ آج کا دن بڑی مصیبت کا دن ہے۔(77) اور اس کی قوم دوڑتی ہوئی اس کے پاس آ پہنچی، وہ تو پہلے ہی سے بدکاریوں میں مبتلا تھی، لوط نے کہا اے قوم کے لوگو! یہ ہیں میری بیٹیاں جو تمہارے لئے بہت ہی پاکیزہ ہیں، اللہ سے ڈرو اور مجھے میرے مہمانوں کے بارے میں رسوا نہ کرو، کیا تم میں ایک بھی بھلا آدمی نہیں۔(78) انہوں نے جواب دیا کہ تو بخوبی جانتا ہے کہ ہمیں تو تیری بیٹیوں پر کوئی حق نہیں ہے اور تو ہماری اصلی چاہت سے بخوبی واقف ہے۔(79) لوط نے کہا کاش کہ مجھ میں تم سے مقابلہ کرنے کی قوت ہوتی یا میں کسی زبردست کا آسرا پکڑ پاتا۔(80)

514 عذاب (ھود: 81-83)

قَالُواْ يَا لُوطُ إِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَن يَصِلُواْ إِلَيْكَ فَأَسْرِ بِأَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ اللَّيْلِ وَلاَ يَلْتَفِتْ مِنكُمْ أَحَدٌ إِلاَّ امْرَأَتَكَ إِنَّهُ مُصِيبُهَا مَا أَصَابَهُمْ إِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ أَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيبٍ (81) فَلَمَّا جَاء أَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّن سِجِّيلٍ مَّنضُودٍ (82)مُّسَوَّمَةً عِندَ رَبِّكَ وَمَا هِيَ مِنَ الظَّالِمِينَ بِبَعِيدٍ (83)

اب فرشتوں نے کہا اے لوط! ہم تیرے رب کے بھیجے ہوئے ہیں ناممکن ہے کہ یہ تجھ تک پہنچ جائیں پس تو اپنے گھر والوں کو لے کر کچھ رات رہے نکل کھڑا ہو۔ تم میں سے کسی کو مڑ کر بھی نہ دیکھنا چاہئے، بجز تیری بیوی کے، اس لئے کہ اسے بھی وہی پہنچنے والا ہے جو ان سب کو پہنچے گا، یقیناً ان کے وعدے کا وقت صبح کا ہے، کیا صبح بالکل قریب نہیں؟(81) پھر جب ہمارا حکم آ پہنچا، ہم نے اس بستی کو زیروزبر کر دیا اوپر کا حصہ نیچے کر دیا اور ان پر کنکر یلے پتھر برسائے جو تہ بہ تہ تھے۔(82) تیرے رب کی طرف سے نشان دار تھے اور وہ ان ظالموں سے کچھ بھی دور نہ تھے۔(83)

515 قومِ شعیب کا رسول کو جھٹلانا اور ان پر عذاب (الشعراء:176-188)

كَذَّبَ أَصْحَابُ الْأَيْكَةِ الْمُرْسَلِينَ (176)إِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَيْبٌ أَلَا تَتَّقُونَ (177)إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ (178) فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ (179)وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى رَبِّ الْعَالَمِينَ (180)أَوْفُوا الْكَيْلَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُخْسِرِينَ (181)وَزِنُوا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيمِ (182)وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ (183) وَاتَّقُوا الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالْجِبِلَّةَ الْأَوَّلِينَ (184)قَالُوا إِنَّمَا أَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِينَ (185)وَمَا أَنْتَ إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُنَا وَإِنْ نَظُنُّكَ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ (186)فَأَسْقِطْ عَلَيْنَا كِسَفًا مِنَ السَّمَاءِ إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ (187)قَالَ رَبِّي أَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُونَ (188)

ایکہ والوں* نے بھی رسولوں کو جھٹلایا(176) جبکہ ان سے شعیب (علیہ السلام) نے کہا کہ کیا تمہیں ڈر خوف نہیں؟(177) میں تمہاری طرف امانت دار رسول ہوں۔(178) اللہ کا خوف کھاؤ اور میری فرمانبرداری کرو۔(179) میں اس پر تم سے کوئی اجرت نہیں چاہتا، میرا اجر تمام جہانوں کے پالنے والے کے پاس ہے۔(180) ناپ پورا بھرا کر دیا کرو کم دینے والوں میں شمولیت نہ کرو**۔(181) اور سیدھی صحیح ترازو سے تولا کرو***۔(182) لوگوں کو ان کی چیزیں کمی سے نہ دو****، بے باکی کے ساتھ زمین میں فساد مچاتے نہ پھرو*****۔(183) اس اللہ کا خوف رکھو جس نے خود تمہیں اور اگلی مخلوق کو پیدا کیا ہے۔(184) انہوں نے کہا تو تو ان میں سے ہے جن پر جادو کر دیا جاتا ہے۔(185) اور تو تو ہم ہی جیسا ایک انسان ہے اور ہم تو تجھے جھوٹ بولنے والوں میں سے ہی سمجھتے ہیں۔(186) اگر تو سچے لوگوں میں سے ہے تو ہم پر آسمان کے ٹکڑے گرادے۔(187) کہا کہ میرا رب خوب جاننے والا ہے جو کچھ تم کر رہے ہو۔(188)

* ایکہ جنگل کو کہتے ہیں اس سے حضرت شعیب کی قوم اور بستی مدین کے اطراف کے باشندے مراد ہے۔ جہاں ایکہ درخت کی پوجا ہوتی تھی وہاں کے رہنے والوں کو اصحاب الایکہ کہا گیا۔** یعنی جب تم لوگوں کو ناپ کر دو تو اسی طرح پورا دو جس طرح لیتے وقت تم پورا ناپ کر لیتے ہو لینے اور دینے کے پیمانے الگ الگ مت رکھو کہ دیتے وقت کم دو اور لیتے وقت پورا لو۔*** اسی طرح تول میں ڈنڈی مت مارو بلکہ پورا صحیح تول کر دو۔ **** یعنی لوگوں کو دیتے وقت ناپ تول میں کمی نہ کرو۔***** یعنی اللہ کی نافرمانی مت کرو اس سے زمین میں فساد پھیلتا ہے۔

516 عذاب (الشعراء:189)

فَكَذَّبُوهُ فَأَخَذَهُمْ عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ إِنَّهُ كَانَ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ (189)

چونکہ انہوں نے اسے جھٹلایا تو انہیں سائبان والے دن کے عذاب نے پکڑ لیا*۔ وہ بڑے بھاری دن کا عذاب تھا۔

* سات دن تک ان پر سخت گرمی اور دھوپ مسلط کر دی، اس کے بعد بادلوں کا ایک سایہ آیا اور یہ سب گرمی اور دھوپ کی شدت سے بچنے کے لئے سائے تلے جمع ہو گئے اور کچھ سکھ کا سانس لیا۔ لیکن چند لمحے بعد ہی آسمان سے آگ کے شعلے برسنے شروع ہو گئے، زمین زلزلے سے لرز اٹھی اور ایک سخت چنگھاڑ نے انہیں ہمیشہ کے لئے موت کی نیند سلا دیا۔ یوں تین قسم کا عذاب ان پر آیا اور یہ اس دن آیا جس دن ان پر بادل سایہ فگن ہوا،

اس لئے فرمایا کہ سائے والے دن کے عذاب نے انہیں پکڑ لیا۔

517 عذاب (ھود:94) (الاعراف:93-91)

وَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا نَجَّيْنَا شُعَيْباً وَالَّذِيْنَ آمَنُواْ مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَأَخَذَتِ الَّذِيْنَ ظَلَمُواْ الصَّيْحَةُ فَأَصْبَحُواْ فِيْ دِيَارِهِمْ جَاثِمِيْنَ (94)

(ھود:94) جب ہمارا حکم (عذاب) آپہنچا ہم نے شعیب کو اور ان کے ساتھ (تمام) مومنوں کو اپنی خاص رحمت سے نجات بخشی اور ظالموں کو سخت چنگھاڑ کے عذاب نے دھر دبوچا جس سے وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے ہوئے ہو گئے۔

فَأَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَأَصْبَحُواْ فِيْ دَارِهِمْ جَاثِمِيْنَ (91)الَّذِيْنَ كَذَّبُواْ شُعَيْباً كَأَن لَّمْ يَغْنَوْاْ فِيْهَا الَّذِيْنَ كَذَّبُواْ شُعَيْباً كَانُواْ هُمُ الْخَاسِرِيْنَ (92)فَتَوَلَّى عَنْهُمْ وَقَالَ يَا قَوْمِ لَقَدْ أَبْلَغْتُكُمْ رِسَالاَتِ رَبِّيْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ فَكَيْفَ آسَى عَلَى قَوْمٍ كَافِرِيْنَ (93)

(الاعراف:93-91) پس ان کو زلزلے نے آ پکڑا سو وہ اپنے گھروں میں اوندھے کے اندھے پڑے رہ گئے* ۔(91) جنہوں نے شعیب علیہ السلام کی تکذیب کی تھی ان کی یہ حالت ہوگئی جیسے ان گھروں میں کبھی بسے ہی نہ تھے ** جنہوں نے شعیب علیہ السلام تکذیب کی تھی وہی خسارے میں پڑ گئے*** (92) قوم کی تباہی کے بعد شعیب (علیہ السلام) ان سے منہ موڑ کر چلے اور فرمانے لگے اے میری قوم! میں نے تم کو اپنے پروردگار کے احکام پہنچا دیئے تھے اور میں نے تمہاری خیر خواہی کی۔ پھر میں ان کافر لوگوں پر کیوں رنج کروں ****۔(93)

*امام ابن کثیر فرماتے ہیں کہ عذاب میں ساری ہی چیزوں کا اجتماع ہوا یعنی سائے والے دن ان پر عذاب آیا پہلے بادل نے ان پر سایہ کیا جس میں شعلے چنگاریاں اور آگ کے بھبھوکے تھے پھر آسمان سے سخت چیخ آئی اور زمین سے بھونچال جس سے ان کی روحیں پرواز کر گئیں۔ اور بے جان لاشیں ہو کر پرندوں کی طرح گھٹنوں میں منہ دے کر اوندھے کے اوندھے پڑے رہ گئے۔ ** جس بستی سے یہ اللہ کے رسول اور ان کے پیروکاروں کو نکالنے پر تلے ہوئے تھے اللہ کی طرف سے عذاب نازل ہونے کے بعد ایسے ہو گئے جیسے وہ یہاں رہتے ہی نہ تھے*** یعنی خسارہ میں وہی لوگ رہے جنہوں نے پیغمبر کی تکذیب کی نہ کہ پیغمبر اور ان پر ایمان والے۔ اور خسارہ بھی دونوں جہاں میں۔ دنیا میں بھی ذلت کا عذاب چکھا اور آخرت میں اس سے کہیں زیادہ عذاب شدید ان کے لئے تیار ہے**** عذاب و تباہی کے بعد جب شعیب علیہ السلام وہاں سے چلے تو انہوں نے دفور جذبات میں یہ باتیں کہیں اور ساتھ ہی کہا کہ جب میں نے حق تبلیغ ادا کر دیا اور اللہ کا پیغام ان تک پہونچا دیا تو اب میں ایسے لوگوں پر افسوس کروں تو کیوں کروں جو اس کے باوجود اپنے کفر اور شرک پر ڈٹے رہے۔

(517) (i) ارشادات رسول ﷺ۔ تجارت کے اصول (بخاری شریف)

ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں ہم لوگ عہد رسالت مآب ﷺ میں سواروں سے غلہ خرید تے تھے رسول اللہ ﷺ ان کے پاس کسی کو بھیج کر انہیں غلہ بیچنے سے منع کرتے جب تک کہ وہ غلہ وہاں منتقل نہ ہو جائے جہاں بکتا ہے نافع کہتے ہیں ابن عمرؓ نے بتایا رسول

اللہ ﷺ اس غلہ کے بیچنے سے منع کرتے جسے خریدا گیا مگر جب تک اس پر پورا قبضہ نہ کر لے۔
ارشاد نبوی ہے ''ناپ تول ٹھیک ٹھاک کر کے لو'' عثمانؓ سے منقول ہے رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا بیچو تو بھی ناپ تول کر لو اور خریدو تب بھی ناپ تول کر لو۔

اناج کا ناپنا مستحب ہے:

مقدام بن معدیکربؓ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ''فرمایا اپنا اناج ناپ لیا کرو تمہارے لئے بابرکت ہوگا'' سالمؒ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں میں نے دیکھا جو لوگ غلہ اندازے سے خریدتے تھے رسول ﷺ کے زمانہ میں انہیں سزا دی جاتی تھی تاکہ وہ اسے اپنے ٹھکانوں پر جا کر بیچیں۔
مالک بن اویسؓ روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کون ہے جو صرافہ (روپیہ اشرفیاں بنانے) کا کام کرتا ہو۔ طلحہؓ بولے میں کر سکتا ہوں مگر میرا خازن غابہ سے آجائے سفیانؓ کے مطابق یہ روایت زہریؒ سے اس طرح ہے اس میں کوئی اضافہ نہیں اور کہتے ہیں مجھے مالک بن اوس نے بتایا انہوں نے عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا اور وہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے تھے فرمایا ''سونے کے بدلہ سونا بیچنا سود ہے۔ ہاں البتہ وہ نقد ہو (تو نہیں) گیہوں کے بدلے گیہوں بیچنا سود ہے مگر یہ کہ نقد ہو اور جو کے بدلے جو بیچنا سود ہے۔

اپنے بھائی کے بیع پر اور مول پر مول نہ کرے۔

عبد اللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی بھی اپنے (مسلمان) بھائی کی بیع پر بیع (یعنی چڑھائی) نہ کرے۔

بولی دینا: بعض کے خیال میں ایسی بیع جائز نہیں ابن ابی عوفیٰ کہتے ہیں بولی کرنے والا سود خور اور خائن ہے یہ حکم کہ ناجائز ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قریب دوزخ میں لے جانے والا ہے اور جس نے احکام کیا جس کا میں نے حکم نہیں دیا وہ مزدور ہے۔
عجرؓ روایت کرتے ہیں رسول ﷺ نے بولی سے منع فرمایا۔

سونے کے بدلہ سونا فروخت کرنا

(۱) حضرت ابو بکرہؓ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سونے کے بدلے سونا نہ بیچو الا یہ کہ برابر ہو اور چاندی کے عوض چاندی نہ بیچو مگر یہ کہ برابر ہو سونے کو چاندی اور چاندی کو سونے کے عوض جس طرح چاہو بیچو۔
(۲) حضرت ابو سعید خدریؓ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سونے کے عوض سونا نہ بیچو الا یہ کہ برابر ہو اور ایک کو دوسرے سے کم یا زیادہ کر کے نہ بیچو اور ادھار کو نقد کے بدلے نہ بیچو۔

سونے چاندی کے بدلے درخت پر لگی ہوئی کھجور بیچنا

حضرت جابرؓ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے پکنے کی علامات واضح ہونے سے پہلے فروخت ممنوع قرار دی ہے اوران میں سے کوئی بھی چیز سوائے عرایا درہم و دینار کے بدلے نہ بیچی جائے۔

تجارت میں عیب کو مخفی رکھنا اور دروغ گوئی سے برکت ضائع ہو جاتی ہے

(۱) حکیم بن حزامؓ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بیچنے والے اور لینے والے کو (مال لٹانے کا) اختیار ہے جب تک (ایک دوسرے سے الگ نہ ہو جائیں)

(۲) حضرت سید عائشہؓ روایت کرتی ہیں جب سورہ بقرہ کی آخری آیت نازل ہوئی تو اسے رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں پڑھ کر سنایا پھر شراب کی تجارت بھی حرام قرار پائی۔

قوم فرعون کا رسول کو جھٹلانا اور ان پر عذاب

518 اللہ کا حکم موسیٰ کو (الشعراء: 17-15)

قَالَ كَلَّا فَاذْهَبَا بِآيَاتِنَا إِنَّا مَعَكُم مُّسْتَمِعُونَ (15) فَأْتِيَا فِرْعَوْنَ فَقُولَا إِنَّا رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ (16)أَنْ أَرْسِلْ مَعَنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ (17)

جناب باری نے فرمایا! ہرگز ایسا نہ ہوگا، تم دونوں ہماری نشانیاں لے کر جاؤ۔ ہم خود سننے والے تمہارے ساتھ ہیں۔(15) تم دونوں فرعون کے پاس جا کر کہو کہ بلا شبہ ہم رب العالمین کے بھیجے ہوئے ہیں۔(16) کہ تو ہمارے ساتھ بنی اسرائیل کو روانہ کر دے۔(17)

519 فرعون کا سوال، موسیٰ کا جواب (الشعراء:24-23)

وَتِلْكَ نِعْمَةٌ تَمُنُّهَا عَلَيَّ أَنْ عَبَّدتَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ (22)قَالَ فِرْعَوْنُ وَمَا رَبُّ الْعَالَمِينَ (23)قَالَ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا إِن كُنتُم مُّوقِنِينَ (24)

فرعون نے کہا رب العالمین کیا چیز ہے؟ (23) (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا وہ آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان کے تمام چیزوں کا رب ہے، اگر تم یقین رکھنے والے ہو۔(24)

520 موسیٰ اور فرعون کی گفتگو (الشعراء:34-29)

قَالَ لَئِنِ اتَّخَذْتَ إِلَهاً غَيْرِي لَأَجْعَلَنَّكَ مِنَ الْمَسْجُونِينَ (29)قَالَ أَوَلَوْ جِئْتُكَ بِشَيْءٍ مُّبِينٍ (30)قَالَ فَأْتِ بِهِ إِن كُنتَ مِنَ الصَّادِقِينَ (31)فَأَلْقَى عَصَاهُ فَإِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِينٌ (32)وَنَزَعَ يَدَهُ فَإِذَا هِيَ بَيْضَاء لِلنَّاظِرِينَ (33)قَالَ لِلْمَلَإِ حَوْلَهُ إِنَّ هَذَا لَسَاحِرٌ عَلِيمٌ (34)

فرعون کہنے لگا سن لے! اگر تو نے میرے سوا کسی اور کو معبود بنایا تو میں تجھے قید میں ڈال دوں گا۔(29) موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا اگر چہ میں تیرے پاس کوئی کھلی چیز لے آؤں؟(30) فرعون نے کہا اگر تو سچوں میں سے ہے تو اسے پیش کر۔(31) آپ نے (اسی وقت) اپنی لاٹھی ڈال دی جو اچانک کھلم کھلا (زبردست) اژدہا بن گئی۔(32) اور اپنا ہاتھ کھینچ نکالا تو وہ بھی اسی وقت ہر دیکھنے والے کو سفید چمکیلا نظر آنے لگا۔(33) فرعون اپنے پاس کے سرداروں سے کہنے لگا بھئی یہ تو کوئی بڑا دانا جادوگر ہے۔(34)

521 موسیٰؑ کا جادوگروں سے مقابلہ (الشعراء:48-43, 38)

فَجُمِعَ السَّحَرَةُ لِمِيقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُومٍ (38)

پھر ایک مقرر دن کے وعدے پر تمام جادوگر جمع کئے گئے۔(38)

فَأَلْقَوْا حِبَالَهُمْ وَعِصِيَّهُمْ وَقَالُوا بِعِزَّةِ فِرْعَوْنَ إِنَّا لَنَحْنُ الْغَالِبُونَ (44)فَأَلْقَى مُوسَى عَصَاهُ فَإِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُونَ (45)فَأُلْقِيَ السَّحَرَةُ سَاجِدِينَ (46)قَالُوا آمَنَّا بِرَبِّ الْعَالَمِينَ (47)رَبِّ مُوسَى وَهَارُونَ (48)

(حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) نے جادوگروں سے فرمایا جو کچھ تمہیں ڈالنا ہے ڈال دو۔(43) انہوں نے اپنی رسیاں اور لاٹھیاں ڈال دیں اور کہنے لگے عزت فرعون کی قسم! ہم یقیناً غالب ہی رہیں گے۔(44) اب (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) نے بھی اپنی لاٹھی میدان میں ڈال دی جس نے اسی وقت ان کے جھوٹ موٹ کے کرتب نگلنا شروع کر دیا۔(45) یہ دیکھتے ہی جادوگر بے اختیار سجدے میں گر گئے۔(46) اور انہوں نے صاف کہہ دیا کہ ہم تو اللہ رب العالمین پر ایمان لائے۔(47) یعنی موسیٰ علیہ السلام اور ہارون کے رب پر۔(48)

522 موسیٰؑ کو وحی کی گئی (الشعراء:52,53)

وَأَوْحَيْنَا إِلَى مُوسَى أَنْ أَسْرِ بِعِبَادِي إِنَّكُم مُّتَّبَعُونَ (52)فَأَرْسَلَ فِرْعَوْنُ فِي الْمَدَائِنِ حَاشِرِينَ (53)

اور ہم نے موسیٰ کو وحی کی کہ راتوں رات میرے بندوں کو نکال لے چل تم سب پیچھا کئے جاؤ گے۔(52) فرعون نے شہروں میں ہرکاروں کو بھیج دیا۔(53)

523 عذاب (الشعراء:66-60)

فَأَتْبَعُوهُم مُّشْرِقِينَ (60) فَلَمَّا تَرَاءَى الْجَمْعَانِ قَالَ أَصْحَابُ مُوسَى إِنَّا لَمُدْرَكُونَ (61)قَالَ كَلَّا إِنَّ مَعِيَ رَبِّي سَيَهْدِينِ (62)فَأَوْحَيْنَا إِلَى مُوسَى أَنِ اضْرِب بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ فَانفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيمِ (63)وَأَزْلَفْنَا ثَمَّ الْآخَرِينَ (64)وَأَنجَيْنَا مُوسَى وَمَن مَّعَهُ أَجْمَعِينَ (65)ثُمَّ أَغْرَقْنَا الْآخَرِينَ (66)

پس فرعونی سورج نکلتے ہی ان کے تعاقب میں نکلے۔(60) پس جب دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھ لیا، تو موسیٰ کے ساتھیوں نے کہا، ہم تو یقیناً پکڑ لئے گئے۔(61) موسیٰ نے کہا، ہرگز نہیں، یقین مانو، میرا رب میرے ساتھ ہے جو ضرور مجھے راہ دکھائے گا۔(62) ہم نے موسیٰ کی طرف وحی بھیجی کہ دریا پر اپنی لاٹھی مار، اسی وقت دریا پھٹ گیا اور ہر ایک حصہ پانی کا مثل بڑے پہاڑ کے ہوگیا۔(63) اور ہم نے اسی جگہ دوسروں کو نزدیک لا کھڑا کردیا۔(64) اور موسیٰ (علیہ السلام) کو اور اس کے تمام ساتھیوں کو نجات دی۔(65) پھر اور سب دوسروں کو ڈبو دیا۔(66) عبرت: یقیناً اس میں بڑی عبرت ہے اور ان میں کے اکثر لوگ ایمان والے نہیں۔(67) اور بے شک آپ کا رب بڑا ہی غالب و مہربان ہے(68)

524 اللہ کا عذاب کس کس طرح سے آتا ہے؟ (الاعراف:100-94)

وَمَا أَرْسَلْنَا فِي قَرْيَةٍ مِّن نَّبِيٍّ إِلَّا أَخَذْنَا أَهْلَهَا بِالْبَأْسَاء وَالضَّرَّاء لَعَلَّهُمْ يَضَّرَّعُونَ (94)ثُمَّ بَدَّلْنَا مَكَانَ السَّيِّئَةِ الْحَسَنَةَ حَتَّى عَفَواْ وَّقَالُواْ قَدْ مَسَّ آبَاءنَا الضَّرَّاء وَالسَّرَّاء فَأَخَذْنَاهُم بَغْتَةً وَهُمْ لاَ يَشْعُرُونَ(95) وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْقُرَى آمَنُواْ وَاتَّقَواْ لَفَتَحْنَا عَلَيْهِم بَرَكَاتٍ مِّنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ وَلَكِن كَذَّبُواْ فَأَخَذْنَاهُم بِمَا كَانُواْ يَكْسِبُونَ (96)أَفَأَمِنَ أَهْلُ الْقُرَى أَن يَأْتِيَهُمْ بَأْسُنَا بَيَاتاً وَهُمْ نَآئِمُونَ (97)أَوَ أَمِنَ أَهْلُ الْقُرَى أَن يَأْتِيَهُمْ بَأْسُنَا ضُحًى وَهُمْ يَلْعَبُونَ (98)أَفَأَمِنُواْ مَكْرَ اللّهِ فَلاَ يَأْمَنُ مَكْرَ اللّهِ إِلاَّ الْقَوْمُ الْخَاسِرُونَ (99)أَوَلَمْ يَهْدِ لِلَّذِينَ يَرِثُونَ الأَرْضَ مِن بَعْدِ أَهْلِهَا أَن لَّوْ نَشَاء أَصَبْنَاهُم بِذُنُوبِهِمْ وَنَطْبَعُ عَلَى قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لاَ يَسْمَعُونَ (100)

اور ہم نے کسی بستی میں کوئی نبی نہیں بھیجا کہ وہاں کے رہنے والوں کو ہم نے سختی اور تکلیف میں نہ پکڑا ہوتا کہ وہ گڑگڑائیں۔(94) پھر ہم نے اس بدحالی کی جگہ خوش حالی دی، یہاں تک کہ ان کو خوب ترقی ہوئی اور کہنے لگے کہ ہمارے آباواجداد کو بھی تنگی اور راحت پیش آئی تھی تو ہم نے ان کو دفعتاً پکڑ لیا اور ان کو خبر نہ تھی۔(95) اور اگر ان بستیوں کے رہنے والے ایمان لے آتے اور پرہیزگاری اختیار کرتے تو ہم ان پر آسمان اور زمین کی برکتیں کھول دیتے لیکن انہوں نے تکذیب کی تو ہم نے ان کے اعمال کی وجہ سے ان کو پکڑ لیا۔(96) کیا پھر بھی ان بستیوں کے رہنے والے اس بات سے بےفکر ہوگئے ہیں کہ ان پر ہمارا عذاب شب کے وقت آپڑے جس وقت وہ سوتے ہوں۔(97) اور کیا ان بستیوں کے رہنے والے اس بات سے بےفکر ہوگئے ہیں کہ ان پر ہمارا عذاب دن چڑھے آپڑے جس وقت کہ وہ اپنے کھیلوں میں مشغول ہوں۔(98) کیا پس وہ اللہ کی اس پکڑ سے بےفکر ہوگئے۔ سو اللہ کی پکڑ سے بجز ان کے جن کی شامت ہی آگئی ہو اور کوئی بےفکر نہیں ہوتا۔(99) اور کیا ان لوگوں کو جو زمین کے وارث ہوئے وہاں کے لوگوں کی ہلاکت کے بعد (ان واقعات مذکورہ نے) یہ بات نہیں بتلائی کہ اگر ہم چاہیں تو ان کے جرائم کے سبب ان کو ہلاک کرڈالیں اور ہم ان کے دلوں پر بند لگادیں، پس وہ نہ سن سکیں۔(100)

مرنے کے بعد قیامت میں کس طرح اُٹھایا جائیگا (احیاء الموتی)

525 (I) عزیرؑ کو مرنے کے سو سال بعد اُٹھایا گیا (البقرہ:259)

أَوْ كَالَّذِي مَرَّ عَلَى قَرْيَةٍ وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلَى عُرُوشِهَا قَالَ أَنَّى يُحْيِي هَـٰذِهِ اللَّهُ بَعْدَ مَوْتِهَا فَأَمَاتَهُ اللَّهُ مِئَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهُ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ قَالَ لَبِثْتُ يَوْماً أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ قَالَ بَل لَّبِثْتَ مِئَةَ عَامٍ فَانظُرْ إِلَى طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ وَانظُرْ إِلَى حِمَارِكَ وَلِنَجْعَلَكَ آيَةً لِّلنَّاسِ وَانظُرْ إِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ نُنشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوهَا لَحْماً فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ قَالَ أَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (259)

یا اس شخص کے مانند کہ جسکا گذر اس بستی پر ہوا۔ جو چھت کے بل اوندھی پڑی ہوئی تھی۔ وہ کہنے لگا اسکی موت کے بعد اللہ تعالیٰ اسے کس طرح زندہ کریگا؟* تو اللہ تعالیٰ نے اسے مار دیا سو سال کے لئے پھر اسے اُٹھایا، پوچھا کتنی مدت تجھ پر گذری؟ کہنے لگا ایک دن کا کچھ حصہ** فرمایا (اللہ نے) بلکہ تو سو سال تک رہا، پھر اب تو اپنے کھانے پینے کو دیکھ کہ بالکل خراب نہیں ہوا۔ اور اپنے گدھے کو بھی دیکھ۔ ہم تجھے لوگوں کے لئے ایک نشانی بناتے ہیں تو دیکھ کہ ہم ہڈیوں کو کس طرح اُٹھاتے ہیں۔ پھر ان پر گوشت چڑھاتے ہیں۔ جب یہ ظاہر ہو چکا تو کہنے لگا میں جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے***۔ یعنی یقین تو مجھے پہلے بھی تھا۔ لیکن اب عینی مشاہدے کے بعد میرے یقین اور علم میں مزید پختگی اور اضافہ ہو گیا ہے۔

*اس شخص کے بارے میں زیادہ مشہور نام حضرت عزیرؑ کا ہے جس کے بعض صحابہ و تابعین قائل ہیں۔ واللہ اعلم ** جب وہ شخص مرا تھا اس وقت کچھ دن چڑھا ہوا تھا اور جب زندہ ہوا تو ابھی شام نہیں ہوئی تھی۔ اس سے اس نے اندازہ لگایا کہ اگر میں کل یہاں آیا تھا تو ایک دن گذر گیا اور اگر آج کا واقعہ ہے تو دن کا کچھ حصہ ہی گذرا جبکہ واقعہ یہ تھا کہ اسکی موت پر سو سال گذر چکے تھے۔*** اللہ کے حکم سے اس شخص کے سامنے گدھے کے جو ہڈیاں ہوا میں بکھرے ہوئے تھے کہیں کہیں پڑے تھے۔ وہ سب آ کر صحیح سے جڑتے گئے۔ پھر اس پر اللہ نے گوشت چڑھایا پھر اس پر کھال چڑھ گئی یہ سب وہ شخص مشاہدہ کر رہا تھا۔) یہاں غور کرنے کی بات ہے۔ جب اس شخص کو سو سال بعد اُٹھایا گیا تو گدھے کا تو گوشت پوست گل چکا تھا۔ ہڈیاں بھی ادھر ادھر ہوا سے بکھر گئی تھیں۔ اور کھانا اور پینے کی چیزیں بالکل خراب نہیں ہوئیں۔ یعنی اللہ جس کے ساتھ جو معاملہ کرتا ہے وہ اسکی قدرت ہے۔ جیسے چاہا جیسا بنا دیا۔ جل جلالہ

526 (II) ابراہیم علیہ السلام اور چار پرندوں کا قصہ (البقرہ:260)

وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَى قَالَ أَوَلَمْ تُؤْمِن قَالَ بَلَى وَلَـٰكِن لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِي قَالَ فَخُذْ أَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ إِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلَى كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءاً ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَأْتِينَكَ سَعْياً وَاعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ (260)

اور جب ابراہیم نے کہا کہ اے میرے رب! مجھ دکھا تو مُردوں کو کس طرح زندہ کریگا۔ (جناب باری تعالیٰ نے) فرمایا کیا تمہیں ایمان نہیں؟ جواب دیا ایمان تو ہے لیکن میرے دل کی تسکین ہو جائیگی۔ فرمایا چار پرندلو۔ ان کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالو۔

پھر یہ پہاڑ پر انکا ایک ایک ٹکڑا رکھ دو۔ پھر انہیں پکارو۔ تمہارے پاس دوڑتے ہوئے آجائیں گے۔ جان رکھو اللہ تعالیٰ غالب ہے حکمتوں والا ہے۔ *

* بس یہ چار مختلف پرندے تھے ٹکڑے ٹکڑے کر کے مختلف پہاڑوں پر ان کے اجزاء باہم ملا کر رکھ دے پھر تو آواز دے تو وہ زندہ ہو کر تیرے پاس آجائیں گے چنانچہ ایسا ہی ہوا یہ احیاء موتی کا دوسرا واقعہ ہے جو ایک نہایت جلیل القدر پیغمبر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خواہش اور ان کے اطمینان قلب کے لے دکھایا گیا۔

527 (III) قصہ اصحاب کہف کا (کہف:9 سے 21)

أَمْ حَسِبْتَ أَنَّ أَصْحَابَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيمِ كَانُوا مِنْ آيَاتِنَا عَجَباً (9)إِذْ أَوَى الْفِتْيَةُ إِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوا رَبَّنَا آتِنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً وَهَيِّءْ لَنَا مِنْ أَمْرِنَا رَشَداً (10)فَضَرَبْنَا عَلَى آذَانِهِمْ فِي الْكَهْفِ سِنِينَ عَدَداً (11)ثُمَّ بَعَثْنَاهُمْ لِنَعْلَمَ أَيُّ الْحِزْبَيْنِ أَحْصَى لِمَا لَبِثُوا أَمَداً (12)نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ نَبَأَهُم بِالْحَقِّ إِنَّهُمْ فِتْيَةٌ آمَنُوا بِرَبِّهِمْ وَزِدْنَاهُمْ هُدًى (13)وَرَبَطْنَا عَلَى قُلُوبِهِمْ إِذْ قَامُوا فَقَالُوا رَبُّنَا رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ لَن نَّدْعُوَ مِن دُونِهِ إِلَهاً لَّقَدْ قُلْنَا إِذاً شَطَطاً (14)هَؤُلَاء قَوْمُنَا اتَّخَذُوا مِن دُونِهِ آلِهَةً لَّوْلَا يَأْتُونَ عَلَيْهِم بِسُلْطَانٍ بَيِّنٍ فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَى عَلَى اللَّهِ كَذِباً(15) وَإِذِ اعْتَزَلْتُمُوهُمْ وَمَا يَعْبُدُونَ إِلَّا اللَّهَ فَأْوُوا إِلَى الْكَهْفِ يَنشُرْ لَكُمْ رَبُّكُم مِّن رَّحمته ويُهَيِّءْ لَكُم مِّنْ أَمْرِكُم مِّرْفَقاً (16)وَتَرَى الشَّمْسَ إِذَا طَلَعَت تَّزَاوَرُ عَن كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِينِ وَإِذَا غَرَبَت تَّقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ وَهُمْ فِي فَجْوَةٍ مِّنْهُ ذَلِكَ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ مَن يَهْدِ اللَّهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ وَمَن يُضْلِلْ فَلَن تَجِدَ لَهُ وَلِيّاً مُّرْشِداً (17)وَتَحْسَبُهُمْ أَيْقَاظاً وَهُمْ رُقُودٌ وَنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِينِ وَذَاتَ الشِّمَالِ وَكَلْبُهُم بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيدِ لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ فِرَاراً وَلَمُلِئْتَ مِنْهُمْ رُعْباً (18)وَكَذَلِكَ بَعَثْنَاهُمْ لِيَتَسَاءلُوا بَيْنَهُمْ قَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ قَالُوا لَبِثْنَا يَوْماً أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ قَالُوا رَبُّكُمْ أَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ فَابْعَثُوا أَحَدَكُم بِوَرِقِكُمْ هَذِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ فَلْيَنظُرْ أَيُّهَا أَزْكَى طَعَاماً فَلْيَأْتِكُم بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ وَلَا يُشْعِرَنَّ بِكُمْ أَحَداً (19)إِنَّهُمْ إِن يَظْهَرُوا عَلَيْكُمْ يَرْجُمُوكُمْ أَوْ يُعِيدُوكُمْ فِي مِلَّتِهِمْ وَلَن تُفْلِحُوا إِذاً أَبَداً(20) وَكَذَلِكَ أَعْثَرْنَا عَلَيْهِمْ لِيَعْلَمُوا أَنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَأَنَّ السَّاعَةَ لَا رَيْبَ فِيهَا إِذْ يَتَنَازَعُونَ بَيْنَهُمْ أَمْرَهُمْ فَقَالُوا ابْنُوا عَلَيْهِم بُنْيَاناً رَّبُّهُمْ أَعْلَمُ بِهِمْ قَالَ الَّذِينَ غَلَبُوا عَلَى أَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِم مَّسْجِداً (21)

کیا تو اپنے خیال میں غار اور کتبے والوں کو ہماری نشانیوں میں سے کوئی بہت عجیب نشانی سمجھ رہا ہے؟(9) ان چند نوجوانوں نے جب غار میں پناہ لی تو دعا کی کہ اے ہمارے رب! ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرما اور ہمارے کام میں ہمارے لئے راہ یابی کو آسان کر دے۔(10) پس ہم نے ان کے کانوں پر گنتی کے کئی سال تک اسی غار میں پردے ڈال دیئے۔(11)

پھر ہم نے انہیں اٹھا کر کھڑا کیا کہ ہم یہ معلوم کرلیں کہ دونوں گروہ میں سے اس انتہائی مدت کو جو انہوں نے گزاری کس نے زیادہ یاد رکھی ہے۔(12) ہم ان کا صحیح واقعہ تیرے سامنے بیان فرما رہے ہیں۔ یہ چند نوجوان اپنے رب پر ایمان لائے تھے اور ہم نے ان کی ہدایت میں ترقی دی تھی۔(13) ہم نے ان کے دل مضبوط کر دیئے تھے جبکہ یہ اٹھ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کہ ہمارا رب تو وہی ہے جو آسمان و زمین کا رب ہے، ناممکن ہے کہ ہم اس کے سوا کسی اور معبود کو پکاریں اگر ایسا کیا تو ہم نے نہایت ہی غلط بات کہی۔(14) یہ ہے ہماری قوم جس نے اس کے سوا اور معبود بنا رکھے ہیں۔ ان کی خدائی کی یہ کوئی صاف دلیل کیوں پیش نہیں کرتے اللہ پر جھوٹ افترا باندھنے والے سے زیادہ ظالم کون ہے؟(15) جبکہ تم ان سے اور اللہ کے سوا ان کے اور معبودوں سے کنارہ کش ہو گئے تو اب تم کسی غار میں جا بیٹھو، تمہارا رب تم پر اپنی رحمت پھیلا دے گا اور تمہارے لئے تمہارے کام میں سہولت مہیا کر دے گا۔(16) آپ دیکھیں گے کہ آفتاب بوقت طلوع ان کے غار سے دائیں جانب کو جھک جاتا ہے اور بوقت غروب ان کے بائیں جانب کترا جاتا ہے اور وہ اس غار کی کشادہ جگہ میں ہیں۔ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہے۔ اللہ تعالیٰ جس کی رہبری فرمائے وہ راہ راست پر ہے اور جسے وہ گمراہ کر دے ناممکن ہے کہ آپ اس کا کوئی کارساز اور رہنما پاسکیں۔(17) آپ خیال کرتے کہ وہ بیدار ہیں، حالانکہ وہ سوئے ہوئے تھے، خود ہم انہیں دائیں بائیں کروٹیں دلایا کرتے تھے، ان کا کتا بھی چوکھٹ پر اپنے ہاتھ پھیلائے ہوئے تھا۔ اگر آپ جھانک کر انہیں دیکھنا چاہتے تو ضرور الٹے پاؤں بھاگ کھڑے ہوتے اور ان کے رعب سے آپ پر دہشت چھا جاتی۔(18) اسی طرح ہم نے انہیں جگا کر اٹھا دیا کہ آپس میں پوچھ گچھ کرلیں۔ ایک کہنے والے نے کہا کیوں بھئی تم کتنی دیر ٹھہرے رہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ایک دن یا ایک دن سے بھی کم؟ کہنے لگے کہ تمہارے ٹھہرے رہنے کا بخوبی علم اللہ تعالیٰ ہی کو ہے۔ اب تو تم اپنے میں سے کسی کو اپنی یہ چاندی دے کر شہر بھیجو وہ خوب دیکھ بھال لے کہ شہر کا کون سا کھانا پاکیزہ تر ہے، پھر اسی میں سے تمہارے کھانے کے لے آئے، اور وہ بہت احتیاط اور نرمی برتے اور کسی کو تمہاری خبر نہ ہونے دے۔(19) اگر یہ کافر تم پر غلبہ پالیں تو تمہیں سنگسار کر دیں گے یا تمہیں پھر اپنے دین میں لوٹا لیں گے اور پھر تم کبھی بھی کامیاب نہ ہوسکو گے۔(20) ہم نے اس طرح لوگوں کو ان کے حال سے آگاہ کر دیا کہ وہ جان لیں کہ اللہ کا وعدہ بالکل سچا ہے اور قیامت میں کوئی شک وشبہ نہیں۔ جبکہ وہ اپنے امر میں آپس میں اختلاف کر رہے تھے کہنے لگے ان کے غار پر ایک عمارت بنالو۔ ان کا رب ہی ان کے حال کا زیادہ عالم ہے۔ جن لوگوں نے ان کے بارے میں غلبہ پایا وہ کہنے لگے کہ ہم تو ان کے آس پاس مسجد بنالیں گے۔(21)

کچھ لوگ تو کہیں گے کہ اصحاب کہف تین تھے۔ اور چوتھا ان کا کتا تھا۔ کچھ کہیں گے کہ پانچ تھے اور چھٹا انکا کتا تھا۔ غیب کی باتوں میں اٹکل چلاتے ہیں۔ کچھ کہیں گے وہ سات ہیں اور آٹھواں انکا کتا۔ آپ کہہ دیجئے کہ میرا رب ان کی تعداد کو بخوبی جاننے والا ہے۔ انہیں بہت ہی کم لوگ جانتے ہیں۔ پس آپ انکے مقدمے میں صرف سرسری گفتگو کریں اور ان میں سے کسی سے انکے بارے میں پوچھ گچھ نہ کریں۔ (یعنی صرف ان ہی باتوں پر اکتفاء کریں جنکی اطلاع آپکو وحی کے ذریعے دی گئی ہے یا

تعین عدد بحث وتکرار نہیں کریں۔صرف یہ کہہ دیں کہ اس تعین کی کوئی دلیل نہیں ہے۔

528 IV (1) مردہ زمین کو زندہ کیا جانا (الاعراف:57)

وَهُوَ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيَاحَ بُشْراً بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ حَتَّى إِذَا أَقَلَّتْ سَحَاباً ثِقَالاً سُقْنَاهُ لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ فَأَنزَلْنَا بِهِ الْمَاء فَأَخْرَجْنَا بِهِ مِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ كَذَلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتَى لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ(57)

اور وہ (اللہ) ایسا ہے کہ اپنی باران رحمت سے پہلے ہواؤں کو بھیجتا ہے کہ وہ خوش کر دیتی ہے *۔ تو ہم اس بادل کو کسی خشک سرزمین کی طرف ہانک لے جاتے ہیں۔ پھر اس بادل سے پانی برساتے ہیں۔ پھر اس پانی سے ہر قسم کے پھل نکالتے ہیں **۔ یوں ہی ہم مردوں کو نکال کھڑا کریں گے تا کہ تم سمجھو ***۔

*یعنی بارش سے پہلے وہ ٹھنڈی ہوائیں چلاتا ہے۔ جو بارش کی نوید ہوتی ہیں۔ وہ ہوائیں بھاری بادلوں کو اٹھا لیتی ہیں (بھاری بادل سے مراد پانی سے بھرے ہوئے بادل** ہر قسم کے پھل جو رنگوں میں، ذائقہ میں، خوشبوؤں میں اور شکل وصورت میں مختلف ہوتے ہیں۔*** جس طرح ہم پانی کے ذریعے مردہ زمین میں روئیدگی بیدار کر دیتے ہیں اور وہ انواع واقسام کے غلے اور پھل پیدا کرتی ہے۔ اسی طرح قیامت والے دن تمام انسانوں کو جو مٹی میں مل کر مٹی ہو چکے ہوں گے ہم دوبارہ زندہ کریں گے اور پھر انکا حساب لیں گے۔

528 IV (2) مردہ زمین کا زندہ ہونا (الروم:19)

يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَكَذَلِكَ تُخْرَجُونَ (19)

(وہی) زندہ کو مردہ سے اور مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے *۔ اور وہی زمین کو اسکی موت کے بعد زندہ کرتا ہے۔ اسی طرح تم بھی (قبروں سے زندہ کر کے) نکالے جاؤ گے۔(19)

*جیسے انڈے کو مرغی سے اور مرغی کو انڈے سے، انسان کو نطفے سے اور نطفے کو انسان اور مومن کو کافر سے کافر کو مومن سے پیدا کرتا ہے

529 (1) قیامت قریب آ گئی (القمر:1,2)

اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانشَقَّ الْقَمَرُ (1)وَإِن يَرَوْا آيَةً يُعْرِضُوا وَيَقُولُوا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ (2)

قیامت قریب آ گئی *(1) اور چاند پھٹ گیا** یہ اگر کوئی معجزہ دیکھتے ہیں تو منہ پھیر لیتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں کہ یہ پہلے سے چلا آتا ہوا جادو ہے ***۔(2)

*یہ اعتبار زمانہ جو گذر گیا اور جو باقی ہے وہ تھوڑا ہے۔ ہر آنیوالی چیز قریب ہی ہے چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے بھی اپنی بابت فرمایا کہ میرا وجود قیامت سے متصل ہے۔ یعنی میرے اور قیامت کے درمیان کوئی نبی نہیں آئیگا۔** یہ وہ معجزہ ہے جو اہل مکہ کے مطالبے پر دکھایا گیا۔ چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے حتیٰ کہ لوگوں نے حرا پہاڑ اسکے درمیان دیکھا۔ یعنی اسکا ایک ٹکڑا پہاڑ کے اس طرف اور ایک ٹکڑا اس طرف ہو گیا۔*** یعنی قریش نے ایمان لانے کے بجائے اسے جادو قرار دیکر اپنے تکذیب کی روش برقرار رکھی۔

(2) جھٹلانے والوں کے نتیجہ کا وقت مقرر ہے، عبرت حاصل کریں (القمر:3,4)

وَكَذَّبُوا وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءهُمْ وَكُلُّ أَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ (3)وَلَقَدْ جَاءهُم مِّنَ الْأَنبَاء مَا فِيْهِ مُزْدَجَرٌ (4)

انہوں نے جھٹلایا اور اپنی خواہشوں کی پیروی کی اور ہر کام ٹھہرے ہوئے وقت پر مقرر ہے *۔(3) یقیناً انکے پاس وہ چیزیں آ چکی ہیں **۔ جن میں ڈانٹ ڈپٹ (کی نصیحت) *** ہے۔(4) اور کامل عقل کی بات ہے **** لیکن ان ڈراؤنی باتوں نے بھی کچھ فائدہ نہ دیا۔(5)

* اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہر کام کی ایک انتہا ہے وہ کام اچھا ہو یا برا یعنی بالآخر اسکا نتیجہ نکلے گا، اچھے کام کا نتیجہ اچھا اور برے کام کا برا۔ اس نتیجے کا ظہور دنیا میں بھی ہو سکتا ہے اگر اللہ چاہے تو ورنہ آخرت میں یقینی ہے۔** یعنی گذشتہ امتوں کی ہلاکت کی۔ جب نبیوں کی تکذیب کی*** یعنی ان میں عبرت ونصیحت کے پہلو ہیں۔ کوئی ان سے سبق حاصل کر کے شرک ومعصیت سے بچنا چاہے تو بچ سکتا ہے۔**** یعنی ایسی بات جو تباہی سے پھیر دینے والی یا یہ قرآن حکمت باللہ ہے جس میں کوئی نقص یا خلل نہیں۔

530 قیامت کا منظر (القمر: 7, 8)

(6) خُشَّعاً أَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ كَأَنَّهُمْ جَرَادٌ مُنتَشِرٌ (7) مُّهْطِعِينَ إِلَى الدَّاعِ يَقُولُ الْكَافِرُونَ هَذَا يَوْمٌ عَسِرٌ (8)

یہ جھکی آنکھوں قبروں سے اسطرح نکل کھڑے ہوں گے کہ گویا وہ پھیلا ہوا دل ہے۔(7) پکارنے والے کی طرف دوڑتے ہوں گے اور کافر کہیں گے یہ دن تو بہت سخت ہے۔(8)

531 قوم نوح کی تباہی کا تذکرہ (القمر: 9-16)

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ فَكَذَّبُوا عَبْدَنَا وَقَالُوا مَجْنُونٌ وَازْدُجِرَ (9) فَدَعَا رَبَّهُ أَنِّي مَغْلُوبٌ فَانتَصِرْ (10) فَفَتَحْنَا أَبْوَابَ السَّمَاءِ بِمَاءٍ مُّنْهَمِرٍ (11) وَفَجَّرْنَا الْأَرْضَ عُيُوناً فَالْتَقَى الْمَاءُ عَلَى أَمْرٍ قَدْ قُدِرَ (12) وَحَمَلْنَاهُ عَلَى ذَاتِ أَلْوَاحٍ وَدُسُرٍ (13) تَجْرِي بِأَعْيُنِنَا جَزَاءً لِّمَن كَانَ كُفِرَ (14) وَلَقَد تَّرَكْنَاهَا آيَةً فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ (15) فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ (16)

اس سے پہلے قوم نوح نے بھی ہمارے بندے جھٹلایا تھا اور دیوانہ بتلا کر جھڑک دیا تھا۔(9) پس اس نے (نوحؑ) اپنے رب سے دعا کی کہ میں بے بس ہوں تو میری مدد کر۔(10) پس ہم نے آسمان کے دروازوں کو زور کے مینہ سے کھولدیا *(11) اور زمین سے چشموں کو جاری کر دیا پس اس کام کے لئے جو مقدر کر دیا گیا تھا۔(دونوں) پانی جمع ہو گئے **(12) اور ہم نے اسے تختوں اور کیلوں والی (کشتی) پر سوار کر لیا۔***(13) جو ہماری آنکھوں کے سامنے چل رہی تھی بدلہ اسکی طرف سے جس کا کفر کیا گیا تھا۔(14) اور بے شک ہم نے اس واقعہ کو نشانی بنا کر باقی رکھا۔(15) بتاؤ میرا عذاب اور میری ڈرانے والی باتیں کیسی رہیں؟(16)

* کہتے ہیں چالیس دن تک مسلسل خوب زور سے پانی برستا رہا۔** یعنی آسمان اور زمین کے پانی نے مل کر وہ کام پورا کر دیا جو قضاء وقدر میں لکھ دیا گیا تھا یعنی طوفان بن کر سبکو غرق کر دیا۔ *** وہ رسیاں جن سے کشتی کے تختے باندھے گئے یا وہ کیلیں اور میخیں جن سے کشتی کو جوڑا گیا۔

532 پس ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا؟ اور بے شک ہم نے قرآن کو سمجھنے کے لئے آسان کر دیا* ہے (القمر: 17,)

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ (17)

* یعنی اسکے مطلب ومعنی کو سمجھنا، اس سے عبرت ونصیحت حاصل کرنا اور اسے زبانی یاد کرنا ہم نے آسان کر دیا۔ اسی لئے یہ دنیا کی واحد کتاب ہے جو لفظ بہ لفظ یاد کر لی جاتی ہے ورنہ چھوٹی سے چھوٹی کتاب کو بھی اسطرح یاد کر لینا اور اسے یاد رکھنا نہایت مشکل ہے اور اگر انسان اپنے قلب و ذہن کے دریچے کھول کر اسے عبرت کی آنکھوں سے پڑھے۔ نصیحت کے کانوں سے سنے اور سمجھنے والے دل سے اس پر غور کرے تو دنیا و آخرت کی سعادت کے دروازے اسکے لئے کھل جاتے ہیں اور یہ اسکے قلب و دماغ کی گہرائیوں میں اتر کر کفر و معصیت کی تمام آلودگیوں کو صاف کر دیتی ہے۔

533 قومِ عاد کی تباہی کا تذکرہ (القمر:20-18)

كَذَّبَتْ عَادٌ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ (18)إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحاً صَرْصَراً فِي يَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ (19) تَنزِعُ النَّاسَ كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنقَعِرٍ (20)

قوم عاد نے بھی جھٹلایا پس کیسا ہوا میرا عذاب * اور میری ڈرانے والی باتیں۔ (18) ہم نے ان پر تیز و تند مسلسل چلنے والی ہوا ایک پیہم منحوس دن میں بھیجی ** (19) جو لوگوں کو اٹھا اٹھا کر دے پٹختی تھی۔ گویا کہ وہ جڑ سے کٹے کھجور کے تنے ہیں *** -(20)

* کہتے ہیں یہ بدھ کی شام تھی۔ جب اس تند یخ اور شاں شاں کرتی ہوئی ہوا کا آغاز ہوا۔ پھر مسلسل سات راتیں اور آٹھ دن چلتی رہی۔ یہ ہوا گھروں اور قلعوں میں بند انسانوں کو بھی وہاں سے اُٹھاتی اور اس طرح زور سے انہیں زمین پر پٹختی کہ ان کے سر ان کے دھڑوں سے الگ ہو جاتے۔ یہ دن انکے عذاب کے اعتبار سے منحوس ثابت ہوا۔ اسکا یہ مطلب نہیں کہ بدھ کے دن میں یا کسی اور دن میں نحوست ہے جیسا کہ بعض لوگ سمجھتے ہیں۔ ** یہ عذاب اس وقت تک جاری رہا جب تک سب ہلاک نہیں ہوگئے *** یہ درازی قد کے ساتھ انکی بے بسی اور لاچارگی کا بھی اظہار ہے کہ عذاب الٰہی کے سامنے وہ کچھ نہ کر سکے دراں حالانکہ انہیں اپنی قوت و طاقت پر بڑا گھمنڈ تھا۔ اور کھجور کے ان تنوں کی طرح جو اپنی جڑ سے اکھڑ اور کٹ چکے ہوں اور انکے لاشے زمین پر پڑے ہوئے تھے۔

534 (القمر) پس کیسی رہی میری سزا اور میرا ڈرانا؟ (21)

فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ (21)

یقیناً ہم نے قرآن کو نصیحت کے لئے آسان کر دیا ہے۔ پس کیا ہے کوئی نصیحت حاصل کرنیوالا؟ (22:)

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ (22)

535 قومِ ثمود کی تباہی کا تذکرہ (القمر:23,29)

كَذَّبَتْ ثَمُودُ بِالنُّذُرِ (23)فَقَالُوا أَبَشَراً مِّنَّا وَاحِداً نَّتَّبِعُهُ إِنَّا إِذاً لَّفِي ضَلَالٍ وَسُعُرٍ (24)أَأُلْقِيَ الذِّكْرُ عَلَيْهِ مِن بَيْنِنَا بَلْ هُوَ كَذَّابٌ أَشِرٌ (25)سَيَعْلَمُونَ غَداً مَّنِ الْكَذَّابُ الْأَشِرُ (26)إِنَّا مُرْسِلُو النَّاقَةِ فِتْنَةً لَّهُمْ فَارْتَقِبْهُمْ وَاصْطَبِرْ (27) وَنَبِّئْهُمْ أَنَّ الْمَاء قِسْمَةٌ بَيْنَهُمْ كُلُّ شِرْبٍ مُّحْتَضَرٌ (28)فَنَادَوْا صَاحِبَهُمْ فَتَعَاطَى فَعَقَرَ (29)

قوم ثمود نے ڈرانے والوں کو جھٹلایا۔ (23) اور کہنے لگے کیا ہمیں میں سے ایک شخص کی ہم فرمانبرداری کرنے لگیں؟ تب ہی تو ہم یقیناً غلطی اور دیوانگی میں پڑے ہوئے ہوں گے۔ (24) کیا ہمارے سب کے درمیان صرف اسی پر وحی اتاری گئی؟

نہیں بلکہ وہ جھوٹا شیخی خور ہے *۔(25) اب سب جان لیں گے کہ کل کو کون جھوٹا اور شیخی خور تھا؟**۔ (26) بے شک ہم انکی آزمائش کے لئے اونٹنی بھیجیں گے***۔ پس (اے صالح) تو انکا منتظر رہ اور صبر کر****۔(27) ہاں انہیں خبر دے کہ پانی ان میں تقسیم شدہ ہے *****۔ ہر ایک اپنی باری پر حاضر ہوگا۔(28) انہوں نے اپنے ساتھی کو آواز دی جس نے (اونٹنی پر) وار کیا اور (اسکی) کوچیں کاٹ دیں۔(29)

*اس نے جھوٹ بھی بولا ہے تو بہت بڑا کہ مجھ پر وحی آتی ہے۔ بھلا ہم میں سے صرف اسی ایک پر وحی آنی تھی یا اس ذریعے سے ہم پر اپنی بڑائی جتانا اسکا مقصود ہے۔** یہ خود، پیغمبر پر الزام تراشی کرنیوالے یا حضرت صالح علیہ السلام؟ جنکو اللہ نے وحی و رسالت نوازا۔ کل سے مراد قیامت کا دن ہے یا دنیا میں ان کے لئے عذاب کا مقرر دن۔*** کہ یہ ایمان لاتے ہیں یا نہیں؟ یہ وہی اونٹنی ہے جو اللہ نے خود ان کے کہنے پر پتھر کی ایک چٹان سے ظاہر فرمائی تھی۔**** (یعنی دیکھ کہ یہ اپنے وعدے کے مطابق ایمان کا راستہ اپناتے ہیں یا نہیں؟ اور ان کی ایذاؤں پر صبر کر۔***** یعنی ایک دن اونٹنی کے پانی پینے کی لئے اور ایک دن قوم کے پانی پینے کے لئے۔

536 پس کیوں کر ہوا میرا عذاب میرا ڈرانا۔(30)

فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ (30)

537 اور ہم نے نصیحت کے لئے قرآن کو آسان کر دیا ہے پس کیا ہے کوئی جو نصیحت قبول کرے۔(32)

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ (32)

538 قوم لوط کا تذکرہ (القمر:33-39)

كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوطٍ بِالنُّذُرِ (33)إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ حَاصِباً إِلَّا آلَ لُوطٍ نَّجَّيْنَاهُم بِسَحَرٍ (34)نِعْمَةً مِّنْ عِندِنَا كَذَلِكَ نَجْزِي مَن شَكَرَ (35)وَلَقَدْ أَنذَرَهُم بَطْشَتَنَا فَتَمَارَوْا بِالنُّذُرِ (36)وَلَقَدْ رَاوَدُوهُ عَن ضَيْفِهِ فَطَمَسْنَا أَعْيُنَهُمْ فَذُوقُوا عَذَابِي وَنُذُرِ (37)وَلَقَدْ صَبَّحَهُم بُكْرَةً عَذَابٌ مُّسْتَقِرٌّ (38)فَذُوقُوا عَذَابِي وَنُذُرِ (39)

بے شک ہم نے ان پر پتھر برسانے والی ہوا بھیجی * لوطؑ کے گھر والوں کے، انہیں نے سحر کے وقت نجات دی**۔(34) اپنے احسان سے ہر ہر شکر گزار کو ہم اسی طرح بدلہ دیتے ہیں***(35) یقیناً (لوطؑ) نے انہیں ہماری پکڑ سے ڈرایا تھا لیکن انہوں نے ڈرانے والوں کے بارے میں (36) اور ان (لوطؑ) کو ان کے مہمانوں کے بارے میں پھسلایا۔ پس ہم نے انکی آنکھیں اندھی کر دیں اور کہہ دیا میرا عذاب اور میرا ڈرانا چکھو****۔ (37) اور یقین بات ہے کہ انہیں صبح سویرے ہی ایک جگہ پکڑنے والے مقررہ عذاب نے غارت کر دیا۔ (38)

*یعنی ایسی ہوا بھیجی جو ان کو کنکریاں مارتی تھیں۔ یعنی ان بستیوں کو ان پر الٹا دیا گیا۔ اس طرح کہ انکا اوپر والا حصہ نیچے اور نیچے والا حصہ اوپر، اسکے بعد ان پر کنکریاں پتھروں کی بارش ہوئی۔ جیسا کہ سورۃ ھود میں تفصیل گذری** آلِ لوط سے مراد حضرت لوطؑ، اور ان پر ایمان لانے والے لوگ ہیں۔ جن میں حضرت لوطؑ کی بیوی شامل نہیں، کیونکہ وہ مومنہ نہیں تھی، البتہ حضرت لوطؑ کی دو بیٹیاں انکے ساتھ تھیں، جن کو نجات دی گئی۔ سحر

سے مراد رات کا آخری حصہ ہے۔

*** یعنی انکو عذاب سے بچانا، یہ ہماری رحمت اور احسان تھا جو ان پر ہوا۔**** (پھسلایا بہلایا مانگا لوط سے انکے مہمانوں کو۔ مطلب یہ ہے کہ جب لوط کی قوم کو معلوم ہوا کہ چند خوبرو نوجوان لوط کے ہاں آئے ہیں (جو دراصل فرشتے تھے۔ اور انکو عذاب دینے کے لئے ہی آئے تھے۔) تو انہوں نے حضرت لوط سے مطالبہ کیا کہ ان مہمانوں کو ہمارے سپرد کر دیں تا کہ ہم اپنے بگڑے ہوئے ذوق کی ان سے تسکین کریں۔) (کہتے ہیں کہ یہ فرشتہ جبرائیل اور میکائیل اور اسرافیل علیہم السلام تھے۔ جب انہوں نے بدفعلی کی نیت سے فرشتوں (مہمانوں) کو لینے پر زیادہ اصرار کیا تو جبرئیلؑ نے اپنے پر کا ایک حصہ انہیں مارا جس سے انکی آنکھوں کے ڈھیلے ہی باہر نکل آئے۔ بعض کہتے ہیں، صرف آنکھوں کی بصارت زائل ہوئی۔ بہر حال عذاب عام سے پہلے یہ عذاب خاص ان لوگوں کو پہنچا جو حضرت لوط کے پاس بدنیتی سے آئے تھے۔ اور آنکھوں سے یا بینائی سے محروم ہو کر گھر پہنچے۔ اور پھر صبح اس عذاب عام میں تباہ ہو گئے جو پوری قوم کے لئے آیا۔

539 اور یقیناً ہم نے قرآن کو پند و وعظ کے لئے آسان کر دیا ہے۔ پس کیا کوئی ہے نصیحت پکڑنے والا۔ (40)

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ (40)

تیسیر قرآن کا اس سورت میں بار بار ذکر کرنے سے مقصد یہ ہے کہ یہ قرآن اور اسکے فہم و حفظ کو آسان کر دینا اللہ کا احسان عظیم ہے۔ اسکے شکر سے انسان کو کبھی غافل نہیں ہونا چاہئے۔

540 فرعونیوں کی تباہی کا تذکرہ (القمر:41)

وَلَقَدْ جَاءَ آلَ فِرْعَوْنَ النُّذُرُ (41)

انہوں نے ہماری تمام نشانیوں کو جھٹلائیں پس ہم نے انہیں بڑے غالب قوی پکڑنے والے کی طرح پکڑ لیا۔ یعنی انکو ہلاک کر دیا۔ (کیونکہ وہ عذاب، ایسے غالب کی گرفت تھی، جو انتقام لینے پر قادر ہے، اسکی گرفت کے بعد کوئی بچ نہیں سکتا۔)

541 قریشیوں کے لئے عبرت (القمر:44-43)

أَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِّنْ أُولَٰئِكُمْ أَمْ لَكُم بَرَاءَةٌ فِي الزُّبُرِ (43) أَمْ يَقُولُونَ نَحْنُ جَمِيعٌ مُّنتَصِرٌ (44) سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ (45)

(اے قریشیو!*) کیا تمہارے کافر ان کافروں سے کچھ بہتر ہیں**؟ یا تمہارے لئے اگلی کتابوں میں چھٹکارا لکھا ہوا ہے؟***(43) یا یہ کہتے ہیں کہ ہم غلبہ پانیوالی جماعت ہیں۔(44)

*یعنی اے اہل عرب! تمہارے کافر، گذشتہ کافروں سے بہتر نہیں ہیں، جب وہ اپنے کفر کی وجہ سے ہلاک کر دیئے گئے تو تم جب کہ تم سے بدتر ہو، عذاب سے سلامتی کیوں اُمید رکھتے ہو؟ ** یعنی کیا تمہاری بابت کتب منزلہ میں صراحت کر دی گئی ہے کہ قریش یا عرب جو مرضی کرتے رہیں ان پر غالب نہیں آئے گا۔ *** کسی اور کا ہم پر غالب آنے کا امکان نہیں۔ ہم دشمن سے انتقام لینے پر قادر ہیں۔

542 عنقریب (یہ) قریشیوں کی جماعت شکست دی جائیگی اور پیٹھ دے کر بھاگے گی * (القمر:45)

سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ (45)

*اللہ نے انکے زعم باطل کی تردید فرمائی۔ جماعت سے مراد کفار مکہ ہیں۔ چنانچہ بدر میں انہیں شکست ہوئی اور یہ پیٹھ دے کر بھاگے۔ اور سارے مشرک اور اسلاطین کفر ہلاک کر دئے گئے۔ جنگ بدر کے موقع پر جب نبی ﷺ نہایت الحاح وزاری سے اپنے خیمے میں مصروف دُعا تھے تو حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا، بس کیجئے اے اللہ کے رسول! آپؐ نے رب کے سامنے بہت الحاح وزاری کر لی۔ چنانچہ آپؐ خیمے سے باہر تشریف لائے تو آپؐ کی زبان مبارک پر یہی آیت تھی۔

543 جو کچھ انہوں نے اعمال کئے ہیں سب نامۂ اعمال میں لکھے ہوئے ہیں (لوح محفوظ میں درج ہیں) (القمر:55-52)

وَكُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوهُ فِي الزُّبُرِ (52)وَكُلُّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ مُسْتَطَرٌ (53)إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَنَهَرٍ (54)فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ عِندَ مَلِيكٍ مُّقْتَدِرٍ (55)

اور جو کچھ انہوں نے اعمال کئے ہیں سب نامہ اعمال میں لکھے ہوئے ہیں(52) (اسی طرح) ہر چھوٹی بڑی بات بھی لکھی ہوئی ہے یعنی مخلوق کے تمام اعمال، اقوال وافعال لکھے ہوئے ہیں۔(53) یقیناً ہمارا ڈر رکھنے والے جنتوں اور نہروں میں ہونگے۔ (54) راستی اور عزت کی بیٹھک میں قدرت والے بادشاہ کے پاس۔(55) اور ہم نے تم جیسے بہتیروں کو ہلاک کر دیا ہے پس کوئی ہے نصیحت لینے والا (القمر:15)

544 ایمان والوں کو اللہ کی نصیحتیں اور وعدے (المائدہ 9-7،11,12)

وَاذْكُرُواْ نِعْمَةَ اللّهِ عَلَيْكُمْ وَمِيثَاقَهُ الَّذِي وَاثَقَكُم بِهِ إِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا وَاتَّقُواْ اللّهَ إِنَّ اللّهَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ (7)يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ كُونُواْ قَوَّامِينَ لِلّهِ شُهَدَاء بِالْقِسْطِ وَلاَ يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلَى أَلاَّ تَعْدِلُواْ اعْدِلُواْ هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَى وَاتَّقُواْ اللّهَ إِنَّ اللّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ (8)وَعَدَ اللّهُ الَّذِينَ آمَنُواْ وَعَمِلُواْ الصَّالِحَاتِ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ(9) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ اذْكُرُواْ نِعْمَتَ اللّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ هَمَّ قَوْمٌ أَن يَبْسُطُواْ إِلَيْكُمْ أَيْدِيَهُمْ فَكَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنكُمْ وَاتَّقُواْ اللّهَ وَعَلَى اللّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ (11)

(المائدہ 12-7) تم پر اللہ کی جو نعمتیں نازل ہوئی ہیں انہیں یاد رکھو اور اس کے اس عہد کو بھی جس کا تم سے معاہدہ ہوا ہے جب کہ تم نے کہا ہم نے سنا اور مانا اور اللہ سے ڈرتے رہو یقیناً اللہ تعالیٰ دلوں کی باتوں کا جاننے والا ہے (7) اے ایمان والو تم اللہ کے خاطر حق پر قائم ہو جاؤ راستی اور انصاف کے ساتھ گواہی دینے والے بن جاؤ کسی قوم کی عداوت تمہیں خلاف عدل پر آمادہ نہ کر دے عدل کیا کرو جو پرہیزگاری کے زیادہ قریب ہے اور اللہ سے ڈرتے رہو یقین مانو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے باخبر ہے (8) اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ جو ایمان لائیں اور نیک کام کریں ان کے لئے وسیع مغفرت اور بہت بڑا اجر وثواب ہے۔ (9) اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور مومنوں کو اللہ تعالیٰ پر ہی بھروسہ کرنا چاہئے۔ (11) اللہ تعالیٰ نے کہہ دیا کہ یقیناً میں تمہارے ساتھ ہوں اگر تم نماز قائم رکھو گے اور زکوٰۃ دیتے رہو گے اور میرے رسولوں کو مانتے رہو گے اور

ان کی مدد کرتے رہو گے اور اللہ کو بہتر قرضہ دیتے رہو گے تو یقیناً میں تمہاری برائیاں تم سے دور رکھوں گا اور تمہیں ان جنتوں میں لے جاؤں گا جس کے نیچے چشمے بہہ رہے ہیں(12)

545 سورۃ اخلاص

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ (1)اللَّهُ الصَّمَدُ (2)لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ (3)وَلَمْ يَكُن لَّهُ كُفُوًا أَحَدٌ (4)

آپ کہہ دیجئے کہ وہ اللہ تعالیٰ ایک (ہی) ہے۔(1) اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے۔(2) نہ اس سے کوئی پیدا ہوا نہ وہ کسی سے پیدا ہوا۔(3) اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے۔(4)

546 سورۃ فلق

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ (1)مِن شَرِّ مَا خَلَقَ (2)وَمِن شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ (3)وَمِن شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ (4) وَمِن شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ (5)

آپ کہہ دیجئے! کہ میں صبح کے رب کی پناہ میں آتا ہوں۔(1) ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی ہے۔(2) اور اندھیری رات کی تاریکی کے شر سے جب اس کا اندھیرا پھیل جائے۔(3) اور گرہ (لگا کر ان) میں پھونکنے والیوں کے شر سے (بھی)(4) اور حسد کرنے والے کی برائی سے بھی جب وہ حسد کرے۔(5)

547 سورۃ ناس

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ (1)مَلِكِ النَّاسِ (2)إِلَهِ النَّاسِ (3)مِن شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ (4)الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ (5)مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ (6)

آپ کہہ دیجئے! کہ میں لوگوں کے رب کی پناہ میں آتا ہوں۔(1) لوگوں کے مالک کی (اور)(2) لوگوں کے معبود کی (پناہ میں)(3) وسوسہ ڈالنے والے پیچھے ہٹ جانے والے کے شر سے(4) جو لوگوں کے سینوں میں وسوسہ ڈالتا ہے۔(5) (خواہ) وہ جن میں سے ہو یا انسان میں سے۔(6)

نوٹ : باب چہارم ''احکام الٰہی کی ابتدا سورہ فاتحہ اور اختتام سورہ ناس سے کیا گیا جس سے پورا قرآن مجید مطلوب ہے اختصار کے خاطر صرف چند آیات بیان کئے گئے، اللہ تعالیٰ اس تالیف کو قبول فرما کر مسلمانوں کو راہ ہدایت عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

☆☆☆

باب پنجم

عبادات

548 انسان کی پیدائش کا اصل مقصد — الزاریات 56
549 تخلیق کائنات کا خاص مقصد ہے — الدخان 40-38
550 انسان کا کسی سے رشتہ کام نہ آئے گا — الدخان 42-41
551 اللہ تعالیٰ نے سارے جہان کو انسان کے لئے مسخر کر دیا ہے۔ — ابراہیم 34-32
552 اللہ تعالیٰ ساری کائنات کو انسان کے کام میں لگا رکھا ہے — لقمان 20
553 (I) انسان ایک ذمہ دار ہستی ہے۔ — القیامۃ 36
(II) کان، آنکھ، دل، ہر ایک سے پوچھ کی جانے والی ہے۔ — بنی اسرائیل 36
554 انبیاء کے بھیجنے کی اصل غرض — النحل 36
555 باز پرس یقیناً ہوگی — الاعراف 6
556 عدل وانصاف کا تقاضا — ص 28
557 فرمانبردار مومن اور نافرمان کافر کے اعمال ونتائج یکساں نہیں ہو سکتے — الم سجدہ 20-18
558 (I) ابراہیمؑ کی فرمانبرداری کا بیان — البقرہ 131
(II) اسماعیلؑ کا ذکر، اوصاف حمیدہ بیان کئے گئے۔ — مریم 54,55
559 یاد رکھو اللہ کے ذکر سے دلوں کو تسلی حاصل ہوتی ہے۔ — الرعد 28
560 ایمان والوں کو اللہ نے دنیا وآخرت میں پکی بات سے مضبوط کر دیتا ہے — ابراہیم 27
561 نماز سے غفلت برتنے والوں کو اللہ حکم دیتا ہے وہ توبہ کریں اور نماز کی پابندی کریں — مریم 60
562 توبہ واستغفار کرنے سے تزکیہ نفس ہوتا ہے — الشمس 10-9
کیوں نہیں مغفرت چاہتے
563 تم اللہ سے کیوں مغفرت نہیں چاہتے استغفار کیوں نہیں کرتے تاکہ تم پر رحم کیا جائے — النمل 46
564 کیوں استغفار نہیں کرتے، اللہ تعالیٰ تو بہت ہی بخشنے والا اور بڑا مہربان ہے — المائدہ 74
565 توبہ کرنیکا حکم — ھود 90
566 توبہ کرنے والے اور اصلاح کرنے والوں کی توبہ قبول کرتا ہے — البقرہ 160
567 اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگو — النساء 106
568 جو شخص اپنے گناہ کے بعد توبہ کر لے — المائدہ 39
569 اللہ کا حکم نبی ﷺ کو استغفار کرنیکا۔ (غور وفکر کا مقام) — المومن 55
570 ایمان والوں کی دُعا سنتا ہے — الشوریٰ 25
571 اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہوں۔ — الزمر 53
572 اللہ جسکی چاہتا ہے مدد کرتا ہے — الروم 6-5

توبہ واستغفار

573 قرآنی استغفار — المومنون 118
574 آدم علیہ السلام کی توبہ — الاعراف 23
575 نوح علیہ السلام کی توبہ — ھود 47
576 یوسف علیہ السلام کی توبہ — یوسف 53
577 موسیٰ علیہ السلام کی توبہ — الاعراف 143
578 یونس علیہ السلام کی توبہ — الانبیاء 87
579 داؤد علیہ السلام کی توبہ — ص 24
580 سلیمان علیہ السلام کی توبہ — ص 35
581 دُعا مانگنے کا حکم — الفرقان 77
582 اللہ کا حکم دُعا مانگو میں قبول کرونگا — المومن 60
583 اللہ بندے کی پکار کو قبول کرتا ہے بشرطیکہ بندے میری بات مان لیں — البقرہ 186

دُعائیں

584 رسول اللہ ﷺ کی دعاء — البقرہ 201
585 نوح علیہ السلام کی دُعا — المومنون 29
586 میں بے بس ہوں تو میری مدد فرما — القمر 10
587 اے میرے رب تمام مومن مردوں اور مومن عورتوں کو بخش دے اور کافروں کو سوائے بربادی کے کسی بات میں نا بڑھا — نوح 28
588 (1) ابراہیم علیہ السلام کی دُعائیں — ابراہیم 41-39
(2) — الشوریٰ 82-78

589 اے میرے رب ! مجھے قوت فیصلہ (علم وفہم) عطا فرما۔ اور مجھے نیک لوگوں میں ملا دے۔ الشعراء 83 326

590 اور میرا ذکرِ خیر پچھلے لوگوں میں بھی باقی رکھ۔ الشعراء 84 ″

591 مجھے نعمتوں والی جنت کے وارثوں میں سے بنا دے۔ الشعراء 85 ″

592 ابراہیم علیہ السلام کی دُعا، اولاد کے لئے الصآفات 100 ″

593 ایوب علیہ السلام کی دُعا الانبیاء 83 ″

594 یعقوب علیہ السلام کی دُعا یوسف 64 ″

595 یوسفؑ کی بھائیوں کی التجاء یوسفؑ سے یوسف 88 ″

596 یوسف علیہ السلام کی دُعا (شکر) یوسف 100 327

597 یوسف علیہ السلام کی دُعا (شکر) یوسف 101 ″

598 کفار سے جنگ کے وقت طالوتؑ کی دُعا البقرہ 250 ″

599 سلیمان علیہ السلام کی دُعا النمل 19 ″

600 موسیٰ علیہ السلام کی دُعا طٰہٰ 25-28 ″

601 فرعون کے جادوگر ایمان لانے کے بعد اللہ سے دُعا کرتے ہیں۔ الاعراف 126 328

602 مومنوں کی دُعا (اللہ کا حکم ایسی دُعا کرنیکا۔) آلِ عمران 8,9 ″

603 زکریا علیہ السلام کی دُعا مریم 4 ″

604 پس تو مجھے اپنے پاس سے وارث عطا فرما۔ (اولاد ہونے کے لئے دُعا) مریم 5 ″

605 جو میرا بھی وارث ہو اور یعقوبؑ کے خاندان کا بھی جانشین اور اے میرے رب تو اسے مقبول بندہ بنالے۔ (خاندان کو وارث کے لئے دُعا) مریم 6 ″

606 زکریا علیہ السلام کی دُعا الانبیاء 89 328

607 اصحاب کہف کی دُعا کہف 10 ″

608 اللہ جسکی رہبری فرمائے وہ راہ راست پر ہے اور جسے وہ گمراہ کردے ناممکن ہے کہ آپ سکا کوئی کارساز اور رہنما پاسکیں۔ کہف 17 329

609 اللہ کا حکم رسول اللہ کو دُعا کرنیکا ″ طٰہٰ 114 ″

610 اللہ کا حکم والدین کے لئے دُعا بنی اسرائیل 24 ″

611 ایمان والوں کی دُعا الفرقان 74 ″

612 اللہ سے محبت کی دعا ھود 90 ″

613 رسول اللہ ﷺ کو دُعا کرنے کا حکم بنی اسرائیل 81

614 (1) تمہارے سب معاملات اللہ ہی کی طرف رجوع ہوتے ہیں۔ الشوریٰ 53

(2) میں اپنا معاملہ اللہ ہی کے سپرد کرتا ہوں مومن 44

(3) میرے بندوں کی ایک جماعت کی دُعا المومنون 109

615 شکر گزاروں کو انعامات میں اضافہ اور ناشکروں کو سخت عذاب کی تنبیہہ ابراہیم 7

اللہ کا ذکر

616 (1) اللہ کی ذکر اہمیت العنکبوت 45

(2) اللہ کے ذکر سے دلوں کو تسلی ہوتی ہے الرعد 28

(3) رب کی تسبیح سے مراد نماز ہے طٰہٰ 130

617 اللہ کا ذکر کرو، اور ثابت قدم رہو الانفال 45

618 پس اللہ تعالیٰ کی تسبیح پڑھا کرو جبکہ تم شام کرو اور جب صبح کرو۔ الروم 17

619 (1) اللہ کی شان، بے شک وہ محسن اور مہربان ہے۔ طور 28

(2) قرآن ایک نصیحت ہے الدھر 29

620 اللہ کی شان البروج 16-14

621 درود پڑھنے کا حکم الاحزاب 56

622 دُعا (اللہ کی تعریف و پیغمبروں پر سلام) الصّٰفّٰت 2-180

623 اللہ کا ہدایت دینا الانعام 125

624 دُعا

625 یہ قرآن جو ہم نازل کر رہے ہیں مومنوں کے لئے تو سراسر شفا اور رحمت ہے۔ بنی اسرائیل 82

626 اور بے شک ہم نے قرآن کو سمجھنے کے لئے آسان کر دیا ہے۔ پس کیا کوئی نصیحت حاصل کرنے والا ہے؟ القمر 22

☆☆☆

باب پنجم

عبادات

548 انسان کی پیدائش کا اصل مقصد (الذاریات:56)

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ (56)

میں نے جنات اور انسانوں کو محض اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ صرف میری عبادات کریں۔ *

* یعنی اللہ کو محبوب و مطلوب ہے کہ تمام انس و جن صرف ایک اللہ کی عبادت کریں اور اطاعت بھی اسی ایک کی کریں۔ (اگر اسکا تعلق ارادہ تکوینی سے ہوتا ہے تو کوئی انس و جن اللہ کی عبادت و اطاعت سے انحراف کی طاقت ہی نہ رکھتا۔ یعنی اس میں انسانوں اور جنوں کو اس مقصد زندگی کی یاددہانی کرائی گئی ہے۔ جسے اگر انہوں نے فراموش کئے رکھا تو آخرت میں سخت باز پرس ہوگی اور وہ اس امتحان میں ناکام قرار پائیں گے جس میں اللہ نے ان کو ارادہ اختیار کی آزادی دے کر ڈالا ہے)

549 تخلیق کائنات کا خاص مقصد ہے (الدخان:38-40)

وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لَاعِبِينَ (38) مَا خَلَقْنَاهُمَا إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ (39) إِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ مِيقَاتُهُمْ أَجْمَعِينَ (40)

ہم نے زمین و آسمان اور انکے درمیان کی چیزوں کو کھیل کود کے طور پر پیدا نہیں کیا (38)۔ بلکہ ہم نے انہیں درست تدبیر کے ساتھ پیدا کیا۔ * لیکن ان میں اکثر لوگ نہیں جانتے۔** (39) یقیناً فیصلے کا دن ان سبکا طے شدہ وقت ہے***۔ (40)

* کہ لوگوں کی آزمائش کی جائے اور نیکوں کو ان کی نیکیوں کی جزا اور بدوں کو انکے بدیوں کی سزا دی جائے** یعنی وہ اس مقصد سے غافل اور بے خبر ہیں۔ اسی لئے آخرت کی تیاری سے لاپرواہ اور دنیا میں منہمک ہیں۔*** یہی وہ اصل مقصد ہے جسکے لئے انسانوں کو پیدا کیا گیا اور زمین و آسمان کی تخلیق کی گئی ہے۔

550 انسان کا کسی سے رشتہ کام نہ آئے گا (الدخان:41-42)

يَوْمَ لَا يُغْنِي مَوْلًى عَن مَّوْلًى شَيْئًا وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ (41) إِلَّا مَن رَّحِمَ اللَّهُ إِنَّهُ هُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ (42)

اس دن کوئی دوست کسی دوست کے کچھ کام نہ آئے گا اور نہ ان کی امداد کی جائے گی (41) مگر جس پر اللہ کی مہربانی ہو جائے۔ وہ زبردست اور رحم کرنے والا ہے۔ (42)

551 اللہ تعالیٰ نے سارے جہاں کو انسان کے لئے مسخر کر دیا ہے۔ (ابراہیم:32,33,34)

اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَأَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجَ بِهِ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقًا لَّكُمْ وَسَخَّرَ لَكُمُ

الْفُلْكَ لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِأَمْرِهِ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْأَنْهَارَ (32)وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَآئِبَيْنِ وَسَخَّرَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ (33) وَآتَاكُم مِّن كُلِّ مَا سَأَلْتُمُوهُ وَإِن تَعُدُّواْ نِعْمَتَ اللّهِ لاَ تُحْصُوهَا إِنَّ الإِنسَانَ لَظَلُومٌ كَفَّارٌ (34)

اللہ وہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے اور آسمانوں سے بارش برسا کر اس کے ذریعے سے تمہاری روزی کے لئے پھل نکالے ہیں اور کشتیوں کو تمہارے بس میں کر دیا ہے کہ دریاؤں میں اس کے حکم سے چلیں پھریں۔ اسی نے ندیاں اور نہریں تمہارے اختیار میں کر دی ہیں۔ (32) اسی نے تمہارے لئے سورج چاند کو مسخر کر دیا ہے کہ برابر ہی چل رہے ہیں۔ اور رات دن کو بھی تمہارے کام میں لگا رکھا ہے۔(33) اسی نے تمہیں تمہاری منہ مانگی کل چیزوں میں سے دے رکھا ہے *۔ اگر تم اللہ کے احسان گننا چاہو تو انہیں پورے گن بھی نہیں سکتے۔ یقیناً انسان بڑا ہی بے انصاف اور ناشکرا ہے**۔(34)

* اللہ کی نعمتیں ان گنت ہیں۔ ایک اثر میں داؤدؑ کا قول نقل کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا ''اے رب! میں تیرا شکر کس طرح ادا کروں؟ جبکہ شکر بجائے خود تیری طرف سے مجھ پر ایک نعمت ہے۔'' اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''اے داؤد! اب تو نے میرا شکر ادا کر دیا جب کہ تو نے یہ اعتراف کر لیا کہ یا اللہ میں تیری نعمتوں کا شکر ادا کرنے سے قاصر ہوں۔ (تفسیر ابن کثیر)** اللہ کی نعمتوں پر شکر ادا کرنے سے غفلت کی وجہ سے انسان اپنے نفس کے ساتھ ظلم اور بے انصافی کرتا ہے۔ بالخصوص کافر جو بالکل ہی اللہ سے غافل ہیں۔

552 اللہ تعالیٰ ساری کائنات کو انسان کے کام میں لگا رکھا ہے (لقمان:20)

أَلَمْ تَرَوْا أَنَّ اللَّهَ سَخَّرَ لَكُم مَّا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَأَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهُ ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً وَمِنَ النَّاسِ مَن يُجَادِلُ فِي اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلَا هُدًى وَلَا كِتَابٍ مُّنِيرٍ (20)

کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کی ہر چیز کو ہمارے کام میں لگا رکھا ہے۔ اور تمہیں اپنی ظاہری و باطنی نعمتیں بھرپور دے رکھی ہیں * بعض لوگ اللہ کے بارے میں بغیر علم کے اور بغیر ہدایت کے اور بغیر روشن کتاب کے جھگڑا کرتے ہیں۔**

* ظاہری سے مراد ہیں جنکا ادراک عقل وحواس وغیرہ سے ممکن ہو اور باطنی نعمتیں وہ جنکا ادراک واحساس انسان کو نہیں۔ یہ دونوں قسم کی نعمتیں اتنی ہیں کہ انسان ان کو شمار نہیں کر سکتا) ** یعنی وجود کو نہیں مانتے کوئی اللہ کے ساتھ شریک کرتے ہیں اور کوئی احکام میں۔

553 انسان ایک ذمہ دار ہستی ہے۔ (القیامۃ:36) (بنی اسرائیل:36)

أَيَحْسَبُ الْإِنسَانُ أَن يُتْرَكَ سُدًى (36)

وَلاَ تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَـئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْؤُولاً (36)

(1) کیا انسان یہ خیال کرتا ہے کہ اسے یونہی چھوڑ دیا جائیگا۔ (القیامۃ:36)

(2) جس بات کی تجھے خبر ہی نہ ہو اس کے پیچھے مت پڑ کیونکہ کان اور آنکھ اور دل ان میں سے ہر ایک سے پوچھ کی جانے والی

ہے (بنی اسرائیل :36)

554 انبیاء کے بھیجنے کی اصل غرض (النحل :36)

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولاً أَنِ اعْبُدُواْ اللّهَ وَاجْتَنِبُواْ الطَّاغُوتَ فَمِنْهُم مَّنْ هَدَى اللّهُ وَمِنْهُم مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلالَةُ فَسِيرُواْ فِي الأَرْضِ فَانظُرُواْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ (36)

اور ہم نے ہر امت میں ایک رسول بھیجا ہے کہ (لوگو!) صرف اللہ کی عبادت کرو۔ اور اس کے سوا تمام معبودوں سے بچو پس بعض لوگوں کو تو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی اور بعض پر گمراہی ثابت ہوگئی پس تم خود زمین میں چل پھر کر دیکھ لو کہ جھٹلانے والوں کا انجام کیسا کچھ ہوا۔

555 باز پرس یقیناً ہوگی (الاعراف :6)

فَلَنَسْأَلَنَّ الَّذِيْنَ أُرْسِلَ إِلَيْهِمْ وَلَنَسْأَلَنَّ الْمُرْسَلِيْنَ (6)

پھر ہم ان لوگوں سے ضرور پوچھیں گے جن کے پاس پیغمبر بھیجے گئے تھے اور ہم پیغمبروں سے ضرور پوچھیں گے۔

556 عدل وانصاف کا تقاضا (ص :28)

أَمْ نَجْعَلُ الَّذِيْنَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كَالْمُفْسِدِيْنَ فِي الْأَرْضِ أَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِيْنَ كَالْفُجَّارِ (28)

کیا ہم ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے ان کے برابر کر دیں گے جو (ہمیشہ) زمین میں فساد مچاتے رہے، یا پرہیز گاروں کو بدکاروں جیسا کر دیں گے؟

557 فرمانبردار مومن اور نافرمان کافر کے اعمال ونتائج یکساں نہیں ہوسکتے (الم سجدہ :20-18)

أَفَمَن كَانَ مُؤْمِناً كَمَن كَانَ فَاسِقاً لَّا يَسْتَوُونَ (18)أَمَّا الَّذِيْنَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَلَهُمْ جَنَّاتُ الْمَأْوَى نُزُلاً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (19)وَأَمَّا الَّذِيْنَ فَسَقُوا فَمَأْوَاهُمُ النَّارُ كُلَّمَا أَرَادُوا أَن يَخْرُجُوا مِنْهَا أُعِيْدُوا فِيْهَا وَقِيْلَ لَهُمْ ذُوقُوا عَذَابَ النَّارِ الَّذِيْ كُنتُم بِهِ تُكَذِّبُونَ (20)

کیا وہ جو مومن ہو مثل اس کے ہے جو فاسق ہو؟ یہ برابر نہیں ہو سکتے (18) جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور نیک عمل بھی کئے ان کے لئے ہمیشگی والی جنتیں ہیں مہمانداری ہے ان کے اعمال کے بدلے جو وہ کرتے تھے (19) لیکن جن لوگوں نے حکم عدولی کی ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے جب کبھی اس سے باہر نکلنا چاہیں گے اسی میں لوٹا دیئے جائیں گے اور کہہ دیا جائے گا کہ اپنے جھٹلانے کے بدلے آگ کا مزہ چکھو (20)

558 (1) حضرت ابراہیم علیہ السلام کی فرمانبرداری کا بیان۔

جب کبھی بھی انہیں ان کے رب نے کہا، فرمانبردار ہو جاؤ، انہوں نے کہا میں نے رب العالمین کی فرمانبرداری کی (یہ فضیلت

اور برگزیدگی انہیں اسی لئے حاصل ہوئی کہ انہوں نے اطاعت وفرمابرداری کا بے مثال نمونہ پیش کیا)۔

558 (2) اسماعیلؑ کا ذکر، اوصاف حمیدہ بیان کئے گئے۔ (مریم: 54,55)

وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِسْمَاعِيلَ إِنَّهُ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُولاً نَّبِيّاً (54)وَكَانَ يَأْمُرُ أَهْلَهُ بِالصَّلاَةِ وَالزَّكَاةِ وَكَانَ عِندَ رَبِّهِ مَرْضِيّاً(55)

اسماعیل بڑا ہی وعدے کا سچا تھا۔ اور تھا بھی رسول اور نبی۔ وہ اپنے گھر والوں کو برابر نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیتا تھا۔ اور تھا بھی اپنے رب کی بارگاہ میں پسندیدہ اور مقبول۔

559 یاد رکھو اللہ کے ذکر سے دلوں کو تسلی حاصل ہوتی ہے۔ (الرعد:28)

الَّذِينَ آمَنُواْ وَتَطْمَئِنُّ قُلُوبُهُم بِذِكْرِ اللّهِ أَلاَ بِذِكْرِ اللّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ(28)

جولوگ ایمان لائے انکے دل اللہ کے ذکر سے اطمینان حاصل کرتے ہیں۔ یاد رکھو اللہ کے ذکر سے دلوں کو تسلی حاصل ہوتی ہے۔

560 ایمان والوں کو اللہ نے دنیا وآخرت میں پکی بات سے مضبوط کر دیتا ہے۔ (ابراہیم:27)

يُثَبِّتُ اللّهُ الَّذِينَ آمَنُواْ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الآخِرَةِ وَيُضِلُّ اللّهُ الظَّالِمِينَ وَيَفْعَلُ اللّهُ مَا يَشَاءُ (27)

ایمان والوں کو اللہ تعالیٰ پکی بات * کے ساتھ مضبوط رکھتا ہے، دنیا کی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی۔

* اس کی تفسیر حدیث میں اس طرح آتی ہے کہ ''موت کے بعد قبر میں جب مسلمان سے سوال کیا جاتا ہے، تو وہ جواب میں اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ ''جب بندے کو قبر میں رکھ دیا جاتا ہے اور اس کے ساتھی چلے جاتے ہیں اور وہ ان کے جوتوں کی آہٹ سنتا ہے۔ پس اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور اسے اٹھا کر اس سے پوچھتے ہیں کہ اس شخص کے بارے میں تیری کیا رائے ہے، وہ مومن ہوتا ہے تو جواب دیتا ہے کہ وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ فرشتے اسے جہنم کا ٹھکانہ دکھاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اللہ نے اس کی جگہ تیرے لئے جنت میں ٹھکانہ بنا دیا ہے۔ پس وہ دونوں ٹھکانے دیکھتا ہے اور اس کی قبر ستر ہاتھ کشادہ کر دی جاتی ہے اور اس کی قبر کو قیامت تک نعمتوں سے بھر دیا جاتا ہے۔'' (صحیح مسلم، باب مذکور) ایک اثر میں ہے، اس سے پوچھا جاتا ہے، مَن ربُّک؟ ما دِینُک؟ مَن نبیک؟ تیرا رب کون ہے؟ تیرا دین کیا ہے اور تیرا پیغمبر کون ہے؟ پس اللہ تعالیٰ اسے ثابت قدمی عطا فرماتا ہے اور وہ جواب دیتا ہے۔ میرا رب اللہ ہے، میرا دین الاسلام ہے، اور محمد ﷺ میرے پیغمبر ہیں۔)

561 نماز سے غفلت برتنے والوں کو اللہ حکم دیتا ہے وہ توبہ کریں اور نماز کی پابندی کریں۔ (مریم:60)

إِلَّا مَن تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحاً فَأُوْلَئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُونَ شَيْئاً (60)

جنہوں نے نماز ضائع کر دی اور نفسانی خواہشوں کے پیچھے پڑ گئے سو وہ نقصان میں پڑ گئے، بجز ان لوگوں کے جو توبہ کر لیں * اور ایمان لائیں اور نیک عمل کریں۔ ایسے لوگ جنت میں جائیں گے اور ان کی ذرا بھی حق تلفی نہ کی جائیگی۔

* یعنی جو توبہ کر کے ترک صلوٰۃ اور اتباع شہوات سے باز آجائیں اور ایمان وعمل صالح کے تقاضوں کا اہتمام کر لیں تو ایسے لوگ انجام بد سے محفوظ اور جنت کے مستحق ہوں گے۔

562 توبہ واستغفار کرنے سے تزکیہ نفس ہوتا ہے (الشمس:10-9)

قَدْ أَفْلَحَ مَن زَكَّاهَا (9)وَقَدْ خَابَ مَن دَسَّاهَا (10)

وہ کامیاب ہوا جس نے اپنے نفس کو سنوارا*(9) اور جس نے اسے خاک میں ملا دیا وہ ناکام ہوا**(10)

** شرک سے، معصیت سے اور اخلاقی آلائشوں سے وہ اخروی فوز وفلاح سے ہمکنار کیا۔** یعنی جس نے اپنے نفس کو گمراہ کرلیا۔ وہ خسارے میں رہا یعنی جس نے اپنے نفس کو چھپا دیا اور اسے بے کار چھوڑ دیا اور اسے اللہ کی اطاعت وعمل صالح کے ساتھ مشہور نہیں کیا وہ خسارے میں رہا۔

کیوں نہیں مغفرت چاہتے؟

563 تم اللہ تعالیٰ سے کیوں مغفرت نہیں چاہتے۔ استغفار کیوں نہیں کرتے تاکہ تم پر رحم کیا جائے؟ (النمل:46)

قَالَ يَا قَوْمِ لِمَ تَسْتَعْجِلُونَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ لَوْلَا تَسْتَغْفِرُونَ اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ (46)

564 یہ لوگ کیوں اللہ تعالیٰ کی طرف نہیں جھکتے اور کیوں استغفار نہیں کرتے؟ اللہ تعالیٰ تو بہت ہی بخشنے والا اور بہت بڑا مہربان ہے۔ (المائدہ:74)

أَفَلاَ يَتُوبُونَ إِلَى اللّهِ وَيَسْتَغْفِرُونَهُ وَاللّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (74)

565 توبہ کرنیکا حکم (ھود:90)

وَاسْتَغْفِرُواْ رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُواْ إِلَيْهِ إِنَّ رَبِّي رَحِيمٌ وَدُودٌ (90)

تم اپنے رب سے استغفار کرو اور اسکی طرف توبہ کرو۔ یقین مانو کہ میرا رب بڑی مہربانی والا اور بہت محبت کرنیوالا ہے۔

566 توبہ کرنے والے اور اصلاح کرنے والوں کی توبہ اللہ قبول کرتا ہے (البقرہ:160)

إِلاَّ الَّذِينَ تَابُواْ وَأَصْلَحُواْ وَبَيَّنُواْ فَأُوْلَـئِكَ أَتُوبُ عَلَيْهِمْ وَأَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيمُ (160)

مگر وہ لوگ جو توبہ کرلیں اور اصلاح کرلیں اور بیان کردیں تو میں انکی توبہ قبول کرلیتا ہوں اور میں توبہ قبول کرنیوالا اور رحم وکرم کرنیوالا ہوں۔

567 اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگو (النساء:106)

وَاسْتَغْفِرِ اللّهَ إِنَّ اللّهَ كَانَ غَفُوراً رَّحِيماً (106)

اور اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگو بے شک اللہ تعالیٰ بخشش کرنیوالا ہے۔ مہربانی کرنیوالا ہے۔

568 جو شخص اپنے گناہ کے بعد توبہ کرلے (المائدہ:39)

فَمَن تَابَ مِن بَعْدِ ظُلْمِهِ وَأَصْلَحَ فَإِنَّ اللّهَ يَتُوبُ عَلَيْهِ إِنَّ اللّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (39)

جوشخص اپنے گناہ کے بعد توبہ کرلے اور اصلاح کرلے تو اللہ تعالیٰ رحمت کے ساتھ اسکی طرف لوٹتا ہے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ معاف فرمانیوالا ہے مہربانی کرنیوالا ہے۔

569 اللہ کا حکم نبی ﷺ کو استغفار کرنیکا (المومنون:55) (غوروفکر کا مقام)

أَيَحْسَبُونَ أَنَّمَا نُمِدُّهُم بِهِ مِن مَّالٍ وَبَنِينَ (55)

(اے نبی!) اللہ کا وعدہ بلاشک (وشبہ) سچا ہے تو اپنے گناہوں کی* معافی مانگتا رہ اور صبح وشام**اپنے رب کی تسبیح اور حمد بیان کرتا رہ۔

* گناہ سے مراد وہ چھوٹی چھوٹی لغزشیں ہیں جو تقاضائے بشریت سرزد ہوتی ہیں جنکی اصلاح بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے کردی جاتی ہے۔ یا استغفار بھی ایک عبادت ہے۔ اجروثواب کی زیادتی کے لئے استغفار کا حکم دیا گیا ہے۔ یا مقصد امت کی رہنمائی ہے کہ وہ استغفار سے بے نیاز نہ ہوں۔ * *عشی سے دن کا آخری اور رات کا ابتدائی حصہ اور ابکار سے رات کا آخری اور دن کا ابتدائی حصہ۔

570 اللہ ایمان والوں کی دُعا سنتا ہے (الشوریٰ:25)

وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَعْفُو عَنِ السَّيِّئَاتِ وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ (25)

وہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے اور گناہوں سے درگذر فرماتا ہے اور جو کچھ تم کررہے ہو (سب) جانتا ہے۔

571 اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہوں۔ (الزمر:53)

قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعاً إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ (53)

(اے نبی) میرے بندوں سے کہہ دو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی یعنی (کوئی گناہ کر بیٹھے) تو (انکو یقین دلاؤ) اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو جاؤ یقیناً اللہ سارے گناہ معاف کردیتا ہے وہ تو غفور الرحیم ہے۔

572 اللہ جسکی چاہتا ہے مدد کرتا ہے (الروم:6-5)

بِنَصْرِ اللَّهِ يَنصُرُ مَن يَشَاءُ وَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ (5) وَعْدَ اللَّهِ لَا يُخْلِفُ اللَّهُ وَعْدَهُ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ (6)

اللہ کی مدد سے وہ جس کی چاہتا ہے مدد کرتا ہے اصل غالب اور مہربان وہی ہے (5) اللہ کا وعدہ ہے اللہ تعالیٰ اپنے واعدہ کا خلاف نہیں کرتا لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے؟

توبہ واستغفار

573 قرآنی استغفار (المومنون:118)

(117)وَقُل رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ (118)

اے میرے رب! تو بخش اور رحم کر اور تو سب مہربانوں سے بہتر مہربانی کرنیوالا ہے۔

574 آدم علیہ السلام کی توبہ (الاعراف:23)

قَالاَ رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنفُسَنَا وَإِن لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ(23)

اے ہمارے رب! ہم نے اپنا بڑا نقصان کیا اور اگر تو ہماری مغفرت نہ کرے گا اور ہم پر رحم نہ کریگا تو واقعی ہم نقصان پانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔

575 نوح علیہ السلام کی توبہ (ھود:47)

قَالَ رَبِّ إِنِّيَ أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَسْأَلَكَ مَا لَيْسَ لِيْ بِهِ عِلْمٌ وَإِلاَّ تَغْفِرْ لِيْ وَتَرْحَمْنِيْ أَكُن مِّنَ الْخَاسِرِيْنَ (47)

اے میرے رب میں تیری ہی پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ تجھ سے وہ مانگوں جسکا مجھے علم ہی نہ ہو۔ اور اگر تو مجھے نہ بخشے گا اور تو مجھ پر رحم نہ فرمائے گا تو میں خسارہ پانے والوں میں ہو جاؤں گا۔

576 یوسف علیہ السلام کی توبہ (یوسف:53)

وَمَا أُبَرِّئُ نَفْسِيْ إِنَّ النَّفْسَ لأَمَّارَةٌ بِالسُّوءِ إِلاَّ مَا رَحِمَ رَبِّيَ إِنَّ رَبِّيْ غَفُورٌ رَّحِيْمٌ (53)

میں اپنے نفس کی پاکیزی بیان نہیں کرتا۔ بے شک نفس تو برائی پر ابھارنے والا ہے۔ مگر یہ کہ میرا رب ہی اپنا رحم کرے۔ یقیناً میرا رب بڑی بخشش کرنیوالا اور بہت مہربانی فرمانے والا ہے۔

577 موسیٰ علیہ السلام کی توبہ (الاعراف:143)

وَلَمَّا جَاء مُوسَى لِمِيْقَاتِنَا وَكَلَّمَهُ رَبُّهُ قَالَ رَبِّ أَرِنِيْ أَنظُرْ إِلَيْكَ قَالَ لَن تَرَانِيْ وَلَكِنِ انظُرْ إِلَى الْجَبَلِ فَإِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهُ فَسَوْفَ تَرَانِيْ فَلَمَّا تَجَلَّى رَبُّهُ لِلْجَبَلِ جَعَلَهُ دَكّاً وَخَرَّ موسَى صَعِقاً فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ سُبْحَانَكَ تُبْتُ إِلَيْكَ وَأَنَاْ أَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ(143)

بیشک آپکی ذات منزہ ہے میں آپکی جناب میں توبہ کرتا ہوں اور میں سب سے پہلے آپ پر ایمان لانے والا ہوں۔

578 یونس علیہ السلام کی توبہ (الانبیاء:87)

وَذَا النُّونِ إِذ ذَّهَبَ مُغَاضِباً فَظَنَّ أَن لَّن نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادَى فِي الظُّلُمَاتِ أَن لَّا إِلَهَ إِلَّا أَنتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنتُ مِنَ الظَّالِمِينَ (87)

الٰہی تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے، بے شک میں ظالموں میں ہو گیا ہوں۔

579 داؤد علیہ السلام کی توبہ (ص:24)

قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ إِلَى نِعَاجِهِ وَإِنَّ كَثِيراً مِّنَ الْخُلَطَاء لَيَبْغِي بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَقَلِيلٌ مَّا هُمْ وَظَنَّ دَاوُودُ أَنَّمَا فَتَنَّاهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهُ وَخَرَّ رَاكِعاً وَأَنَابَ (24)

پھر تو اپنے رب سے استغفار کرنے لگے اور عاجزی کرتے ہوئے گر پڑے (سجدہ ریز ہو گئے) اور (پوری طرح) رجوع کیا۔

580 سلیمان علیہ السلام کی توبہ (ص:35)

قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَهَبْ لِي مُلْكاً لَّا يَنبَغِي لِأَحَدٍ مِّنْ بَعْدِي إِنَّكَ أَنتَ الْوَهَّابُ (35)

اے میرے رب! مجھے بخش دے اور مجھے ایسا ملک عطا فرما جو میرے سوا کسی (شخص) کے لائق نہ ہو۔ تو بڑا ہی دینے والا ہے۔

دعاء کا بیان

581 دُعا مانگنے کا حکم (الفرقان:77)

قُلْ مَا يَعْبَأُ بِكُمْ رَبِّي لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُونُ لِزَاماً (77)

کہہ دیجئے! اگر تمہاری دعا التجا (پکارنا) نہ ہوتی تو میرا رب تمہاری مطلق پروا نہ کرتا۔ (یعنی اللہ کے ہاں انسان کی قدر و قیمت اسکے اللہ پر ایمان لانے اور اسکی عبادت کرنے میں ہے۔)

582 اللہ کا حکم دُعا مانگو میں قبول کرونگا (المومن:60)

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ (60)

اور تمہارے رب کا فرمان (سرزد ہو چکا) ہے کہ مجھ سے دُعا کرو میں تمہاری دُعاؤں کو قبول کروں گا۔ یقین مانو کہ جو لوگ میری عبادت سے خودسری کرتے ہیں وہ ابھی ابھی ذلیل ہو کر جہنم میں پہنچ جائیں گے۔

583 اللہ بندے کی پکار کو قبول کرتا ہے بشرطیکہ بندے میری بات مان لیں (البقرہ:186)

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُواْ لِي وَلْيُؤْمِنُواْ بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ (186)

جب میرے بندے میرے بارے میں آپ سے سوال کریں تو آپ کہدیں کہ میں بہت ہی قریب ہوں پکارنے والے کی پکار کو جب وہ مجھے پکارے قبول کرتا ہوں اس لئے لوگوں کو بھی چاہئے کہ وہ میری بات مان لیا کریں اور مجھ پر ایمان رکھیں یہی ان کی بھلائی کا باعث ہے۔

ایمان والوں اور نیکوکاروں کی دعا سنتا ہے اور انہیں اپنے فضل سے اور بڑھا کر دیتا ہے۔ (الشوریٰ:26)

وَيَسْتَجِيبُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَيَزِيدُهُم مِّن فَضْلِهِ وَالْكَافِرُونَ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ (26)

دُعائیں

584 رسول اللہ ﷺ کی دعاء (البقرہ:201)

وِمِنْهُم مَّن يَقُولُ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (201)

اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں نیکی دے اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما۔ اور ہمیں عذاب جہنم سے نجات دے۔

نوح علیہ السلام کی دُعا

585 اے میرے رب! مجھے بابرکت اتارنا اتار اور تو ہی بہتر ہے اتارنے والوں میں۔ (المومنون:29)

وَقُل رَّبِّ أَنزِلْنِي مُنزَلاً مُّبَارَكاً وَأَنتَ خَيْرُ الْمُنزِلِينَ (29)

586 میں بے بس ہوں تو میری مدد فرما۔ (القمر:10)

فَدَعَا رَبَّهُ أَنِّي مَغْلُوبٌ فَانتَصِرْ (10)

587 اے میرے رب! تو مجھے اور میرے ماں باپ اور جو بھی ایماندار ہو کر میرے گھر میں آئے اور تمام مومن مردوں اور کل ایماندار عورتوں کو بخش دے اور کافروں کو سوائے بربادی کے اور کسی بات میں نہ بڑھا۔ (نوح:28)

رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَن دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِناً وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِينَ إِلَّا تَبَاراً (28)

(یہ بد عا قیامت تک آنے والے ظالموں کے لئے ہے جس طرح مذکورہ تمام مومن مردوں اور تمام مومن عورتوں کے لئے ہے۔)

588 ابراہیم علیہ السلام کی دُعائیں

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي وَهَبَ لِي عَلَى الْكِبَرِ إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ إِنَّ رَبِّي لَسَمِيعُ الدُّعَاءِ (39)رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلاَةِ وَمِن ذُرِّيَّتِي رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ (40)رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ (41)

(1)(ابراہیم:39,40,41): بے شک میرا رب دُعاؤں کا سننے والا ہے۔(39) اے میرے رب مجھے نماز کا

پابند رکھ اور میری اولاد سے بھی۔ اے ہمارے رب میری دُعائیں قبول فرما۔(40) اے ہمارے رب! مجھکو بخش دے اور میرے ماں باپ کو بھی۔ اور دیگر مومنوں کو بھی بخش جس دن حساب ہونے لگے۔(41)

الَّذِیْ خَلَقَنِیْ فَهُوَ یَهْدِیْنِ (78)وَالَّذِیْ هُوَ یُطْعِمُنِیْ وَیَسْقِیْنِ (79)وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ یَشْفِیْنِ (80)وَالَّذِیْ یُمِیْتُنِیْ ثُمَّ یُحْیِیْنِ (81)وَالَّذِیْ أَطْمَعُ أَن یَغْفِرَ لِیْ خَطِیْئَتِیْ یَوْمَ الدِّیْنِ (82)

(2) (الشعراء:82-78): جس نے مجھے پیدا کیا ہے اور وہی میری رہبری فرماتا ہے۔(78) وہی ہے جو مجھے کھلاتا پلاتا ہے۔(79) اور جب میں بیمار پڑ جاؤں تو مجھے شفا عطا فرماتا ہے۔(80) وہ وہی مجھے مار ڈالے گا پھر زندہ کردے گا۔(81) اور جس سے امید بندھی ہوئی ہے کہ وہ روزِ جزا میں میرے گناہوں کو بخش دے گا۔(82)

589 اے میرے رب! مجھے قوت فیصلہ (علم وفہم) عطا فرما۔ اور مجھے نیک لوگوں میں ملادے۔(الشعراء:83)

590 اور میرا ذکرِ خیر پچھلے لوگوں میں بھی باقی رکھ۔(الشعراء:84)

591 مجھے نعمتوں والی جنت کے وارثوں میں سے بنادے۔(الشعراء:85)

592 ابراہیم علیہ السلام کی دُعاء اولاد کے لئے (الصآفات:100)

رَبِّ هَبْ لِیْ مِنَ الصَّالِحِیْنَ (100)

اے میرے رب مجھے نیک بخت اولاد عطا فرما۔

593 ایوب علیہ السلام کی دُعا (الانبیاء:83)

وَأَیُّوبَ إِذْ نَادَى رَبَّهُ أَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَأَنتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ (83)

اے میرے رب! مجھے یہ بیماری لگ گئی ہے۔ اور تو رحم کرنے والوں میں زیادہ رحم کرنیوالا ہے۔

594 یعقوب علیہ السلام کی دُعا (یوسف:64)

قَالَ هَلْ آمَنُكُمْ عَلَیْهِ إِلاَّ كَمَا أَمِنتُكُمْ عَلَى أَخِیْهِ مِن قَبْلُ فَاللّٰهُ خَیْرٌ حَافِظاً وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ (64)

پس اللہ ہی بہترین حافظ ہے اور وہ سب مہربانوں سے بڑا مہربان ہے۔

595 یوسفؑ کی بھائیوں کی التجاء یوسفؑ سے (یوسف:88)

فَلَمَّا دَخَلُواْ عَلَیْهِ قَالُواْ یَا أَیُّهَا الْعَزِیْزُ مَسَّنَا وَأَهْلَنَا الضُّرُّ وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجَاةٍ فَأَوْفِ لَنَا الْكَیْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَیْنَا

إِنَّ اللّهَ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِينَ (88)

بے شک اللہ تعالیٰ خیرات کرنیوالوں کو بدلہ دیتا ہے۔

596 یوسف علیہ السلام کی دُعا (شکر) (یوسف:100)

وَرَفَعَ أَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ وَخَرُّواْ لَهُ سُجَّداً وَقَالَ يَا أَبَتِ هَـذَا تَأْوِيلُ رُؤْيَايَ مِن قَبْلُ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّي حَقّاً وَقَدْ أَحْسَنَ بِي إِذْ أَخْرَجَنِي مِنَ السِّجْنِ وَجَاء بِكُم مِّنَ الْبَدْوِ مِن بَعْدِ أَن نَّزغَ الشَّيْطَانُ بَيْنِي وَبَيْنَ إِخْوَتِي إِنَّ رَبِّي لَطِيفٌ لِّمَا يَشَاءُ إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ (100)

بے شک میرا رب جو چاہے اسکے لئے بہترین تدبیر کرنیوالا ہے اور وہ بہت علم وحکمت والا ہے۔

597 یوسف علیہ السلام کی دُعا (شکر) (یوسف:101)

رَبِّ قَدْ آتَيْتَنِي مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِي مِن تَأْوِيلِ الأَحَادِيثِ فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ أَنتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ تَوَفَّنِي مُسْلِماً وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ(101)

اے آسمان اور زمین کے پیدا کرنیوالے تو ہی دنیا وآخرت میں میرا ولی (دوست) اور کارساز ہے۔ تو مجھے اسلام کی حالت میں فوت کر اور نیکوں میں ملا دے۔

598 کفار سے جنگ کے وقت طالوتؑ کی دُعا (البقرہ: 250)

وَلَمَّا بَرَزُواْ لِجَالُوتَ وَجُنُودِهِ قَالُواْ رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْراً وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ (250)

اے ہمارے رب ہمیں صبر دے، ثابت قدمی دے اور قوم کفار پر ہماری مدد فرما۔

599 سلیمان علیہ السلام کی دُعا (النمل:19)

فَتَبَسَّمَ ضَاحِكاً مِّن قَوْلِهَا وَقَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَى وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحاً تَرْضَاهُ وَأَدْخِلْنِي بِرَحْمَتِكَ فِي عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ (19)

اے میرے رب تو مجھے توفیق دے کہ میں تیری ان نعمتوں کا شکر بجالاؤں جو تو نے مجھ پر انعام کی ہیں اور میرے ماں باپ پر اور میں ایسے نیک اعمال کرتا رہوں جن سے تو خوش ہے مجھے اپنی رحمت سے نیک بندوں میں شامل کر لے۔

600 موسیٰ علیہ السلام کی دُعا (طٰہٰ:25-28)

قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي (25)وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي (26)وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّن لِّسَانِي (27)يَفْقَهُوا قَوْلِي (28)

اے میرے رب میرا سینہ میرے لئے کھولدے اور میرے کام کو مجھ پر آسان کردے۔ اور میری زبان کی گرہ بھی کھولدے

تا کہ لوگ میری بات اچھی طرح سمجھ سکیں ۔

601 فرعون کے جادوگر ایمان لانے کے بعد اللہ سے دُعا کرتے ہیں ۔ (الاعراف:126)

وَمَا تَنقِمُ مِنَّا إِلاَّ أَنْ آمَنَّا بِآيَاتِ رَبِّنَا لَمَّا جَاءتْنَا رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْراً وَتَوَفَّنَا مُسْلِمِينَ (126)

اے ہمارے رب ہمارے اوپر صبر کا فیضان فرما* اور ہماری جان حالت اسلام پر نکال **

* تا کہ ہم تیرے اس دشمن کے عذاب کو برداشت کرلیں اور حق پر قائم اور ایمان پر ثابت قدم رہیں** اس دنیاوی آزمائش سے ہمارے اندر ایمان سے انحراف آئے نہ اور کسی فتنے میں ہم مبتلا ہوں ۔

602 مومنوں کی دُعا (اللہ کا حکم ایسی دُعا کرنیکا ۔) (آلِ عمران:8,9)

رَبَّنَا لاَ تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنتَ الْوَهَّابُ (8)رَبَّنَا إِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لاَّ رَيْبَ فِيهِ إِنَّ اللّهَ لاَ يُخْلِفُ الْمِيعَادَ(9)

اے ہمارے رب! ہمیں ہدایت دینے کے بعد ہمارے دل ٹیڑھے نہ کردے اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرما۔ یقیناً تو ہی بہت بڑی عطا دینے والا ہے (8) اے ہمارے رب! تو یقیناً لوگوں کو ایک دن جمع کرنیوالا ہے جسکے آنے میں کوئی شک نہیں، یقیناً اللہ تعالیٰ وعدہ خلافی نہیں کرتا(9)

زکریا علیہ السلام کی دُعائیں

603 میں کبھی بھی تجھ سے دُعا کر کے محروم نہیں رہا۔(4) (دُعا کے لئے یہ یقین ضروری ہے)

604 پس تو مجھے اپنے پاس سے وارث عطا فرما۔(5) (اولاد ہونے کے لئے دُعا)

605 جو میرا بھی وارث ہو اور یعقوبؑ کے خاندان کا بھی جانشین اور اے میرے رب تو اسے مقبول بندہ بنالے۔(6) (خاندان کو وارث کے لئے دُعا) (مریم:4,5,6)

قَالَ رَبِّ إِنِّي وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّي وَاشْتَعَلَ الرَّأْسُ شَيْباً وَلَمْ أَكُن بِدُعَائِكَ رَبِّ شَقِيّاً (4)وَإِنِّي خِفْتُ الْمَوَالِيَ مِن وَرَائِي وَكَانَتِ امْرَأَتِي عَاقِراً فَهَبْ لِي مِن لَّدُنكَ وَلِيّاً (5)يَرِثُنِي وَيَرِثُ مِنْ آلِ يَعْقُوبَ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيّاً (6)

606 زکریا علیہ السلام کی دُعا (الانبیاء:89)

وَزَكَرِيَّا إِذْ نَادَى رَبَّهُ رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْداً وَأَنتَ خَيْرُ الْوَارِثِينَ (89)

اے میرے رب مجھے تنہا نہ چھوڑ تو سب سے بہتر وارث ہے ۔

607 اصحاب کہف کی دُعا (کہف:10,17)

فَقَالُوا رَبَّنَا آتِنَا مِن لَّدُنکَ رَحْمَةً وَهَيِّءْ لَنَا مِنْ أَمْرِنَا رَشَداً (10)

اے ہمارے رب ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرما اور ہمارے کام میں ہمارے لئے راہ یابی کو آسان کر دے۔(10)

608 اللہ جسکی رہبری فرمائے وہ راہ راست پر ہے اور جسے وہ گمراہ کر دے ناممکن ہے کہ آپ اسکا کوئی کارساز اور رہنما پاسکیں۔ (کہف:17)

609 اللہ کا حکم رسول اللہ کو دُعا کرنیکا (طٰہٰ:114)

رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْماً (114)

اے میرے رب میرا علم بڑھا۔

610 اللہ کا حکم والدین کے لئے دُعا (بنی اسرائیل:24)

وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُل رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِيْ صَغِيْراً (24)

اے ہمارے رب! ان پر ویسا ہی رحم کر جیسا انہوں نے میرے بچپن میں میری پرورش کی ہے۔

611 ایمان والوں کی دُعا (الفرقان:74)

وَالَّذِيْنَ يَقُولُونَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ إِمَاماً (74)

اے ہمارے رب تو ہمیں ہماری بیویوں اور اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما۔ اور ہمیں پرہیزگاروں (متقیوں) کا پیشوا بنا۔

612 اللہ سے محبت کی دُعا (ھود:90)

وَاسْتَغْفِرُواْ رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُواْ إِلَيْهِ إِنَّ رَبِّيْ رَحِيْمٌ وَدُودٌ (90)

بے شک میرا رب بڑی مہربانی والا اور بہت محبت کرنیوالا ہے *۔

*اسی لئے تم اپنے رب سے استغفار کرو اور اسکی طرف توبہ کرو۔

613 اللہ کا حکم نبیؐ کو یہ دُعا کرنے کا (بنی اسرائیل: 80,81)

وَقُل رَّبِّ أَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَأَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَاجْعَل لِّيْ مِن لَّدُنکَ سُلْطَاناً نَّصِيْراً (80)وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقاً(81)

اے میرے رب مجھے جہاں لے جا اچھی طرح لے جا اور جہاں سے نکال اچھی طرح نکال اور میرے لئے اپنے پاس سے غلبہ اور امداد مقرر فرما دے۔(80) اور اعلان کر دے کہ حق آچکا اور ناحق نابود ہو گیا۔ یقیناً تھا بھی نابود ہونے والا(81)

614 تمہارے سب معاملات اللہ ہی کی طرف رجوع ہوتے ہیں۔

(1) آگاہ رہو سب کام اللہ تعالیٰ ہی کی طرف لوٹتے ہیں *۔ (الشوریٰ:53)

*یعنی قیامت والے دن تمام معاملات کا فیصلہ اللہ ہی کے ہاتھ میں ہوگا۔ اس میں سخت وعید ہے جو جزا و سزا کے لئے لازم ہے۔

(2) میں اپنا معاملہ اللہ ہی کے سپرد کرتا ہوں (مومن:44)

فَسَتَذْكُرُونَ مَا أَقُولُ لَكُمْ وَأُفَوِّضُ أَمْرِي إِلَى اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ (44)

میں اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔ یقیناً اللہ تعالیٰ بندوں کا نگران * ہے۔ (مومن:44)

* وہ انہیں دیکھ رہا ہے۔ پس وہ مستحق ہدایت کو ہدایت سے نوازتا ہے۔ اور گمراہی کا استحقاق رکھنے والے (جسکو ہدایت کی تڑپ نہیں رہتی) کو گمراہی سے ہم کنار کرتا ہے۔ ان امور میں جو حکمتیں ہیں۔ انکو وہی خوب جانتا ہے۔

(3) میرے بندوں کی ایک جماعت کی دُعا (المومنون:109)

رَبَّنَا آمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَأَنتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ (109)

اے ہمارے رب ہم ایمان لا چکے ہیں تو ہمیں بخش اور ہم پر رحم فرما تو سب مہربانوں سے زیادہ مہربان ہے۔

615 شکرگزاروں کو انعامات میں اضافہ اور ناشکروں کو سخت عذاب کی تنبیہ (ابراہیم:7)

وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِن شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ وَلَئِن كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ (7)

اور تمہارے رب نے تمہیں آگاہ کر دیا کہ اگر تم شکرگذاری کرو گے تو بے شک میں تمہیں زیادہ دونگا اور اگر تم ناشکری کرو گے تو یقیناً میرا عذاب بہت سخت ہے۔" (آگاہ کرنے سے مراد ''اس نے اپنے وعدے سے تم کو خبردار کر دیا ہے یعنی جب تمہارے رب نے اپنی عزت وجلال اور کبریائی کی قسم کھا کر کہا۔ (ابن کثیر)

زیادہ دونگا کے معنی نعمت پر شکر کرنے پر مزید انعامات سے نوازوں گا۔ اسکا مطلب یہ ہوا کہ کفرانِ نعمت (ناشکری) اللہ کو سخت ناپسند ہے۔ جس پر اس نے سخت عذاب کی وعید فرمائی ہے۔)

اللہ کا ذکر

616 (1) قرآن پڑھنے کا حکم، نماز کی تاثیر، اللہ کی ذکر اہمیت (العنکبوت:45)

اتْلُ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ وَأَقِمِ الصَّلَاةَ إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ وَلَذِكْرُ اللَّهِ أَكْبَرُ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُونَ (45)

بے شک اللہ کا ذکر بہت بڑی چیز ہے اور جو کچھ تم کر رہے ہو اس سے اللہ خبردار ہے *۔

* یعنی بے حیائی اور برائی سے روکنے میں اللہ کا ذکر، اقامت صلوٰۃ سے بھی زیادہ موثر ہے۔ اس لئے آدمی جب تک نماز میں ہوتا ہے، برائی سے رکا رہتا ہے۔ لیکن بعد میں اسکی تاثیر کمزور ہو جاتی ہے۔ اسکے برعکس ہر وقت اللہ کا ذکر اسکے لئے ہر وقت برائی میں مانع رہتا ہے۔

(2) اللہ کے ذکر سے ہی دلوں کو اطمینان حاصل ہوتا ہے (الرعد:28)

الَّذِينَ آمَنُوا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوبُهُم بِذِكْرِ اللَّهِ أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ (28)

یاد رکھو! اللہ کے ذکر سے ہی دلوں کو تسلی * حاصل ہوتی ہے۔

*یعنی عبادت، تلاوت قرآن، نوافل اور دُعا و مناجات ہے جو اہلِ ایمان کے دلوں کو خوراک ہے یا اسکے احکام کی بجا آوری اور منھیات سے بچنے کی اطاعت کرنا جسکے بغیر اہل ایمان وتقویٰ بے قرار رہتے ہیں۔

(3) رب کی تسبیح سے مراد نماز ہے (طٰہٰ:130)

فَاصْبِرْ عَلَى مَا يَقُولُونَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا وَمِنْ آنَاءِ اللَّيْلِ فَسَبِّحْ وَأَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضَى (130)

اپنے رب کی تسبیح اور تعریف بیان کرتا رہ سورج نکلنے سے پہلے اور اس کے ڈوبنے سے پہلے رات کے مختلف وقتوں میں بھی اور دن کے حصوں میں بھی تسبیح کرتا رہ بہت ممکن ہے کہ تو راضی ہو جائے۔

617 اللہ کا ذکر کرو اور ثابت قدم رہو (الانفال:45)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ إِذَا لَقِيتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُواْ وَاذْكُرُواْ اللّهَ كَثِيراً لَّعَلَّكُمْ تُفْلَحُونَ(45)

ثابت قدم رہو اور بکثرت اللہ کو یاد کرو تا کہ تمہیں کامیابی حاصل ہو۔

618 پس اللہ تعالیٰ کی تسبیح پڑھا کرو جبکہ تم شام کرو اور جب صبح کرو۔ (الروم:17)

619 (1) اللہ کی شان، بے شک وہ محسن اور مہربان ہے۔ (طور:28)

619 (2) یقیناً قرآن تو ایک نصیحت ہے جو چاہے اپنے رب کی راہ لے لے۔

620 اللہ کی شان (البروج:14,15,16)

وَهُوَ الْغَفُورُ الْوَدُودُ (14)ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيدُ (15)فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيدُ (16)

وہ بڑا بخشش کرنیوالا اور بہت محبت کرنیوالا ہے۔(14) عرش کا مالک ہے عظمت والا ہے (صاحبِ فضل وکرم ہے)(15) جو چاہے اسے کر گزرنے والا ہے۔(یعنی وہ جو چاہے کر گزرتا ہے۔اسکے حکم اور مشیت کو ٹالنے والا کوئی نہیں ہے۔نہ اس سے کوئی پوچھنے والا ہے۔(16)

621 درود پڑھنے کا حکم (الاحزاب:56)

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا (56)

اللہ تعالیٰ اور اسکے فرشتے نبی ﷺ پر رحمت بھیجتے ہیں۔اے ایمان والو! تم (بھی) ان پر درود بھیجو اور خوب سلام (بھی) بھیجتے رہا کرو۔

حدیث شریف: صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ سلام کا طریقہ تو ہم جانتے ہیں (یعنی التحیات میں السلام علیک یا ایھا النبی پڑھتے ہیں۔) ہم درود کس طرح پڑھیں؟ اس پر آپ ﷺ نے وہ درود ابراہیمی بیان فرمایا جو نماز میں پڑھا جاتا ہے۔

622 دُعا (اللہ کی تعریف وپیغمبروں پر سلام) الصّٰفّٰت:180-182

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ (180)وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ (181)وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ

الْعَالَمِيْنَ(182)

پاک ہے آپکا رب جو بہت بڑی عزت والا ہے ہر اس چیز سے (جو مشرک) بیان کرتے ہیں۔ (180) پیغمبروں پر سلام ہے (181) اور سب طرح کی تعریف اللہ کے لئے ہے جو سارے جہاں کا رب ہے۔(182)

623 اللہ کی ہدایت (الانعام:125)

فَمَن يُرِدِ اللَّهُ أَن يَهْدِيَهُ يَشْرَحْ صَدْرَهُ لِلإِسْلاَمِ وَمَن يُرِدْ أَن يُضِلَّهُ يَجْعَلْ صَدْرَهُ ضَيِّقاً حَرَجاً كَأَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَاء كَذَلِكَ يَجْعَلُ اللّهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لاَ يُؤْمِنُون

جس شخص کو اللہ تعالیٰ ہدایت دینا چاہتا ہے (راستہ پر ڈالنا چاہے) اسکے سینے کو اسلام کے لئے کشادہ کر دیتا ہے۔

اللھم نور قلوبنا بالایمان و اشرح صدورنا للاسلام

اے ہمارے رب ہمارے دلوں کو ایمان سے منور کر دے اور ہمارے سینوں کو اسلام کے لئے کھولدے۔ آمین۔ثمہ آمین

624 دُعا (البقرہ:286) (الممتحنہ:4,5)

قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيْ إِبْرَاهِيْمَ وَالَّذِيْنَ مَعَهُ إِذْ قَالُوا لِقَوْمِهِمْ إِنَّا بُرَءاؤُا مِنكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللّهِ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاء أَبَداً حَتَّى تُؤْمِنُوا بِاللّهِ وَحْدَهُ إِلَّا قَوْلَ إِبْرَاهِيْمَ لِأَبِيْهِ لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَمَا أَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللّهِ مِن شَيْءٍ رَّبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ أَنَبْنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيْرُ (4) رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (5)

(البقرہ:286) اے ہمارے رب اگر ہم بھول گئے ہوں یا خطا کئے ہوں تو ہمیں نہ پکڑنا اے ہمارے رب ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جو ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا اے ہمارے رب ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جس کی ہمیں طاقت نہ ہو اور ہم سے درگذر فرما اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر تو ہی ہمارا مالک ہے ہمیں کافروں کی قوم پر غلبہ عطا فرما۔

(الممتحنہ:4,5) اے ہمارے رب تجھ ہی پر ہم نے بھروسہ کیا ہے اور تیری ہی طرف رجوع کرتے ہیں اور تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔(4) اے ہمارے رب تو ہمیں کافروں کی آزمائش میں نہ ڈال * اور اے ہمارے پالنے والے ہماری خطاؤں کو بخش دے تو ہی غالب حکمت والا ہے۔

* یعنی کافروں کو ہم پر غلبہ وتسلط عطا نہ فرمایا، یا ان کے ہاتھوں یا اپنی طرف سے ہمیں کسی سزا سے دوچار نہ کرنا۔

625 یہ قرآن جو ہم نازل کر رہے ہیں مومنوں کے لئے تو سراسر شفا اور رحمت ہے۔ (بنی اسرائیل:82)

626 اور بے شک ہم نے قرآن کو سمجھنے کے لئے آسان کر دیا ہے۔پس کیا کوئی نصیحت حاصل کرنے والا ہے؟ (القمر:22)

((اُردو ترجمہ وتفسیر شاہ فہد قرآن کریم پرنٹنگ کامپلیکس، سعودیہ))

بحمدللہ تمت بالخیر